رُوحِ بِيَرِل

تاليف وُال*ِدْعِبُ*الِعْنَى

مجلس ترقئ ا دب ئب روٹ۔ ہور

روح بيدل

تالیف **ڈاکٹر عبدالغنی**



مجلس ترق ادب ـ ۲ كلب روڈ لاهور

جملد حفوق محفوظ

طبع اول : جولاتي ١٩٦٨ ع

11..: العداد

ناشر : سيد استياز على تاج ، ستارة استياز ناظم مجلس ترق ادب ، لاپور

طابع : بحد زران خان مطبع : زرین آرث پریس ریاوے روڈ لاہور قيعت : ه ر رونے

بصد عجز و نیاز

بعالی خدست جناب ابوالبرکات مید به فضل شاه صاحب سعاده اشتن جلالورو شروف (جیلم)

دو ادارت جناب اشد ادام الله برکاتهم

جن کی لگد باطن نے بڑے نطف و کرم سے مشابادہ کرایا کی معتری اور صوری لعاظ ہے۔

معتوی اور صوری لعاظ سے ''انسان خالق ِ حلیقی کا حیرت زا شاہکار ہے'' تقدس جوهری رمز کمالت کیست درباید ز بس کز فهم بیرونی تو هم خود را نمی بای

ببدل

							-							
مفحد														
70 U 1 -	-	-	-	-	-	-	-		į.	ز مه	: 0	ِ اوا	مرف,	
er 5 12 -	-	-	-	-		رات	1 2	- 4	٠.	ابنے.	ل پر	پيد	ميرزا	1
94 6 00 -	-	-	-	-	-	بت	خصب	و ن	بت	,	ل ک	بيد	بيرزا	1
100 li 99 -	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-		يدل	بزار	٠-١
1410140 -	-	-	-	-	-	-	-	-	-	4	غال	اور	يدل	
109 "INT -	-	-	-	-	-	-	-	-	ت	بعرق	_25	, ط	شنوي	
19.817	-	-	-	-	-	-	ټ	علاء	باتی	جال	ایک	ی	يدل	
- 1910207	-	-	-	-	-	- 0	طالع	ک ما	Ş١.	- 4	حياء	اور	يدل	٠.
TATUTT														
r. AUTAF -			-	نظر	س .	ی ا	عد	ند کا	ĵĪ,	تغظ	ہاں	٤	يدل	į
+++11+.4 -	-	-	-	-		إستير	: عا	خيز	ىنى	یں ہ	-ل ه	. بيا	کلام.	٠.
													4	بميم
													لذكرا	
- 607 TFP														
													يدل :	
+176	-	-	-	-	-	-	-	-		ىات	.طلا	ا ام	ړېنک	فر
FT. 6F14 -	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	c	لتابياء	-
					_			_		_	-		شأريم	i i

مصنف

قا تخر عبدالغتی ایم ـ است ، پی ـ ایچ دی ولد سیان فتح بحد مرحدم اهوان ـ تاریخ بیدائش : ۲۵ جنوری ۱۹۱۰ م ـ وطن : بلو ، ضلع جهنگ ـ دوسری تصینهات : امیر حزب اشت : (دربان آردو) سیرت بیدل (دربان انگریزی) ـ

> بکلام بیدل اگر رسی مگذر ز جادهٔ منعفی کد کسی نمی طلبد ز تو صاد دگر مگر آلوین بیدل

بناسلی کیر افکند سر قطره نگون کند

چمن تحیر بیدلم که سحاب رشعهٔ خاسداش (بیدل)

يسواللوالزخفين الزيياري

حرف ِ اول

اکنوار ۱۳۹۶ع کے وسالہ 'مغزن' میں جب 'مرزا عبدالقادر بیدل پر اپنے عبد کے افرات' کے منطق رائم سلورٹ الین معلومات کی روشنی میں بجت کی انو اس رسالے کے نامور البائمز، موالانا حامد علی خان کو مقالہ بھیجتے ہوئے تعارفی مراسلے میں یہ مطر ابھی تحریری کی:

''جہاں تک میری کوششوں کا تعلق ہے ، انشاءاللہ زندگی بھر بیدل کو دنیا سے روشناس کرانے کے لیے صرف کرتا ریوں گا۔''

لیکن انگرازی کے اس رسالہ" دکتری کے علاوہ اورو زان میں بھی میرے مقالات مروم سے ملک کے انتقار رسائل میں بھینے چلے آ رہے تھے ۔ طور و تکر اور مسلسل مطالعے کی وجہ سے بھال کی شخصیت اور اعظارات میٹیت کے جو اللہ مقالات کی ایک قبائل قبر تعداد موجود ہوگئی۔ ان کی طرف توجہ نہ دی جاتی تو خطرہ تھا کہ سازی محنت والگاں جاتی ، اس ایے اب الھیں یک جاکرے ' روح بیدل' کے نام سے شائع کرایا جا رہا ہے ۔ اس مجموعے کو اس شاعر انتظام کے تعارف کے سلسلے میں بندے کی طرف سے ایک کاور کوشش تصور فرسائیں ۔

آس میلان کا نظا آکتوباره به و ع کستگروه بالا مثال کی آخریه مثل میل کرده سائم بسائم کشده این کا بیان میل کند میل میل کند با کند کا میلان کشار به این کا بیان کا بیان کا بیان کا بیان کا بیان کا بیان با کا بیان بیان کی کردش فید با بیان کا بیان کار کا بیان کا بیان کار کار کار کار کار کار ک

سام سامی سورول این ساقی می افرار بر این کرار کی اطراف کی دری کری می اشار کی می کری استان کی دری و بر سر کری می اشار کی دری و برس کری می اشار کی دری استان کی در این برس کری و برا می دری می اشار کی در این بی می کر در این می برا کی در این بی می کر در این بی می کر در این امراف کی در این بی می کر در این بی می کر در این بی در این کر در این بی می کر در این در این در این می می کر در این در این می می کر در این در این می می کر در این در این در این می می کر در این در این در این می می کر در این در در این در در این در در این در

پحد عمر با تو قنح زدیم و ارفت رخ خمار ما چد قیامتی کد نمی رسی زکناور ما به کناور ما سید عابد علی هاید کمتے بین کہ نمالب کو بیدل کی بد ادا چت پسند آئی ۔

اور القدم میں الآخر سرخدہ مطالف ماحیدی کا مقام بھی اڑا افلہ ہے۔ العوان نے بھی فارس کروبان رید کے دوبیان فاحید الیال کا مقام متین کرتے ہوئے نے امیرال کا انڈری کا اور فیدایا کہ بدائی عاقمتی ''سیاب نے مقابل میں اتبال کی عارضہ دایوں زیادہ میات الوہاں ہے۔ قبام الاکار سید ماحمہ کی اس تقید کا اگر میرے اس مثالے میں موجود ہے ، جس میں بیان کی طاحت 'میاب کو وزیرعت لایا گیا ہے ۔

مند تعضیت کے تلفہ لاگا ہے مجوں گورکم پوری بیال کی اندونی طلب ہے ہے دہ شائر ویں جو بوری سمی و عنت اور کدوکاوش کے باوجود عرستانا تسکین نین ہو کی ۔ اس طلب نے ایک باور بدل کے الیام طابل میں عادوی ایکر بھی اختیار کر انا تھا، جس کا لاکارہ و میں جسین اور داکش پورائے میں ایانی لائر احتیار کریان عنصراً میں کرتے ہیں ۔ جی بیادی عنصر بیال کی شخصیت میں داخشت بدا " گزشت به ان گیاشت کرد حسن گرو با کا دار در دنیا باتا به این برای با در در دنیا باتا به این بین باشد به شدت کردار که سخت به برای العربی که این به برای العربی که سخت کردار که سخت کردار که سخت کردار می کامل کردار می کامل که سخت کردار می کامل کردار می کامل که سخت کردار می کامل کردار می کا

ذره تا خورشید عرفان جلوه است اساً چه سود دیده پای خلق "پرغفلت نگاه اقتداده است عدالتی محمل بدوش ویم جولان می کند کیست تا قیمد که منزل یم یراه اقداده است

ظاہر ہے بیدل علم و مرفان کے فعاتی ہیں مگر آن اوگوں کو برا سجیتے ہیں جو اپنے انعابی ملمی کر ؤور ہے جابل عوام النائمان کو اپنا غائر جائے ڈکھنے کی کوئش کرنے ہیں۔ اسمی طرح دلیا وائی وائی روز ہور برشی ہے ایس ایس دل فائر ہے۔ وہ صرف قطری اور اسلی قابلیت رکھنے والوں کے دوست اور مشلع میں اور

ایسے لوگوں کے لیے ان کا یہ بیغام ہے :

بد طبیتی اگر سپرد راه غفلتی خوبان زکف عنان تحمل چرا دیند

ماورائیت اور شدا رسیدگی کے مائیہ ساتھ بھی عنان تحسال اور جبلی شرافت پیدل کرو انسان پرست ، خابروں دوست ، جمہور کا خیر خواد اور فاتح الدیش پانٹی جے وہ ان کی زائدگی کا آتانی چاہد ہے ۔ ان کام امورے شاہر ہوتا ہے کہ پانٹ کے انظیر صاحب دل اور شخصیت کے لجائے جےتجہ اور مترد تھے ۔ انھیں بدائل ذات بھی حاصل تھا اور معرف آتائی بھی ۔ اینوں کے دوسیان وہ چاکئے
> گام 'شوقیم لیک غافل ک، دل براہ ک، می خرامد چگر بہ داغ کہ می تشیند نفس بہ آہ کہ می خرامد

اور رو المال کی بات ہم ہے کہ مام اور کنجرالاندال الفاظ ہوں بھی اپنی ابنامی فوت اور اپنے خلاق تعلق ہے انسان کے انسان اور اللہ والی اگر اس بلاکات بھا کر دیں۔ اس مرخی اور جدوں کرونا پرون کا کرنے اس کے معنوی انجابات کا جارائی مشخب کرتے ہی وی مالے کی کہ کی کرنے اس کے معنوی انجابات کی جارائی در نے کر فوت کے اس میں اس کی معنوی صدیح باید کی دی۔ جانب چون ہے۔ جانب میں کے انسان میں کہ اس کے اس میں کہ اس کی معنوی ساتھ باتھ کی دی۔ جانب چون کے انسان میں کے انسان میں کہ اس کے انسان کی دیا ہے۔ جاتے میں ۔

شکست رانگ جرأت می کشاید بنال اظهارم تبیمن بای بسمیل شونمی آواز من دارد

به غیال چشم که می زند قدح جنون دل تنگ ما که بزار میکده می دود به رکاب گردش رنگ ما در یادر توام ایست غم از کافت امکان گردی که بود در رو گلشن بعد راک است

> عالم راگ است سر تا پای من در خیالت گرد خود گردیده ام

تجدید ناز آشفته رنگ لباس آوائیت بے بردگی دیوانہ طرح نقاب انگندنت

ان طرح فیون گراکی بروی (الیان السترین بیل کی اداری دیری کا ایک ایک مسمر راکان کاران کی ساز کار کی رای را بیل کر بر یی بی بیل گونی بین مافرد کار کی میس اور نیز محرب کار دو اسان بیل دیری کی گران اور در را نگاری کا بیان دیگیا اما اور این می کنی کی توجه در می میشود بیل کی مورون این کار می اس دیری می کار در این می کنی کی دوجه در در میشور میشود بیل موروز کرانی کار در در اما این در این می کنی کی دوجه در در میشور میشود بیل موروز کرانی کنی در می این می کنی در می در می در میشور میشود بیل موروز کرانی کنی در می این در اما این کار دیگی در می کرد در میشور میشود کرد بیل با در بیش کرد بیشتر کا دامل این با تا تا با در تروی این کار داکار کار دارد بیل اور بیش کرد بیشتر کا دامل این با تا تا با در تروی این کار

> بحر بیناب کد آن گورر نایاب کجاست چرخ سرگشت کد خورشید جهانتاب کجاست دیر بن غصه در آنش کد بهر رنگ ست منم کمبد بزن درد سید پوش کد عراب کجاست ای سندر به پوس داغ فروش آنش کو سایبان تشد، بمیرید دم آب کجاست

ان اشعار سے زندگی کی مسلسل انایانت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہی بیدل کی حقیقی روح تھی ۔ بیدل کے لیے نارسائی کا درد زندگی کا راز تھا اور زندگی کا سہارا ; مقام وصل المابات است و رام سعی فالهدا جہ سی کوری با رکز کر ادوری کا والیسٹیا یہ انکشاف اور بداستان افام کرا بیدل کے بابان اس خرا کا جاسہ اوڑھ اپنا ہے جس کی ہے درخ کافنانی حجائی کا اوسطہ فیزن اساطہ نہیں کر سکتا :

بعد تحدر با او اندخ زدیم و لد وافت رخ خار ما چه قبامتی کمد نمی رسی ز کنار ما بدکنار ما بیدال کے اشعار کی انھی بیٹالمیوں کے زور انظر بجنوں گورکرتم بوری اکامتے بین کہ اگر ان کے بر شعر کی الدوون کائیات کا تجزیہ کیا جائے انو لد جانے کتنا بڑا

میان گرائی مور و فیراز ری که دیدان کے هری اور لاری کالیون کالیان کا بنا حالت ان کی ہے یہ میں کہ کو اور ادامات کی جہارتی ہے دوسان کوئی بینکار جب اور اصلی تی رہی ہے وہ داخلات کی جہارتی ہی دھاکو کا کہ اور اعلیٰ کی الم چاہد خوب ہر سے کے بحارت کے طالع ہر رہی کا گریک ساز محمل کی میں مالم پر چاہد خوب ہر سے کے بحارت کے طالع ہر اس کی میں میں کہ پاک خاصیت اس کا دوسان کے کہ وہ در میں کے باری کے اس کے در اس کے اس کے در دارک ہے کہ خاکیا ہے وہ لا کے باری کی در اس کے در کیا ہے اس کے در اس کے در در میں کی خاکی ہے در کیا ہے جن کو براز کے اسالی میں بیان فین کیا جا سکتا ۔ میں کہ میں بیان فین کی جا سکتان کے در کیا ہے اس کا میں کہا ہے اس کا در شری خوب میں کو حد کروں کے باری کا در بازی کے در اس کی اعتراف کی اس کیا ۔ شری خوب میں کو حد کروں کے بات کہا ہے دیا جا اس اور وہ کسی کہ کسی اعتراف بیاری

مضمیت اور سازی کے دلاری کے دلاری عزبان گورکانہ پارور کے دلیا کے کاری امیدا کو میں اور سائر رکھنے کی کوشوں کی امیدا والد افغان و دائل و خداتی مسئیلمائن اور فائلے والے امیدا کرتا ہے ہوں گاری امیدا کے المائی استعادی کے المائی ان استعادی کی استعادی استعادی کا میائی کی استعادی کاری استوان میں امیدا کی استوان میں امیدا کی استوان میں امیدا کی امیدا کی مطابق کاری کاری کھا تھا کہ استعادی کاری کی امیدا کو مطابق کاری کاری کھا تھا کہ امیدا کی مطابق کاری کھی میں کہ امیدا کو مطابق کاری کھی میں کہ امیدا کو مطابق کاری کھی میں کہ امیدا کو مطابق کاری کھی میں میں کہ امیدا کی مطابق کاری کھی تھا کہ مطابق کی مط علت افداد على اوج و مشيض قطرت است زين سبها بولهب خصم پيمبر بوده است

اور بہال نے بار بار اس قسم کے بلغ اشارے اس زمانے میں کہے جب کہ بہگل اور مارکس کے جدلیاتی قلمنے کا خواب بھی تصور میں نہیں آ سکنا تھا۔

در جستجوی با نکشی زهمت ِ سراغ جای رسیده ایم کم عنقا کمی رسد

بیدا به بیران کورکم بوری سنا بیدا اور دامان کی حسواند بهی کوست پی : بدااب نے بیدا کا کرمی اتباع کتا اس کا ایک جواب مدانه کاروید پی : بدانک نے بعد ان کا کرمی اتباع کتا اس کا ایک جواب مدانه کاروید کی ، بدائت کا دیدا نہ اساس تمام اور اس کے یہ بیری سیوس کر لیا تا کہ اس انسان نشد انداز کی میان اور اس کے یہ بیری سیوس کر لیا تا کہ اس انسان میں خارج مردی بدان کی میان اور فائل میں بیان کا جا میا میان بیرا بیری کاری دیز بیری ۔ و آکمو یون کا اسال اور دو دول میں میں اس کا پی ایس ایس کی میں دو آکمو یون کا اسال اور دول میں میں اس کا کا

بيدل كے اشعار سے ماخوذ ين ؛ مثلاً بيدل كا شعر بے : از بس قاش دامن دل دار لازک است دستم اگر بکار رود کار نازک است اب غالب کا یہ مشہور شعر بیدل کے شعر کا محض ایک بگڑا ہوا عکس ہے : اس لزاکت کا برا ہو وہ بھلے ہیں تو کیا

پاتھ آئیں تو انھیں ہاتھ لگائے لہ بنے

مجنوں گورکھ ہوری کہتے ہیں غالب کا شعر بڑی پست سطح سے کسا ہوا معاوم ہوتا ہے ۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ اگر غالب کے کایات فارسی اور بیدل کے کایات کا ساتھ ساتھ مطالعہ کیا جائے تو قارسی سی بھی متعدد اشعار ایسے نکل آئیں گے جو انہ توارد ہیں انہ سرقہ ، ہلکہ جن میں غالب نے شعوری طور پر بیدل کے بعض اشعار کے مطالب کو اپنے لئے اسلوب میں ادا کونے کی کوشش کی ہے۔ مثار يبل كا شعر ي :

كعبدو بت خالد نقش مركز تحقيق أيست بر کجا گمگشت راه سر منزلی آزاستند اور غالب کی ایک مشہور قارسی غزل کا شعر ہے: در سلوک از بر چه بیش آمد گذشتن داشتم کعبہ دیدم نقش پای ربروان نامیلسش

فاضل مراسلہ نگار کا خیال ہے کہ بیدل کا شعر غالب کے شعر سے زیادہ پلینر اور دل تشین ہے۔ مزید موازنہ کرتے ہوئے وہ کمین تو لکھتے ہیں کہ غالب کے فلاں فلاں اشعار میں بیدل کے فلاں فلاں اشعار کے ارتعاشات بہت صاف محسوس ہوتے میں اور کمیں قرمانے میں بہدل کے شعر کے سامنے غالب کا شعر صحافت معلوم ہوتا ہے ، اور کہیں یہ لتبجہ اغذ کرنے ہیں کہ بیدل کے اشعار میں فکر کی تہ در تہ بلائت اور استعارہ اور تمثیل کی لزاکت زیادہ ہے۔

یہ محتوں گورکھ ہوری کے مراسلے کی تلخیص تھی ۔ مراسلہ زیادہ 'پر لطف اور نشاط الکیز ہے جو مراسلہ تکاری کے اسلوب کا خاصہ ہے۔ اس میں جزئیات بھی زیادہ ہیں اور ساتھ ہی خاتمے سے پہلے بیدل کے تمام اختراعات نظم و تثر سے 'چن کر یک صد سے کچھ زائد پر قسم کے شعر بھی درج کر دیے گئے ہیں۔ اب ایک اور صاحب تام کا ذکر کیا جاتا ہے ؛ ان کا اسم گرامی

خواجہ عبدالرشید ہے ۔ قوج سی لفٹینٹ کرال کے عہدے پر قائز بین ۔ شعبہ طب سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم و ادب سے انہیں فطری لگاؤ ہے۔ جدید اور قدیم علوم میں ہم آبنگی بیدا کرنا ان کا عبوب شغل ہے ۔ بیدل کے بھی بہت اڑے تبازمند ہیں اور ان کا مطالعہ وہ وجودیت اور روحانیت کے نقطہ انگاہ سے کرنے کے عادی ہیں۔ وجنودی فلاسفہ میں سے الهدوں نے آؤسینسکی (Ouspensky) کا مطالعہ خاصی دقت لظمر سے کینا ہے لیکن جیسپر (Gasper) ساراسر (Sartre) وغیرہ سے بھی وہ بے شہر نہیں ۔ رموز انصوف سے متعلق ابنی تصنیف امارف النفس میں خواجد عبدالرشيد كہتے ہيں كہ اقبال سے پہلے دنياہے اسلام نے پندوستان ميں ثبن مفكر يهذا كيم : حضرت مجدد الف ثاني وحمد الله عليه ، مرزأ عبدالفادر بيدل وحمد الله عليه اور شاہ ولی اللہ رحمد اللہ علیہ ۔ بیدل کے متعلق خواجد صاحب کہتے ہیں کہ تعموف کی دلیا میں ان کا مقام بہت بلند ہے اور جو رموز و اکات اس کے پاں موجود این ، مغرب ابھی تک ان کی ٹیاکو نہیں چنج سکا۔ روحانی دلیا ہر بیدل کی گرفت بڑی بختہ اور تجربہ کارانہ ہے۔ وجودیت اور روحانیت کی تعلیم جو اس کے یاں موجود ہے ، وہ دانابان مغرب کے باں ناپید ہے ۔ یہ بیدل ہی تھا جس نے اول اول میں دُل کو آلینہ ممثال بڑے بیار سے پکارا تھا ۔ وہ ممام کائنات کو کلات تصور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کابات حروف سے تفلیق کیے گئے ہیں جو کتاب کالنات میں مصور میں اور یہ مصور حروف اشیا کی صورتیں ہیں جو ہم دیکھتے اور سنتے ہیں اور اسی آلینہ تمثال کے توسط سے ہم ان کا ادراک کرتے ہیں ۔ پیدل کے بال وہ سب کچھ موجود ہے جو آؤسینسکی اور مارٹن بوبر (Martin Buber) نے علی الترانیب وجودیئت اور روحائثیت پر بحث کرتے ہوئے کہا ہے۔

شواجہ صاحب رہ باراز بین کہ بینلڈ کا کامر بڑا سنگین اور مشکل ہے۔ تاہم جہاں جبان اور جب کہبی کسی جگہ ہر معانی کی جھاک باؤی ہے او فین کے کئی ایک الدھیرے خالے مور وہ جاتے ہیں۔ خود پیلٹا کو اس بات کا احساس ہے۔ وہ طالبہ و خبر اور فائر و نظر کی طرف باز باز بیاری اتوجہ مبذول کرانا ہے۔ مدارہ کرفی حجازت کو یا جائے۔

طلب او بس بود آندرکه زمنی. بیری خبر بخودت اگر نه رسد نظر بخیال پیج و خدا طلب خواجه صاحب اینی تصنیف مین فرماتے بین که جدید مغوبی نفسیات مین ذاتی سنايه (Sali-burratin) ورغود آگايي (Sali-burratin) کے وولوں مسل سنايا براند کرتا ہے جو دوبادہ براند کي بيان مثل پين اور ان بين وہ بهي روي استايا براند کرتا ہے جو دوبادہ براند اور ليند اور لين جان ہے ہيں تعليم برکہ بيان بين وہ مسيکوج مثال ہے جي کي 1985 مير مرفر الدوباد اور وومالات برکتے ہيں بيان چار شعر اور جو تاتي ک مثل بين الله بين مواجد سنايا کي لائيد بين خوبد بعض تنظيم برک خوب بيد ان کرتا ہے انتے سن خوال کي لائيد بين خوبد

عبدالرشید اسی عارف کامل کے متدوجہ ذیل اشعار لفل کرتے ہیں : جیست بیداری زیاغ وہم و نلن کل چیدنی خواب یعنی از غبار خود نکر در دیدنی کبر و ناز آئینہ ننشی کہ لتوان بست بہج

ما و من تعبیر بمواب دیدنی نا دیدتی ساز پستی و عدم بست و کشاد چشم ماست

سار بسبی و عدم بست و انشاد چشم ماست خواب و بیداری ندارد بیش ازین فهمیدتی

خواب و ایداری ندارد ایش ارین همیشی روحانیت کے جدید مغربی علم برداروں میں سے خواجد عبدالرشید مارٹن بویر

روسائٹ کے بیند میں امام اورانوں میں نے فوام مطارقہ ارائی دون ارک تاکمت اللہ ان کی ہے دور اس معنی کا پت ڈا بھگر کراچے والے اس کی ایک قاسم سرک سب کہ اسلام اور اس معنی کا پت ڈا بھگر کراچے دارہ انسان کے ایک اس کا میں اور اگر کا دورانہ دانے جی سے دان میں خیال کراچے کہ کئی ایمی ایک سائم دوران کے انسان میں دون میں جی دائی دوران میں کہ ایمی والے دائی دائی دوران کے انسان کے دوران اور انسان میں اس کے دوران اور اس میں اس انسان کے دوران داوران کے دائی دوران میں کا دائی دوران کے دی کئی میں حقی طور پر اشد انسانی سے تعلق فام کرنے کا دارت والے سے اس بین حقی طور پر اشد انسانی سے تعلق فام کرنے کا دائیت والے اس کی دوران کے دوران کے دوران کے دوران کے دوران کی تعدید ادائی انسان کو دوران سے مشارقے کے دوران سے انسان کے دوران کی دوران کے دوران ک

چو ېستر مطلق آيد در اشارت

بلفظ 'من' کنند از وی عبارت

حقیقت کدر نمشین شد معشین تو او را در عبدارت گفته "من"

امن و تو' عارض ذات وجودیم مشبک پاے مشکلوۃ وجودیم

مشہد یک نور دان اشباح و ارواح

گر از آلینه پیدا گر ز مصباح چو کردی پیشوای خود خرد را

پر عربی پیسوی معود سرد و. نمی دانی ز جزو خوبش مود را بروای خواجه خود را لیک بشناس

روای خواجه خود را بیت بستاس که نبود فریبی مانند آماس

امن و تو' برار از جان و تن آمد که این بر دو ز اجزای امن' آمد

بلفظ 'من' ز انسان است مخصوص کد تا گوئی بدو جان است مخصوص یکی ربجر تر از کون و سکان شه

یعی روبر در از دون و سمان شو جهان بگزار وخود در خود چهان شو

بود پستی چشت^۱ امکان چو دوزخ ^ومن و تو^۱ درمیـان مانند برزخ

پو برخیزد ترا این پرده از بیش نماند لیز حکم مذہب وکیش

پند حکم شریعت از من "نست که آن بربستد بر جان و تن 'قست ^ممن و تو' چون نماند درسیاند

ماند درمیماند چه کعبد چه کشت و دیر خاند

ہ۔ ایک اوالا تصور دیکھیے ؛ بیدل اہستی' کو بہشت کمیٹا ہے۔ وجودی فلاسفد ان بلندیوں تک کب پہنچ سکتے ہیں ۔ خواجہ عبدالرشید کی اس مختصر الصنیف یعنی امعارف النفس؛ میں بیدل کا حوالد چودہ مقامات پر موجود ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی اقلیم فکر بیدل نے مسخر كرلى ہے ـ ليكن بنيادى طور پر وہ جس خيال كو بيان كرنا چاپتر بين اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ خواجہ صاحب کمنے ہیں کہ اتاے ڈاتی ، داخلی حقائق اور ان کے بھربور احساس کی بنا ہر پیدا ہونے والا شعور زمان و کان اور دیگر متعلقہ مسائل کا جس الداؤ سے وجو دیت کے علم برداروں کے پان ذکر نظر آتا ہے ، اس سے بلیخ تر الداؤ میں بیدل کے ہاں موجود ہے۔ اور ان کا بجا طور پر خیال ہے کد اس فلمنے سے آگایں کے بغیر بیدل کے جت سے اشعار ہوری طرح سجھ میں نہیں آ سکتے۔ ہاں ایک نکتے کی توضیع ضروری ہے کیولکہ بیدل کو سمجھنے کے لیے یہ بھی بنیادی اہمیت کا حاسل ہے ، خواجہ عبدالرشید راتم سطور کے ایک خطکا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس للچیز کے خیال کے مطابق خواجہ عباداللہ انمتر تصوف کی حقیقت سے آستا نہیں ہو سکتے تھے۔ حاشا و کٹلا، یہ خیال اس عقیدے پر بالکل مبئی نہیں کہ اکتاب بیدل کے مصنف کو علم و فضل سے مصد والرجين ملا تها - كوئي طالب علم ، ابل علم و فضل كے سامنے جبين عقيدت خم کیے انجر وہ نہیں سکتا ۔ اس خیال ا میں ایک اور حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کا آپ لڈکرہ کیا جاتا ہے کیوں کہ بیدل اسی کے بیکر ِ مثالی تھے ۔ فطرت کے متنی رجعانات کے لصفیے کے بعد نہایت ہی 'پرخلوص اور 'پر سوز

و۔ خواجہ عبدالرشید صاحب نے میرزا پیدل پر چار کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ بیدل، میرس توازہ فیلی قدس اور والم کی تصنیف نیرس پیدل، بربان الکریوں۔ وہ کتیے ہیں کہ پیدل کے فکر کی توجہ ان کے معنین میں ہے کسی کے بیان میں کہ - سیرت بیدل، کے معنیل ان کے جم جولال ۱۹۹۱ کے والم کے

الم مراسلے میں یہ فقرات بھی موجود ہیں :

'آآپ کی کتاب منکرآ کر اؤہ لی ہے اور افرے غور سے اؤہی ہے۔ مربی طرف سے مبارک باد قبول اوسائے ۔ عبومی طور پر کتاب ایک شاکِلو ہے۔ اد مرف یہ کد یہ کتاب آپ نے پیدل پر اٹھی پاکد اس مین فلسف و ادبات کے چت ام لکتے بھی آپ نے بیان کر دیے ہیں۔ ماشاہات آپ کا مطالعہ افرا وسع ہے '' کی این کے فروع ہے وہ ایس ان کی حمر فر علیہ راست کر دیا ہے۔ آم کی کہ کہ ان کے دور بھر بھی کہ آم کی کہ کہ کہ کہ وہ کہ اس کے دور بھر کی خواج کہ ان کا فروم میں اور پارٹے مدور کے حصر و یا کہ کہ خواج کے دور کے دور کی دور کے دور کے دور کی دور کے دور کے

اس مقام بر فالز پولے تو ایل تذکرہ لکھتے ہیں : ''چوں کار او بلند شد در حوصلہ' اہل ظاہر کمی گنجید ۔''

اور حضرت ابایزید بسطالسی کم کسو صوابات اسلام میں جو درجہ ابنند حاصل ہے، اس کے متعلق شیخ ابوالجسن غرقانی اوفات 8 مریم) نے سلطان محمود غزنوی (واقت 7 مریم) کے سامنے کے حد عائیدت مندی کے ساتھ فرمایا :

الهایزید" چنین گفته است که برکه مرا دید از رقم شفاوت ایمن شد ."

بیاں مراف مشرح بابابیہ بستار می کا اگر کر گا گیا ہے۔ مالاگاہ انسے بستار کا و فی الدیا ہے کہ ہے کہ اس ایس کے دو افزو اور اس کے دو افزو اور اس اس اس اوالان کا پیکر حجیب بنا اور ابل ناابر کے طال و فیم سے مادوان والے اس اس اس باوک السان بازے مو دو اس کے دور کر کر گواری اور ابن سی اساس کے بیر باوک السان بازے مدہ و سال کی ویک میں کہ اس کے دور کا فوان میں بیاج جانے وی جس کی بدور کے ویں افزو باوی کا انتخاب کی ویائٹ کر آم کا انداز میں جانچ جانچ وی جس کی بدور کے دور اس اور کا باد میر کے دور میں موس اس میں معرفی نے مواس میں کے مطابق میں معمولی کے اس میں معرفی نے اس کا میں کا مطابق میں معمولی نے اسان کے مطابق میں معمولی نے انداز میں کے میں اس کے اسان میں معمولی نے اسان کے مطابق میں معمولی نے اس کا اندازی میں کا میں کا سال کے کہیں ہو جر میں اس کا سابق میں کے اسان کے مطابق میں معمولی نے اسان کے مطابق میں معمولی نے اس کا اندازی میں کا میں کیا تھی میں کے دور کا میں کہ اس کے مطابق میں معمولی نے اسان کے کہیں ہو جر میں اندازی میں کے دور کے دور کے دور کے دور کا میں کہ اس کے دور کیا کہ کے دور میں کے دور کے دور کے دور کا کے دور کیا کہ کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کیا کہ کے دور کیا گور کیا کہ کے دور کے دور کے دور کے دور کیا کہ کہ کے دور کے دور کیا کہ کی دیا تھا کہ کی دور چور میں کہ کی دور کے دور کے دور کیا کہ کی دور کے دور

سا الداؤہ بی لو مشتح بین جو بورمان نائض ہوتا ہے۔ ماہ بیدا کے عطائیہ ہے تیا جائے کے دو انسانیت کی اس معراج سے اوائل عمر بی جین بورہ مند ہوگئے تھے ۔ اس لیے بیان کو صحح معنوں میں سمجھنے کے لیے آیک خاص قدم کی طبح المائی اور قائمی انسانی کی صورون ہے جو تعدوف کی پائٹمونی اور اس کی انسانیت کا کیا تھا۔ اسکا کر سرکے دائیر انسانی عشارہ کا کہ

اتذكرة الاوليا، اس لير ب مثل اور ب نظير ب كه حضرت عطار ، اوليا ي كوام کی مابیت کو سمجھنے کے لیے بوری بوری اہلیت رکھتے تھے ۔ علامہ اقبال کا السان کامل بھی اسی لیے بے عدیل ہے کہ مبدء قیاض نے اس کی حقیقت کو سجھنے کے لیے انھیں ضروری قلبی اور ذائی صفات عطاکی تھیں ۔ عقلیت صف یا اہل عقل کی عامیات زندگی انھیں ہر گز ہر گز انسان کامل کا یہ روح ہرور اور دل فریب نفشہ تیار کرنے کے قابل لہ بناتی ۔ میں جب یہ کہتا ہوں کہ خواجہ عباداللہ المائر تصوف کی حقیقت سے آشنا نہیں ہو سکتے تھے ، تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ تصوف کے حال و قال کی نوعیت سے آن کی قطرت کو کچھ اتنا زیادہ لگاؤ نہیں تھا۔ بنیادی طور پر وہ بس فلسفی ہی تھے اور ایک فلسفی کی حیثیت سے اپنی استطاعت کے مطابق شعور بیدل کے بعض پہلو انہوں نے اچھی طرح بے تقاب کیے ہیں۔ لیکن بیدل کامل ایک بالکل مختلف حقیقت ہے ۔ بیدل کا معاملہ بھی اہل ظاہر کے موصلے سے بدرجہا افزوں تر ہے ۔ علامہ شبلی اپنے مسلمہ علم و قضل اور کال درجے کے ادبی و قنی شعور کے باوجود محض اسی لیے آسے سمجھ ند کے ۔ اور غواجد عبدالرشيد صاحب كي تصنيف امعارف النفس كا مطالعد كركے مين اس لتيجر پر بہنجا ہوں کہ وہ خود حقیقت بیدل کے زیادہ قریب بھر رہے ہیں اور اگر انھوں نے دقت نظر ، انہاک اور یکسوئی کے ساتھ مطالعہ کتب اور مطالعہ انفس و آفاق جاری رکھا تو اس حقیقت کاملہ کو یا ایس کے ۔ انھیں اس سلسلر میں طبع موزوں عطا ہوئی ہے۔

یظاہر (یہ جماد معترضہ تھا مگر بیدل ہے اس کا گیرا تعلق ہے ، اس اپے اس کا بالتعمرج افلاکرہ کیا گیا۔ بھارت میں بھی بیدل کے حالات اور ان کی تعتیقات کے متعلق ایسک کشاب آردو زبانا میں ثالع بوئی ہے۔ یہ بیرولیسر میڈ شاہ بجد عظاہ ارحمٰن مطاکا کری کی 'حیرت ازا' ہے جو ایوان اردو پشد کی مطبوعہ ہے۔ اور خاملی قابل شریح ہے۔

اس اور صغیر نے آبار بھی بیدال پر کافی کام ہوا ہے۔ ایشیا کے سوویت علاقوں نے مادس کر اورکستان کا تاہیکستان اور طور دروس میں اس وقت بیدال کی طرف لوگوں کا خاص وجدال ہے اور اس بر کافی کام ہو روا ہے۔ بیجوں کورکم پوری کے الفاظ میں اس کی وجد یہ ہے کہ بیدال اپنے فرائے کے احتیار سے اور اپنے انسان

گ ہے - ان کے علاوہ بھی بیدل ہر بہت سے رسالے اور مثالے لکھے گئے ہیں ۔ مجنون گورکھ پوری اپنے محولہ بالا مثالے میں رقمالواز میں کہ انتلاب روس سے پیشتر بھی وسط ایشیا کی درسگہوں میں خواجہ حافظ ، علی شیر لوائی ؓ ،

ے پیچر بھی دمت میں ہے۔ انھوری اور بھر کے دوران بارش میں جے انام پارشنا جائے ہے ہے۔ انھائی جے بھر ان شیرا کی افرو درطان بڑہ گئی ہے۔ جہاں چہ کیا انٹری ممکروں میں ؟ کیا داوالقوری انسان میں خالب طور کو بیران کے انتخاب انسان کے انسان کیا ہے۔ ان خاطر خواہ انسان دی جہا اور بے ۔ ان ملائوں کے اگر شعرا نے بیان کی پروری کی ہے۔ ان میں اسد مقدوم ، دانش چلارانی اور انسین شعران امرازی اولاد

سے ب ، بیدل کی بارگاہ میں عقیدت کا نفراند ہوں پیش کرتا ہے: بلند است از فلک ماوای بیدل ند باشد ہیچ کس را جای بیدل

ندیدم از سخن گویان عالم کسی را در جهان بستای پیدل بہ مژکان سی توانم کرد بیرون اگر خاری خلہ برپای بیدل

قبای اطلس ند چرخ کردون بود کوتاه بر بالای بیدل

یود کوئاہ بر بالای بیدل بہ رفعت برآر است از کوہ طفرل جناب حضرت مرزای بیدل

اور عمر حاضر کا ایک مشہور ناجیک شاعر بیدل کے بارے میں کہتا ہے : یہ آپ و رتک تو بیدل چو آمد در جہان لظم

بداب و راحک نو پیدن چون از حسن دگر آموخت باغ و بوستان لفلم سخن میراند سریست، نهان می داشت معنی را بد مثل داله گویر کد پنهان است در دریا ندمقتی بود ، نے ملا ، ند بے توفیق روحانی

فقط می کسرد بر دلیا لگہ با چشم السانی غور فرمائیں، وسط ایشیا میں لکھےگئے ان اشعار میں بیدل کا اصلی کردار پیش کر دیا گیا ہے۔ اسے سچی اور مکمل السائیت کا مبلغ بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے

کہ اس کے خیالات و جذبات مروجہ معیار سے متحرف ٹھے ۔ اس لیے ان کی خاطر اس کو طرح طرح کے لئے اسالیب ایجاد کوٹا بڑے ۔

افغالستان کی سرزمین بھی بیدل سے عنیدت اور نیازمندی کا شروع ہیں سے گہوارہ جلی آ رہی ہے ۔ یہ تلبی نسبت نشو و کما پانے کے بعد پر زمانے میں بڑی بارآور ثابت ہوئی ہے ۔ آج ہے چند سال چلے آغاے محلیل اتف خال خلیل ' نے بیدل

[۔] آلامہ موصاف المناف قبل آخیات کے بین بالقارت کابل میں میڈ مہدے پر سائر پی اور ایک مشہور خالفان کے چھٹے و مراح پی ، آئر تار پونے کے ملاوہ آپ مائر بھی ہیں۔ تقدیم بند بھارت کو رہے کہ میروان میں کرنی اور انسازی کے بت ملکی کے جانے بلے ان کی امران میں بندی بھی کی اور انہوں کہ کرئی وہ دو انگریا تھی جو جب کی کی برت ان کی زبان کے انسازی کی ایک خدم آن کے گئر والے کران سے کال میں ان کی زبان آکست روزوع کی ایک خدم آن کے گئر والے کران سے کال میں

کے دواع بعات کے معلق الکہ گراہ ادار کشن انہوں انہوا مطرف امیں را زاؤ جا است کی دواع بھی جو راح مائی دور انہوا ہوں انہوا کی آئی انہوں انہوا ہوں انہوا کی دواع ہوں انہوں انہوں میں انہوں ان

بشررصغیر یاک و پند اور بیرونی ممالک سیں بیدل سے یہ مسلسل و متواتر

(بقید حاشید صفحه گزشته)

''شنی ، اتاراکا مرورڈ السیاب النس کرنی اند ایک میک اور انسون پاکستان کوئی چچوا ہے۔ سالان معرد کارائی کا مراز در انقر پر کار پوشر کرنا مرائی کرنا ہے۔ آپ نے سابقان کی اس تحکی کی روانات کو والج رکھنے پر دیا ہے۔ آپ اپنے تعرف انواز کے کا انھوں موسان کے انسان المسابقات کی انسان میں پر دیا ہے۔ آپ اپنے تعرف انواز کے انداز میں میں میں اور دیائی ہے سے انداز کو روانا کے انسان کو انسان کو روانا کے انسان کو انسان کو روانا کی اور کامی انسان کا انسان میں دورانا کے سیان کا کے انسان کو انسان کی انسان کی انسان کے انسان کی انسان

۔ اللّٰمي میں پاکستان کے زُرْعی اتاشی جناب سید برکات احمد متوطن جلال ہور شریف ضلع جہلم ہیں ۔ رحمت پر تشریف لائے تو مستشرق موصوف کی بیدل سے

دانیس کے متعلق بہت کچھ بتاتے رہے۔

شغف ثابت کرتا ہے کہ کلام بیدل کی صورت میں ایک عظیم معنوی دولت بارے یاس موجود ہے اور مستقبض ہونے والے کا ڈپنی پایہ جس قدر بلند ہوگا ، استفادے سی بھی اسی قدر رافعت ، عظمت اور معنوبت بیدا ہو جائے گی ۔ آج کل بہارے بان یہ روایت بن چکی ہے کہ شعر و سخن کا ہر تذکرہ تحالب اور اقبال کے فئی اور فكرى محاسن كو كسى له كسى صورت مين مجملًا يا مقصلًا ، اشارة " يا كتابة " ضرور زیر بحث لاتا ہے اور اس طرح اپنی قدر و قیمت کا اثر قاری کے دل پر طاری کرتا ہے۔ اب یہ دولوں آئمہ' سخن بیلل کو استاد کامل تسلیم کرتے ہیں اور اس کے سامنے بصد ادب و نیاز زانوے تلمذ تد کرنے لفار آئے ہیں۔ علامہ اقبال اپنے ''غیبالات آوارہ '' (Stray Reflections, p. 54) میں افدوار کسرتے ہیں کہ شعر و سخن کے مغربی تظریات قلب و ذہن میں بسا لینے کے بعد ان کے اسٹوب اور مزاج کو مشرق کی گرانمایہ روایات سے سرشار رکھنے میں میرزا غالب کے علاوہ ببدل کا بڑا دخل ہے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیدل پر جس طرح سے کام کرنا ضروری لیا ، اس طرح انجام پزیر ہو چکا ہے ۔ یاد پڑتا ہے کہ ہفت روزہ انصرت کی ایک اشاعت میں خواجہ عبدالرشید صاحب نے ایدل پر کام کی ضرورت عنوان فائم کرکے اہل علم کو اس فقید المثال معنوی ورثے کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت بتائی تھی ۔ جنان جہ اسی عنوان کو لے کر ۱۵ جنوری ، ۱۹۹۰ع کے الصرت میں خواجہ صاحب کی تالید واقم نے بھی ان الفاظ میں کی کد ١٨٥١ع کے عالم آشوب بنگامے نے مصاالوں کا تعلق اپنے ماضی سے منقطع کر دیا تھا۔ حصول آزادی کے بعد اس تعلق کا از سر لو قائم کرنا لابُدی ہے ۔ بسیں اپنے تمام ساضی کا دقت لظر سے جائزہ لیٹا جاہے اور فکری لحاظ سے چوانکہ ۱۸۵۰ع سے بہلے روشنی کا آخری سینار ہمیں بیدل کی صورت میں لظر آتا ہے ، اب اس مقام سے آگے اڑھنے کے لیے جد و جہد شروع کی جائے جہاں بیدل نے سمیں جیوڑا تیا تاکہ فکری تسلسل قائم رہے ۔

میر المتلال یہ تھا کہ جس طرح تاج عل عشی ایک مرتع حسن ہی خین بلکہ آن حسین و جبل روح پرور رجعالات کی تکمیل ہے جو ملت اسلامیہ کو شروع ہی جع عقا ہوئے تھے راشت اسلامیہ ایدا ہی ہے اس قسم کے جمعورہ تی کے لیے بنائب روی تھی ۔ اس بیتانی کا اظہار قدمیات اسلامیں کی حکمال داشتان کے لیے بنائب روی تھی ۔ سیتانی کا اظہار قدمیات اسلامیں کی حکمال داشتان

بات رواز السراع كے اس فراہے میں اس ان در میں اللہ نے زور دیا کہ ایک اور انسانہ اگر ہے ہیں اس کا مطالعہ اور میں فروق ہے ۔ روہ دیا کہ خارات اور انسانہ موسد اور ان میں کو ان ان ایک محلمی اللہ اور کی دل واق کی اور باتاری موسد اور ان میں کہ اس مولات کے دل واق کی اور باتاری موسد اور ان میں کا برائی امراک کیا ہے وہ اللہ کی انسانہ بھیدائم روائع کے جمد میں ، مروح جی دول کہ کیا اور ان کے دائی کی کے آرائے میں اس مقبلے کا اظہار کردہ کا بعادی کر انسانہ کیا ہے وہ کہ اس کا کے آرائے میں اس مقبلے کا اظہار کردہ کا بعادی کر انسانہ میں کہ بیادائن دائی گ

رود برہم می خورد این مجمع آثار ننگ قلتبان تا کے بیادر زنجلب کا چند شاہ

اب بیدل ایسے پیغمبراند لگاہ رکھنے والے قادر الکلام شاعر کی زبان سے ایک سلت

ہ۔ قاتبان اور زنجاب کا معنی ہے بے غیرت اور دیشوت لوگ جو اپنی بیوبوں کے احوال قبیعہ سے واقف ہو جانے کے بعد بھی چشم ہوشی سے کام لیتے ہیں ۔

حے سیلان زوال کی داستان جس بھیرت افروز پیرائے میں بیان ہو سکتی ہے ، آسے کوئی عام داستان نگار یا مورخ کیا بیان کو سکر گا ۔ عجیب دات الطر اور بڑے دود دان کے ساتھ بیشا نے افرار عمادرے کی ایک ایک خاربی کا ڈکر کیا ہے اور جی جاپتا ہے کہ آن کی زفان اس العناک کھان کو چم بار بار بار چرچے رویں تاکہ اس موجود دور تعدیر میں جم شیفال شیفال کر قدم رکھ سکری

سطور بالا سے ظاہر ہے کہ بیدل پر کام کیوں ضروری ہے۔ ان سی اس بلت کی طرف اشارات بھی موجود ہیں کہ کن کن راہوں پر جل کر اُس بصیرت افروز اور روح پرور کام کو انجام دیا جا سکتا ہے ۔ اسلوب بیدل فن شعر گوئی میں ایک بديم السنظير تجربه ہے ۔ اس كے مثبت مضمرات كا تذكرہ جيال كئى فنى تحريكوں كے سجھنے میں ممد ہو سکتا ہے وہاں اس قسم کی کئی تحریکوں کا نقطہ آغاز بھی بن سکتا ہے ۔ بیدل کا احساس جال دلیائے شاعری میں ایک ایسی منفرد حیثیت رکھتا ہے ، تصورات جمیاد ، حسن کی تمام حیثیتیں ، بیان کی اطالتیں اور طرب افروزیاں اس کے پال اس بداعت اور جامعیت کے ساتھ موجود میں ، الفاظ کا استعال وہ اس خوبی سے کرنا ہے ، جدید ترکیبات کی تخلیق میں اسے وہ ممارت حاصل ہے ، تشبیهات و استعارات اس کے بال اس طرح نظر افروز ہیں ، اپنی علامات کو وہ اس طرح معنی برور بنا ڈالتا ہے ، غتنف صنعتیں وہ اس چاپک دستی سے استمال میں لاتا ہے اور بھر ابلاغ کی ان تمام صورتوں میں وہ اپنی جامع اور ہمہ گیر شخصیت اس طرح سمو دیتا ہے کہ اگر کوئی سید عابد علی عابد تعمیری الداؤ فکر اختیار کرکے اس شاعر اعظم کے تجربہ تفلیقی کا تذکرہ جدید معاہیر تنقید کے مطابق کرے ، تو اردو ادب میں یقیناً کلاسیکی نوعیت کے ہے مثل اور بے بہا تنایدی ادب کا اضافہ ہو جائے گا۔ اسی طرح بیدل کے فکری ورثے کا حال ہے۔ اسے جدید علوم کی روشنی میں مربوط طور پر بیش کرنے کے لیے ایک عالی ظرف اور عالی ہمت ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کی ضرورت ہے جو ذوق و انہاک سے کام کر کے ایک خوبصورت گانستہ فکر تیار کر دے ۔ معمولی دل و دماغ والے السان أن كے فكر تک رسائي حاصل نہيں كو سكتے ۔ بيدل خود كہتے ہيں :

معنی بلند من فهم بند می خواید سیر فکرم آسان لیست کوپم وکتل دارم الاشروات الكونيات ما تواندات الم جدادة القرق ورفض بدن كام كرك كالاخراك جداد كام المائي كالرائد المائم التي المائي المائي عالم كرا اشروازي به - به برف النج مامل بي كدارات كل معنان بها من المائل عن كام كرا اشروازي به - به برف النج مامل كي الموادرات كل وبيان عامل كرا كل المعامل المائل المائل

من على المان ادام محمولة كم الحاج من كل جيت الك خارات كال ذارق على المحبة الكرام المواحد في ذرائع كما المحرات في كل طبات كل المواحد في دو الحاج المواحد في كال حاج المواحد في كال خواحد في كال في دو المواحد في دو المواحد في دو المواحد في كال في دو المواحد في كل في دو كال حاج المواحد في المواحد في المواحد في دو المواحد في دو كال خواحد في كال كم المواحد في المواحد في المواحد في كال كم كال كم المواحد في كال كم كال

ر۔ یہ فلسنی ڈاکٹر رادھا کرشتن ہیں جو بیجارے بھارت کے رائٹر بھی بنتے ان آنجہانی ہوگئے - جن کا 'کرما کسرم' اس وقت ہوا جب سنبر ۱۹۹۵م میں عابدین کشمیر کی امریت کورکس کر دانگھوں ہے دیکھ کسر سرینگر ہے واپسی ہر رائٹر بٹی ڈاکٹر رادھا کرفشن نے کہا : حسلہ بیٹرین دفاع ہے اور بھر بیارت کے باکستان ہر دفاوا بارل دیا کہا

جامعیت کے عناصر نظر آنے ہیں۔ اہل تحقیق ان کو سامنے رکھ کو اپنے لیے باسانی راہیں متمین کو سکتے ہیں۔ اپنی تمام علمیوں کے الوجود یہ مجموعہ مثالات روح بیدل سے ضرور متعارف

انی کام ملیوں کے اوروں ویہ موروں بنالان وی بیالی خور وعالی کے دور عالموالی کے دور اعظامی کے زائے دیا ۔ بر مثال مناسے کو دائر وعالمی کے ساتھ ایو بہ کی گا ہے۔ بر مثالث ایک در اعظامی کی در مثالث ایک کی جائے میں امروں کے دائے در مثالث ایک کی جائے میں میں جائے ہوئی کے دائے در مثالث کے مطابق کی امروں کے دائے در مثالث کے مطابق کی در مثالث کے مطابق کی در مثالث کے در مثالث کی در مثالث کے در مثالث کی در مثال

جنون نے سودہ صاف کرتے میں میری بوری بوری مدد کی ؛ وہ سٹر رفن احدی اے می جودھری جہ ارفق ہی اے اے اور سٹر بچہ خازی ہی ۔ اے پی۔ لئن الذکر ان دوران میں بیار بڑ گئے نیے ۔ اس اے اوالدائکر بڑی جالشنائی اور مزدیزی سے مسودے کو صافکر کے میں معروف ہے اور اس طرح بالخصوص ضمیح کی تصویہ کمل طور پر سٹر بچہ عزیز کی وجہ سے عدل میں آئی ۔

عبدالغنی گورنمنٹ کالج ، جہلم ٦- جولائی ۱۹۶۵ع بروز سہ شنیہ

صد قطره و سوج یمو طوفان کردد کز دریا گوهری نمایان کردد فطرت عمری کند تک و تاز پنوس تا نقش ادب بندد و انسان کردد

بيدل

مرزا عبدالقادر بیدل پر اپنے عہد کے اثرات

سلطات مغلبہ اپنے ہورے عروج پر تھی۔ شاہ جہان لال قلعہ بین تحت طاؤس پر چاوہ افروز پر کر داد جہائیاتی دے رہا تھا ۔ اوراکہ زیب اپنے بھائی دارا مکرہ کی عماروں سے انکہ آکر دکری کی چلی صورمداری سے سنٹس یہ ویکا انھا ۔ جبکہ سرمیرہ ع میں میرزا عبدالفارو لانے آگے کا ایک انصواف بسندگوائے میں پیما ہوئے۔

- میں شاہزادہ عظیم الشان نے اس کا نام بدل کر عظیم آباد رکھا ۔ کویا بیدل کی زادگی میں یہ شہر عظیم آباد کہلانے لگ گیا ۔ روح کی عظمت اس کے آیے بے مد جاذب لظر تھی ۔ اس لیے جب مسال یمال وارد ہوئے کو اُنھوں نے اپنے قدم جانے کے بعد بیاں کی آبادی کے اس نظری لگاؤ کے زیر نظر زیادہ تر اسلام کے روحانی فیوض کے عام کرنے کی کوشش کی اور اسی لیے بندوستان میں اسلام کی اشاعت سید علی ہجوہری¹⁷ ، خواجہ معین الدین چشتی اجمعری م خواجد نظام الدین اولیاء دیلوی اور آن کے مقلد صوفیوں کی بدولت ہوئی ۔ بہار میں بھی صوفیاے کرام ہی مشعل اسلام لے کر بہتھے آئے اور آن کے روحانی تصرفات تلوب کو مسخر کر رہے تھر ۔ خود سرزا عبدالفادر کا تمام عالدان ایک با کمال بزرگ شیخ کمال کا معتقد تها اور جب بیدل بیدا ہوئے تو اُن کے والد میرزا عبدالخالق کے جس دوست نے حساب جمل کے ذریعے لفظ "التخاب" سے أن كى تاريخ بهدائش لكالى ، وہ بھى ايك صاحب كرامات درويش قاسم ناسی تھا اور جس سے بعد میں بیدل کے گہرے مراسم ہے۔ علاوہ بریں جب آن کے والد ماجد نے وفات پائی تو جچا نے الیس اپنے دامن اربیت میں لیا ؛ اور وہ بھی صوفی مشرب تھے ۔ ان تمام باتوں سے واضع ہوتا ہے کہ بیدل کا عہد طفولیت دولت و ثروت کی بهاہمی ، علم و فن کی چیل پہل اور تصوف کی باطن لوازیوں سے گھرا ہوا تھا۔ دولت کے وفور نے اسے سیر چشم بنایا۔ ضیائے علم نے صفر سئی ہی میں اُس کے ذہن کو روشن کر ڈالا اور تصوف نے اُس کے دل میں خداے لم يزل كى محبت پيداكى ـ اس محبت كا ذكر بيدل اتوكهر الداز بيان مے کرتا ہے :

آتش پرست شعلہ النیشہ ات جگر آئینہ دار داغ ہوائی تو سینہ پا اور کہتا ہے وہ بیان بی افسردہ ہے جس میں حمد اللہی موجود نہ ہو ع

یے زمزمہ' حمد تو قانون سخن را افسردہ چو خون رک تار است بیانہا

خدا سے محبت بندو یوگیوں کو بھی تھی ، لیکن اویدانت کے روح کل کی ہمہ گیری کچھ اس انداز سے بیان کی تھی کہ پر چیز کے غدا کا درجہ حاصل ہو گیا تھا۔ اس لیے یعنس مسابان صوفیوں نے بھی جوش محبت میں آکر وحدت وجود کا دعوی کیا تھا۔ مغربی مستشرقین اسے اسکندریہ کے نو افلاطونی علماء کا اثر بیان کرتے میں اور اس رستے سے اس کا تعلق بھر ویدانت سے جا قائم کرتے ہیں۔ لیکن دراصل مسایان صوفیوں کے یہ کمام دعوے جذبات و خیالات پر عشق اللہی کے استیلا کا نتیجہ تھے۔ ان کا تعلق کسی مربوط فلسفہ فکر سے نہ تھا۔ بهرحال ویدانت کے عقیدۂ وحدۃ الوجود ، بعض مسلمان صوفیوں کے نعرۂ انا الحق کو جالز سمجینے اور اکبر کی ملحداتہ تعلیات کی وجہ سے پندوستان میں ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی جو ذات الہی کی ماورائیت کو الم نشرح کرے اور گم کرد، راء مغل شہنشاہ کے اثرات کا قلع قمع کر دے ۔ اس کام کو عبدد الف ثانی شیخ احمد سربندی من نے بوجہ احسن سر انجام دیا اور یہ بات پوری طرح الم تشرح کر دی که ذات باری وراء الوراء ثم وراء الوراء ثم وراء الوراء به ـ چنانچه جب عبدانقادر بیدل بیدا ہوئے تو حضرت مجدد الف ثانی ہ کے عقیدۂ وحدت شہود کا عام جرجا لھا۔ بیدل نے بھی اسی عقیدے کو اپنایا اور اسی لیے اُن کے کلام سیں جا بیما ذات النہی کی ماوراثیت کا بیان ہے ۔ کہتے ہیں :

ته اد بیال ہے۔ المتے ہیں: آن کیست شود عرم اظهار و خفایت آئینہ خویشند عیاں یا و نمال یا

ما را چہ خیال است بآن جلوہ وسیدن

خالع در آب آئینہ دارد سفینہ ہا

مجدد الن ثانی ت نے وحدت شہود کا جو غلغاء بلند کیا ٹھا ، اُس کی صدالے بازگشت جس زور سے بیدل کے پاں سٹائی دیتی ہے ، وہ شاید ہی کسی اور شاعر کے پاں ملے ۔

من من بخر خرص کما چد ، آن داون دورد این میلی جردی کی تا این غیر کا کا چدر من او بات در اصل کر اصل کم است کا در این براگر کم بیشتر کا بی براگر کم بیشتر کا بین براگر کم بیشتر کی بیشتر بین این این اما که خدمه این بیشتر بین بین بین بین بین بین بین بین بین کمی بی این بین بین کمی بی بین کمی بی بین کمی بی بین کمی بین کمی

فسرده ایم بزندان عقل چاره محالست جنون مگر کد قیامت گری برآورد از ما

ہر عقلی کہال کے ساتھ عشق کی آلمفتد سری کو ضروری سمجھتا ہے : یا ہر کہال الدکے آلفتنگ خوش است ہر چند عقل کی شدہ ای بے جنوں سیاش

ہر پہنا ہے داغ عشق حاصل کرنے کے لیے اپنے سینے کو سوز و گداؤ کے ہزاروں شعنوں کا انشین بناؤ :

تا رسد داغے یکف صد شعد. می باید گداشت یافت اسکندر بجندیں جستھو آئیند را تاہم یہ حقیقت ہے کہ اگر ما بعدالطبیعیات سے متعلق اس کے خیالات کو منظم

بہم یہ حقیقت ہے دہ او ما بعدالشہیات سے متعلق اس کے نمیالات لو منظم صورت میں بیش کیا جائے تو ایک صفح کتاب تیار ہو جائے گی۔ چونکہ بورب میں تصوف اور تعلیم و تعلیم کا گھر کھر چرچا انھا ، اس ایے پتم نے مامول کے طبلے میں چانے زیادہ لر آئیں چیزوں کا ذکر ترکیا ہے۔ لیکن

ہم کے ماحول کے ملسلے میں چلے زیادہ تر آنھی چیزوں کا ڈکر کیا ہے۔ لیکن جو چیز بیدل کی دائمی نسیرت کا سبب بنی وہ اس کی شاعری ہے۔ تورانی نزاد ہونے کی بنا ہر ویسے بھی آنے نارسی زبان سے دل چسبی تھی ، لیکن بہایوں کے
> دل آسودهٔ ما شور اسکان در قفس دارد گهر دزدیده است این جا عنان ِ موج دریا را

سوخت بیش از ما دربن محفل چراغ التظار دیدهٔ یعقوب نایابست در کنعان ما

عاشقان در سایت برق بلا آسوده اند ایرو از تیخ است چشم خون فشان رخم را

منزل عیش به وحشت کدهٔ امکان نیست چمن از سایه گل بشت پلنگ است این جا

کشاد عقدتم دل بے گداز خود بود مشکل کہ تکشاید بجز سودن گرہ از کار گویر پا

> بفكر تازه گويان گر خيالم يرتو الدازد بر طاؤس كردد جدول اوراق ديوانها

اس خیال کی رنگینی کا مشایدہ کیجیے اور ساتھ ہی مندرجہ ڈیل اشعار سے بھی لطف اٹھائیے :

ز خار پر مزہ صد رنگ موج کل جوشد ہدیدہ کر گزر آفند خیال روے ترا

یک سر موخالی از پرواز شوخی لیست حسن صد نگد خوابیده در تحریک مژگان شها

خوشا صبحے کہ شاہ ملک عشرت جلوہ ریز آید بزریں تحت جام اڑ قصر زنگارینڈ مینا

معنی آذرنبی میں بیدل ابنی شال آپ یں۔ ائے لئے معانی تلاش کرنے ہوئے اُن کا خیال عام مشاہدات کو ایسے بہتے بیش کرنا ہے اور ایسے ایسے بدارتک اور اطافہ بردے ابرای پائل میں جبش ہے اٹھیا دیتا ہے کہ آج کل کی معالی بعد انکیبن آئی خرف متوجہ ہوئے کی فرصت غیر کرکھیں۔ حالالکہ و تمثل کی جان ہیں۔ اس لیے نیدل کو انٹی مشکل آلرنی پر بیا الذات ہے: یدل از افطرت ما قسر معانیست بانند باند دارد سخن از کرمی الدیشد" ما آن کی سنی آلرینی کے دو ایک شایاز سلامشاند فرمانی این قدر تعلقم نیرنگ خم اوروی کیست همیرت است از قباد ازو کردند ان عرایها

زبان تاک تا دم سی زند تبخالد سی بندد که برق سی نمی گنجد مگر در خرمن مینا

بیشم آلیند تا جلوه کر شد چشم تضورت ز مستی جون سژه بر یک دگر افتاده جوبر پا

سرگرانی لازم یستی بود بیدل ک. صبح تا نفس باقیست صندل بر جبین مالیده است -----

بېشت عافیت ، نوبهار عشرت ، صدگل خنده ، چمن پیکر ، حسن میگول ،

شرغی طاقس، شعاد ادراک، معنی شکار، وحشی اندیشد، شبستان خیال، سیل گفتگو، یک جهان تبرنگ، دو عالم عبرت، تمدید دوران، غبار پاس. حساک مشد، ناک عندان سرخان مرد عام اعقب اندان در باعدال کا عامل ک

جیسا کہ مضہون کے عنوان سے ظاہر ہے ، میرا مقعید بیدال پر ماحول کے اگران کو کایاں کرتا ہے ، اس کی شاعرانہ خوبوں کا جائزہ مقعید خبری ۔ اپنی علمی کم مالیل کے باوجود میں یہ کوشن انشاہ انسکسی اداور موقع پر کسروں گا۔ تاہم ضناً جند اسے انصار ایش کو تا بود ، جن سے بیدال کے متعلق (خامی طور پر طالب کے ابدائل بیجود کلاح سے عنائر ہو کری مشکل استدی کے جتان کے

بر عکس اَس کے بیان کی صفائی اور بے شاختگی نمایاں ہوئی ہے : مردہ ہم فکر قیامت دارد

آرمیدن چہ قدر دشوار است

چشم امید نفاریم زکشت دگران دل ماداند" ماء نالد"ما ریشد" ما

درہای فردوس وا بود امروز از ہے دساغی گفتیم فردا

گر ثنالم کجا روم بیدل شش جهت بے کسی و من انہا

آرزو خون گشته نیرنک وضع ناز کیست غمزه دارد دور باش و جلوه می گوید بیا

که آېم می ريايد، گاه اشکم می برد نقد من يک مشت خاک و اين ېد سيلاييا

له بدائی زحیارسد ند بدست گاه دعا رسد چون رسد بدنسبت پا رسد کف دست آبلد دارما . ستم است اگر پموست کشد که به سیر سرو و سمن در آ تو ز غنجه کم نه دمیده ای در دل کشتا به چمن در آ

تو کریم مطلق و من گدا چہ کئی جز این کد تخوانیم در دیگرے بنہاکہ من یہ کجا روم چو برالیم

ان اشعار مین چهوخ چهوځ اکترون کی آمد اور آن کی در و پست اور جذبات کی فراوان که و دیکهیی : کیا ان کو دیکهیز کے بعد آزاد بیگرامی کا په فول حادق نهیں آئرناک که : "اکر کیات بیدل را انتخاب زنند مجموعہ فطیف و مقبول حاصل می شود و خط تسخ بر لسخه سمعر سامری می کشند ."

ا روع من به ان فاسم که به انتخاب من آمد کم فاص برو مو فاس خد پادستان اراکون پر اما اثر آفاد افر و کا ما ده هما خید بند، خدم در این ا برای اور خدات ادیان ترکی و فان دو برون کم س کر ایک مجه مورد بر کار بدید اون کا کابل در اور اور این است ما می مرد به برای بدا بود. خد اس او مورد اس کم حرح می در و بازان بدا برای مرد اس کابل در این اما در است این اما در است این اما در است این اما در است این اما در در اما در اما در اما در اما در اما در اما در در اما در در اما در اما در در اما در اما در اما در اما در اما در در اما در در اما در اما در اما در در اما در اما در اما در در در اما در در اما د

کرتے ہیں : شہرہ ا حسن سے از بس کنہ وہ مجبوب پہوا اپنے چیرے سے جھکڑتا ہے کہ کیوں خوب پوا

[۔] میں دود کا شعر ہے جو ان کے دیوان لئی علوکہ لٹلن میوزم میں موجود ہے ۔ اس کا مکمی تسخد (Rotos) ڈاکٹر وحید قریشی کے پاس ہے ۔ اس لیے یہ شعر الحلط طور پر پیانل ہے متسوب ہو وکا ہے ۔ (میدالغی)

مت بوچھ دل کی باتیں وہ دل کھاں ہے ، ہم بیں اس تخم بے نشان کا حاصل کھاں ہے ، ہم ریں

جب دل کے آستان پیر عشق آن کر پکارا بردے سے بار بولا بیدل کہاں ہے ، ہم بیں

ان اشعار کو دیکھیے ، زبان کس قدر صاف ہے ۔ اقدوس ہے ، ان اشعار کے باوجود بیدل کا انڈکر، آودو کے پلے دور کے شعرا میں سنبرے حروف میں خین لکھا جاتا ۔ بیدل کا تذکرہ آدو کے پلے دور کے شعرا میں سنبرے حروف میں خین کہا جاتا ۔

عدہ وع کے سرما کا ذکر ہے ، بیدل کی عمر الیرہ سال کی تھی۔ والد عمر ع چیئے سال میں التقال فرما گئے آئے ۔ یتیمی آئی ، بھر بھی چچا کے سایہ عاطفت میں بے فکری سے تعلیم حاصل کر رہے تھے ۔ عربی اور فارسی میں کافی سہارت بیدا ہو چکی ٹھی۔ لکھنے اڑھنے سے فارغ ہونے لو شعرکوئی سے دل بہلانے یا صوفیاے کرام اور صاحب جذب فقیروں کی صحبتوں سیں شریک ہوتے ۔ لگاہ بدندریج حقیقة الحفائق کی طرف آله ربی تھی ۔ آنکھیں حسن ِ ازل سے دو چار ہو ربی ٹھیں اور دل سیں بھی ایک جلن سی بیدا ہو رہی تھی ۔ اس بات کا ٹذکرہ پہلے بھی کیا جا چکا ہے ، لیکن چوں کہ تاریخ ایک تبلکد انگیز کروٹ لے رہی تھی اور اس کی وجہ سے بیدل کے مذکورہ بالا جذبے میں پلجل عیلنے والی تھی ، اس کا از سر تو بیان ضروری تھا ۔ بیدل اس طرح زادگی بسر کر رہا تھا ، جب اُس کے اردگرد بڑی دوڑ دھوپ شروع ہو گئی ۔ بہار کا صوبے دار شہزادہ شجاع پٹنے میں رہ کر دہلی کا تخت حاصل کرنے کے لیے فوج بھرٹی کر رہا تھا ، شاہ جہاں کی موت کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں ۔ بیدل بھی سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا ۔ اُس نے سلیان شکوہ کے ہاتھوں ۹۵۸ وع کے آغاز میں شجاع کی شکست دیکھی۔ اس سال کی گرمیوں سیں اس نے شاہ جہاں کے بیٹوں کے درسیان ساموگڑھ کے سیدان میں گھمسان کا رن پڑنے کا حال سنا اور دم بخود رہ گیا۔ جب أسے معلوم ہوا كه تخت طاؤس كا مالك ، جليل القدر شهنشاء شاء جهان ، جس نے ایک طرف تو تاج ممل اور موتی مسجد اور دہلی کی جامع مسجد تعمیر کرائی تھی اور دوسری طرف خواجہ معین الدین چشتی اور محبوب اللہی خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی " کے مقبرے تعمیر کرائے تھے ، قید سی ڈال دیا گیا ہے۔

اس نے چخہ تصویر سے برای کا فیزیاں کا دو زارہ کالز نظر بھی دیگاہ ، جب ۱۹۵۸ کے بھا ہے۔ ۱۹۵۸ کے جب انگلا کے ایک بیان کی ایک جب ان ایک بھی اس کے بات جب کی بیا میں کسی یا پیونل بھور نے بھی آئی اور ایک بیان کے اس کے اس بعد اس کرنے کا کا تیک ہوا ہے۔ انظروں کے مائیز کے بیان کی جب کسی کے اس کے دیگر اور اس اسٹرنٹ میشندا، بنام جان کی جان کے بیان کے بیان کے بیان کی جب طور میں جہ سال تھی ۔ اُس نے ایک آئی دی کے بال رہے تو کے ایک ہے کہ اس وقت اس کی عصر جہ سال تھی ۔ اُس نے ایک آئی دو یو کر آئی کے کہ

یاد آن موسم که یه ویم چار و فصل دی
داشت مینای فلک جام طرب اجریز می
الهین نازان ، چین خندان طراوت کلشان
شاخ کل رفاص و بابل بسته در منقاز بی
دور صدی بود و عبد این و ایام شریف
خاتی در صد خدا از عدل شاد ایک پ

ار و آرام کے دورسم کا یہ سروناک عالم دیگر آرام کے ششان بل کو نے دہ سب یہ اور دولی کی اقدام کی آرام کی حالم کی کے باہر پر آباری اکاروں میں اس میر کے اوران اور روز کا اور شان سے کی کی ہے ہو کے برائے میں برائی اکاروں کے اس میں اس اس میں والے میں کے اس کے کے برائے میں دور ہر اگر یہ مسطیل میں گے اس میں کے اس میں کے اس کے اس میں کے اس میں کے کے بروی طبح این ہو کی از '' کی میں ملسیا قان ویسلی ویسر ریک کے کے بروی طبح این ہو کیا آز' '' کی میں ملسیا قان ویسلی ویسر ریک

اوراب طرفت کی مجبتوں کی اورکت ہے وہ چلے این سے خدا سے "لو لگا چکا تھا۔ کالمبلی کافات کر مسلمے میں آجے متعلق نے اتایا تھا کہ حقیت ثابتہ ویں اور ازال ہے، جس کے جلوے اس کی الکھوں کے سامنے موجود تھے۔ اب ایے دولت ، عرت ، زندگی ، دلیا ، کافات ، ہر چیز بچے انظر آنے لک کئی ۔ وہ ایکار آئھا ؛

> جان بیج و جسد بیج و نفس بیج بقا بیج ای بستی تو لنگ عدم تا به کجا بیج

دیدی عدم بستی و چیدی الم دېر با این بمد عبرت ، ندید از تو حیا پیج

اس نے ایک ایسا القلاب دیکھا کہ مظاہر کی حقیقت اُس کی لظروں میں کچھ بھی لہ رہی ۔ لوگ اُس ہر اعتراض کرتے ہیں کدوه دلیا کو بے مقبت سمجھتا تھا ؟ بالکل ٹیبک ہے، جو خوایں مناظر اُس نے دیکھے تھے ، اُنھیں جو شخص بھی ديكهنا ، أس كا ذبني توازن بالكل بكر جانا ـ ليكن نهين ، وه بابست اور صاحب بصيرت السان تھا ۔ اُس نے ان خوابی مناظر کے درسیان اُن اقدار کو دیکھ لیا جو السان کو انسان بناتی ہیں اور زندگی کو اس اور ابدی مسرت سے معمور کر دیتی ہیں ۔ اسی وجہ سے اس کی عظمت بہارے دلوں پر ثبت ہو جاتی ہے۔ وہ چلے صرف صوفی تها ، اب عارف بن گیا - پہلے وہ نرا شاعر تھا ، اب حکیم ہو گیا ۔ اُس کی تراکیب میں جلت اور شان و شوکت اب بھی موجود تھی ۔ اُس کا کلام رعنائی خیال کا آب بھی بہترین تموقہ تھا ۔ منہ سے گلمائے معمانی آب بھی بے ساختہ جھڑ رے تھر - مثالید اب بھی از خود اشعار میں وارد ہوکر شعریت کو دوبالا کر دیتا تها - اور تخیل میں قوت ، بداعت اور رفعت اب بھی ہائی جاتی تھی اور ان کا لرنم اب بھی دلوں کو موہ لبتا تھا ، لیکن اب آس کی شاعری زمزمہ معد بن چکی تھی اور جو سوز و گذار اور درد اور خلوص اس کے اندر پیدا ہو گیا تھا ، وہ اپنی جگہ عدیم المثال ہے ۔ اس کے کلام میں آب وہ وصف پیدا ہو چکا تھا ، جو فارسی گویان پند سیں مفلود ہے اور جو صرف سنائی آ اور روسی آ کے بال ملتا ہے۔ وہ شوق دیدار اور آرزوے وصل سے بے ثاب ہو کر ایک موسلی على طرح كہتا ہے :

ای پرارستان اقبال ای چین سیا یا خصار حبر دل گزشت اکنون چشم ما بیا عرض تخصیص از تغیرل پای آداب وفاست زنگ دد دو بده یا چون روح در اعضا بیا پیش ازان تنوان حریف داغ حرمان زیستی یا مرا از عرف برر آن جا کم بیشی یا بیا

اور کائنات کے تمام خس و عاشاک کے درمیان اس وقت اُسے اپنے مقام سے آشنا انسان کی جو عظمت نظر آئی وہ بیان سے باہر ہے ۔ خود بیدل کی زبان سے سنے : سا حریفان برم اسرازی مست جدام شہود دیداریم جوش بحمر محيط لايدوليم فيض صبح جهان انواريم اثر و فعل حق ز ما پيداست بے گان عرض سر اظهاريم

بر رسی علی و ما پیسست کے بان عرص صدر اطہاریم جلوہ فرماست حق یکسوت ما لا جرم طرفہ رنگیا داریم برق عشقیم شعلہ می تحدیم ایر شوقع ادالہ۔ می بناریم

بروں عشیم شعفہ می خفاجی ایس دوقیم اللہ میں پیاری دل و دماغ اور روح میں اس زورحت القارب کے بعد عام دلیاوی الفار ا کے لیے بالکال بیج بین کر رہ کیں۔ بادشاء اور کما کا برق دور ہو کیا ۔ شاہرادہ اعظام شاہ نے تعیید لکھنے کو کہا تو آس کی ملازمت ترک کر دی۔ نظام الملک

نے دکن آنے کو کہا تو یہ شعر لکھ بھیجا : دلیا اگ دنند نہ جنہ :

دلیا اگر دیند ند جنیم ز جای غریش من بستد ام حای فناعت بد پای خویش

وں پست ہم صفی صدیت پر پہی حویس اور جب بے پناہ طاقت رکھنے والے بادشاہ گر سید بھالیوں نے شہنشاہ نرخ سیر کو قتل کرا دیا تو ان میں بھے چھوٹے بھانی سید حسین علی خان کے ساتھ دیرینہ مراسم کے بالوجود نے دھڑک یہ ٹارنخ وان کھی :

سادات ہوے کمک حرامی کردند

(۱۹۳۱ باجری بخالف میں دام صوری) مدری بدائل مقال سے واضع ہوتا ہے کہ جب بدیدل کی قوت پیان کرنے ہو گئی تو اس کے مرکبات تفاقی مقبت ضد کے بدائل میں کافات کی پیمپرتری اور انسان تا طراح سانات کی ہے میں ارق توت اس کے طبخے دوران ام اس کی شنویات م آپان کا ترکی بطاقات ام آپ کے خطاف و شعات اور اس کی ریاضات میں کہا چانا تائی بدائل میں ہے اور جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے ایہ سب کچو اس کے نام ان کا احد تھا ۔

علیم الدور میں حوالیت کے بعد بیدان میں ادارت کے ترب دو جوار میں امیر الدور الدور کیا ہے۔ وہ اور میں امیر الدور کیا ادارت الدور کیا ہے۔ کہ اس کی ادارت الدور کیا ہے۔ کہ اس کی ادارت الدور کیا ہے۔ کہ اس کی ادارت الدور کیا ہے۔ اس کی ادارت الدور کیا ہے۔ اس کی ادارت الدور کیا ہے۔ اس کی ا

کانوں لک بھی پنجی اور آس دین پرور شہنشا، نے آن کے دیوان کی ایک نقل منگوائی اور مطالعہ کیا۔ چنان چہ رقعات عالم گیری میں بیدل کا مندوجہ ڈیل شعر موجود ہے :

حرص قالع لیست بیدل ورزه اسیاب معاش آن چه ما درکار داریم آکثری درکار نیست

در حباب ۱ و موج این دریا تفاوت بیش نیست اندکی باد است در سر صاحب اورانگ را

اور بھر اس منی تناید کے ساتھ ساتھ مئیت اخلاق کی للمین کی ہے ۔ یہ بیان میا کے خود ایک تصنیف جانیا ہے ۔ اندازی کی نظیر دیتے ہوئے فورک السائل کی حیرت انگیرز قابل-کشائل کی ہے اور خیاب باریک لکتے پیما کیے ہیں ۔ اور ابور اندالاتی انظرافول کی طرح حسائل کو کیفندی کا غیری ، ایک جوان میٹ اور مردالگی کا دوسر دئتے ہیں اور اس طرح معلوم ہوتا ہے گورا روح ِ انبال کا کر روں ہے ۔ نئے :

۱۔ دیکھیے ، عام روش سے بٹ کر حباب و سوج کے لئے معانی پیش کیے ہیں۔

حوادث عین آسائش بود آزاده مشرب را که موج بحر دارد از نکست خویش جویر پا

ای فغان بگزر ز چرخ و لامکان تسخیر باش چند در زیر سیر کردن نیان شمشر را

جمع بنا زینت لگردد جنوبر مردائگی از برش عاری بود گر سازی از زر این را

داغ عشقم ليست الفت "بدا تن آساني مرا پیچ و تأب شعاد باشد نقش پیشانی مرا

گرمی پنگامه آفاق موقوف تب است روز اگر خورشید باشد شمع شب یا آتش است

الغرض مذموم اخلاق سے نفرت دلاتے ہیں۔ مرداند اوصاف حدیدہ کی ترغیب دیتے ہیں ۔ عقائد کی اصلاح ہو رہی ہے، اسرار عالم کھولے جا رہے ہیں، عشق اللّٰہی کا سبق دیا جا رہا ہے۔ حضرت ختمی مرسلت م کو بحر کالنات کا گوہر آبدار بناتے یں اور کہتے ہیں :

دو عالم چون صدف در بهم شکستم که آمد گویر نامش بدستم

اس طرح معلوم ہوتیا ہے کہ بیدل گویا مغلیہ ساءلتت کے قلب یعنی دہلی کو ہر قسم کے تعفن سے ہاک کرکے اس کے اندر ایک صالح روح بھوٹکتا چاہتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے ، صدیوں کے عیش و عشرت کی وجہ سے طبائع اس قدر مضمحل اور ہے کار ہو چکی تھیں کہ بیدل اور عالم گیر کی ہے لوث عابدالہ کوششیں آن کی اصلاح کرکے آن کے الدر ایک ٹؤیٹی ہوئی جان ِ پاک ڈال نہ سکیں ۔

مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفلس اور تادار طبقے سے بیدل کے وسیع جذبہ م دردی کا ذکر بھی کر دیا جائے ۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک منسول نوجی سردار کا فرزند پوئے کے باوجود اور پیر شاہزادہ اعظم شاہ کی فرج میں افرقر عناصب کی کام چھٹی افرقات کا کو چھوڑ کر اس کے دوریشی المباری کی رقبر ابو اور افرار طبلے کے ایک فرد کی حیثیت سے بڑے اسلیمان کے ساتھ زندگی بسرکی اور ساتھ ہی احساس کی بوری شدت کے ساتھ ان کے مطابق کو این استعاد میں بیان کیا کے ان کی شاہوش السردہ صورتوں کو دیکھا تو کہا :

مقلسان را بیدل از مشق خموشی جاره لیست تنگ دستی باز می دارد ز قابل شیشه را

اور پھر جب اپنی پریشالیوں کی بنا پُر آنھیں فریاد کرنے سنا تو کہا ، یہ حق عالب بیں :

هجوم شکوهٔ برکس ز درد مفلسی باشد نمیزد تالد از نی تا بود مغز استخوانش را

اور ساتھ بی اس ستم رسلہ طبئے ہے کہا ، افلاس افور الحناج کی بنا پر توالگر کوئوں کے سامنے جا کر باتانہ ست بھیلاؤ ، فد بی ماہوسی انتخار کرو بلکہ بن بڑے تو اپنی توب باور ہے کام لے کر الفلاپ بیدا کروبارو زشک کی رسواکن رسوم و عادات کا عائمہ کر دو : زشکل ورسوم عادات کیں دو قید رسم و عادت ممردن است زشکل ورسو قید دو قید رسم و عادت ممردن است

رددی در بد و به رسم و عدت مردن است دست دست تست بشکن این طلم ننگ را

اس برصت کالا روابطرات کل کال چالدی اور گروالری کے ادالی بی مطابقیہ میں اس میں میں استخدام میں اس کی ان کا یہ مطابقیتاً کی مطابقیتاً کن

بیدل کی تربیت اور پختکی میں کہا حصہ لیا اور پھر بیدل کے کس طرح اسے مثاثر کرنے کی کوشش کی۔ چند بالیں رہ بھی گئی ہیں ، مگر وہ ضنی حیثیت رکھتی ہیں۔ شاکر اننے عمید کے شعراکو قصیدہ گوئی سے باز رکھنے کی کوشش ، دکن میں

اور وفات ۱۱۹۰ میدانش مین و ۱ اور وفات ۱۱۹۳ میدانش

عالم گیری فتوحات پر اظهار مسرت ، اپنے عہد کے مختف اہم واقعات پر تاریخی قطعات وغيره ــ میرا خیال ہے کہ ان کا تفصیلی ذکر ہے جیا طوالت پر سنتع ہوگا ، لیکن جو کچھ اوپر لکھا جا چکا ہے ، اُس کی بنا پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس مضمون میں بیدل کے قلب کی ہر بنیادی لرزش کا ذکر آ گیا ہے اور آمید ہے کہ

ان سطور کے مطالعے سے فارلین کو روح بیدل آشنا سی معلوم ہونے لگے گی۔ (منزن لابور، اكتوبر ۱۹۳۹ع)

مرزا بیدل کی سیرت و شخصیت

بيدل مكتب مين تعليم پاتے تهر ؛ دس سال كي عمر تھي ، اس وقت ايك ايسا وانعہ روامما ہوا ، جس نے ان کی زلدگی کو یک سر بدل ڈالا ۔ آن دنوں وہ 'کافیہ' ختم کرکے اشرح ملا' کے اسباق پڑھ رہے تھے ۔ ان کے دو اسائڈہ کے درمیان نحو کے کسی مسئلے پر بحث چیئر گئی ۔ دونوں ایک دوسرے کی تردید کے لیے شد و مد ہے دلائل دینے لگے ۔ دلائل کے ترکش ختم ہوئے تو باتھا ہائی کی نوبت آئی اور دونوں نے ایک دوسرے کو خوب ذلیل کیا۔ تنک مزاجی ، خفت علل اور بداخلاق کا بڑا افسوس فاک مظاہرہ ہوا ۔ اثفاقاً بیدل کے چچا مرزا قلندر وہاں موجود تھے اور انھوں نے مدرسین کی یہ حرکات مذبوحی اپنی آلکھوں سے دیکھیں ۔ وہ سوچنے لگے ، عمر بھر علوم عربیہ سے شغف رکھنے کا نتیجہ اگر ان سفلہ عادات کی صورت سیں نکانا ہے تو پھر اس مجھے کو مکتب سیں پڑھانے سےکیا فالدہ ؟ جو تعلیم جوہر انسانیت کی حفاظت نہیں کر سکتی ، اس کے حاصل کرنے كى آخر ضرورت بي كيا ہے ؟ مرزا التدر بڑى بلند سيرت كے مالك تھے ۔ اسى عش تھے مگر بزرگوں کی صحبت میں حاضر ہونے کا بڑا شوق تھا ۔ روحالیت کی لگن دل میں رکھتے تھے - اواباء اللہ کی مبارک سیرت کے بڑے دل دادہ تھے - اس لیے الھوں نے سوچا ، کجا ارباب طریقت کی پاکیزہ مشربی اور کجا ان معلموں کی سفاد سزاجی - ویس کیڑے کیڑے انہوں نے فیصلہ کیا کد بیدل کو عربی علوم ح ان اساتذہ کے زَیْر اثر نہیں رہنے دینا چاہیے ۔ چناں چہ اپنے فرزند عزیز کو انھوں نے سکتب اسے الها ليا۔

و-کلیات صفدری ، جبار عنصر ، ص ۲۵ ـ خوش کو ، معارف شی ۱۹۳۲ع -قشتر عشق ، ق حصد اول ، ص ۲۰٫۳ ب _

مرزا فلندر کا یہ فیصلہ بڑے دور رس لٹاخ کا حاسل تھا۔ بیدل کی مکتب کی تعلیم ختم ہوگئی ، عربی علوم کے دورازے ان پر بند ہو گئے ۔ عالمے شاہر کے متعلق ان کے دل میں مسئلل لفرت بیدا ہوگئی ۔ اعلیٰ الساق اقدار اور اغلاق عالیہ کے لیے رجعان بیدا ہوا اور روحالیت ان کا مطبعہ نظر بن گئی ۔

ستہ سے ، وہ میں بیدل کی پیدائش کے وقت ایک صوفی بزرگ میرزا ابوالقاسم ترمذی نے از روے حساب جمل ان کی تاریخ ا پیدائش عابحدہ علیحدہ انیض قدس ا اور اانتخاب کے الفاظ سے لکالی تھی۔ بنابریں میرزا قلندر کے علاوہ باق کمام کنے کے افراد بھی بیدل کے شان دار مستقبل کے متعلق بڑے پر امید تھے۔ تمام کا خیال نها کہ بیدل ایسا انتخاب روزگار انسان بنے کا جو اپنی قدسی صفات کی بنا ہر تمام عالم سیں مشہور ہوگا۔ ابھی وہ بجہ بی تیا کہ بیاروں کے سرپانے بیٹھ جاتا اور یونمی لبوں کو ہلا ہلاکر بھونکا کرانا اور اپنے گئے کا تعوید ان کے گئے میں ڈال دیاکرتا ۔ ہولے ہولے تعویذوں سے دل چسپی بڑھتی جلیگئی اور ایک واقعے کی بنا پر یہ دل جسیں اپنی انتہا کو چنج گئی ۔ قادری سلسلے کے ایک پابند شرع بزرگ مولاقا کال نے میرزا قلندر کو ایک اسم ا بتایا ، جسے بڑھ کر ہاتھ کے انگوٹھے بر پھونکئر سے آسیب کی تکایف دور ہو جاتی تھی ۔ بیدل نے وہ اسم سن کر اپنے ذہن میں مفوظ کر لیا۔ ایک روز وہ اپنے ہم جولیوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ک. ممار کی ایک عورت کو چی اتکایف ہو گئی ۔کئی تدبیریں اختیار کی گئیں ، مگر اس کی طبیعت بحال اند ہوئی ۔ کھیلتے کھیلتے بیدل نے سوچا ، مولانا کی مبارک زبان سے سنا ہوا اسم آج آزمایا جائے۔ چناں چہ انھوں نے پڑھ کر بھونکا تو عورت ي نکليف فوراً دور ٻوگئي ۔ سولانا کمال کو جب اس واقعے کا علم ٻوا تو بڑے خوش ہوئے اور بیدل کو عملیات اور تعویذات کی اپنی خاص بیاض عطا فرمائی -اس واقعے کی وجہ سے باطنی اثرات کے متعلق بیدل کا اعتقاد اور بھی پخنہ ہوگیا ۔ ان کے والد مرحوم میرزا عبدالخالق" بھی بڑے بزرگ تھے ۔ اوائل عمر ہی میں ترک ماسواء اللہ کرکے گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ فقر میں بلند پانے ہر بہنچے اور

⁻ کلیات صفدری ، چهار عنصر ، ص p -

مسند ارشاد عظا ہوئی ؛ چناں چہ میرزا قلندر بھی ان کے تربیت یافتہ تھے۔ اب میرزا ابوالقاسم کی تکافی ہوئی تاریخ بیدائن کے متعلق گھر والوں کے خیال ، والد اور چچا ع اثرات ، بجہنے ہی میں تعویدوں سے لگاؤ ، ڈرامائی الفاز سے ترک مکتب ، ان مام باتوں نے مل کو ان کے لیے جہنے ہی میں ایک خاص راہ متعین کو دی -

وہ ساڑھے چار سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ چھ سال کے ہوئے تو والدہ ماجدہ بھی ریگراہے عالم بقا ہو گئیں ۔ طفلی ہی میں وہ درد سے آشنا ہو گئر ۔ میرزا قلندر نے ان کی تربیت کی ۔ ترک مکتب کے بعد ان کی تعلیم کی یہ صورت تھی کہ دن بھر قدما کی نظم و اشر کا مطالعہ کرتے۔ سیرزا فلندر کی ہدایت تھی کہ مطالعے کے وقت جو اشعار پسند آئیں اور نثر کے جو حصے اثر برور ہوں ، انھیں عابحدہ لکھ لبا جائے اور شام کے وقت سنایا جائے۔ أسى ہونے کے باوجود میرزا قلندر بڑے صاحب ذوق تھے ۔ فارسي مادری زبان تهی ، اس لیے شام کو جب عرفا کا منتخب کلام بیدل کی زبانی سنتر تو طبیعت اس قدر مثاثر ہوتی کہ فی البدجہ منہ سے اشعار لکانے لگتے ۔ میرزا قلندر کی یہ المهام آفرین کیفیت بیدل کی ہمت الزائی کا موجب بنتی ۔ وہ سمجھتے کہ یہ کیفیت ان کے اپنے پاکیزہ ذوق کی آئینہ دار ہے ۔ آخر انھی کا التخاب اتنا اثر انگیز ثابت ہوا۔ اس لیے وہ دن کو مطالعہ اور بھی زیادہ ذوق و شوق سے کرنے اور کبھی کبھی خود بھی شعر گوئی شروع کر دیتے ۔ ابھی وہ سکتب ہی میں تھے کہ انہوں نے اپنر خوش کل ہم درس کے منہ سے لکاتی ہوئی تولفل کی بھینی بھینی خوش ہو کے متعلق ایک رہاعی کمیں تھی ، جس کی اڑی تعریف ہوئی تھی۔ اب معرزا کلندر کی بدید گوئی اور ارباب حال و قال کے اشعار کا مطالعد الهین شعر کمنے پر آمادہ کرنا نہا او رمزی کے تخلص سے وہ شعر کمتے ویتے تھے ۔ ہر شام چوں کد دن کے مطالعے کا ماحصل میرزا قلندر کی تاقدالد لگاہوں کے سامنے پیش کرنا پڑتا تھا ، اس لیے لاؤماً اٹھیں قدما کے دواوین کی ورق گردانی کرنا پڑتی تھی اور تعلیات بناتی ہے کہ آدم الشعرا رودکی سے لے کر امیر غسرو اور جامی تک کام اساتذہ کا کلام ان ایام میں بیدل نے يددقت لظر پڙھا ۔

۱۰ کلیلت صفدری ، چیهار عنصر ، ص په ۔

ال الذا المام ميں وہ روزی تعلقی کرتے نئے شاہد اس بنا پر کد انھیں کان ابنا ا ال کا کا بندہ وجواز دائل کا خواندہ ہے اور ان کے سے متال ہوے انساز اس تعلق کے کارٹر کا باد چوار الروزی میں وہ اس تعلق کی سے متال ہوائی کے فران اسدان کی جو کہیں کی میں وہ اپنے ملکروں الا تعلق ویکر کے موال اس کی اس کے اللہ کے اس کے الاجرائے کی بھی نے ایس ایس انساز کو معاونہ اس کی امریک کا کہا ہے ہے اس کے اخرید اس کے اخرید کے اس کے اخرید مان نے ایس انساز کو معاونہ کی الاس کی اس کی اس کی اس کے اس کے اس کے انساز مان کے والد مرموم اور میزا انتخار کے اس کا ان ان کے بارے کی کہا ہے اور نعاشان مقان تھے اس کا کا بورہ صدر میں میں بنا کہا ہی اس کے اس کا میرک کا جو باب انشان کی اس کی کا اس کی اس کی کا میں کہا بروری ایس کی دیس کی طرف میں میں میں میں کی رائی ان کر دیے اس کی امریک اس کا بی دیس کا موجب یہا میں انساز اس کی دیس کی طرف میں اس طرف میں اس کی میں مرازہ بھا کر رائی ان ایک روز دیں اور انسان کی

عاکفان کمیه جلالش اد تقمیر عبادت معترفند کده ما عبدنداک حق عبدادتک و واصفان حابیه جالش بده تمیر منسوب کده ما عبر فتاک حق مصرفشک :

گر کسی او زسن پسرسد بیدل از بی نشان چہ گوید باز

تو طبیعت پر اہتزاز کی کوفیت طاری ہوگئی ، حال وارد پوکیا ۔ معاواند تعالیٰ کی علمت و کبریائی اور عبت کے متعانی دل میں جو احساسات اور جذابات پرورش با دینے تھے ، یک اخت ایل بڑے ۔ دہر تک نے مال رہے ۔ زبان پر بار بار بر مصرم آنا تھا :

بیدل از بے نشان چہ گوید باز

ان کاتحت الشعورجن کیفیات اور خیالات بے لیریز تھا اس مصرع کا لفظ 'ابیدل' انھیں ان کی ہوری ہوری ترجیال کرتا ہوا نظر آیا ۔ وہ سوچنے لگے ، جس معبود حقیقی کی عبادت کا حتی ادا کرنا بڑنے ہے بڑے عبادت گزاروں کے لیے $\delta (x) = x_1 + x_2$ (i.e. y = 1) of A = A, A = A,

تحصيل علم محض کتب بيني لک عدود له انهي، بلکه انهيں خوش قسمتي يہے سولانا کال کے علاوہ اور بھی کئی اولیاء انتہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع سالا اور ان کی مبدارک صحبتوں میں رہ کر انھوں نے بہت کچھ سیکھا ۔ معرزا فلندركو ارباب حال سے بڑی عقیدت تھی ۔ وہ بیدلكو ساتھ لےكر سمسى ، وائی ساگر اور آرے کی طرف آئے جائے رہتے تھے اور جہماں کمیں اہل اند ساتے ، ان کی باطنی اوجہ سے خوب مستلیض ہوئے۔ جب میرزا قلندر بنگال کی طرف چلے گئے تو بیدل اپنے ماموں میرؤا ظریف کے ساتھ وپنے لگے ۔ چوں کد میرؤا ظریف کا شفل تجارت تھا ، اس لیے اس سلسلے میں بیدل ان کے ساتھ اڑیسہ کے دارالخلاف کٹک میں بھی کچھ عرصہ مقم رہے اور متلی کہ اس سے آگے کساری تک بھی گئے ۔ یہ سفر بھی بیدل کی ظاہری اور باطنی تربیت کے لیے تمایاں اثرات کا حامل ہے۔ میرزا ظریف خود لقہ ، مدیث اور تذمیر کے ماہر تھے اور کٹک رہتے ہوئے بیال کو تنسیر کا درس دیا کرتے تھے ۔ علاوہ بدیں کٹک میں بیدل کے شاہ قاسم" هواللهي ايسے قطب الاقطاب کے زير الر آنے کا موقع ملا ـ شاہ صاحب بھی علم تفسیر کے ماہر تھے ۔ ساتھ ہی صاحب حال شعرا کا کارم انھیں ازبر تھا ۔ بیدل کی طبع موزوں کو دیکھ کر الهوں نے بڑی شفت کا اظہار فرمایا اور کشف المدنور کی بنا پر ان کی باطنی کیفیات سے آگاہ ہونے کے بعد قرمایا :

عدد المارة مد المارة مد المارة المارة

۱- نشتر عشق اول ق ، ص س. به ب -به- کابات صفدری ، چیار عنصر ، ص م تا س...

م- کلیات صفدری ، چهار عنصر ، ص p ، و سب -

ظاہر ہے کہ پائے سے لے کر کٹک ٹک جار اور آڑیسہ کے شہروں میں بیدل نے اپنے اوالت عزیز مردم دلیا کی صحبتوں میں نہیں گزارے تھے ۔ جہاں حدیث گاؤخر کے علاوہ اور کوئی لذکرہ بی یاد نہیں ہوتا ، بلکہ یہ عاشقان الہی کی صحبتیں تھیں ، جو لوگ سر تا یا عشق تھے اور حال جن کی رفتار اور گنتار سے ٹیکنا تھا ، بلتد نگاہ ، ابر سوز ، خوش اخلاق ، شریعت کے بابتد ، صاحب شریعت کی ذات بارکات پر دل و جان سے فدا ، اسرار معرفت ان کی محفلوں میں کھولے جائے تھے ۔ وحدت و کثرت ، مجاز وحقیقت ، مراتب وجود ، ممکن و واجب اور ممکنات انسانی ایسر باند مباحث ير ان كي مجالس مين بصيرت افروز تقريرين بنوتي تهين .. ان كا علم و فضل حیرت میں ڈالٹا تھا تو ساتھ ہی ان کی خاک ساری اور طبیعت کی ہمواری انگشت یداندان کر دیتی تھی ۔ فاسق و فاجر لوگ ان کی عدمت میں حاضر ہوتے تھر تو کایا بلٹ جاتی آئیں ۔ ان کی اکاموں میں وہ نائیر تھی کہ بد عقیدہ لوگ صاف باطن ہو جاتے تھے۔ ان تمام بزرگوں نے بیدل کے ساتھ بے حد شفقت کا اظہار تومایا اور ان کی محبت اور شفات کو دیکھ کر بیدل قلبی طور بر ان کے قریب ٹر ہو گئے ۔ بیدل کو ان کےکئی خوارق و کرامات دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ۔ بنا بریں اہل اند سے ان کی عقیدت درجہ کیال تک چنچ گئی۔ وہ جب محو گفتگو ہوتے تو بیدل سمجھتے ، معارف ٹرآنی بیان ہو رہے ہیں ، اس لیے ہمد تنگوش ہو کر ان کے ایک ایک لفظ کو سنتر ۔ جب جذب و حال کی کیفیت ان پر طاری ہو جاتی تو بیدل خيال كوخ ، ابرابيم ادهم" ، بايزيد بسطامي"، شبلي" اور جنيد" ايسے المه تصوف کی زیارت قصیب ہو گئی ۔ جب بیدل دیکھتے کہ ان بزرگوں پر محبت الہی کا وہی شدید جذبه طاری ہے ، جو "والذین آمنوا اشدحباً شا" کامصداق ہے تو الہیں یتین ہو جاتا کہ ان ہزرگوں کا وجود تعلیات ارآنی کی عملی تعبیر ہے اور وہ کہ الهتے: ومف ابن طائقہ تقسیر کلام اللہ ہست

یدل نے خیال کرنا شروع کر دیا کہ آن بزرگوں کی بدولت وہ روح الحاج نے اتنا ہو چکے ویں کورانی نے آزائی باہر البوائی - المودی کو کا مقاوم سے الفول بالکہ جماع کا مصافی المودی کے اللہ اللہ کا اللہ کا اللہ کیا ہے۔ ارائی رکھنے کے لیے البول نے جابدہ اور ریاضت کی طرف بھی توجہ دی اور ابھی و مشکل المجاری لیے کہ کا البول نے کئی مداوت تصوف کے کر لئے اور مجیب و مجلوب مختلف سے بھی بھی وہو وہد کے الا اور کان کے کہ الا توکی کہ کے الان کور کے کان کر اللہ کو سکتار کے سندائی کھنا کہ الانکار مستد کا بائد کا مستد کا بدائی کھنا کہ الانکار مستد کا بائد کا مستد کا برائد کے انداز کیا کہ کا دیا کر کے انداز کیا کہ کا دیا کہ کے انداز کیا کہ کا دیا کہ کے انداز کیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کے دائد کیا کہ کا دیا کہ کے دیا کہ کا دیا کہ کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کے دیا کہ کیا کہ کا دیا کہ کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کہ کا دیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کا دیا کہ کیا کہ کا دیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کا دیا کہ کی دیا کہ کا دیا کہ کی دیا کہ کر دیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کا دیا کہ کی دیا کہ کر دیا کہ کیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کر دیا کہ کر دیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کا دیا کہ کی دیا کہ کی دیا کہ کیا کہ کی دیا کہ دی دیا کہ کی دیا کہ کیا کہ کی دیا کہ کی د اپنے کردار میں دیکھ کر اور ان کے ظاہری اور باطقی ابوض کی بتا ابر اپنے علم میں اندائد اور اپنے حال میں ترقی عدوس کرکے الھوں نے کہا " ز سیعیت صاف دلان جوہر اکسیر نشاست بی مدنی تشارعال است کہ گور کردد بی مدنی تشارعال است کہ گور کردد

صوبہ بہار میں ان ایام میں ایسے فاضل اور یا کمال بزرگوں کا اجتاع بدظاہر بڑا میرت انگیز معلوم ہوتا ہے ، لیکن جو لوگ مساباتوں کے تصوف سے لگاؤ اور ان کی معارف بروری سے بخوبی آگاہ میں اور جانتے میں کہ عمید مغلید میں دیلی سے یہ رب کی طرف جون ہور کے قرب و جوار سین اسلامی علوم و فتون کو کس قدر فروغ حاصل ہوا ، ان کے لیے یہ بات قطعاً تعجب الگیز نہیں۔ امیر تیموو کے حمله دبلی کے وقت حفاظت ِ جان کے اوادے سے مفرور ہونے والے ایل علم کی جس طرح سربرستی جون ہووا کے شرق بادشاہوں نے کی ، اور بنابریں بعد میں یہ شہر جس غیر معمولی انوعیت کا علمی مرکز بنا ، اس کے ہمدگیر اثرات کا اقدازہ اس بات سے لگایا جا حکتا ہے کہ آج کل بھی تہذیب و شائستگی کے لحاظ سے وہاں کے عوام الناس ادھر آدھر کے خاصے تعلیم یافتہ لوگوں سے برتری رکھتے ہیں اور ببدل کے زمانے میں تو پورپ علوم و فتون کا گھوارہ تھا۔ اسی لیے شاہ جمان نے ہمد تقاغر کہا تھا "ابورب شیراز ماست۔" فلسفے میں اشمس بازغہ" ملا پد جون بوری نے اسی عہد سین لکھی تھی اور اورنگ زیب عالم گیر کے استاد ملا بھی الدین موان ابھی بہاری ہی تھے - اس لیے بیدل کی ترایت کرنے والے صوفی بزرگوں کا تبحر علمی اس زمانے کی علم بروری سے پوری بوری مطابقت رکھتا ہے۔ نحتیقات سے بتا چلتا ہے کہ ان ایام میں جار کے وینے والے مسلمان حصول کمال کے لیے اس طرح بے تأب رہا کرتے تھے جس طرح روسنی حاصل کرنے کے لیے پودا ہوا کرتا ہے۔ اسی بنا پر اپنے ماحول سے مثاثر ہو کر بیدل بھی منزل مقصود کی طرف بڑی ہے تابی سے کامزن تھے اور اساندہ قدیم اور اپنے عمید کے فاضل صوفی بزرگوں سے ہوری طرح مستقیق ہونے کے لیے کوشاں تھے ۔

روں سے بوری طرح مستنیفیں ہوئے کے لیے فوشاں تھے ۔ لیکن ہمار بیدل کے وسع تر ماحول کا ایک حصہ تھا ۔ پندوستان کے عام

۱- کلیات صفدری ، چبهار عنصر ، ص سرم ، یرم ، برم ، . ه -چ- تجل ر نور ، جند دوم ، ص ۹ ، ۹ - ما تراکزام ، جند اول ، ص ۹۳۱ -

عالات بھی اس بھے کی سیرت اور شخصیت پر اثر الداز ہو رہے تھے ۔ سند ےم، ، ہ میں جہاں گیر کی واات پر شاہ جمال تخت نشین ہوا۔ بیدل سند سرہ ، رہ میں بیدا ہوئے تھے۔ ان سولہ سترہ سالوں میں شاہ جہان کی اسلام ا دوستی اور اس کے عظمت و جلال کے قصے زبان زد علااتی ہو چکے تھے ۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اکبر اور جمهال گیر کی جن خلاف اسلام حرکات کی مخالفت میں آواز بلند کی تھی، نماہ جمهان نے تخت نشین ہوتے ہی ان کا خاممہ کردیا۔ لوگوں کو نورجہاں کے خلاف شکایتیں تھیں کہ مالل بہ تشیم ہے ، شاہ جہان نے حنی عقائد کی حایت کی اور دارالضرب میں ایسے سکتے تباو کوائے، جن پر خلفاے داشدین کے اساے کراسی درج تھے۔ علاوہ بریں باقاعدہ طور پر شاپی جلوس کی صورت میں خواجہ اجمیری اور خواجہ محبوب النہي م كے مزارات مقاسد كى زيارت كى تھى ـ شاہ جمان كے عساكر بھی تمام عاذات پر فتح مند رہے تھے ، اس لیے فساد انگیز عناصر دب گئے ۔ ملک میں اسن و امان تائم تھا ، عدل و اٹصاف کے چرجے تھے اور تجارت اور صنعت و حرفت کو خوب فروغ حاصل تھا ۔ ساتھ ہی بیدل کی بیدائش سے پہلے تخت طاؤس ین چکا تھا ۔ شاہ جمان آباد کی بنیادیں رکھی جا چکی تھیں اور تاج ممل بڑی حد تک مکمل ہو چکا تھا ، اس لیے لوگ اطراف و اکتاف پند میں شاہ جہان کی تعریف میں رطب النسان تھے اور بڑے اطمینان سے خوش حالی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ظاہر ہے بیدل نے اس ماحول میں برورش پائی جو شاہ جہان کا مدح کو تھا اور جو امن و امان کی تمام برکات سے متعتم ہو رہا تھا۔ اندریں حالات جمال ایک کامیاب حکمران کی صفات عالیہ کا اسے گھرا شعور حاصل ہوا اور وفور دولت کی وجد سے اس کے مزاج میں سیر چشمی بیدا ہوئی ، وہاں شاء جہان کی ذات سے بھی اسے دائمی لگاؤ پیدا ہو گیا - چناں چہ سنہ ۱٫۰٫۸ میں فتح سامو گڑھ کے بعد جب اورنگ زیب نے اسے لظریند کیا اور پھر سند ہے. ، ، ہ میں اس کی وفات ا

۔ فاروق ، عددہ کا نظریہ توصیہ ، یاب اول ۔ متخب النباب ، شاہ جیان ، عمل صاحح از بجد صاحح کمیوہ جہ اس موقع پر بھال نے شاہ جیان کا متدوجہ فیل مرایہ لکھا ؛ اس مراجے کو بڑائم چرکے اس بات کا خیال رکھنا جالجے کہ بیشل نے بسینہ باشابوں کی

(بنیہ حاثیہ اکلے صفحے پر)

اور تدفین بڑی ہے کسی کی حالت میں ہوئی تو بیدل کو سخت صدی ہوا ۔ اسے محبوب شمینشاہ کے تحلاف صف آرائی کی بنا پر بیدل نے عمر بھر شجاع اور

(بنيه حاشيه صفحه گزشته)

منح کوئی ہے اجتناب کیا ۔ اگرچہ وہ ۱۳۳ میں فوت ہوئے جب مجدشاہ رنگیلا حکم ران تھا اور اورنگ زیب سے لےکو فرخ سیر تک تمام شمهنشاہوں نے ان کا احترام کیا لیکن شاہ جہان کے علاوہ اور کسی کی وفات پر الهوں نے مرثیہ ند کہا :

یاد آن موسم که یی ویم جار و فصل دی داشت مینای فلک جام طرب لعریز می

الجمر فازان چمن خندان طراوت كالمشان

شاخ کل رقاص و بلبل بستد در منقار نی

دور سعدی بود و عبهد امن و ایام شریف خاتی در حمد غدا از عدل شاه نیک بی

شاه مابان جهان شاه جهان کز شوکش

ناج برخاک اونگندی کسریل و کاؤس و کی از زمین تا آسان شهباز حکمش کرده صید

رخش فرمانش ز مشرق تا به مغرب كرده طي

دست جودي داشت چون موسىل دل دريا شكاف

تبغ عدلی پای ظلمت کرده چون خورشید بی کوه در فکر وتارش بسته خون در دل ز لعل

بحر از شرم عطا بالش زگوبر کرد. خوی کامران شابی چو او نگزشته در افلیم دېر

کم تران چا کرائش بادشاه مصر و ری

عاقبت رفت آن شد قدسی نشان بر قصر عرش سوی اصل خویش می باشد رجوع کل شی

بهر الماريخ وصالش از خرد كسردم سوال گفت بیدل "ابر سریر قرب یزدان جای وی"

بيدل بيار اور اليس كى طرف سند د . . و ه تك رب اور اس كے بعد أكبر آباد اور دہلی چلے گئے ۔ ان کے چجا میرزا قلندر غالباً جنگ تخت نشینی کے عاممے اور شاہ جہان کے نظر بند ہونے پر بنگال جلے گئے تھے۔ ماموں میرزا ظریف کا التقال سند ہے۔ ، ۵ میں ہوا اور بیدل کا کوئی ذریعہ معاش ند رہا ، اس لیے انہوں نے واقف کاروں کے مشورے سے شاہان مغلیہ کے دارالسلطنت کا رخ کیا ۔اس وقت عمر اکیس برس کی تھی ؟ عین عالم شباب ، میاند قد ، کشادہ سیند ، کھلی جبین ، ایروکی قوسیں ایک دوسرے سے الحاق پر مائل ، کال درجے کے حسین تھے۔ ریش ہمیشہ صاف رہی ، اگرچہ 'تذکرۂ حسینی' کے مطالعے سے بتا جلنا ہے کہ زلدگی کے کسی مرحلے پر مختصر سی ریش کی عادت بھی ڈال لی تھی۔ قوم کے مغل اولاس تھے۔ آبا و اجداد کا پیشہ سیدگری تھا۔ میرزا قاندر بھی فوج سی سلازم وہ چکے تھے اور اڑے شہ زور اور دلیر تھے ۔ جب شہزادہ سُجاع نے جنگ تخت تشینی کے موقع پر پٹنے کو اپنے عساکر کا مرکز بنایا تو میرزا تلندر کے ایک وشتہ دارا میرزا عبد اللطیف اس کے سید سالار تھے ۔ خود بیدل بھی کم عمری کے باوجود اس جنگ میں شامل ہوئے اور جب شجاع کو اورنگ زیب کے پاتھوں خواجوہ کے مقام پر شکست ہوئی تو ہزیمت خوردہ فوج کی بھاگڑ بیدل نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ۔ وہ بھی جان عالے کے لیے بھاگے اور میرزا عبداللطيف کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر ٹرائی کے جنگلوں میں آوارہ بھرتے رہے ۔ اگرچہ ماحول نے بیدل کو تصوف کے لیے وقف کر دیا تھا ، مگر فطرتاً وہ عسکری تیے - سابیوں والا مضبوط گٹھا ہوا جسم ، فولادی اعضا اور بادہائی کے لیے مشہور ؛ بجینے ہی سے سخت مشلت کی ورزش کے عادی الهے اور عض مسكري تربيت كے ليے چچا نے جنگ تفت لشيني كے ايام ميں انھيں اپنے مذكورہ بالا رشتددار میرزا عبداللطیف کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ تمام تذکرہ نگار متفق ہیں کہ زور ہاڑو اورشجاعت کے لعاظ سے بیدل آبنی مثال آپ تھے ۔ اس لیے قسمت آزمائی

08

ہ۔ میرزا تلندر بیدل کے والد کے سگے بھائی نہ تھے ۔ ماں دونوں کی ایک تھی ؛ باپ غشف ۔

⁻ اليات صفدري ، چهار عنصر ، ص . ١٢ -

کے لیے جب بیدل آگر آباد اور دیلی کی طرف روالہ ہوئے بین او ایک ایسا مثال اسب مثل زادہ ، شاہان مقابد کے باتے قت کا رخ کر رہا تھا ہو شکل و صورت کے ایمانا ہے اوا حبیرہ ، تون باؤو کے امتحا ہے رہتم آئی ، مثلی و فیضل کے لجائے قاما کی طرح 'اور آزوز اور چاہد کے ایک ایسا ساتم اور تیش آننا دل ایر چے جو بازیدہ اور جیادہ کے سنے میں باشت اضاراب یا تھا۔

بہار جهوڑنے کے بعد بورے اکیس سال تک بیدل دیلی ، اکبر آباد اور متھرا کے درمیان چکر لگاتے رہے اور کسی خاص شہر میں مستقل طور پر افاست گزیں الد ہوئے۔ طبیعت کو کمیں بھی سکون میسر قد آتا تھا۔ ایک بات طالبت عبز ثابت بوتی لهی نو دوسری بریشانی کا موجب بن جانی - سند و ۲۰۰۵ میں شادی کی اور انهی ایام میں شاہزادہ اعظم شاہ کی سرکار میں پالصدی عہدے پر ملازم بھی ہوئے ، مکر بہت جاد مستعفی ہو گئے۔ ایک بار لگا تار کوئی تین سال کے قریب اکبر آباد میں فروکش رہے اور لوگوں نے انہیں اکبر آبادی الوطن کہنا شروع كر ديا . سند هم . وه مي جب اورتك زيب عالم كبر خوش حال خال خاك كا پنگامہ فرو کرنے کے لیے حسن ابدال کو اپنے عساکرکا مستقر بنا چکا تھا تو بدل بھی ادھر سیر و سیاحت کی غرض سے گئر ۔ متھرا کے متعلق بدل خود اقرار کرنے ہیں کہ محبت کے اونار کرشن سہاراج کی وجہ سے وارفتگی اور سپردگی کا جو ماحول وہاں موجود چلا آنا تھا ، اس سے وہ بے حد متاثر ہوئے ۔ اور شاید اسی بنا ہر ایک بار وہ وہاں کوئی دو سال ٹھمہرے اور بعد میں وہاں اہل و عیال سمیت مستقل "طور پر رہائش بزیر بھی ہوئے ۔ مگر انجام کار جائوں کے فسادات سے تنگ آکر ہمیشہ کے لیے دہلی چلے گئے ۔ ان اکیس سالوں سیں کبھی تو وہ عدا کی توکل پر درویشوں کی طرح بسر اوقات کیا کرنے تھر ، کبھی اپنر لیازمندوں کے باں ٹھہرنے اور کبھی گزر اوقات کے لیے غالباً طبی قابلیت پر انحصار کرے ۔ لیکن بارا موضوع ببدل کی سیرت کی تشکیل اور ان کی شخصیت کے ارتقا کا مطالعہ ہے ، اس لیے سوانخ نگاری کے بجائے ہم اس طرف متوجہ - W 2 H

شروع شروع میں دہلی اور اکبر آباد سیں ہم بیدل کو مجاہد**ۂ** نفس کی عاطر

و۔ سیرت بیدل (انگریزی) مصنف رافع ِ مقالد ، باب دوم ۔

رو رسال کے انتخابات پائے دیں دفار میں صوب بھی روٹ میں انفاز کے دونا ہے۔
احتال آخری تھی ہوا آخری انہوں کی بارے کو کیے دونا ہے۔
احتال آخری تھی ہوا آخری انہوں کی بیٹ اور کیے گرائی مسلکی قرر کے ملائی میں اس میں مور کے ملائی میں اس میں مور کے ملائی میں اس انہوں کی بیٹ میں اس انہوں کی میں مور کے اس میں مور کی اس میں کے دونا میں مور کی اس میں کی زبان سے بڑے میں مور کی اس میں کے دونا میں مور کی اس میں کی زبان سے بڑے میں مور کی اس میں کی زبان سے بڑے میں مور کی اس میں کے دونا میں مور کی اس میں کی زبان سے بڑے میں میں مور کی اس میں کی دونا میں مور کی اس میں کے دونا میں مور کی اس میں کی زبان سے بڑے میں میں مور کی اس میں کی زبان سے بڑے میں میں مور کی رہ نے اس میر کی برائی مور کی کے دونا میں مور کی دونا کی اس میں کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں مور کی کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں مور کی کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں مور کی دونا کی دونا کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں مور کی دونا کی دونا میں مور کی دونا ک

سالیها در طلب ووی تکو در بدرم روی بنا د عادسم کو ازان در بدادم اور پیر اد وه بنگد تیا ، اد دو پیکر جمیل کنک رشتے ہوئے جب جذبہ' دل حد سے زیادہ ہے تاپ کل صورت اختیار کر چا تھا اور ان کی زانل پر بر وقت یہ

شعر^م جاری تها : از پسر چه سرالیت فعزونی

غود گوئی چہ گولیمت کی چونی

تو ایک رات انھوں نے عالم خواب میں الوارکی بارش کے درمیان مندرجہ ذیل شعر جواب کے طور پر سنا :

از ما با ماست بر چه کوئم ما بمجو تونی دکر چه کوئیم

اور بھر سند ہے۔ ، ہ میں دایل کے کھنڈرات میں جب آیک مجلوب بزرگ شاہ کابل" - کلیات صفدری ، جہار ہنصر ، ص ۱۲۶ ۔ مجدون گورکھ یوری اسے بیدل کی

الدوونی طلب ہے تعبیر کرتے ہیں ، جس نے خارجی بیکر انحتیار کر لیا تھا ۔ ہے۔ کلیات صدری ، چہار عنصر ، ص ج

م. کلیات صفدری ، چهار عنصر ، ص سه ۲ -

ع. سالو وات کی آراف آلاوی اور فاطوش میں و بولیج وحث آلا در شده اسلام رحول کی تروی اور شده اسرول کی تروی اور شده اسرول کی تروی اور شده اسرول کی تروی اور شده اس و تروی اس بین الدون عالم اطراف کی جواب بین الدون عالم اطراف می حراب اس وقت ایسال خوان اور بیرش ایک اس و تروی این الدون ال

فائم ہو چکا ہے ۔ جناں جہ رقم طرآز بیں ; ونوع آن کیلیت ظامت ہزار زنگ شہبات از آئیند بلینم زدود و شکوک یک عالبہ اوبام از صفحہ' اندیشہ ام باک محمود :

یشه ام باک نمود : عالم پمد یک برق تجلی دیدم محمل گردی نداشت لیالی دیدم زمن سرمه کدحق کشید در دیدهٔ من بر جا لیفنظی دسید معنی دیدم بر جا لیفنظی دسید معنی دیدم

علاوہ بریں الھی آنام میں ایک رات جب وہ آدھی رأت دیل کے بازاروں میں گشت کرد کے بعد والیں لوٹ رچے تھے تو انھوں دلے پورا میں اجاتاک اجواز شروع کر دی۔ آنھیرنے تو آوین اور ہوئے ، جیٹے تو از قود پرواڈ شروع ہو جائے اور ایک لوٹ مناصب کے علی کے افراعت نو وہ پورا میں النی المنٹھی ابر چینے کہ معن خالہ میں ایک بردہ دار خالون کو شنع کی لو میں کیڑے ستے بھی ویکھا۔

سفرم ہوتا ہے ، ہوتی بطال کہ مر بین سال ہے مخاور بیلی ہے ، وہ رودان افغا ہے ہوتی ہے اس کی الم کہ المبادر بیش کی المد انجام ہے ہوائی کا کاملات ہیں راحاتے اور کابات کرگری ہوتا ہی ہی سالت بھائے کر المبادر میں ہالت بھائے کر راحال ہوتا کی بھی نے میں سال کی صدر میں کا انقاقات کے خرا کا طہاب شروع ہوگا کے اور ایم رحاتی بھیا ہوئے ہے ہوئے آئی میں سال کہ کی گزارش بڑی موالی کھیدی کی سالم میں در دارت انجام کی کارمردی انہوں میں موروز کئے ۔ ایکٹر اعام ہے۔ مکتل نے افزار کھی اس اس کے کارمردی انہوں

۱- کلیات صفدری ، چیار عنصر ، ص ۱۱۸ تا ۱۱۸ -

ید کیفیت 'نمایاں طور پر کٹک میں شروع ہوئی تھی اور جہاں تک ہاری معلومات کام کرتی ہیں، اکبر آباد کے سہ سالہ قیام تک جاری وہی۔ وہاں رہتے ہوئے سند ١٨٨١ ميں انهوں نے ایک عظم اخواب دیکھا ـ چند ساعتوں کے لیے و، جہان ِ احدیت کے جال میں محو رہے ، بھر رنگ شیونات نگاہوں کے سامنے گردش کرنے لگا اور ارواح و اساکی کیفیات دیکھیں ۔ اس کے بعد مراتب عقول اور مدارج لغوس کے اسرار کھلے اور بروج و ثوابت کی سیر کی ۔ زمل ، برجیس ، بہرام ، آفتاب، ناپید ، عطارد و قمر تمام کے حقائق آنکھ نے دیکھے ۔ بھر تنزلات کا سلسلہ آنش ، یاد ، آب ، خاک پر منتج ہوا۔ بعد ازاں سلسلہ ارتقاکا آغاز ہوا اور عالم جادات ، عالم نباتات اور عالم حیوانات میں سے ہر ایک کی استعداد مرثی طور پر لگاہوں کے سامنے آئی اور حقیقت انسان واضح ہوئی ۔ اس لظارے کے دوران میں انھوں نے حضور نمتمی مرسلت^م روحی قداه کی ذات گرامی کو برسر بالیں دیکھا ۔ اس طرح کہ بیدل کا سر مضور م کے زائوے سارک پر تھا اور آنجناب م کے مایہ عاطفت میں تمام حقایق کے رموز وا ہو رہے تھے "۔ جب بیدل نے اپنے آپ کو حضور رحمۃ انعالمین کی آغوش قدسی سیں دیکھا تو سوء ادبی کی بنا پر پاتی پانی ہو گیا ۔ ہزار جان سے جایا

- کلیات صفدری ، چهار عنصر ، ص سه، تا ۱۳۹ -پ۔ اس موقع کی کیفیات کے زیر اثر بیدل نے متدوجہ ذیل نعت لکھی ۔ اس سے ظاہر

ہوتا ہے کہ بیدل کے دل میں جناب سرور کائنات ا سے کس درجر کی محبت اور عقیدت پائی جاتی تھی : آن كدامكان تا وجوب و واحديت تا احد

صورت کتالی از آئینه زانوی اوست

رواق این بفت معلل از جراغش برتوی جوش این ند بحر اخضر رشحه ای از جوی اوست

از سواد ملک بستی تا شبستان عدم

برکجا مؤکان کشائی ساید گیسوی اوست برچه آید در غیال و آن چه بالد در نظر یک قلم جوش بهارستان رنگ و بوی اوست

(بقید حاشید اکلے صفحے ہر)

کہ اپنا سر صدور آ کے والوں بیارک ہے آتھا نے ، ایکن فور شرم و حیا کی دوب سے پر سے رکن ور جا کے دوب سے پر سے رکن ور خدور کا کے کہا ۔ آجا کے ور کے بعد اپنے المبارک کی بالمبارک کی المبارک کی

"حفیفت نجدید بعد وقت ساید افکن احوال تست و باطن قبوت بیج گاه دامن تربیت از سرت بر نمی گیرد پرچند آداب ظاهر از تو بجا نمی آید۔" اینے خواب کی بد

> _____ (بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) خواہ مشرق وا شار و خواہ مغرب کن قیاس

سود سرون و چار فروه سوب می بیشی بر طرف روی نیاز آورد، باشی روی اوست چار سوئی شش خارج شاری باطل است چار سوئی شش جایت پنگامه، یک سوی اوست

موج از دریا و ریک از دخت برون کن کان بست بر دو عالم درکنارش محو جسند وجوی اوست آیتان او سراغ پسر جد خوابی سی دید

گر پیدل چد امکان داشت فهم راز غیب از من بیدل چد امکان داشت فهم راز غیب شد بینم کابن اشارت از خم ابروی اوست

تعبع سن کر بیدل اس قدر مسرور ہوئے کہ فرط مسرت سے آنکھ کھل گئی ۔ اس خواب کی عظمت اور اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ فلسفہ " تنزلات کے متعلق عمهد حاضر کے مفکرین کا خیال خواہ جو کچھ ہو ، سگر اس خواب کے بیان سے ظاہر ہے کہ ابن العربی کے تتشیع میں بالخصوص صوفیاے کرام نے اس فلسفے کو کس ذوق و شوق کے ساٹھ مرتب صورت عطا کی تھی۔ عالم خواب میں بھی تخیل کی یوری جولائی کے ساتھ بیدل تنزلات کے صور اور حقائق میں محو تھر ۔ ان کے کلام کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ ان کے انکار اسی محور کے كرد كهومتم بين ـ اس فلسفر نے سلساء كالنات مين انسان كو وہ عظمت بخشى ہے کہ ہر شے اسی کا مظہر نظر آنے لگنی ہے ۔ اور بھر اس کا قلب کاٹنات کو اپئے ایک مختصر سے کونے میں جگہ دے کر ذات واجب الوجود کو اپنی آخوش میں مکین ہونے کی دعوت دیتا نظر آتا ہے۔ بیدل بھی ارتقامے ذات کے مراحل طے کرنے ہوئے اسی مقام ہر چنج جکے تھے ۔ حال میں ترق کے ساتھ ساتھ انھوں نے علم تصوف میں بھی بڑی محنت ، مستعدی اور تبزی کے ساتھ کامل استعداد بھم چنجائی تھی ۔ جنان چہ ابھی وہ کٹک ہی میں تھے کہ شاہ قاسم ہوالنالی کے قرمانے پر فریدالدین عطار کے 'لذکرۃ الاولیا' سے اکابر صوفیا کے اقوال ایک نالیف کی صورت میں آگئھے کیے تھے اور ان کے شروع میں منظوم ا دیباچہ بھی قلم بند كيا تها ـ علاوه برين غزالي؟ ، ابن العربي؟ ، روسي؟ اور مجدد سربندي؟ کے مطالعے ؑ کا ثبوت بھی بیدل کی نظم و تثر سے ملتا ہے۔ غیر معمولی مکاشفات ، مشاہدات اور رؤیا اس مطالعے کو حقیقت کی صورت دے رہے تھے ۔ عبدد اسربندی جمهان ماورائیت کی تعلیم دیتے تھے ، وہاں بیدل کا اپنا حال انھیں ابن العربی ت عيتيت كے ساتھ ہم آبنگ بنا دينا تھا ۔ سندرجہ بالا عظیم خواب حقیقت محمدید كے دائمی فیوض کے علاوہ ایک اور حقبت کی بھی تصدیق کر رہا ہے ۔ شاہ کابلی نے ایک موقع پر اپنے اور ببدل کے متعلق فرمایا تھا اما افرادیم '۔ آب افراد بجد علی " تھانوی کی "بیطالامات الفتون" کے مطابق حضرت علی افز کی روح کلی کا مظہر ہوتے

کایات صفدری ، چهار عنصر ، ص ۵م .
 مهرت بیدل (انگریزی) ، باب اول و دوم .
 مهد اصطلاحات الفنون ، ص ۱۹۶ تا ۱۹۹۹ .

یں ۔ اسی لیے اس خواب سے روح ِ مرتضیل اخ کا روح ِ بیدل سے اتحاد نظر آتا ہے ۔ ظاہر ہے ان سالوں میں حال بیدل کے قالب سے چھلک جھلک کر باہر لکل رہا تھا۔ انھی ایام میں بانکل اثناق طور پر ایک مردہ کنیز جسے رشتدار روبیث کر بٹھ گئے لیے ، بیدل کے ایک 'پر جوش مکے سے زائدہ ہو گئی اور دہلی کے لوگ ان کی یہ کراست ا دیکھ کر اٹھیں ابدال ، غوث اور قطب کھنے لگے۔ احوال و کیفیات کے اس وفور سے نجات حاصل کرنے کے لیے انھوں نے فوج کی ملازمت اختیار کی تاکہ طبیعت کسی طرف مصروف ہو جائے اور اعتدال کی صورت پیدا ہو سکے ، مگر جب شاہ زادہ اعظم شاہ نے قصیدہ لکھنے کی فرمائش کی تو الهول نے سعجها ، ایک اور مصیت میں بھنس گئے ۔ ضمیر اور مسلک کے علاف مداحی کرنا ان کے لیے نامکن تھا ۔ ظہیر فاریابی اور انوری کے شاعرانہ کالات کا اعتراف کرنے کے باوجود وہ ان کی قصیدہ گوئی کو کاسہ گدائی سمجھتے تھے اور اس پیشے سے سخت متنفر تھے ۔ صوفی مسلک ترک صوال ہوتا ہے اور قصیدہ لگاری سر ٹا یا سوال اور گداگری تھی ، اس اسے انھوں نے فوراً اعظم شاہ کی ملازمت ترک کر دی ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جس حال کو انھوں نے دبانا چاہا تھا ، وہ زیادہ زور کے سالھ آبھرا ، جس کا ثبوت متدرجہ بالا انفسی اور آفاق خواب ہے جو فوج سے مستعفی ہونے کے بعد انھوں نے اکبرآباد سیں دیکھا ۔

سُمُرو الآد ہی میں ابدال کی طرف میل کے ایک میڈ کا دگر آیا تھا۔ اس سُمُر کا خَاسَ طُور پر ایک پولید بنان کی جامع شخصیت کو سمیع کے لیے ہے ایست کرتا ہے ۔ رہنے میں ایک دوبران میں میں اور کی ان طوال انداق تھا اور کیدا بنان ایس الدائل عالمی کا تعدیر اندی میں اس لیے چاہ بریسن کا حمد اعتقاد اس میں استان کیل کیا ہے جی میں ان میں خیاج کیا ہے۔ کیل میں ، قامت انکام جیکنے کی طور میں آئے گئی ، لیکن ہم پر روز بازار اوار آگا جیکنے بری ، قامت انکام جیکنے کی طور میں آئے گئی ، لیکن ہم پر روز بازار اوار آگا ملئلی بہ تاکم اجدار کے خور میں آئے گئی ، لیکن ہم پر روز بازار اوار آگا

> ۱- کلیات صفدری ، چنهار عنصر ، ص ۱۱۶ -۲- خوشگو ، معارف ، جولائی ۱۹۶۳ع -۲- کلیات صفدری ، جنهار عنصر ، ص ۱۸ -

راف کے حتای بعدولی کے تصورتی اس نے اور بنایا ہر آیا ماہرای کسے مقابد ، میں امار کے ماہرای کسے مقابد ، میں امار کے خطاب کے مطالع میں امار کے خطاب کے مطالع کے مطالع کی درا آتا کے خطاب کے مطالع کی درا آتا کے خطاب کی درا آتا ہے کہ میں کا ایک روز اور اس کا مائی ہو بنایا ہے کہ اور اس کا مائی ہو بنایا ہے اور اس کے امائی ہو بنایا ہے وہ اور اس کے امائی ہو بنایا ہے جو اور اس کے امائی ہودی ہے جو اور اس کے امائی ہودی ہے جو اور اس کو اس کر اور اس کے امائی ہودی ہے جو اور اس کو اس کر اس کر

ر ایستان کی اس فقرار کر سن کر دیدان سے دوبات دیا استمور سرور کاتات اسلام المنظم کی اس فقرار کر کات جو کہ کہ جو کرت باشتان کیا ہو کہ ان کا میں المنظم کی اللہ میں المنظم کی اللہ میں المنظم کی اللہ میں المنظم کی المنظم

پ، دانی رمز دریا چون نداری کوش گردایی که کار خار و خس نبود زبان موج فهمیدن

برپہن کی اپنی دلیل اس کی شکست کا موجب بنی۔ یدلی کی عبت و شفقت نے اس کے دل کو چلے امریا ڈالا تھا ، چند مزید صحبتوں میں اس کے باف مشکرک اور افوام بھی رفع ہو کئے اور وہ اسلام کی حقائیت کا دل و جان میں اللہ ہو گیا ۔ بینل کا بہ مباہدہ بہاری آنکھوں کے سائے کئی مثاثی لا ہورا ہے ؛ اولاً

ایک سالک کی حیثیت سے بیدل کی شخصیت اس بانے کی تھی کہ غیر مذاہب کے

لوگ بھی حسن اعتفاد رکھتے تھے ۔ ثانیا ، ان کے اخلاق میں وہ گیرائی تھی گ معترض بھی اپنے بن جائے تھے ۔ ثالثاً ، علم اتنا وسیع اور عمیق تھا کہ اس کے ساسنے سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار بی نہیں تھا ۔ پہلی دو صفات انھوں نے اپنے خاندان اور جار کے صوفیاے کرام سے حاصل کی تھیں اور علمی فضیلت زیادہ تر ان کی ڈائی کاوش اور دماغ سوزی کا فتیجہ تھی ۔ صوفیاے کرام کی صحبتوں میں رہتر ہوئے وہ مابعد الطبیعیات سے بھی آشنا ہوئے تیمر اور جون ہور کے قرب نے فلسفے اور منطق کے چرچے ان کے کالوں تک چنچائے تھے۔ ابن سینا؟، غزالي أوراين العربي ١٦ كامطالعه دراصل اسي ابتدائي ذوق و شوق كي تكميل كي سلسلي میں بعد س کیا گیا تھا ۔ جہاں تک ہندوؤں کے علوم کا تعلق ہے ، انہیں تمام کی تمام سپابھارت ازار تھی اور بھار میں رہتے ہوئے الھوں نے ایک مجذوب بزرگ شاہ ملوک کی زبان سے ایسے اشعار سنے تھے جن میں مسائل تصوف کو ویدانت کی اصطلاحات؟ کے ذریعے بیان کیا گیا تھا۔ ویدالت کی فکری گہرائی سے یہ تعارف بعد میں متھرا کے ماحول کی وجد سے ان کے ذین میں زیادہ گھرے نقوش کی صورت میں ابھرا ہوگا ، کیوںکہ وہاں کرشن سہاراج کی شخصیت نے صدیا سال گزر جانے کے باوجود عجب سوز و مستی کی کیفیت پیدا کر رکھی تھی ۔ اچھار عنصر' میں لکھتے ہیں:"

''دو سوادکدهٔ بلدهٔ متیرا که سوادش از پنگام وداع کشن دائیست سیایی برون انداخت و بوابش بهای وحشت آبی دو تلاش دائیست سیالی بودک تسکین باخت به سرفتک گویبان بهزاز از آب جند اش موج طوفان خبریست و مدای بانسری تا حال از نی کوچهائش شعد آینک خبار انگیزی ''

یہ ناقرات ظاہر کرنے ہیں کہ یدل کے آؤدیک پندوؤں کا ماضی عاصا روح پرور تھا ۔ جب اس گوشے سے انھیں دماغ اور دل پر دو کی تربیت کے اسباب ملتے نظر آئے ، لازماً الھوں نے اس کی طرف زیادہ رجوع کیا ہوگا ۔ یدل ایسے پر آرزو اور

> ر- سرت یدل (الگریزی) باپ اول و دوم ـ - کیات صفدی، چهار عنصر ، ص ۱۱۰ ـ - کیات صفدی، چهار عنصر ، ص ۲۵ م ۲۵ - ۱۱۰ -

یاپستہ طالب علم سے بہاری او توقع ہے جا نہیں۔ اس وسیع مطالعے کا نتیجہ تھا گد مذکورہ بالا بریمن کو افھوں نے دلدان شکن جواب دیا ۔ بیدل کے علم و نعدل کا جالزہ لیتر ہوئے خوشکو کہتر ہیں:

نهیے پوئے خوصو تہیے ہیں. ''انالیجملہ آفیناب از النبیات ، ریاضیات و طبیعیات کم و بیش چاشنی بلند کردہ بود، و به طبابت و تجوم و رسل و جفر و تاریخ دانی و موسیقی بسیار آشنا بود – کام قصہ' مہابھیارت کد در پندیان ازان

موتین مرکتابی لیست بیاد داشت ."

علم غیر تر کتابی لیست بیاد داشت ."

علم غیرم ، رمل اور جفر کے متعان خود بیدل نے بھی کہا ہے کد مشہور

بی سر مجیرہ احکام قرابہ کر کہ اللیوں نے ایک کتاب 'تالف الاحکاد'' ک

لسخوں نے صحیح احکام اواہم کر کے الیوں نے ایک کتاب 'تالیف اُلاحکام'' کے نام سے لکتی تھی ۔ چار کو خبرباد کہنے کے بعد بیدل نے جو وات گزارا ہے ، اس کا ٹذکرہ

۱- کایات صفدری ، دیباچه ٔ رفعات ـ

ج- مرأة الخیال ، ص. و ، ۸ ، ۲۸۸ - کابات الشعرا" ، ص م - ماثر عالم گیری ، ص . ۳ ، ۳ ، ۲ م ، ۲ م - ماثرالامرأ ، جلد دوم ، ص ۳۳ ، ۸۲۱ -

خيز فقرے ميں قلم بند كيے بين : . "بيدل بعد دل را ديدم"

ایک اور مواج از الدون نے آئے رفات میں پروس کے اس لوموال کو بیال مرایا میں ایک بھی میں کہ اور کہ کے معلی کا ایک انکام کیا جم ایک کو کا مرائی میں میں میں ایک میں میں ایک میں کہ ایک کی کا میں کہ ایک کی ایک میں ایک میں ایک میں ایک میں ایک میں میں میں ایک مواجع کی میں میں میں کہ ایک میں کہ ایک میں ایک داری اور ایک مواجع میں میں کہ ایک میں داری میں ایک میں ایک

یداں کے رفتات اور طلبات اور میٹری کے رفتات باتان کان رازی اور بیدل کے رفتات اور طلبات اور میٹری کے باتانت باتان خان رازی اور بیدل کے رفتات ختم ہوئے جب سندیں ، راہ میں عائل خان رازی واقع یا آگرے ۔ بیدل کے اپنی مشوی میڈیل المطاب چوبیس ال کی معر میں سندیں ، راہ میں مکانی کے ایک رفتے ہے بیا جائے کہ یہ بیدی وال رازی میں مکانی اور کے علی خاتا ہے کہ یہ مشوی اور اپنی مشجب عزایات انون کے عائل خان رازی کو واقع کا بیات رازی کو واقع کے ایک اس کر ایک میڈیل کو ایک رفتے ہے بیا

۱- رتعات ابزد بنش رسا ، کی ، صفحہ یہ اللہ و بر ب و رس الف ــ

ي- ماثر الامرا ، جلد دوم ، ص ٨٣١ ، ٨٣١ -

"معشرت میزا بدل از صحبت وی این بعد سامان استادی و نصوف چهم رسالید و برگذ شعر میرزا و احسنت و تحسین می قرمود ، میرزا بریم خواست و تسلیم چا می آورد - این معنی از روی حرست و بزرگی بود ، ندا از بار شان اماردی را"

رازی کی فائد بر در حد بنا اور اگر فائد به بنان اس کی توضع کے لئے کافی ہے۔ ماتا شان ا رازی کی تعراب میں بیدا کا ایک قضہ درجود کے اس فائد کی اعدرجہ ذیل معربع کانا کے کہ بیدا کی فائد اس اس کے تعالیٰ کیا رائے تھی ۔ یہ معرب اس فاؤک مزاج معلیٰ زلانے اور بائد مشرب موق کا ہے جس کے تحوار احسان درخے کے بادرجود فابارادہ فائل شان کا تعراب میں تصدید نہیں کہا تھا اور دارازت

لوگون کو ترغیب دانے ہیں : «دیدہ بکشائید و طوف حضرت السان کنید"

یعنی ان کے خیال کے مطابق عائل خان رازی ایسے السان کامل تھے جن کی ذات ہشری کہلات کا بے نظیر پیکر تھی اور اس لیے ایسے السان کا طوانی پر ایک پر واجب تھا ۔

آبائی طائل عالان (رائی نے بدل کو جو کہے محیدیا ، اس کی حقات معلوم کرنے کے لئے اس امارام کا کابور ملاحظہ کیا جائے ، میں کے ساتے اورکانی زایس طاقکری بیدائی کا ڈرائیز رفانت میں کرتے ہیں ، وہ میشدانہ جو میرا کو چیدائی موٹور اشتا گیری حجیدیا تھا، انتی عہد کے ایک جواں سال شاہر کے انسار دوسروں کہ لعیجہ دیتے کے لیے انتی وقات ، میں درج کرتا ہے ، ماللووں کی دادس کے لئے بیدائی کا یہ شعر لکھا ہے ،

> ۱- خوشکو ، معارف ، جولائی ۱۹۳۲ع -۳- کلیات صفدری ، قطعات ، ص ہے ۔

- رقعات عالم کیری ۔ ڈاکٹر عبداللہ جفتائی کے ایک عطوطے میں یہ شعر بیدل سے منسوب ہے ؛ حلیات سعدی کا ہے ۔ یترس از آم مظلومان که پنگام دعا کردن اجابت از در حق چر استنبال می آید تناعت کا درس ان کے اس شعر سے دیا ہے ' : مرحد اللہ دعائد

ے ان ساو کے دیا ہے ۔ حرص قائع لیست بیدل ورثہ اسباب معاش آلے الدکار دارہ آگاہ ہے دیکار است

آلہم ما دوکار دارم آکٹری دوکار نیست اور پیدل کے اس شعر سے اعظم شاہ کو سیل انگاری اور سستی ترک کرنے کو کما ہے :

من نمیگویم زبان کن یا بفکر سود باش ای ز فرصت بے خبر در پر چہ باشی زود باش

عاتل خان رازی کے علاوہ بیدل کے روابط ان کے سارے خاندان" سے قائم ہوگئے اور محض ہم مشربی کی بنا پر نواب شکراتھ خان خاکسار عاقل خان رازی

ہ۔ وقعات عالم گیری ؛ ص ہے ؛ یہ ہے ۔ ہے عاقل خان رازی کے متعلق حوالدیا ہے ماسیق ۔

ہ۔ عاقل خان رازی کے متعلق حوالدیا ہے ماسیق ۔ جہ رقعات بیدل ، کابیات صفدری ، قطعات ۔ خوشکو ، معارف ، مٹی و جولائی

2 ماداد نیے ۔ رو موزینش ، مادردت اور مشارک نی اور افراملہ یہ روی ر کے شان کی بات ہو اگر کے گا اس اور مشارک نے اور افراملہ یہ دی اس اور اور میں افراملہ یہ روی ویر رفتانت پیلا کی اور اس افرامل میں روی اور استان پیلا کی افرامل افرامل کی کا افراک روی انسربات کی افرامل کی کا افراک روی انسربات کی کا افراک روی انسربات کی کا افراک روی انسربات کی در افرامل کی اس اور افرامل کی افرامل کی افزامل کی اس کی افزامل کی

اور محبت بیدل کی وفات تک قائم رہی ۔ شاہ جہان آباد میں مستقل طور پر النامتگزیں ہونے سے پہلے بیدل کے

متشات او بیری تکی قابل ذکر اسرکاری ہے بدنا ہو گئے۔ اکبر آباد میں جمدالملک جمعتر عمل کے طبح کمکار امال اس کے شعر دان اس جس انہوں ہے۔ مولانا جمینالدین ہون کا کی اگروں انتخابار کی - مولانا علم و فعال کے انتجاز معمالے عمال عملانی کے کہا ہے کے السان تھے ۔ حجیشات المہیں دوری متاز جدد دینا چارتے تھے مکر مولانا میں آئی وقت وفات یا کئے جب سب کچھ لمچ یا چاک تیا۔ اعظم خدا کن سرکار میں بدلیا کا کئی عمرانے بھی نماؤں ہوا۔ ان برس نے شیخ

ہ۔ وقعات بیدل ، ص . ے کلیات صفدری ، قطعات ، ص 61 ۔ خوشگو ، معارف ، مئی ۱۹۴۲ء -

سی ۱۹۳۲ع -۱- رقعات بیدل ، ص . ۹ ، ۱ ، ۱ ، ۱ ، ۱ ، ۱ ، ۱ ، ۲ کلیات صفدری ، قطعات ، ص ۱ م ،

^{-01 60.}

سعداتدا کاشن بھی شامل ہیں ۔ یہ تمام شعرا آخر دم تک بیدل سے وابستہ رہے ۔ بيدل ٢٠ جادي الآخر سند ٩٩.١٩ كو ايل و عيال سميت؟ ديلي مين مستقل الاست کے لیے متهرا سے وارد ہوئے۔ نواب شکرات خان نے بہت جلد چہ ہزار روئے سے ایک حویلی مخرید دی ، جہاں بیدل نے بقیہ عمر پسر کی ۔ نواب صاحب نے دو روپے یومیہ مقرر کر دیا جو الھیں تا دم مرگ ملتا رہا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ شاہ جہان آباد میں بہترین کاری کر کو پانچ آنے اجرت ملا كرتى نهى اور 'انارغ مشائخ چشت' مين نحليق احمد نقاسي ، شاه كايم القدَّ، جمهان آبادی ار . ۲ . ۱ ما ۱ مر ۱ مر ۱ مر ۱ مر ۱ مر ۱ مر اس ایدل کا ذکر کرتے ہوئے لكهتم بين كد شاه صاحب دو روي مايوار مين گهر كا خرج چلاتے تهم - ظاہر ہے ، یمی یومید بیدل کی آسودہ حالی کے لیے کافی تھا ۔ طبابت کی آمدنی اس پر مستزاد تھی۔ ان کی بنائی ہوئی مختلف قسم کی حبوب دہلی میں خوب فروخت ہوتی تھیں۔ علاوہ بربن اگرچہ ان کی طبیعت میں حد دوجے کا استغنا تھا ، شال کے طور پر امیرالامرا حسین علی خان بارب نے کئی لاکھ روپے ، بڑے تیازمتدانہ طور پر پیش کیے ، مگر انہوں نے بڑی حکمت عملی سے کام لے کر لوٹا دیے۔ تاہم امراک طرف سے آئے ہوئے نذرانے وہ قبول بھی کر لیا کرتے تھر ۔ یہ نذرانے وہ کئی دفعہ اوروں کو عطا کر دیا کرتے تھے ۔ مثارٌ تواب دوالفتار خال کی بھیجی ہوئی دو سو ا اشرفیاں تواب کرماتھ خاں کو عنایت کر دیں اور لواب لطف الله خان كا بهيجا ہوا ايک لاكھ روپيد ايک تباء حال كابلي تاجر كو عطا کر دیا ۔ ان لذرانوں میں سے بعض وہ اپنے گھر میں بھی استعال کر لیا کرتے تھے ،

بالخصوص روزمرہ کی ضروریات کے لیے ۔ کچھ قناعت اور سیر چشمی کی برکت

و۔ خوشکو ، معارف ، جمہ وع ۔ ج۔ رقعات بیدل ، ص مہہ ۔

ب خوشکو ، معارف ، مئی ۲۳،۹ وع -ح. تاریخ مشالخ چشت ، ص مرم -

هـ مجموعه لغز، ص ١١٥ -

⁻ کلیات صفاری ؛ قطعات ، ص سهر ـ خوشکو ، معارف ، مثی ۱۹۳۲ ع -پر- مجد حسین آزاد ، لگارستان فارس ـ

تھی اور کچھ یہ ذرائع تھے ، اس لیے دہلی میں بسر اوقات خاصی خوش حالی سے ہوتی رہی ۔ اسی بنا ہر بڑے کھلے دل سے خیرات کیا کرتے تھے ۔ اؤکا عبدالخالق پیدا ہوا تو بڑے صدقات ا دے۔ زندگی کے آخری ایام میں اپنا ''کلیات چہار مصرع'' لکھوایا تو چودہ سعر وزئی تھا ۔ اس کے برابر زر و جوابرات فال نیک کے طور پر خیرات کیے ۔

کابات کو ایک باڑے میں اور ژر و جوابرات کو دوسرے باڑے میں رکھکر نلوایا تھا ۔ میر جعفر زالی نے ایک بار ان کا قصیدہ مدحیہ پڑھنا چاہا مگر دو اشرق ا دے کر ڈال دیا ۔ علاوہ بریں اپنا کلام نقل کرانے کے لیے انھوں نے منشی مقرر کیے تھے۔ یہ تمام ہاتیں ان کی فیاض طبعی اور مرفعالحالی کا ثبوت ہیں۔ ہارۂ مافوق میں بیدل کی معاشی حوام کا ذکر کیا گیا ہے ، لیکن ہم اس

بات کو ثانوی حیثیت نمیں دینا چاہتے کہ بیدل کا دہلی میں مستقل طور پر ورود کیا معنی رکھتا تھا ، اس لیے بیال ذرا رک کر ہم دیکھیں گے کہ متھرا سے جب وہ دہلی وارد ہوئے تو کس شخصیت کے مالک تھے ۔ ان کی شخصیت ہی ان کے

ورود کی اہمیت کو الم نشرح کر دے گی ۔

اس وقت ان کی عمر قمری حساب سے پورے مہم سال تھی ۔ یخنگ کا زمانہ تھا۔ جینر سے دل کی صفائی کی طرف پورے انہاک سے دھیان دیا تھا اس لیے باطن نمایت ہی پاکیزہ نھا اور الحلاق ہر طرح عفشتہ فلبی کی عکاسی کرتے تھے۔ دنیا و مانیا سے بے نیاز ہو کر عبت اللہی کو اپنی تمناؤں کا مرکز بنایا تھا۔ اس لیے رگ رگ نشہ توحید سے معمور تھی اور لگاہ مئے توحید سے مخمور ۔ زبان سے جو لفظ ٹکاتا تھا ، توحید کی گرس سے تفسیدہ ہوتا تھا ۔ علم معرفت روح کی غذا تھی اور علم ظاہری بھی (کتب سے ملا ، ارباب حال سے یا سیر و سیاست سے ، کتب بنود اس کا سرچشمہ نظر آئیں یا مسلم اہل فکر کی تصنیفات) الهوں نے بڑے ذوق و شوق سے حاصل کیا ۔ ان تمام اسورکی بنا پر نظر کی گہرائی ، باطن کی پاکیزگ اور دل کی ٹپش اب ان کی ذات میں بدرجہ ؓ اٹم موجود ٹھی۔

ر خوش گو ، معارف ، مثى ١٩٣٢ع -ايضاً -

ایضآ ۔

حقائنی عالم کے متعلق متقلمین نے جو موشکافیاں کی تھیں ، ان سے ہوری طرح آگہ تھے اور حال کی یہ دوات یہ معلومات خود آگہی کی ایک فادر صورت اختیار كر چكى تهيں . انسان كا مقصد أفرينش اور كائنات ميں اس كا مقام اب ان كى تكليون کے سامنر واضح تھا اور وہ اپنی پوری استعداد اور ساری باطنی قوت اس حقیقت کو وائنگاف طور پر بیان کرنے کے لیے صرف کرنا چاہتے ٹھے ۔ اپنے عہد نے ان کے لصب العین کی تعمیر میں قابل قدر حصہ لیا تھا۔ شاہ جہاں کے حسرت فاک انجام اور دارا شکوہ کی الم ناک موت نے الھیں زیادہ شدت کے ساتھ اس بات کا احساس دلایا ٹھا کہ انسان کا منتہاہے مقصود ہمیشہ اپنی حقیقت کو اپنے وجود میں اجاگر کرنا ہونا چاہیے ۔ شعرگوئی جمینے ہی سے ان کا فریعہ اظہار تھا ۔ بھر اساتذة فارسى كے كلام سے استفادہ كركے اپنے زمانے كے ايل كال كے سامنے زانوے تلمذ تد کرکے اور جار چیوڑنے کے بعد تازمگو شعرا کے دواوین کو دیکه کر الهوں نے اپنے اسلوب میں مختلی بیدا کرلی تھی اور وفور احساسات و جذبات کی بنا پر اور اپنے قوی معتدات کی وجہ سے نئے سے نئے مطالب بیان کرنے کے لیے اب زبان فارسی میں وہ اجتماد سے بھی کام لے رہے تھے۔ بیدل کی غیرمعمولی شخصیت اور سیرت کے متعلق ان تصریحات کے بعد آپ ان کے نکتہ رس پندو شاگرد بندراین داس خوش کو کا بیان پڑھ لیں ۔ خوش کو وہ بانغ نظر انسان ہے جس نے اپنے عہد کے ہزاروں ثقہ آدمی دیکھے تھے ، جس کا ثبوت ان کا مشہور ومعروف مفیند ہے۔ کہتے ہیں ا :

''السم نجان من کد فتیر درین مدت عمر به جامعیت کمالات ، حسن اغلاق ، بزرگ و بمواری ، شکلتگی و رسانی ، تیز فهمی و دور رسی ، و انداز سخن گفتن و آداب معاشرت ، حسن سلوک و دیگر فضائل السانی پسچو وی ندید، ام ۔''

ان غیر معمولی صفات کا السان جب دیلی پینجا تو لازماً بہت جلد تمام کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ دیلی میں اس وقت اور بھی صاحب کمال موجود تھے ؛ شاکر طریقت کے بدرمنیر حضرت شاہ کاچ انشاء جیاں آبادی لال قامہ اور

[۔] خوشکو ، معارف ، بابت ماہ مئی جمہ رع ۔ ج۔ قارنخ مشائخ چشت ، ص ۱۹۹۹ تا ۱۹۲۹ ۔

بیدل کی شخصیت کا ایک اور پہلو بھی ہے جس کی طرف توجہ دینا اشد ضروی ہے ۔ مغل زادے تھے اور اولاس قبیلہ تھا ۔ اولاس لفت میں عقل ثامع کو کہتے ہیں۔ تمکن ہے مورث اعلٰی نمیرمعمولی عقل و نعیم کا مالک ہو اور اسی لیے یہ نام سشہور ہو گیا ہو۔ چنگیز عال کے زمانے سے مغل مقندر چلے آتے تھے۔ بالخصوص اكبر ، جمالگير اور شاهجمان كے جاہ و جلال نے تو پندوستان ميں رہنے والے مغلوں کو اپنے متعلق عجیب و غریب گان سیں مبتلا کر دیا تھا۔ اس لیر اثاثیت جس کے عناصر ذکاوت حس اور اشتعال پزیری ہوا کرتے ہیں ، بیدل کو ورثے میں ملی تھی۔ مفلوں کی اس صفت کا نام اہل بند نے میرزائیت رکھا ہوا تھا ۔ بھر تربیت جسلن کی طرف مساسل توجہ دینے کی وجہ سے بیدل ارے شہ زور بھی تھے ۔ ایک دفعہ جب وہ شاہزادہ اعظم شاہ کی سواری کے ساتھا جا رہے تھے تو ایک شیر اچالک جنگل سے لکل کر حملہ آور ہوا اور اس نے کئی آدمیوں کو ہلاک کر ڈالا ۔ یہ دیکھ کر بیدل تنہا آگے بڑھے اور شیر کا کام تمام کر دیا ۔ ان کے اس اظہار شجاعت سے شہزادہ بے حد متاثر ہوا لھا ۔ شہ زوری اور شجاعت نے بھی ان کے دل میں جذبہ انائیت کی برورش کی ـ اگرچہ اس قوت جمانی نے ان کے کلام میں بھی توانائی بیدا کی اور لگا تار چار چار ہزار بیٹھکیں لکالنے اور کشتی لڑنے سی کسی کو مدمقابل نہ پاکر لتومند؟ اصيل گيوڙوں سے پنجہ آزمائي نے انھيں اس قابل بھي بنا ديا تھا کہ لکان محسوس کیے بغیر متوانر شب و روز ذہنی کاوشوں میں لکے رہتے تھے ۔ لیکن

> ۽ کلشن پند ، مصنف علي لطف ميرزا ، ص ۳۳ ۔ ۽۔ خوش کو ، معارف ، مئي ۳۳،۹ اع ۔

اس مورے نا ان کر مرزان اور انسان کی بین بڑا ادامہ کیا تھا ۔ روز مران ا اس مورک کرانوں کے انسان کے اس مورک کر کر انسان کی اس کی اس کے اس کی اس کی کر کرنے کی کہ کے دوران کر انسان کی دوران کر والیا میں کہ دوران کو انسان کی دوران کو انسان کی دوران کو انسان کی دوران کو انسان کی دوران کو انسان کے دوران کو انسان کے دوران کو انسان کے دوران کو انسان کے دوران کو انسان کی دوران کو انسان کے بوالد میں غیر و دیسہ اور انسان کے بوالد میں غیر و دیسہ اور انسان کی انسان کی اس کر گزرید گئے۔ کے انسان میں اور میں جرکیم بریال ہوتا کہا رائی موجلت اور نے بانگ ہے کہ گزرید کے اس کے انسان کے کہ گزرید کے دوران کی دوران کے دورا

منطع میں تنہتے ہیں : باکہال سرکشی بیدل تسواضع طینتم

پمجو زاف بار میاازد بما افتادی

بیان این کہال سرکشن کو تواضح اور افتادگی کے پردے میں جھپانا چاہتے ہیں ۔ لیکن ان کی زندگی میں کئی مواقع ایسے آئے جب انھوں نے انتہا دوجے کی سرکشن کا اظہار کیا ۔ ان مقابلی نے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی شخصیت کے ارتفاء کے ان ان ایس میں شاہد میں میں ادار معالم مارا

کے ساتھ ساتھ یہ موروق جذبہ بھی بھٹنا بھوٹنا رہا آتھا۔ یسان کی انتصال بیزیری اور مرکشی کے مسلم میں صرف ایک واقعے پر اکتفا کہا جاتا ہے ؟ ایک روز ورہ تلقام السکا آصف جاء کے گھرا میں تشریف رکھتے تھے۔ تلقام السک ان کے شاگرہ بھی تھے اور محقد بھی۔ اچالک وہاں معرفا چہ این خاص آ کے جو ارزے سنگ دل تھے اور دارغ میں امیرالارما سیس علی خان

باریہ کے اثاری حیثیت سے مشہور ہیں۔ میرزا صاحب نے جب نظامالملک کو بحد تن امترام دیکھا تو ہوجھا ''ید کون ہیں ؟'' جب انھیں بتایا گیا کہ مضرت بیدل میں تو صحب ہو کر کہنے لکے ''انھیں آب ولی انڈ کہتے ہیں ، مالان کد لڑائیم اور موقیہیں بالکل صاحب ہیں ؟'' حقارت آمیز کامد تھا اس لیے بعدل فورآ مشتعا مد کہ اور فیدال اور ان اور نماز

مشتعل ہو گئے اور فرمایا : ''اریش خود می تراشم دل کسی نمی خراشم''

اس میں تشتر موجود تھا کہ بے ریش پونے پر معترض ہونے والے اخلاق عالیہ سے ایسے بے چرہ میں کہ اپنی گفتگو سے دوسروں کے دلوں کو زخمی کونے سے

۽۔ مجموعہ نفز ۽ ص _{١١٠} ۽ ٽڏکرءُ حسيني ، ص ٢٥ -

چین چوکٹے ۔ اس یہ سیرڈا بچہ اس نایا بگڑ گئے اور غمیر کو سنیھالا ۔ یدال بھی مجھال بھیچہ کر تن گئے اور مسلم کے لئے آئی لایے ، مگر اندارالملک نے بھی بھاڑ کرکے مطابہ نے کم ان کی آئی افراد میلئی ان کے کال سرکشی بر بوری طرح غالب منتقل الرائے بین کہ ان کی آئوانی طبیعی ان کے کال سرکشی بر بوری طرح غالب بھی تو ان کی طوبال اور والمات نے اپریز زشمار میں سرکشی کے سرف دو جار والمدت الفادز کالمددور کی جیئت رکتے ہیں۔

بترس از آه مقالومان که بنگام دعا کردن اجایت از در حق چر استقبال میآید

اس کے لیے بیدل کی شہر آشوب غیسات کا مطالعہ کیا جائے۔ لیز ان کی
 (بنیہ ماشید اگلے صفحے بر)

کا معام رفاء میں موبود آنیا ۔ جائیں السائل سلامتیں مصول مال و رقع کے لئے وہ ہو گئی ہو گئی ان ہوار چاہا اور چاہا اور جائیا ہیں ہو گئی ہو رفاع ہو گئی ہو گئی ہو رفاع ہو گئی ہو گئی ہو رفاع ہو گئی ہو گئی

⁽باید حاشید صفحه گزشته) منا اس کان ادرا

غزلیات کے آن اشعار پر غور کیا جائے جن میں وہ اپنے عہدکی ساجی زلدگ کا ذکر کرتے ہیں ۔

و- منتخب اللباب ، جلد دوم ، ص ١٥٥ تا ٢٨٨ -

ز بی مغزی شکوه سلطنت شد تنگ کنتاسی بچای استخوان کُشہ خورده می گردد بها اینجا

یدال کے اس طریق افرام ویل کے فوران میں حصل انج و قت کے لئے تین
چیکی افران کہ اور کرتی میں امیان کی واقع ہے ، ویسا کہ کے لئے تین
ہواں نیسری جیادادل و امار اور نیس ہر کے فوران ۔ ماؤں بران فور حرک تو
کو لئے کہ بدادات اور نیس کے دوران کے لئے ایک مسلس خطائر امیں بدائے
کے ایک مسلس خطائر امین امین میں ان کے لیا کہ مسلس خطائر امین بدائے
کو میں امین میں میں ان اور ان کی اس کے کا افراد اکثیر یکانے
کو امار کے میں کی دوران کے دوران کی میں کہ کے کہ اور کہ کی امین کے
کر فواب میسائسہ میں مورے دار فیور کے اس بات کی اس کے کہ خواب دوران میں کہ
کر فواب میسائسہ میں مورے دار فیور کے اس بات کو اس کے حراد اور ان کی دوران میں کئی دوران کے فوران کے
لازی کی گرفت مرکب کی حراج نمور کی اور بھر دیال کو ان کی وجے میں خات مطکر
دران اوران کیا کہ کو موری کے میں مدانے کے لئے
میرون کا فوران کے موری کے مورد کی افراد کو میں کے میں ان کے افران کیا
ہو جائے تھے وارون کے فوران کے دوران کے افران کے
ہوران کا فوران کے دوران کے مورد کے افران کے خوران کے افران کے
ہو جائے تھے وارون کے فوران کے دوران کے مورد کے اماری کیا کہ کو اوران کے دوران کے دوران کے مدان کے
ہو جائے تھے وارون کے دوران کی دوران کے دوران کے دوران کے دوران کے دوران کے دوران کے دوران کی

و- سرو آزاد ، ص و مرو -

غرو روزی کے مدد و السورہ الک واقعات این آلکوروں سے دیکھنے کے باویرد ونے چتری کے گرفت کے مطابق جدف ان کے دائیں درائے ور چکا تھا اس مراقع ہونا ہے کہ اس شدی اور واقعات میں درائے اور واقعہ اس مدت کے دورائے کے دورائے میں مدعو کے دورائے کہ اس مراقع ہونا ہے کہ اس مراقع ہونے کے دورائے کہ اس مراقع کے دورائے کہ اس کار کر وی دورائے کہ اس مراقع کے دیسہ مدت ورائے کہ اس کار کر وی دورائے کہ اس کار کر وی دورائے کہ اس مراقع کے دیسہ مدت ورائے کہ اس کار کر وی دورائے کہ اس کار کر وی دورائے کہ اس کار کر وی دورائے کہ اس کار کی دیسہ کی دورائے کہ اس کار کی دیسے کہ اس کی مراقع کہ اس کر انسان کے ساتھ کی دیسے کہ اس کی اس کی اس کی دیسے کہ کی دیسے کہ اس کی دیسے کہ اس کی دیسے کہ اس کی دیسے کہ کی دیسے کہ دیسے

الله به بد قدت و در کتابی و زالد. در گریبها تادی اتم به بد بد قدت و در کتابی و زالد. در گریبها تادی به خوبان که خیم می کندری و بعد و باگا که بودید به مورک در آزاری گریز که شخیه کردی جا با خود و ا تر عنصی آزاری کرا که شخیه کردی جا از خود و ا نزود خوددایت برای کک سنگ کردی شرار عبد و ا و داع آزاری کتری کن زغیر دامان حس چین کن

۱- خوشگو ، معارف ، مثى ۲۳۹ م -

اور بزرگ ظاہر ہوتی ہے .

ا از صحبت بزرگان و سیر کشب صوفید آن قدر ماید در رود که در سردمین شعر تمام تفدم تصوف می کاشت . امرا و عمد بازا حتی سبحانه بردر او اوستاد ـ قدیر آوزو دوبار بخدمت این بزرگوار رسیده و مسئلید گردیده ـ.'

بیدل کے ایک امیر کبیر اور فاضل شاگرد انند رام غلمی ۳ کمتے ہیں: امبر درعلوق تشریف نہ نومودند۔ بعد از امیر خسرو دہلوی مثل میرزا از خاک پاک بند برافواستہ ۔ از برگزیدگان جناب اللہی

ان کی انہی صفات کی بنا پر خوشکو لکھتے⁰ ہیں۔ ''در مناخرین پیج شاغری بانین عزت و آبرو بسر ایردہ کد او دائت '' اگر بہ کہنا بھی درست ہے کہ مقادری سے بھی دو ایک شعرا کر وہ عزت اور آبرو حاصل ہوئی ہوئی ہو بیل کے حصر میں آئی تھی ۔ امیر خصرو 10 نے متعد بادشاہوں کا زبانہ دیکھا اور

۱۵ تذكرة يبدل ، مطبوعه اورينشل كالج ميكزين ، بابت ابريل ۱۹۵۳ ع ۲۵ كاات الشعراء ، ص ۱۵ -

٣- عبع النقائس ق ، ص ٨٥ الف -

ہے۔ مخلص کے باانہ کا لکھا ہوا ورق مقبوضہ ڈاکٹر مواوی مجد شفیع صاحب مرحوم ۔ ہے۔ خوشکو ، معارف ، مئی و جولائی جمہم ہوم ۔

برت امیر خسرو ، بزبان الگریزی ـ

الكر غواه غواه مزاج بادشاه بدين بلد است ، من قتيرم ، جنگ

کی تواج کرد ، ترک مالات مورد خود بولایسی و برا از است که ایک مورد می دو ایک می برا از است کام می داد از امر می داد است کام می داد تا می می داد است کام می داد تا می داد است کام می داد تا می داد است داد داد داد می داد تا داد تا می در در داد تا می داد تا داد تا می داد تا داد تا می داد تا داد تا داد تا می داد تا می داد تا می داد تا داد تا می داد تا داد ت

ا- خوشگو ، معارف ، مثى ۴ م ۱ م

ج۔ خوشگو ، معارف ، مٹی و جولائی جہ ۱۹ ع ۔ ج۔ رفعات پیدل ص ۳۵ ، ۱۱ م ، ۱۱ ع ۔

هـ خوشگو ، معارف ، منی ۱۹۳۲ ع -

٥- سرو آزاد ، ص ١٩٩٩ - عزاله عامره ، ص ١٥٠

دلیا اگر دیند نه جنم زجای خوبش من بستد ام حنای تناعت به پای خوبش

اور مناخرین میں کیا بیدل منفرد شخصیت کے مالک بیں ۔ جہاں اس عارف کامل کی بزرگی لوگوں کو متحیر اور مرعوب کر دیتی تھی ویاں اس کی خوش اخلاق باعث کشش ٹھی ۔ ناظرین کرام اس ضمن میں بھی

دو ایک آزا سلاحظہ فرما ایں ۔ سرخوش جذبہ ؓ رقابت رکھنے کے باوجود بے انحتیار ہو کو کہتے ہیں ؓ :

"بيدل بسيار عوش خلق و آرميده است ." تذكرهٔ مرأة الخيال ع مصنف شهر خيال لودهي "انهين فرشته غو" اور

''صاحب دل'ا الکھتے ہیں اور ان کے چہرے پر بشاشت کا ذکر کرنے ہیں''۔ اس طرح سنینہ'' بے بشر کے معنف میں عظمت اللہ'' بے بشر، بیلل ہے ایک ملاقات کا ذکر 'کرنے ہوئے ان کے نصوف اور حافظ کے علاوہ ان کی خوش اضلاق کی بڑی تعریف

> و- كلمات الشعرا ، ص ١٥ -٣- مرأة الخيال ، ص ٣٩١ -

جـ سنينه يه خبر ، ق ، ص ج و الف و ب ـ

کرنے ہیں اور جیسا کہ بیشتر ازان بھی ہم فلل کر چکے ہیں ، خوشکاو تو حسن الحلاق، شکنگو ، آداب معاشرت اور حسن ساؤک کے لعاظ سے انھیں اپنے عمید میں لاگائی سحجہتے تھے ۔ بھی وجہ تھی کہ دہلی میں ان کا گھر پر درجے کے باقوق اور علم دونت اصحاب کے لیے کشش کا باعث تھا ۔

سر مورات معادی بر سر محاص بودی و اس اخراق کرد کا افزار اگر کی در اسراگران اس بر این کا در کا مرز کی در اسراگران اس بر این کی با داشد کرد بر سرس برای کی فران بها برانا امن اور کود برای کا داشد کرد با در این که داشت برای در این این می این این می این این که داشت برای کا کام این این که داشت برای کا کام این این که داشت به میدی گران کار کام این می داد برای کا کام این می دادی کام این می دادی کام این می دادی کام این می دادی کام این که دادی کام این کام این که دادی ک

شادم کمه فنظرتم لمیست تنزیاکی تعین ویمی که می فروشم بنگ است و گاه گاه است

نصوف میں ماضعہ اولی کی روف پسند تھی جو فاہورائی ہے گزیر کرتا ہے۔ اور لوگوں کے معاصرے میں اس اور اس کی کو شدوت کا بافید بازیر کے لئے اسی بازیں انجاز کرتا ہے جوب فاہر رون لوگ پیشندیکی کی ڈاکٹ سے نہیں معاصرے کرنے بالا ایک میں بنا امر کا کہ ایک کہ ایک کی انداز میں اس کے اس کی مشاعل میں کر رو بنا انجاز نہ انداز کی اس کی اس کی اس کے اس کے اس کے اس کی اس کے اس کے اس کے اس کی اس کے اس کی انڈر کرد اس کی اس کی اس کی سے اس کی سے اس کے اس کی اس کے اس کی اس کے اس کی اس کے اس کی اس کی اس کے اس کی اس کی

إ- خوشكو ، معارف ، مثى ٢٩٥٢ ع -

مرؤوں اور ساسب خابات بھی بیان فوسانے ۔ سخن فیمی ، شعر کرفی اور تصوف کے تذکیر ہواری ویٹے ۔ دول تحکو میں کہا اٹنے " (میٹی اس جادت الذی کرفی چاہیے "' اننا کابات اٹھا اپنے اور ویڈ آواز کے سانی انتخار سنا نے ۔ اس طرح کد کی سے کارنے والے بھی سنا کرتے ، تاری بازی سامیرین میں ہے ہر ایک کو غالمی کوئے ۔ اس طرح آدھی وات تک یہ عفل جمع رائی تھی ۔

" آکٹر خورد و بزرگ شمر سر شام بخدستنی سی رفتند و

انواع چیزیا بر سی داشتند _"

اب آپ آخایی عالی کر کسب لینی کا ادارہ تاتای ؛ بیدان کے ایک شاور لاسکونی اور کیل کا مال کا لاسکونی کی کا دارہ شاور دوسر کے معانی کیا کہ کا دوسر کے معانی کیا کہ اور کا دوسر کیا میں کا کہ دوسر کیا ہے کہ کہ دوسر کیا ہے کہ دوسرے اب امیار کا کو ایک کرنے کے لئے تقریباً ہوئے کیے دوسرے اب امیار کا کو ایک کرنے کے لئے تقریباً ہوئے کہ دوسرے اب امیار کا کو کے لئے تقریباً ہوئے کہ دوسرے اب امیار کا کو ایک کرنے کے لئے تقریباً کی کرنے کی لئے دوسرے اب امیار کو کرنے کے لئے تقریباً کی کرنے کی اسکونی کیا کہ دوسرے اب امیار کو کرنے کی لئے کہ دوسرے اب امیار کو کرنے کی گئے کہ دوسرے اب امیار کیا گئے کہ دوسرے اب امیار کیا کہ دوسرے کیا کہ دوسرے کے دوسرے کیا کہ دوسرے کیا کہ دوسرے کے دوسرے کرنے کے دوسرے کے دوسرے کیا کہ دوسرے

ر سے تعریف دے چن ۔ ان شہالہ مفاوں میں بیدل کی شخصیت عجسم طور پر ٹگاہوں کے سامنے

ہ۔ خوشکو ، معارف ، بابت ماہ می و جولائی جسہ وح ۔ ہ۔ خوشکو ، معارف ، بابت ماہ می و جولائی جسہ وع ۔ بدهایی آدورک و بسده ایرک کی فراند من مورد و برای و برای در و بدار ارتباط بر میدان ارتباط بر میدان کی دو امراک کی بیدان کی دو امراک کی بیدان کی دو امراک کی دو امراک کی دو امراک میدان بیدان کی دو امراک میدان بیدان کی دو امراک میدان میدان کی دو امراک میدان میدان کی دو امراک کی دو امر

۔ , رے۔ چوں کہ ہر السان بنیادی طور پر ایک مخصوص خاندان کا فرد ہوتا ہے اس

ر- ايضاً -

- یہ مقالہ ضعیے میں دیکھیے -

لے چلے ہم بدل کے اپنے رفتہ داورت نے تعلقات کا ڈکٹر کریں گے۔ ان کے والد ماہم برزاز عبدالغاقال وسد آغیز بدلیا کی ماہر سنی میں وفات یا آگئے تھے۔ والد برزاؤلور میں ماہر مائی عرف ان کے چاو میں میں اور بدل اعتراب ایس میں میں میں میں میں جب الدوں کے اپنی افراد کی تعلقات اجہار عصر کا کا افاز کیا تو اس وقت بھی اس چھ چھر وفات کی جس میں ویں تھیں ، اور دل میں سرت موجود تھی کہ کئی تو آتا ہے۔ نئے چھر وفات بھی والد کی کہ کے عرف کر کے ان کے انسان کے اس کے کیا تھا کہ کہتے ہیں ان

رونا میں امھیں واسدی منطقت ہے عمروم در دیا ہیں۔ دیتے ہیں: " "اازائیا کہ ورق گردانی نسخہ احوال کسی اندیش تامل نیست باللاک تحریکی از اسم فرصت والد مجازی بسر کاشن حقیقت شناف و از اشکست خار گرئیت حضور اشاہ و جدت دریافت ۔ آئیوب گرد بتیمی جوہر آلیتہ اشتہار گردید و بریشانی غیار نےکسی

گرد بتیمی جویر آئینه اشتبار کردید و پریشانی غیار بردامن جمعیت اعتبار پیچید ـ خورشید خرامید و فروغی بنظر ماند

دریا به کنار دگر افتاد و گهر ماند آتفی کده ای رفت و زگره رفت شراری دل آب شد و قطرهٔ خون ز چگر ماند آن سایه گزشت از اثر دست توازش این نقش لدم داغ شد و خاک بسر ماند

 رشتہ داروں کے مشملے میں بیدل کے جچا میرزا قندوکا ذکر بیشتر لؤایں آ چکا ہے - بیدل میرزا قلندو کو اپنے اساللۂ معنوی میں ثمار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں": "الریت قدیر بیدل بعد از رحلت والد مرجوم تا ادراک نشاۃ

رحیت حربی استان جده از وسایس به امران استان بلوغ بهمهدهٔ الثقات شود داشت و باشداق ربویت در تعلیم مراتب آداب و تدریس معمانی المالاق کیال توجه می گیاشت ـ قطع نظر از عرض دیگر فوائد لمعه ٔ نظمی کد امروز روانی افزای

الون تحمیل است ، از برتو اتنباس بایی طبح خداداد اوست .** استی لیے جذبہ استان و انتکاری عصیب کیفیت کے ساتی بدلل ہے میرزا قلنمو کا ذکر جہار عصر میں مسئل عنوان " تائم کر کے اور ضمنا بنبی کئی مثلثات پر اسمین للصول کے ساتے کہا ہے۔ جب میرزا قلندو شدہ ہے . رہ میں وقات یا گئی او ایدال نے مرآید لکھا ۔ اس خلوص ، مت شناسی اور ایازشدہ کا انشہار پیدل

⁻ کلیات صفدی ، چهار عنصر ، ص س تا پہ ۔ ج- خوشکو ، معارف ، مئی پسپم ، ع ۔ ج- کلیات صفدی ، چهار عنصر ، ص س تا پہ ۔

ہ۔ کایات صفدری ، چہار عنصر ، ص ے، ٹا ۲۸ ۔

این ساور دیراز قرابات کے مشلم میں میں کرنے میں دیراز قرابات کلا پہلے آئی دید دیدر کا قدیم دی کا کہ ایک مقدم رکانے آئی اور درخیم ایس کے لیا۔ جیسا کہ قبل این دکر کا جا چاہے کہ ان میں ایدار پر رئی سہوںان تھے اور واری شائف سے اگر چاہزا دیائی کی ارسٹ کا اگریشا تھے۔ ان اور دی جہاں یہ انجا جی کہ دلیان کی اور دیدر دیدار دیدار دیدر اس تھی میں اور دیدر میں اور دیدر میں کے جاران پہلا یا چاہئے کہ اس معامل نے ان کے دل میں عیت اور خلوس کے جاران پہلا

''شبی که عقد تزویج گویر آزائی رشته' اتفاق می گردید در عالم معامله بمکاشف طبع متحبر رسید که گل کردن آثار این کیلیت مفتضی' مصلحتی است''' ۔

اں حجید سسی مصحیدی الدی اس حجید کے الھی افزواج کے لیے آدادہ کر دیا ۔ شادی کے بعد یہ تو پتا چاتا ہےکہ حصول معافی کے لیے مست آیا کا الباع کرتے ہوئے سیمکری انتیازی ، محمر ابنی بیوی کے مسئل کچھ بھی نہیں تکنیز اور اس بردہ داری ہے کا مرتج ہیں جو اس لکھیائی آسرار نمائی کے شایان شائل ہے۔ گر کے بعد داروں کا ڈکر

۱- کلیات صفدری ، قطعات ، ص ۸س -

۲- کلیات صفدری ، چهار عنصر ، س ۲۹ -

دوری بارا و اول مکراہ دان کے اگر اندی ایک دوری جوکارتی، به بید و پروری کار اور اوری کار انداز کا دارات کے آداز کروروں کی دوستے بیان کی افزار پروری دوریز میں انداز کا دادا خالا ہے اور اندی کر آداز میں انداز کی تحقاظ کرنے کا فاقر مجھالی کا مساح کرنے کا دارات خوال کی انداز میں انداز کی تحقیظ کا انداز کی تحقیظ کا انداز کرنے کی کہ جواب میں میں میں انداز کی خوال کر آداز کی انداز کی خوال کر انداز کی خوال کی دوری کا در انداز کی خوال کی دوری کا دارات کی دوری کی دوری کا داخر کی دارات کی معلم موری جوان کھی رائے کہ کرتا تھا ۔ انداز کی خوال کی دوری کی دوری کے دوری کی دوری کے دوری کا دوری کا دوری کے دوری کے دوری کی دوری کی

یکم روحب مند ، ۱۵ کو بندان کا چلا افر اکرون یہ مقادی ہے اور ایر کی ہے اور ایک ہے۔ اکتاب سال '' بعد بنیا ہوا اور وہ ہے مد سرور ہوئے - کیلے دل ہے بجرات کی کئی دان خوابان سائے رہے اور اوری من ناوین کمپین ، مومون کو بنظوا کمپرے ، افراد کیا ہے اس مان ان کر کی میں خوابان کا چلی کی باباور نے اور کرتے کے میں مصرف تھے ۔ انوی وال یہ میارک خور چاہل ، مواود کا اہم میدالماناتان

آبلے دیکھ کر یہ دعائیہ' رہاعی کہیں : ہر جا اثر آبلہ کردست نملو معراج جال گشتہ در نماک فرو

در جہ ت مرو یا رب تو ز آفتش اسان دہ ہمہ را کاین شکل نزند درخور یاست تدرو

کاین شکل نژند درخور پاست ندرو چب مرض شدت اختیار کر گیا تو بیتاب۳ ہو کر کہا :

ای چرخ بحق جوش این میخاند یمنی بخروش عاقل و دیواند

بیرون تبری زانجین شمع مرا آتش ترنی عانیا برواند

بد میں جی میدالطاق و رہے اتاقی سے وہ رہ کو طل بنارات دیا۔ گا تو اورورٹ فارق کو لیل میں درجے کے اعلان کر کے ان اللہ کا کے ان اللہ کا کے ان اللہ کا کے اللہ کا کے اللہ کا ک بچے اور رفتہ فارق کو لیل میں درجے ہے کہ کر فار پر مرکزی اس کا آباد کا کیا۔ مرکز دنا کو آبا ہے کہ کہ کہ کہ کہ کہ اس کے اس مرکز دنا کو آبا ہے کہ کہ کہ اس کے میدائش کو عمل اس کے اس مرکز دن کا گرفت کی اس کے اس کو ایک میں اور اک میں فرود کی مرکز دی اور مان وہ کرنے کی کہ دیران کا ایکیا دل کتا اواک دیا

ان کے باقی رشتہ داروں کے ہوت کم حالات معلوم ہیں ۔ رقعات بہدل سے دو مامون زاد مج بھائیوں میرزا عباداللہ اور میرزا روح اللہ کا بتا چاتا ہے۔ غالباً میرزا طریف

١- بديه اليس كابل ، ص ج ، ه ، ، ، ، ح كابات بيدل ، كتاب غاله معارف

کابلی ، اس ۱۰۸۸ – ۱۱۰۰ – چالیشآ _

ہ۔ بہاں مرٹیہ کے اٹھارہ بندوں میں سے صرف ایک بند کوئٹ درج کیا جاتا ہے: ایجیات چہ نرقی پر فشائل وقت کاشوب قبیاتم بھیان وقت کو تاہی بود ور تنوان وقت طفام وزیر کہنہ خاکدان وقت بازی بازی بر آمان وقت

بر رقعات بیدل ، ص ۲۲ ، ۲۸ ، ۵۹ ، ۹۹ -

رشتد داروں سے بیدل کے تعلقات کے متعلق بہارے پاس صرف یہی معلومات تھیں ۔ اب ہم اساتذہ سے ان کے تعلقات کا ذکر کریں گئے ۔ بیدل کے اساتذہ کی فہرست خاصی امیں ہے ۔ اپنے اسائڈۂ معنوی کا ڈکر الھوں نے 'چھار عتصر' کے أغازا مين بالتفصيل كيا ب اور جس طرح شيخ فريدالدين عطارا في التذكرة اولاليا" میں کیا تھا ، بیدل بھی پر نئے ہزرگ کا ذکر مقلی اور مسجم تعریفی كانات سے شروع كرتے ہيں ۔ ہر لفظ اور ہر فقرے سے ان كي نيازمندى اور عقيدت كا یتا چلتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کس ذوق و شوق کے ساتھ الھوں نے ان بزرگوں ہے اکتساب فیض کیا ۔ ان اساتذہ معنوی کے علاوہ عافل خان رازی اور عبدالعزيز عزت سے بھی الهوں نے بہت كچھ سيكھا _ اور مقالد پذا ميں بتايا جا چکا ہےکہ عاقل خان رازی کا کس قدر احترام بیدل کے دل میں پایا جاتا تھا ۔ جہاں تک مولانا عبد العزیز عزت کا تعلق ہے ، ان کے نام بیدل کے رقعات ببدل انهیں " سالک اور واصل " سمجھتے تھے اور اپنے آپ پر ان کا احترام واجب جالتے تھے ۔ انحہ تصوف اور اساتذہ قدیم کے سلسلے میں بھی بیدل کی روش یہی تھی ۔ ان کی زبان یا قلم سے جو لفظ بھی نکلا وہ اس بات کا ثبوت ہم چنجاتا ہے کہ بیدل سر تا پا نیاز تھے ۔ میر جعفر زالی ا نے اپنے تفصوص انداز میں

> و -کایات صفدری ، چنهار عنصر . ۳- خوش گو ، معارف ، مثی ۲۰۰۶ مع -

جب ان کی مدح سیں کچھ شعر کسے اور ان کے سامنے یہ مصرع بڑھا : جہ عرفی جہ فیضی بہ پیش تو بیش

وہ صدف کیا مطابع مطابع رحید اور ایرانی بین اسائند تمرکی دان بین کستشی میں استخداد میں انجاز اگر اللہ بین کستشی بین کستشی میں انجاز کی اللہ بین انجاز کے اللہ انسان میں انجاز کے اللہ انسان میں انجاز کے اللہ انسان میں بین انجاز کے اللہ انسان میں انجاز کے اللہ انجاز کی انجاز کی

مساسر مدار ہے آئ کے تعاقد کرتی آ ہمسے کے اور ایس کے مال ان کے اس کے مشام کے مال ان کے اس کے مشام کے مال ہوا کے لئے کہ کو کہ اور ان کے کار کی اور ان کے کار کی آئے ان کے ان مال میل کی ان کار کی آئے ان کے ان مال میل کی ان کار کی کی کار کار کار کار کی کار ک

راتکوئی بیا سرق لا پرال بلا لا بد بیش شامر ان کے بہا ضرح این اور آن کے ان کا عقاصات رافیا بھی رکھے۔ بعض یہ نظام و آمر میں ان کا جماح اور انکوجہالادہ مؤر پر عاکرہ نہیں تھے۔ معامون جمزے نے اصحت خان مال وہ خوال انسین اس میں خوالے کے رسائہ میں مرح اتفاقیہ بیشل نے اپنی بیائی میں فروخ کیا۔ اس بیائی کے سنتے تعدل میونی کا بین موجود ہیں۔ ان کام اجاب کے ساتھ دوسرون میں بھی شامل ہوئے تھے جو رکھڑی مجمودی مورت انقلام کر انہوں میں اس کا بھی ساتھ کی مورد تھے جو

و- کلیات صفدری ، جمهار عنصر ، صفحه مره .

٣- ديكهيے تذكرة بيدل مطبوعه اورينٹل كالج ميگزين -

ے خبر اور سید جعفر روحی ان کی شہرت سن کر ملاقات کے لیے آئے ۔ یہ تمام تفصیلات ظاہر کرتی ہیں کہ کہالات وافرہ اور اغلاق حسنہ کی بتا پر بیدل کو معاصر شعرا کے درمیان مرکزی حیثیت حاصل تھی ۔

معاصرین میں بیدل کے رقیب اور معترض بھی فلار آنے ہیں۔ سب سے اڑے رقیب شیخ ناصر علی سرہائدی تھے ، مگر چوں کہ ایری کے باعث ان کے قواے دماغی مضمحل ہو چکے تھے اور بیدل کے فکری عروج کا زماند تھا ، وہ کچھ كر له سكي - اس لير شيخ صاحب في اين ديرانه رفيق عد اقضل سرخوش كا سهارا؟ لیا ، مگر سرخوش بھی بیدل کے کامیاب مدمتابل لد ہو سکر اور یہ ان کی خوش ذوق کا ثبوت ہے کہ اپنے تذکرہ کاات الشعرا میں انھوں نے بیدل کو بعر بے ساحل کہا ہے اور اعتراف کیا ہے کہ اس عبد میں کوئی شاعر ان 2 یائے کا نہیں ۔ رئیب صرف یہ دو تھے ۔ بیدل کو بھی ان کی رقابت کا احساس تھا ۔ اس کے باوجود سرخوش سے جب بھی سلاقات ہوتی تھی ، سکون طبع اور خوش خلقی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ شیخ ناصر علی سربندی نے غالباً آخری دم تک بیدل کی عظمت کا اعتراف نہیں کیا ۔ اسی لیے ان کے ساتھ چوٹیں جاری رہیں ۔ ایک ہار شیخ صاحب نے اپنی ایک" غزل کے متعلق دعوی کیا کہ شاہجہان آباد كا كوئى شاعر اگر اس كے مقابلے ميں غزل كہے گا تو ميں اسے قلم رو سخن كا بادشاء تسليم كرون كا ـ بيدل نے اپنے ايك شاكرد احمد عبرت سے كنها كد اس زمین میں غزل کھے ۔ یہ دونوں غزلیں "الذكرة مرآة الخال" میں موجود ہیں ۔ حالات و واقعات بتائے میں کہ شیخ ناصر علی سربندی کے متعلق میرزا بیدل کے سينر مين خاموش جذيه استهلا مستقل طور پر کام کرتا ريا ـ

معترض کئی قسم کے لئے ، ایعش کو بینال کے کے ریش و بروت ہوئے پر اعتراض بھا ، بعض کمیٹے ٹیچ کہ جب خالدان شکل انٹ خان کام کا تمام بیلال کے شاکروں پر مشتمل ہے تو بھر بیدال میں کے الراد کو اپنے عمس اور عادم کر کمیٹے بیں۔ اور بعش کمیٹے بھے کہ بدل کا وزیرہ اساتقہ فارسی کے مطابق تمیں۔

٣٠ مرأة الخيال ؛ ص ٣٨٣ : ٣٨٣ -

⁻ مرأةالخيال ، ص ١٩٠ تا ه . ٣ - كلات الشعرا ، تذكرة بيدل -

⁻ آينيا -r

لیالی غـ خاسب دوالع بر ممّام کا دادان تمکن اور مسکت جواب دیا ـ ربغی کے مسلم میں ایک واقعہ بیش تر ازنی درج کیا جا بڑکا ہے ، دو مزید والدان چھی اللّل کیے جانے ہیں؛ قبلہ ایک اوا کرام ایکر ایکر میں بالکی بر صوار جا رہے تھے ۔ مبدالرجم بالمی ایک شاعر نے مندرجہ ذیل شعر لکھ کڑا 'بالک میں بھینکا :

چہ خطا در خط استاد ازل دید آبا کد بہ اصلاح خط و ریش یہ ناز افتاد است بیدل نے قبالیدیہ یہ جواب لکھ دیا :

مختصر کن بد تفاقل بوس جنگ و جدل مد سر رشته گفیق دراز افتاد است

ایک اور ظریف نے بھی ایک بار لسی طرح کیا ؟ میرزا بیدل عام طور پر دستار کی جائے بلٹھ پر اکتفا کرنے تیے اور ایک موقع پر جنوبی چھوٹی ریش بھی جنوبے پر موجود تھی ۔ اس ظریف نے پاراز کاغذا پر سندربہ ذیل شعر لکھا اور جھوٹر کر چلتا بنا :

> بنثه و ریش سیرزا بیدل چه ٔ ریش و بچه ٔ دستار

جه ریش و بچه دستار جون بی میرزاکی لفلر کاغذ بر بژی ، الیون نے پشت پر بہ رباعی لکھ دی : ای مغز خرد غبار تشویش مباش

ای معر عرب حبار نسویش مباش عاسه و بزرگی اندیش مباش گر یک سرموست آدمیت کافیست

چون خرس ز فرق تا قدم ریش مباش ریش کے سلسلے میں تونوں واقعات سامنے رکھے جائیں تو بیدل کا نقطہ ' نگاہ

روس کے سبب عین موسوں اور مناسب مسلم و اور چین اور ایسان ما دستہ دوہ واضح طور اور انگریوں کے ماشع آ جاتا ہے۔ اسرا کو وکٹرتے انھے کہ مدیرے نے ویال ووٹے کو آنہ دیکھو بائکہ اس بات پر غیر کرو کہ کھارے مظالم کی وجہ سے مطابق خار کس طرح نالان ہے۔ ارایاب قشیق کو وہ کچتے تھے کم ڈاؤم می کا مسئلہ کوٹن ما اتنا ایم ہے جس کے «مثلی تم اس اندر کتب بنی اور دماغ حروی

> و۔ خوش کو ، معارف ، شی ۲۰۰۶ اع -۲- تذکرۂ حمیتی ، ص سے -

کرنے ور اگر دو اگر دو انفی فال میں ہے اول اسٹانی پر انور کروں کی رحیدی کرنے کے دور اگر دور کا کہ دور کے دور ان کے دور کے دور ان کے دور کے دور ان کے دور کے

خاندان نواب شکر اند خال کے احترام کے سلستے میں اعتراض کونے والے شاہبجیان آباد کے ایک تلند داد تھے ۔ جب شاد نے بار بار جبی اعتراض دہراتا شروع کیا تو میرزا بدال کو ایمی طبئی آبا اور ان کی میرزائیٹ نے جذبہ التظام میں یہ بھی نہ سوچا کہ کون میں یات گانتی ہے۔ شاد کو ایک وقعہ اکتابا جس میں

(ایوزینه" متی ناشناس؛ مالدهٔ مفت خواری، خرس غوله، دلک سلساد، انشناس آثار، موچینه" زیارستان، اجتاع عبوب، گنده دیان، هرزه بیان، میان شاید نا مرغوب در بیناه سوچنگهای غیالات فاسد غذول و متکوب باشند ـ ۴۰

وقعے میں اس انداز تفاطیح کے دوؤوں اور مناسب مزاید بالیں بھی تکھیں اور ساتھ ہی کہا میں کہاں کا سلم ہوں ، اگر شکر اللہ خان اور شاکر خان از راہ خاکساری اینے آئی کو میرے شاگرہ کیوں اور سن انعلان کا اظائیار کریں تو سے مہائیں کہ جو لوگ میرے میں ہی ان کی استادی کا دعوے دار ان بھون : 'اور گھ مکائیب این کرم طبیتان یہ ان ای پھر اپنار و احسان مغر 'اور گھ مکائیب این کرم طبیتان یہ ان ایسہ اینار و احسان مغر

به رسد ماه بیس بین حرم عیسان به آن پهند اینار و احسان مشعو عبودیت و زمین بوس باشد فلیر محتاج را در جواب اگر خاک شدن میسر آیاید در آب گشتن چه مانع است ..."

اور آشفتگی اور پروسی مزاج کے سزید اظہار کے بعد وقعد ان العاظ پر مخم کیا : ''اسفیلی ما مضلی بعد ازبن باستغفار باید کوشید وگراند میدانید کد بیدل عبدالقادر است ۔''

۱- رقعات بیدل ، نولکشوری ایڈیشن ـ

قادر مطاق کی صنعت قدرت بیدال کی شد زوری کی صورت میں بھی ظاہر ہوئی آھی اور بیدال کا اسی طرف اشارہ تھا ۔ رقع میں میڈیت سال آکر بھی اچھی طرح واضح کر دیا گیا تھا ۔ مردند بران بیدال فامرت شناس اور مرابعہ دان تھے ۔ جس حیثیت کا انسان تھا بجور ہو کر اس کے ساتھ ویسا ہی سارک کیا ۔

ر در چ تولگری که دم از فاری زند غلط است

یہ مومی کاسٹ چینے تحمد کی بافتد معرزا صاحب نے اپنی تالید میں جب عسجدی، اورشی، مستری، مسمود سدد سالان، تخواجہ سالان وشعرہ کا کلام بیش کیا تو انتقام تحال ان کے معتقد ہو گئے ۔ ان تصرفات سے سالمہ انداز ان اس کا اس اس سال کا انتقاد ہو گئے ۔ ان تصرفات

و خودسان الورمين كريد في ال الإنشاء بدان الرياض المعادية في كل . ال العراق المحتمد المعادية المحتمد المعادية المحتمد المعادية المحتمد المحتمد

رفت، داروں ، اسانڈہ ، عام شعرا اور معترفین کے ساتھ یدل کے تعلقات جس قسم کے آئی ، اس کے مطالعے کے بعد بمین جانے کہ اپنے شاکردوں سے ان کے انعقات کی جو لوعیت تھی اس ہر بھی کچھ دیر کے لیے غور کر این ؟ حالات اور واتنات بنالے بین کہ یدل کے شاکرد میں شکرد نہیں تھے ، بلکد ان

۱- خوش کو ، معارف ، سنی ۱۹۳۲ع -

کے فرزاد ہی ۔ وہ ان کے سائم عافرہ غراص اور جن کے سائم بیرا کے قور ان کے واقع ہے اس کا حقوق ہو ان کی خور اس اور ان کا تقاف ہی اس کرتے میں اس کو ان کی خور اس اور ان کا تقاف ہی ۔ اس کرتے میں اس کا حقوق ہیں جو ان کی خور اس اس کا اس کی حقوق ہیں کہ جن کہ اس کی حقوق ہیں کہ حقوق ہیں کہ اس کی حقوق ہیں کہ حقوق ہیں کہ حقوق ہیں کہ اس کی حقوق ہیں کہ حقوق ہیں

ر بالن کے کام معمولات کو ساتے کہا ہے کہ او یہ سلوم کریا شکل وبالٹ کے ان کہ انکورٹین کے بین کری طبع دفت اول ایک کرنے تھے۔ اللاق کو ایک دوست کران امنامت اور پلاوٹ میں چھالا، مطابق کے ان کے وکو آگا کرنا ، مطابقہ السائی ایک کے مشابق کے ان چھالا اور خاتی اللہ کے انکار کی گئے تھے وکی ان محافظ کے ان کا محافظ کے ان کا محافظ کے ان کے ان کا محافظ کے ان کے ترتیب دواری میں را محافظ کی اس کا کم کر ان کے المواض کے لئے۔ ویوں کہ ان کا بر اس ان کے کام خاتی اور برزگ اول ان کے علوم دوست کا آئید دار چواتا تھا ، اس لے کام خاتی کو ان کے خات ان کا خاتی کا دوراتا تھا ، اس لے کام خاتی کو ان کے خاتی دوست کے اور دوست کے ان اور شا کے خاتی دوست کے دیا کہ دوست کے دوست کی دوست کے دوس

ومعارز ہے۔ قبل کے وہ شاگرد اور لیازنند جو طبقہ 'اسرا سے تعلق رکھتے تھے ، اس لعاظ سے ایک عفرش تعیب بین کہ ان کی شخصیت ، قابلیت اور علوس کے مطابی بدان نے ان کے متعلق تعلمات اکسے جو شلفت اور عبیت ہے لمہاریز بوٹ تھے ۔ عبد عالم کرین تک جن اسرا کو سیات عظیمت کی اتجام دیس

٣- خوشكو ، معارف ، جولائي ٢ م ١٩ وع - مرآة الخيال ، ص ٢٥٣ ، ٣٥٣ -

و۔ خوشکو ، معارف ، مئی ۲۹۶۲ع -

> می در قدحی ، گل بسری ، جام بدستی رنگ چنمی ، موج کلی ، جوش بهاری

یہ مسرور اور شادگام السان کی تصویر اس سے بیٹر اور کیا ہو سکتی ہے ؟ اپنے پاؤند امرا کے الم بیال کے فضات عیت سے طرح کے بین ۔ ولکین اور جذبات پرور ۔ بعض تو لنو تر اور لطاقت بیان کا شابگزار ہیں ۔ ایک نظیم؟ میں عربہ عالیہ شاکر دان کو انتہائی شاعرات العالم میں کمیتے ہیں ، میں میجور آپ کے سفر میں بھی ہر جکد آپ کے ساتھ باہا:

پش میآمد چور جا در ریت برگ کلی
برده بود آلیند از دیدهٔ حبران من
برده بود آلیند از دیدهٔ حبران من
جر بابوس تو بر جا سبزهٔ سر می کشید
جرت یاعدوس تو بر جا سبزهٔ سر می کشید
بر کجا می خورد آوازی بگوش نازک باطیش سرمی کشید آلیا دل تالان من

میر عنایت اللہ شاکر خان پر ایدل بہت سہربان تھے ۔ ان کے متعلق جتنے بھی قطعات میں ، حقیقت ہے آب کوئر سے دہلے ہوئے ہیں اور احساس کی طراوت ہے

ہ۔ کایات صفدری ، قطعات ، ص ج ہے ۔ ہ۔ کلیات صفدری لیز رقعات بیدل ۔

کہ ہر مصرح سے نہایت ہی دل اوارہ طرائے سے آیک رہی ہے۔ ان کی آند گی غرشی میں ایک قطعہ' لکھا ہے۔ اس کے یہ دو شعر بڑھیں : کشی باغ اسیام طور چشم آورد باؤ آئید دو دل دائش جر دردۂ تر پائٹم سر بزالو دائش کائٹ مائٹ ویباد

جشم واکروم چیشی را معبور پاتیم فارسی لامب بین اضاحات کی تشیر برخار کوانسکتل ہے۔ امرا نے خلوص فالی ہے ان کے سلنے الخبار الزائشت کی ادار اس کا حلمہ چیل الدین فوض علمی کل صرت میں ملاء وہال ایسے حسین قطعات لکھ کو چیل نے ان کے لیے کی صرت میں ملاء وہال استراک کے دیے ، جین میں وہ ایک انسان سے ابتالالااد کک عو استراحت روں گے۔

۱- کلیات صفاری ، قطعات ، ص سم ، ۵ م ، ۵۵ -

اور اتنی بی بے غرضی کے ساتھ ہمیں بیدل کے باں اس مرحلے پر دکھائی دبئی ہے - بیدل کا یہ جذبہ ان کے ذہنی ارتفاع ، ان کی روحانی عظمت اور طبع سلیم کا بہت بڑا ثبوت ہے ۔

بدو برسیح بر مرسیح مرف ایک اور پهلوک طرف توجه دے کر بم اپنے
طویل بال کی خدید کے مربی در ان کی فیصت بین قرائف اور طرف کے عاصر
بهان موجود کے ایک میں اگر کے ان کے ان کام میاز کرتا ہے اور کے ان کے مامیر
بهان موجود کے ایک بین ایک رکھا کی ایک میساز کرتا ہے کہ موجود بین غیار الآب یہ
موجود بین اس اس کام اور انسان کو بعد ایک اس کام میساز کے انسان کے بعد الاب کے انسان کے بعد الاب کے انسان کے انسان کے بعد الاب کے انسان کی انسان کے انسان کے انسان کے انسان کے انسان کے انسان کے انسان کی انسان کے انسان کی کار کی کے انسان کے انسان کے انسان کی کے انسان کے انسان کے انسان کے انسان کے انسان کے انسان کی کر انسان کے انسان کے انسان کے ان

نھی ۔ سیخ صاحب کے او راہ نعن اس شاخ نار: نے بھی ظرافت کا پہلو اختیار کیا اور فرمایا :

' است الالباء ، ويت المنطقة ، مراقع الاسماء ، مراقعة الالباء (الالعداء) أن أم تحرك اللاقاع في مراقع الله على المنطقة المنافعة ا

غیبت حسبی فعل زبونت اینست مغرور کیالی و جندونت اینست بعد از ریدن بشست و در رغ مکش از خیشر دین بشو کولت اینست

یہ کسی مولوی کا ذکر نمیر تھا جو مغرور طبع ہونے کے علاوہ غیبت ندمار بھی تھے۔

ہ۔ خوش کو ، معارف ، سٹی جہ ہے ۔ چہ کابیات صفدری ، قطعات ۔

. دورت جمدوی ا معدد

پیدل کو لطف طبع موسیقی کی طرف بھی مائل کر دیا کرتا تھا اور خوش گو کا بیان ہے کہ انہیں فن موسیقی میں بڑی دسترس حاصل تھی ، لیکن یہ ظرافت ، یہ ہزل کوئی اور موسیق کے ساتھ یہ لگاؤ صرف چاشنی طبع کے لیے تھا ۔ پہرحال ان کا وجود اس بات کا ثبوت ہم پہنچاتا ہے ، کہ بیدل اپنی عظمت کے بار گران کے تلے دیے ہوئے نہیں تھے ، بلکہ جس طرح چشمہ صافی سے آپ شیریں لطف خرام کے ساتھ جاری رہتا ہے ، حضرت بیدل کی تمام خوبیاں بھی ان کی نظرت نابغہ سے اسی طبعی روانی کے ساتھ ظاہر ہوتی رہتی تھیں اور بھی ایک

عللم انسان کی سب سے بڑی علاست ہے۔ (مجله ٔ انجمن عربی و فارسی دانش کاه پنجاب ، شی و اگست ، ۱۹۵۹ع)

مزار بيدل

سیرؤا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی کا مزار ان دنوں ا علمی دنیا کی توجہ کا مركز بنا ہوا ہے - بند و ياك اور كابل كے كئى ابل علم اس مسئلے كے متعلق اؤی متالت سے غور کر رہے ہیں ۔ یہ بیدل کی پالیدار عظمت کی دلیل ہے کہ جب کد اکثر خاصر بلند باید شعرا کے تمام حالات زندگی چند صفحات میں سا جاتے ہیں اس شاعر اعظم کی ایک ایک بات طویل بیان چاہتی ہے اور صرف مزار بیدل کے موضوع پر بڑی خامہ فرسائی ہو رہی ہے ۔ میں نے میرزا بیدل کے حالات زندگی دریافت کرنے میں بڑی تحقیق اور جستجو سے کام لیا ہے اور اس سلسلے میں کابل جانے کا اتفاق بھی ہوا ۔ اس لیے اپنی معلومات اہل علم کے سامنے پیش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ ممکن ہے بعض باتیں ایسی لکل آئیں جن لک دوسروں کی رسائی نہ ہو سکی ہو یا کم از کم اس طرح بانی اصحاب کی بہت سی معلومات کی تالید و تصدیق ہو جائے۔ نیز چوںکہ اپنے مقالہ انگریزی میں مزار بیدل کے متعلق میں نے بہت سی تفصیلات نظر الداؤ کر دی تھیں ، اس لیے اس مستقل مضمون میں اب ان کا شامل کر دینا ممکن ہوجائے گا ۔ یہ امر ذہن اِنشین کر لینا ضروری ہے کہ میرزا صاحب مہدوم کے مزار کا تذکرہ لکھنے کے لیے ہمیں اس وقت سے آغاز کراا ہوگا جب وہ متھرا سے شاہجہان آباد مستقل اقامت کے لیے چنچے ہیں ۔ اور بھر آج کل کے ایام تک ان تمام حالات و کوالف کا بیان کر دینا ضروری ہوگا جن ہے کہ مختلف ادوار سی مزار بیدل دو چار رہا ۔ بیان کی اس ترتیب سے الشاءاللہ حقیقت ازخود ظاہر ہو جائے گی ۔

 ۱- ۱۹۵ – ۱۹۵ ع کا بات ہے جب کابل کے بعض اہل تلم ثابت کرنا چاہتے تھے کہ مزار بیدل وہاں ہے ۔ در زمینی که محبت اثری کاشته است گرد او خرمن چندین طپش انهاشته است

لکن چید بعد جائین کا تصب اطال ہوا تر بیدال کی در رواداری اور سے الشقیہ ایس کام اس آئی رحمت میں جو سے ان کا مرحہ افوائی کے متا میں جو ان پریشان کی خات میں گزاؤ ۔ متدال کی گل کیل غیر عفواڈ ہو چک تھی ؛ دن کو میں تیا ادرات کو اور اے مشافات ہے جائیں کے ان اور ان کے ان اور ان اس اس کے ان اس کام اور ان اس اس کی اس کی اس کی مان افزائی اسر کام ایک ایک مسلم عقاب کی صورت انتخار کر گیا ، اس ایے لوگوں وائی افزائی اسر کامل کے افزائی کام کام کی جائے تھی تا تا اور کام کیا اور کامل کے افزائی کر گا۔ اس کا افزائی کر گا۔ اس کام اور کامل کے افزائی کر گا۔ اس کامل کو کی ۔ ان کامل کامل کامل کی جائے تا اور کامل کے افزائی کر گا۔ اس کامل کو کی ۔ ان کامل کامل کی جائے تا اور کامل کے افزائی کر گا۔ اس کامل کی جائے تا اور کامل کے افزائی کر گا۔ اس کامل کی جائے تا ان کامل کی جائے تا ان کامل کی جائے تا ان کامل کی جائے تا کہ کامل کی کامل کی جائے تا کہ کامل کی کامل کی جائے تا کہ کامل کی جائے تا کی خات کی خات کی کامل کی جائے تا کہ کامل کی جائے تا کی خات کی خات کی کامل کی جائے تا کی خات کی خات

اس طرح میرزا صاحب اینے کئے کے ساتھ یہ چادی آخر ہیں ، و مطابق ۱۳ شی ، ۱۹ مو کو دیل وارد ہوئے ۔ وہاں چنجنے کے بعد انھوں کے النبی عبد اولیت شکراتھ شان کو ایک وقد انکہا ، جو ان دوئن برباک کی طرف جائوں کی سرکوی میں مصروف تھے ۔ بال اسور کے علاوہ اس تاریخی وقعے میں انھوں کے ایک تو متهرا کے ترک کرنے کی وجہ لکھی : ''قربالہ رسا ! چسب القلاب احوالی عالم خاصہ تہلکہ' لواح اسلام آباد کہ دورن ایام النوس صاحب تعراف ہم دوان سرزین نے مقرق ایست الا یہ طرفائی کے دست و بایا جہ رسد ۔ معاون نقش ایزدی را شامل حال خریرت مال الدیشیدی یا ایکستہ چند

که بار گردن ژندگی آند ، رخت سلامتی بیرون کشید و بست و پفتم جادی الآخر داخل دارالخلافت گردید

اور اُبِنَّے وَرُودِ کی وجہ بیان کرنے کے بعد یہ بعد لکھا کہ اب زندگ کے بابی ایام بیس دارالعلاقہ میں گوارنے کا ارادہ ہے ۔ اس لیے ایک مستقل سکان کا انتظام ضروری ہے ۔ فرسانے بین :

"برویند ارزق نقر در بعد حال و بعد جا سین و دطر راست . اما آتمان جمعت بریشان مقارد و تا بعیس اگر درزن سوال موضی آثار دویا با اب شهر به سیوایت در اشاق کتابه یا انکیاء انتجاز کیاباد ، ما یش مدت مهایی کد از اظرائیزی غض است یه تشویل تمور کارد را در دار آگر استان اطاح بدلل ا دور اصلی بر لکردد دادن اوش اند واسعه زاییر باقی براه بولانی

> نمد عمرم چون نک. بیدل مجیرانی گزشت گوشه چشمی ند شد بیدا که جا بیدا کم

 دیلی میں مناسب اور موڑوں مکان نہ مل سکا تو یہ مرد آزاد لازماً اپنے خیال کو عملی جامہ چنائے کا اور یہ نعمت عالممنی ہمیشہ کے لیے ہاتھ سے جاتی رہے گی ۔

بدارن قراب مکران شان او ان آخر رائد قرآب عاکر شان نے ایک خیاب می موزوں مکان افخار کی لیا ۔ بیل امیر افزائیدوں کے انگروں نے انکہ ایک اگر شان اور دونیا کے بنا کے کاربی جو ۔ انک کرم ان کی انشری داخریات اور ان کا اگر مکران مگر چیال امساس بازان بینی ان کرم ان کی انشری داخریات اور ان کا اگر مکران مگر چیال امساس بازان بینی ان جدال جدرہ انہیں مل گیا ۔ ان کے مزوز ماکرد اور وابی بندرا بین دائس شوشکو جدال جدرہ انہیں مل گیا ۔ ان کے مزوز ماکرد اور وابی بندرا بین دائس شوشکو جدیل کہ کہ و دیو ایک بازا اور جیش بدال جی بازادیان کا عرف حاصل ہوا ،

ینه میں تعمیمے ہیں : " بدارالخلافہ" شاہجہان آباد رسیدہ کتبج عزلت گرید ۔ نواب شاک خان ہ ندارہ "کا انت کا نہ بدن دیا ہو ان میں ما

شاکر خان و نواب شکراند خان بیرون دیلی دروازه و شهیر پناه در محله کمیکریان بر کشار گذر کمهاف لطف علی حویلی میلغ پنج بزار رویبه خریله نفر کود - دو رویبه یومیه مقرر کردند که تما روز مرک به ایشان می رسید - بقیه" عمر در آن مکان بفرانم تما روز مرک به ایشان می رسید - بقیه" عمر در آن مکان بفرانم

سى و شش سال اوقات عزيز بسر يرد "'

موشر کے اس بیان ہے وہ بنا جائے کی بربان دائیں کے برائی کے برائی بربان کے اس بیان کے اس بیان کے اس بیان کے اس بی بین بالکر کی ہی اس بیان کی بین بیان کی بین بین بیان کی بین بین بیان کی بین کے مثلات میں بین بین کہ میں بین بین کہ میں اس بیان کی بین بین بین میں بین بین میں اس بین بین میں بین میں دستی کی بین ہی کہ اس بین میں دستی کی بین بین میں دستی بین بین میں دستی بین بین در میں بین میں دستی بین بین در میں بین میں دستی بین بین در میں بین میں دستی میں دیا دور میں دیا میں دیا دیا ہے دیا جہ دیا گیا تھا تھی میں دیا دیا ہے دیا دیا گیا دیا جائے میں دیا ہے دیا دیا ہے دیا گیا تھی میں دیا ہے دیا گیا دیا ہے دیا دیا ہے دیا دیا گیا دیا ہے دیا

دیدی که چه بها شاه گرامی کردند صد جور و جاما ز راه خامی کردند تاریخ چو از خرد جستم فرمود سادات بدوی کمک حرامی کبردلد

"قامه تخصر در سال بازد. برار و سی و سوم در ایابیکد ابرالتح "قامه الدین چه شاه بادشا شازی پر سادات بازی مظاهر و سنصور شاه خطرت پیدا را در سامه می مارشت چه روی داد بدم پنج شنبه چهمارم ساه صفر شش گوژی روز پرآمده بیا کے وجی در فوت آتی زنده بیخی سرمدی از آشیادا تر بال و بر ایناک وجی در سرا تکانل ضرید می شیل بیان ادامت و دوسال حقید ا

کامیاب گردید ـ رحمه الله علیه آ^ن خوشگو نے اس موقع پر دو تاریخین کمیں ـ ایک ثو یه مادة تاریخ تها :

حوص ہو ہے اس موجم پر دو دارجین تنہیں ۔ ایک دو یہ مادہ دارج تھ: یوم پنج شنبہ جہارم ماہ صفر اور دوسری منفرجہ ذیل رہاعی تھی :

افسوس کد بیدل از جهان روی بهت وان جوهر پاک در تد خاک نجفت خوشگو چو ز عقل کرد تاریخ سوال "از عبالم رفت میرزا بیدل" گفت ۱۳۳۳ سراح الدین علی خان آززو ، عطاء اشہ عطا اور دیگر شاگردان بیدل نے بھی تارشن کمیں -

میرزا مرحوم کو ان کی خوابش کے مطابق اپنے گھر کے صحن میں بی دان کیا گیا۔ خوشکو کہتے ہیں :

" موسدو مہے ہیں : "در بہان حوبلی" اقامت گاہ کہ چبوترہ برائے قبر خدود از مدت

دہ سال راست کردہ بودند بخاک سپردند ۔'' خوشگو کے اس بیان کی تالید تمام تذکرہ نویس کرتے ہیں ۔ سپر خلام علی

خوشکو کے اس بیان فی ثالید کام تدثرہ تویس کرتے ہیں۔ میں علام علی آزاد بلکرامی جو ۱۹۱۶ء میں بیدا ہوئے اور اس لحاظ سے بیدل کے ہم عصر ہیں : اینر لذکرۂ سرو آزاد میں تحرار کرتے ہیں :

"(بیدل) در صحن خانه خود مدقون گردید"

اننے تذکرہ انتزالہ اطارہ اس بھی وہ اپنے اسی بیان کا اطادہ کرتے ہیں۔ انتدارہ علمی موبدال کے کاکر تقیے اور مہ ورہ میں فوت ہوئے ، النے قام سے ایک امرار جھوڑ کے بین ، جو ، وولانا لاکٹر، تین شامع صاحب کے پیاس ہے ا ہو مرکز کا نکس اندوں کے اورائٹ کالج میکزین بابت سامہ نومبر جمہ وج میں شاتح کرایا تھا ؛ اس میں درج ہے : [

''در سال یک بزار و یک صد و سی و سد ودیعت حیات سپردند و در صحن حوالی بیوتت قبر ایشان است ـ''

و در صف طوی پیوف جر بهدان الله عدی است محمل مسال مین مکمل مسال مین مکمل

کیا ، وہ بھی رقم طراز ہیں : ''(بیدل) در صحن سکان خودش ہر اب آب جون مدفون شد ۔''

مشروبہ الا کمام بیانات نے مؤار بیدال کا علی وقوع متمین ہو گیا ہے۔ داور داران اور اسم بات کے ادارہ دارانے جما کے کشارے ، کھیکریوں کے علم بین اللہ علی دروال کے حسن بیدال دانی وجہ ان مشتقیدات کی ساتھ مرکز کو ان کی امرکز اب بین اداران کیا جا سکتا ہے۔ اس وف ان کی واقت پائے من صوری کے اصافاط میں جرب میں اس کر 18 ہے۔ مربعا اللہ کا درجہ اس کا درجہ ان گور وقت پائے علم اس طوران مرج میں ان کی امر کے السائٹ مکنی طور بیس کیوں دید اس میں موادل مورج میں ان کی بر کے السائٹ مکنی طور بیس کیوں دید اس

إ- يه مقاله لكها كيا تو مولانا مجد شفيع زند. تهي ـ

چکے ہوں ، صاحب تلاش دہلی ایسے شہیر میں اس کا محل وقوع اب بھی ڈھولڈ حکتا ہے ۔ لیکن بعیں تو یہ دیکھتا ہے کہ تناریخی نقطۂ لگاہ سے بیدل کا موار کی اداوار میں نے گزرا ۔ یہ بیبان بڑا بھیرت افدوز ہے اور اس میں کئی عبرایں نیان میں ۔

بیدل کی وفدات دارالخلاف دیلی کا ایک معمولی سانحہ نہ تھی ۔ امرا ، شعرا اور عوام الناس میں ایک تہلکہ رونما ہو گیا ۔ سب لــوک اس بلند شخصیت والے انسان کرو ہاتھوں سے کھو کر سخت غم زدہ تھے ، جو علم و فضل ، حکمت و تصوف ، ادب و شعر ، اخلاق و کردار کی ان تمام روایات کا زندہ پیکر تھا ، جو فكر الساني نے اس وقت تك قائم كى تھيں ۔ لكابين اب اس مرد كامل كو ڈھونڈتي تھی ، جبو شجاعت و بعث میں رستم زساں تھا ، جذب و شوق کے اعتبار سے بایزید وقت ، مسائل تصوف کو زبان شعر میں بیان کرنے کے لحاظ سے اپنے عہد کا ستائی ؓ ، فارسی زبان کا ابن العربی ؓ، زبان پر قدرت رکھنے کے اعتبار سے خاقانی دوران ، حسن بیان میں سعدی زمان ، درد و سوز سے حافظ کی طمرح لبریز ، لطافت ذوق کے لحاظ سے بے مثل و بے نظیر ، استغناء اور کسردار کی باندی کے خیال سے حکامے یوانان کا مثبل ، دقت نظری میں فکر بندی کا بروز اور روسی " کی طرح تشهیت کا زندہ 'توفد ۔ اور بھر ان تمام صفات عالیہ اور اس عظمت کے باوجود شهایت بی متواضع اور منکسر العزاج ، امیر و غمریب کا عمکسار ، محتاجوں اور مسكينون كا يم درد ، مسلم اور يندو كا دوست . خوش كو ابني مندرجد يالا رباعي میں انہیں 'جوہر باک' کہتے ہیں ، یعنی تمام خوبیوں کا نمایت ہی پاکیزہ نجوڑ ۔ ایک اور موقع اور کہنے ہیں :

الهم جامعین گرافت ، حسن اشلاق ، بزرگ و پدواری ، شکفتگی و رسائی ، تیز نهیمی و زود رسی ، و الداز سعن گذن و آدامیر معاشرت و حسن سلوک و دیگر خصائل السانی بعجد وی

کہتے ہیں : ''تختہ' پیشانی وسیع داشتہ کہ گوئی قلم تقدیر جمیع کہالات

انسانی برو مراسم کرده ۴۰۰

بھڑا ہو اس مونگر کے آیا آخیہ اور موندوں میں مورود ہے ہیں میں مورود کے دیں کہ اس موندوں کے دیا تھا۔ آخا ۔ آس مون میں ایک آخر کے اس مونا ہو انتہا اس کی اعلان ہے موند موندوں اس کہ ان کہ ان کا موند میں اس کے اس موندوں کے اس موندوں کے اس موندوں کی دولان موندوں کی دولان موندوں کی دولان موندوں کی دولان موندوں کے دولان موندوں کے دولان کے اس کا موندوں کی دولان کے اس کے دولان کیا ہے اس کہ موندوں کے دولان کے دولان کے دولان کے دولان کے دولان کے دولان کیا ہے دولان کے دو

نھی سرچود ہوتا تیا۔ عما کا نام ''بولاس' تھا جس کا مطلب ہے شاخ ناڑک _ اس ''شاخ نازگ'' کا وزان دہ سر شاہجہانی تھا ۔ مشہوط پہنچ رکھنے والے لوگ دواوں ہاتھوں ہے بزور کام آٹھا سکتے تھے ۔ خوشکو لکھتے ہیں :

'' لئکن کسی حمل بر اغراق و مسالف کند بماید که بیماید و به چشم عبرت بین سلاحظه' قدرت قادر قوی نماید : بیا بسم الله اینک گری و میدان'' تون قال في عيرين طرح الفي مولو امي وال الإيام عامكا يجه به إنك في المراقب من يون يون يون الإيام عامكا يجه به إنك في المواقب عن يون يون يون يون من المواقب عن المراقب في الورقائل و في المواقب للما يون يون المواقب في الورقائل المواقب في المواقب

السنت الالبياء ، زينت الصلحاء ، مولس الاعملى ، ممد الضعفاء ،

دافع الاعداء ۔'' اور اس کے بعد فرمایا کہ شر اعداء کے دفعیر کے لیے مضبوط عصا چاہیے ۔ یہ واقعہ جب ہوا ہے ، میرزا صاحب کی عمر ستر سال سے یقیناً متجاوز تھی ۔

''چشم بد تفرته ازان مجمع رنگین دور بــاد'' مجمع رنگین کی ترکیب اس مجلس کی بیئت اور حقیقت کو اچھی طسرح واضح

کو ران ہے -

ہ۔ سیرزا صاحب دیلی میں مستقل طور پر جم سال کی عمر میں رہائش پزیر ہوئے اور بھر وہاں شیخ کبیر سے متواتر نیس سال تک ملاقات ہوتی رہی۔ بیدل کی زندگی میں ان کی مجالس شبینہ نے شعر نہمی اور شعر گوئی کا اعلیٰ دوجے کا مذاق پیدا کرنے میں جو مسیحائ اثر ذکھایا ہے ، اسی کے زار لظر لااء سکھراج سبقت شاگرد بیدل نے متدرجہ ذیل رہاعی کمپی تھی !

ر پیس سے مصوری دیں وہشی عمیر آن ذات اید قدرت تنزید مقام عبدالقادر کمبود تشبیش نام شد زائدہ یکی بہر مسیحائی دین آمد دگر آکنون ہی احیای کلام

فرماتے ہیں ایک جمالاتو رسیحائی فین کے لیے پیدا ہوئے اور اب دوسرے
امامے کام کے لیے شرف کل کیوں ۔ لیکن اس میس بیدائی اورفادہ اور امنے
کے بعد بدانامہ کر دیا ہے جا ام ہوگا جمہ سی طبح موطائے کرائے کے توزیک
حضرت عبداللاتو جائی اپنے وصال کے بعد امنی روحائی لربیت اوسائے ہیں، جناب
حضرت عبداللاتو جائی امنی علائی طرفا جائے کے بعد عرس کے فوجھ شعر و شامری
کو زائی گذشتہ کا موجب اللہ ہوئے کے

نواب درگاہ قلی خان مزار بیدل کے متعلق ایک عجیب فقرہ لکھتے ہیں :

الربت موزون ایشان در دېلي کمنه در محوطه مختصر برنگ معني خاص در الفاظ رنگین واقع شده ..."

اس قفرے کا ایسک ایسک لفظ معنی خیز ہے اور اس حقیقت کی طبرف بلیغ اشارہ کر رہا ہے کہ تربت بیدل کی غور و پرداخت ان کے نیازمند بڑی توجہ اور اپتهام سے کیا کرنے تھے۔ اس قدرے کو پؤھنے سے ذین سیں یہ تنشہ ابھرتا ہے کہ ایک مختصر سی مگر خوب صورت حویلی تھی ، جس کو آراستہ کرنے کے لیے ڈوق جال کا اظہار بڑی ادا شناسی سے کیا گیا تھا ۔ اس کے وسط میں تربت تھی جس کا تعوید اور رلک و روشن اپنے حسین ساحول سے ایسی مناسبت رکھتا تھا گویا الفاظ رنگیں میں معنی پاکیزہ اپنی آب و تاب دکھا رہا ہے۔ اسی لیے ثربت کا لفظ زبان پر لائے ہی نواب موصوف کا خیال مماً اس کی موزونیت کی طرف منتقل ہوگیا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ مزار بیدل ان دنوں اپنے بورے جال و جلال کا اظہار كر ريا تها اور اگرچه اس كاكوئي گنبد تعمير نهين كرايا گيا تها ، تابيم مزار اور اس کا ماحول دونوں مغل آرٹ کا ایک دل کش نمونہ تھے۔

تواب درگاہ قلی خان عرس بینل کا ذکر کسرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں دیکھا حال بیان کر رہے ہیں اور وہاں طبیعت کو جو سرور حاصل ہوا تھا ؛ اس کا اظمار کر رہے ہیں اور آلکھوں دیکھنے میں شک ہی کیا ہے۔ لظام الملک ایسا معتقد اور مداح بیبدل دیلی میں موجود ہو اور عمرس میں اپنے رفقاء کے ساتھ حصہ لد لے ، یہ کیسے ممکن ہے ۔ تاریخ جہاں کشامے نادری کے مطالعے سے بتا چلتما ہے کہ اسادر شاہ ے صفر ١١٥٦ء کرو نباہ جہان آباد سیں ستاون روز تیام کے بعد سرہند کے راستے واپس لوٹا ۔ الٰہذا اس تاریخ سے پہلے نظام الملک کے شاہ جمہان آباد کو خبر بناد کمنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لیے ج ، ہم صفر ۱۵۰ ہ ہ کو جب کہ عرس ببدل منایا گیا ہوگا ، نظام الملک وہیں دارالخلانے میں موجود ٹھا ۔ علاوہ بریں تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ لظامالملک المادر شاہ کی مراجعت کے بعد کم و بیش ڈیڑھ سال تک دہلی میں رہا ، اس لیے تواب درگاہ قلی خان کا بیان بالکل عینی شہادت پر مبنی ہے۔

لواب صاحب لکھتے ہیں کہ ماہ صفر کی تیسری تاریخ کو عرس منایا جاتا ہے۔

بیدل کے تلامذہ اور شہر کے تمام موزوں طبع لـوگ ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے جمع ہونے ہیں۔ قبر کے اردگرد مجلس ترتیب دی جاتی ہے۔ ان کا کلیات جو بڑا خوشخط لکھا ہوا ہے ، ملتے کے درمیان رکھ لیا جاتا ہے ۔ شعر خوانی کا افتتاح اسی میں سے ہوتا ہے - کلیات کے عنوان پر مشرجہ ذیل رہامی مرتوم ہے : افتتاح اسی میں سے ہوتا ہے ایک شخص تو ارشاد بزربر

اے البتہ طبع تو ارشاد پزیر در کسب فنوائد ننائی تفصیر مجموعہ فکر ما صلاح عام است سیری کن و سعت تسلی بر گیر

اس کے بعد تمام شعراء کی طرف سے علنی قدر حراتب اپنے ٹاؤہ افکار حافرین ر بھلس کی خدمت میں بیش کیے جاتے ہیں۔ غول خوانی کی ابتدا بیدل کے شاگر رشید مغنی باب خال کے کلام سے ہوئی ہے اور :

" حلاوت طبرقد مجمول می پیوندد و البساط نماص محضار عاید می گردد ..."

اواپ ماسی مزید لکتیج بین کدیبال کے برادر زادہ بجدسید جو معتی برگاند کی طرح میزاز کی اسب مستوی سے بھائد بین ما مانیزین عبلس کی خاطر اورائم اور شعب و دواخ کا انتظام کرنے میں بادری مستفی اور موزیری کا المباراتر کی المباراتر کرنے بری - میزاز کا جمع کی میشت کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کا تمام تر دار وسامار ان معاجد اور حبوب کی فروخت پر ہے ، مین کی انقراع میزاز بیدال کے گی تھی

سطور طاق میں مدی پاید مثل کا ذکر آیا ہے ۔ ان کا مکتل امام کی پد سنی پاید خان ہے اور تخشین شامد رتھا ۔ آزاد اینگرانی اور مؤتورک نے بھی ان کا ذکر کیا ہے ۔ انہیں بطال کے ساکوروں میں امتیاز مامان بلیاء میروزا کو ان این ازائی میٹ تھی ۔ میرازا کی وفات کے بعد منفی پاید بادان کے متعلق کی خدمت اور پائٹلان کے حرکے دیے جب جب کے انداز میں امان کے انداز میں میں میں امان کے متعلق کی خدمت کا پائٹلانہ بدوری شامن گرم روا - ان کی وضاف ہے وہ جب وہوا ۔ اس طرح میں

مزار بیدل کے حالات قلم بند کرتے ہوئے اس سال تک پنج چاتے ہیں۔ عربی بیدل کے مسلمے میں تواپ درگاہ اگل خان سراج الدین علی خان آرزہ کا ذکر بھی کرنے میں اور کجھی ہی کہ مشاقاتان دید کو ان کی زیبارت التاقیم طور پر امیس ہوتی ہے مگر عرس کے روز بدل کی اسبحہ شاگردی کی بتا پر خاص طور پر ایزم آرا ہوا کرنے میں اور ایک عمالے کو اپنے چاکورہ فاقل ہے سستیفی اور منون احسان کیا کرتے ہیں ۔ خود شمان آرزو نے اپنے تذکرہ 'عیم النقائس' میں عرس ایدل کا ذکر کیا ہے ۔ کہتے ہیں : ''کلیاتش روز وفات او کہ چہارم از شہر صغر باشد و ہمیں تاریخ

" کابانش روز وفات او ده چهارم از شهر صفر باشد و پسین تاریخ وفات اوست و مردم پندوستان آن روز چراغان کنند و طعام پخت. خلایق دیند و عرس نامند پیوسته زیارت کرده سی شود ."

صرح میں۔ بیدل کے ایک اور ممتاز شاگرد الند وام مخلص بھی عرس کا ذکر اپنی مذکورہ بالا تحریر میں کرنے ہیں ۔

'' قبر ایشان زیـارت گاه معتقـدان و پر سال محفل عــرس منعقد می شود ــ''

سی میں دو۔ میں کے افد زیارت کہ کا اسالہ کہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ علی ضما اعلی کے افدار کیا جائے ہیں اس کرنے کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ علی رومانیے کے بھی اقال اسے میں امراز ویا جرافت کر نکے اور اشام شہد میں اس انسی تحریح کا بجائی اس میں میں میں اس میں اس کے اس میں اس کے اس کی اور میں اس کے اس کی بیان کی اس آیہ لئیجہ المذکرتے ہیں کہ بیدل کی وفات کے بعد ان کے صرس کی تلزیبات میں کم از کم تیتیں ہوائیس سال لک خود ان کے شاگرد حصہ لئے رہے۔ یم نے معداً عرصہ کم رکھا ہے کون کہ خان آزار اینی زاندگی کے آخری ایام میں دیلی کو خیران کمیہ گئے تھے ۔

لیکن شاگردوں کے فوت ہو جانے کے باوجود عرس بیدل برابر جاری رہا۔ ان کے سجادہ لشین جد سعید کا ذکر بعد میں کوئی تذکرہ نگار نہیں کرتے۔معلوم ہوتا ہے ، فـوت ہو گئے ہوں کے یـا سیاسی افـرانفری سے خوف زدہ ہو کـر چلے گئے ہوں کے ۔ ان کی اولاد میں سے آردو زبان کے ایسک شاعبر میرزا فضل اللہ کا ذکر مجموعہ الغز میں ملتبا ہے ، جو پہانی بت کے متوطن تھر ۔ تمکن سے میرزا پد سعید بیا ان کے اخلاف دہلی کے سیاسی انقلابات سے ڈر کے پیاتی پت ہجرت کر گئے ہوں ۔ جہاں تک عبرس کا تعلق ہے ، یہ کم و بیش مزید بس سال تک ضرور جاری رہا ۔ غلام علی آزاد بلگرامی نے اپنا لذکرہ انفزالہ عامرہ الدید میں مکمل کیا ۔ اس میں وہ عبرس بیندل کا ذکر کسرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انھوں نے دیوان بیدل کا نسخہ اس کابات سے نقل کیا ہوا غریدا ، جو مزار بیدل ار موجود رہشا لھا۔ آزاد بلگرامی میر عبدالولی سورتی کی زبانی بیدل کی ایک کراست کا بھی ذکر کرتے ہیں ۔ سرو آزاد میں درج ہے کہ میر صاحب موصوف شابجهان آباد مين پيلي بار . ٢ جادي الاول ١٩٣٠ ه كو چنجي بين - اس ليم عرس بیدل میں وہ ب ، بہ صفر ١١٩٥ه سے پہلے شامل نہیں ہو سکتے۔میر صاحب کا بیان ہےکہ عرس کے موقع پر بیدل کی قبر پرگیا ، شاہجھان آباد کے تمام شعرا جمع تھے۔ میرزا کا کایات حسب معمول لائے تھے اور مجلس میں کھولے بیٹھے لھے - اس لیت سے کہ آیا میرزا مرحوم کو ہاری آمد کا علم بھی ہے یا نہیں ، میں نے کایات کو کھولا ۔ پہلے صفحے پر ابتد میں یہ مطلع تھا :

و مهود - پیچ صفح پر ایند میں یہ عظم طها: چه ملدار خون در عدم خورده باشم کد بر خاکم آئی و من مرده باشم

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے، انافر شاہ م عقوب میں جو اس موجہ وابس چیٹ اپنے قبام دیلی کے دوران میں ارتخاب خون روزی کے علاوہ انھوں نے بعوشان کی دوران میں جو دوران میں ارتخاب خون روزی کے علاوہ انھوں نے وی نے اندازہ تور دچوارٹ میں ایس ایس ایس کے ساتھ اس ممام دولت کے شار کے سلیلے میں لکھتا ہے: ("خامل بحر و کافی نظریف زین و سیمین و اداق و اسباب مرصع بجوار کین و اجتاس نفیسہ چنداں بقام ضیط در آمد کہ عاسیان اوبام و دلائر لیسان العبام از حصورا احصاری آن عاجر آمداند ۔ از آئیسلہ تفت طاقی بود ۔"

اور میزا عدر لیے سودا کی باہمی چنفش سے تارخ ادب آردو کے کمام طالب علم خوبی آگا دیں۔ عرس بیدل پر مولانا لدرت نے جرزا سودا کی چھو میں ایک قارسی غزل بڑھی۔ آپ حیات کے بیان سے الدازہ لگاتے ہوئے ہم کب سکتے ہیں کہ اس کا مطلع پر تھا :

خون معنی تا رفیع باده بیما ریخت. آبروی رخت. از جوش سودا رخت.

میرزا سودا نے اس غزل کو غنس کرتے تدرت کشمیری پر آلٹ دیا اور اس غریب کی ہجو میں ایک اور نمس بھی کہا جس کے متدرجہ فیل بند میں عرص پیدل کا ذکر ہے:

ایسی غزل کا عرس میں تم سے جو انصرام ہو بحر میں جس کی ہر طرح شبہ خاص و عام ہو تقطیع اس کی جس کے صبح سے تا بشام ہو

اس کی طرف سے آخرش تم کو جی بیام ہو گیوڑے کو دو تہ دو لگام منہ کو تنک لگام دو تا معمد کے میں شرحالات و بالنہ اس کے تنا ہے اور دو

آآپ حیات میں دیے ہوئے حالات و واقعات کی بتا پر بارا خیال ہے کہ میرزا صواد دایل کے حالات سے تک آگر ہر 1 رہ مجے لک بیکٹ دیلی سے لگئے۔ پہلے شمخ آباد چینے اور بھر لکھنو گئے جیاں بٹول خواجہ نیور حیص دیلی کی چار سے ادم سخن آرات یہ وروں نے اس کا مطالب یہ یہ ورسکا ہے کہ مدارہ مطابق رعے اخ تک باراے ایاس عرس بیال مائے جائے کے شواید

موجود ہیں۔ لیکن جب عرص مثلث والے ہی جان بجائے کی خاطر دیلی سے بھاگے جا رہے لئے ، عرص کمیے تاتم رہتا ۔ اس لیے جب غالام بعدائی مصحفی نے 1913ء بدینی باوجوں صدی بجری کے انتتام پر اپنا لذکرہ عقد ٹریا لکھا تو تربت پیدل کا ڈکر ٹرکے چوٹے لکھتے ہیں۔

[۔] لگ بھگ سے مراد یہ ہے کہ کئی سال چلے حودا ۱۱۸۵ھ یا ۱۱۸۹ء میں فرخ آباد سے فیض آباد گئے۔ ۱۱۸۸ھ یا ۱۹۹،۵ میں لکھنڈ آئے۔

⁻ رسالد اردو ، جنوری ۱۹۵۸ع ، ص ۵۲ -

اور کمپریں ہے بھی یا نہیں۔ ایک اعلائی درج کے شاعر، فلسنی اور صوفی کی قبر کا یہ انجام فزا انسوس الک ہے۔ لیکن انسوس کرنے یا آگے فوضی بجائے ہمیں تقوری دیر کے لیے میں بیدال کی ایست بر خور کر لبتا جائے۔ بیدال دیل میں سنٹل طوز پر سکرات ایوار رینے کے لیے ہے۔ ، ہم میں

وارد ہوئے اور ۱۱۳۳ میں آپ کی وفات ہوئی ۔ یعنی کوئی ہے سال لگاتار ، سکن بیدل دادادگان شعر و سطن کا مرجع بنا وہا ۔ اس طویل ملت سیں اؤے بڑے باکال لوگوں نے بیدل ایسے بے تظیر استاد من سے استفادہ کیا۔ آپ کے سینکڑوں شاگرد ٹھے اور آپ کا دولت کدہ صحیح معنوں میں ایک عظیم دارالتربیت تھا ، جس نے اچھے اچھے اہل فن بیدا کیے ۔ سعداللہ کلشن ، خان آرزو ، تظام الملک ، الند رام مخلص ، خوشگو وغیرہ وغیرہ تمام ماہرین فن بہیں کے تربیت یافتہ لھے اور بھر جب بیدل فوت ہوئے تو ان کے مزار مقدس نے وہی حیثیت الهنيار كر لى ، جو پہلے ان كے مبارك مسكن كو حاصل تھى ۔ اگر ہم ميرزا سودا کے دہلی سے روانگی کے سال کو عرس بیدل کا آخری سال فرض کر این تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ من سال کے طویل عرصے تک مزار بیدل شعرائے دہلی کی تربیت گاہ بنا رہا جہاں دیلی بھر کے شعراء جمع بونے تھے ، ایک فلیدالنظیر اجتاع ہو جایا کرتا تھا اور شعر و سخن کی بڑی گہر روانق محقل منعقد ہوا کرتی تھی جس میں 'کلیات بیدل' سے استفادے کو بیش از بیش اہمیت دی جاتی تھی۔ اس کا مزید مطلب یہ ہوا کہ ، و ، و م سے لے کر ، و ، و ، و ک یمنی نوے سال تک دیلی میں شعر و سخن کے لحاظ سے بیدل کے اثرات باناعدگی سے نفوذ کرتے رہے۔ ضناً اس بات کی طرف بھی ٹوجہ دینا ضروری ہے کہ پہلے سادات باربد کی شورش اور بعد سین ملکی افراتفری کی وجد سے بندوستان بھر سے ایل کمال بالخصوص مشرق اور جنوب سے بجرت کرکے دیلی میں جمع ہو گئے تھے -دوسرے الفاظ میں ان باکال لوگوں کے ایک ہی مرکز پر جمع ہو جانے کی وجد سے بزم تیموریہ منتشر ہونے سے چلے ایک دامہ بڑی اُپر روانی بن گئی اور جوں کہ ایک ستقل ادارے کی وجہ سے بیدل کے اثرات کی اشاعت ہو رہی تھی اس لیے محال نظر آتا ہے کہ کوئی ادیب یا شاعر بیدل سے متاثر لد ہوا ہو -بھی وجہ ہےکہ جب ایران سے شرخ علی حزیں پندوستان وارد ہوئے تو الھوں نے بدل کو شعر و سعن کے میدان میں غالب دیکھا اور ان کے اثر کی بعد گیری کو کم کرنے کے لیے ان کے الداز بیان پر شدید اعتراضات کیے جن کا مسکت جواب

خان آرزو نے اپنے رسالہ 'داد سخن' میں دیا ۔

بدل کے کم و بیش نود سالہ اثرات کے سلسلے میں اب ہم ذرا زیادہ گھرائی میں جائیں گے اور ایسے لٹانج سے روشناس ہوں گے جن کی طرف جت کم ترجہ دی گئی ہے۔ مختصر الفاظ میں بیدل کی وجہ سے قائم شدہ بزم سخن ہی وہ گہوارہ ہے جس میں زبان اردو نے اپنا عبوری دور گزارا اور ولی دکنی اور ان کے مکتب سخن کے شعراء کے مقابلے میں دہلی کے شعرامے آردو کی زبان اگر یک لخت اس ندر صاف اور فصیح ہو جاتی ہے تو وہ اسی بزم سخن کی بدولت ہے ۔ بیدل کی حسین اور دل ہزیر تراکیب ، آن کی تشبیات اور استعارے ایسا سرمایہ بین جن سے اس دور میں اردو نے قصاحت و بلاغت کا ایک گران مایہ خزاقہ حاصل کیا ۔ اور یہ کہنا ہے جا نہیں کہ بڑی حد تک اسی بنا ہر دہلی کی زبان کو آردوے معالی کا عطاب ملا اور دہلی آردو زبان کی اُکسال بنی اور لئی نئی تراکیب اور نئی نئی اصطلامیں ایجاد و اختراع ہوئیں ۔ دیلی کے لکسال ہونے کے متعلق یہ خود مولانا عجد حسین کا دعوی ہے ۔

مولانا مجد حسين آزاد طبعاً بيدل کے خلاف تھے ۔ اُن کے قيم شعور ميں ذوق اور غالب کی باہمی رقابت کے رستے بیدل سے نفرت کا جذبہ جاگزیں ہو گیا تھا۔ نحالب کو عظیم شاعر قرار دیتے ہوئے بھی وہ صبحح معنوں میں ان کی عظمت کے قائل نظر نہیں آنے اور اسی عتیدے کی بنا ہر وہ غالب کے تمام تر استام کی ڈسہ داری بدل پر عاید کرتے قالم آتے ہیں اگرچہ یہ حقیقت سے کد غالب نے

''ااردر کا درغت آگرچہ منسکرت اور بھائنا کی ۔رزمین میں آگا محکر قابوں کی بوا میں سرسیز ہوا ہے۔ البعد سنگلی یہ بول کی بیدا اور قابط میل کا آزانہ قربت کرچا گا تا ان کا تعد معتقد بائی تھے۔ وہ اعتدارہ اور تشہد کے لفات ہے سست تھے اس واسطے گیا آردو بھائنا میں استدارہ اور تشہد کا دہا

النظ اللها، أو الكوياً لكن كر مولانا آزاد مهجوم جو تناخ الهذ كريت بين ان في طرف اشار بازار بقال اللهان سطور مين كر ديا كما ج - بهارا مدما تو يد ج كمه خود آلهي كي زبان سے بيشل كے ان اثرات كي تعرف و توسيف مني جائے _ الها جامات بين آكے بيل كر فوالے بين :

بیدل کے معتدوں کے ذریعے آودو زبان نے بیدل سے جو فائدہ حاصل کیا مولانا آؤاد کس بلاغت سے اس کا اعتراف کرتے ہیں ۔

بیدل فارسی زبان کے شاعر تھے ، لیکن وہ بہار میں رہتے ہوئے اپنے عہدر طغولیت میں بی آودو زبان سے آشنا ہو جکے تھے ۔ وہ ہے۔ . ۹ میں ہم سال کی صربن بهار کو فریدات کلید کر پیجند کے این مثل کی طرف آگر ۔ بنگری لائی کے مردان کان حرف کر بی کہ مثال ان کی مردان کان کر کے کہ بنائی کان کی مردان کان کان کی جو بیکن نے مدائی کی مدائی کے مدائی کی مدائی کی مدائی کی بھا تھا کہ مدائی کی بھا تھا کہ مدائی کی بھا تھا کہ مدائی کی بھا تھا رہی کہ اس کی بھی بھر میکن کان کرتا ہے ہوئی کی لبھا تھا رہی کا لبھا تھا دوران کی لبھا تھا تھا دوران کی لبھا تھا تھا کہ مدائی کہ اس کان کرتا ہے جو بیان کی بھی مدائی کہ اس کی مدائی کہ م

سر ہر جب کوئی نین نب دشین آبن کیں یشہ لکڑی جہاڑ دیں آب بیدل چلے بدیس اس کا جواب کیژن نے بھی تی البیمہ دیا : سر ہر مااہد رام چ پن کا بدے ہے صوری بیدل بیے کر مت چہاڑو بوتا آبان لکری یہ شاہ مطالح آبادی کا بیان ہے۔ اس سے ہو یہ نجید اند کرنے ہیں کہ اپندائے شہاب میں فوروں کیا کی زائر ہوبار میں امورہ انساز سے ماشدہ وارد ہو جا) گرچے تھے اور یہ سب کوچہ سامول کی وجہ سے ایا۔ ایکن دیل رہتے ہوئے بھری نے بعد میں جو صدر آرادو زبان میں کئے ہیں وہ زبادہ مات ہیں اور للنخ وور غالب کے الداؤ بیان کی طرف واضح طور پر انکشت ممان کرنے ڈکھیٹن موجے بین ، ضبے آ :

شہرہ حسن سے از بس کد وہ محجوب ہوا اپنے جبرہ سے جھگڑتا ہے کہ کیوں خوب ہوا"

مت پوچھ دل کی باتیں وہ دل کمیاں ہے ہم ہیں اس تخم بے نشان کا حاصل کمیاں ہے ہم ہیں

جب دل کے آستان پر عشق آن کر بکارا پردے سے بار بولا بیدل کہاں ہے ہم ہی

ان انتماز کے علاوہ بھتے آودو میں بینل کا اور گوئی ندمزیوں مل سکا اور تشکرتا طور کایم کا یہ بیان بھی بالکی تفاط اللہ آتا ہے کہ جب ۱۹۶۳ میں ولی ڈکٹی کا دیوان دیلی بچھا تو دوسرے نمواء کے نے ان کی تقلید کی اس لیے کہ بیدل عرم کے کای ایام تمی عمرہ بچلا رہے کے بعدم صفر ۱۹۲۰ ہم تو تون چوٹے اس نے ظاہرے آئیں ہے کوئی ولی تائید کا

۔ شاد عظیم آبادی کے بیان کو اگر غیر سمتیر سمجھا جائے تو پیدل کے اپنے متدوجہ بالا بیان کی تردید ممکن تہیں جس میں وہ شاہ ملوک کے پندی اشعار کا ذکر کرنے ہیں ۔

 پہلا شعر میر درد کا ہے ، جو آن کو غیر ملبوعد کاپات موجود برائنی سوزیم
 میں پایا جاتا ہے اور جس کے Rotos محترمی ڈاکٹر وحید فریشی کے پاس راقم نے نمود دیکھیے ہیں ۔

راہم کے خود دیجھے ہیں ۔ ج۔ جیسا کہ بیشتر ازلیں تصریح کی جا چکی ہے ، یہ شعر میر درد کا ہے لیکن بعد

کے دولوں بیدل کے ہیں ۔

مواج ہیں نہیں ملاح علاوہ برای ضارسی کو کی حبثیت سے آن کا رآید اثنا بلنند تھا کہ الھیں اپنی بلنانے دوام کا حتی بہتی ہو جاتا تھا ۔ کہتنے بین : میٹن نا در جباک بالؤسٹ از معاومی آؤاتم زبان گفتگر کیا بال برواز است عشا را

اس لے انہوں کے میں اس کے باس کی اس میں ہو جب میں ہورات طورت میں انہوں کی جانے میں ماصیر کی برائی اور انہوں کی جس میں ماصیر کی کا بدا انہوں کی ان کا بدا انہوں کی باتی ہوا انہوں کی بیان کی انہوں کی باتی ہوا ہوا ہوں جب مجال کے میں انہوں کی بیان ہوا ہوں جب مجال کے بہان کے بیان ہوا ہوں جب کی بیان میں انہوں میں کی بیان میں انہوں میں کی بیان کی کر کی کرد کی کر کی کرد کر کی کرد کی کرد کرد کی کرد کرد کرد کرد کی کرد کرد کرد کرد کرد کی کرد

، دکی ۵ د در فرنے ہوئے ہوئی ہو دولنا کچہ حسین اداد فرمائے ہیں : ''(شمس فال دکنی) دل میں آئے ۔ جاں شاہ سد اللہ کاشد کے سرید ہوئے ۔ شاید ان سے شعر میں اصلاح لی ہو ، مگر دیوان کی ترتیب فارس کے طور پر پینڈا اُن کے اشارے سے کی ۔'' دیکھیں حضرت بدل کا ایک تربیت یالتہ ''نظم اردو کی نسل کے آدم'' کا خضر راہ بنا۔ یہ وہ غطاب ہے جو مولانا آزاد نے ولی دکنی کو عطا کیا ہے۔ اب خان آزرو کی زبان اردو پر احسانات کا اعتراف جناب مولانا آزاد ان الفاظ میں کرتے ہیں:

ے بڑی : گر کو آبان (ارو پر روبی دموبل پہنچنا ہے۔ ہو کہ
"مافل آفرید کر بنانی اور ہے۔ جب لک کہ کی منظی
ارسٹو کو فلسلہ و میں انہوائی کے اس کا خوال ہو۔ انہوائی آور کے
انہوائی کے اس کا خل بیسبہ مل انہوائی آور کے
بول کہ افران میں کا میں کہ میں انہوائی اور کی دران اور کے
بول کہ افران میں کی میں کے بال ان کے ایس بیان میں ترکی درموان (اور کے
کانے کے کہ مال اور ان میں فیصل کے خان ان روب سے
ایس کے انسانی میں انہوائی اور انہوائی کے
اپری کے مال انہوائی کے انسانی انہوائی اور انہوائی کے
انسانی میں انہوائی کریٹ اور میں انہوائی کیا جہ کے انسانی کی بالہ کے
انسانی میں انہوائی کیا جبکے اور خوالی کی بالہ چک سے
مائٹ پر کے ایس کے کہنچ کے فرانس کی طرائی کی بالہ چک سے
منائی پر کے ایس کے میں جرائے کہ انسانی کی طرائی کی مائٹ ہے۔ کیا جہا

میر اتنی ، خواجد میر درد وغیرہ ۔''

کسی ترفیع طالب عادن آزاری کی اردو زبان پر استانت کا اعتراف کیا کی کسی کسی کی کسی کم سی کرد به سند کاره کا بیش کا کیم به می کسی کم کسی

مبرری دور میں مستحیم و وزار انداسات کے لیے ہم مولانا تجد حسین آزاد کے خاص مندرجہ بالا بصیرت افروز انتباسات کے لیے ہم مولانا تجد حسین آزاد کے خاص طور ہر مربون منت ہیں ۔ ان میں بیان کردہ حاالی تک مولانا کی لگاہ اس لیے

جور ہر حربوں کے اور میں اپنی زائدگ کے کان ایام اس زمانے میں بسو چنج راہی ہے کہ انھوں نے دایل میں اپنی زائدگ کے کان ایام اس زمانے میں بسو

کیر جب وہاں اردو کے ابتدائی اسائذہ کے قصے زبان زد عوام و خواص تھے۔ جت سی باتیں انھوں نے اپنے استادوں کی زبان سے سنی تھیں اور جیسا کہ وہ خود آب حیات میں تسلیم کرتے ہیں ، سیدہ میں محفوظ کر لی تھیں ۔ ہی وجد ہے کہ زبان اردو کے ارتقاء کو سمجھنے کے لیے 'آب حیات' بڑی مفید ہے۔ بیدل کے اثرات کے سلسلے میں مولانا کا ایک اور بیان بھی کسی حد لک معنی غیز ہے۔ وہ شاہ حاتم کو بیدل کے شاگرد عمدةالعلک امیر خان انجام کی مصاحبت میں عزت اور فارغ البالي بلکه عيش و عشرت سے زلدگی بسر کرتے دکھاتے ہیں اور بعد میں شاہ حائم کے اپنے حوالے سے یہ بھی بتائے ہیں کہ شعر فارسی میں وہ سیرزا صالب کی بیروی کرتے تھے اور ان کے شاگردوں میں میرزا رفیم اور سعادت یار خان رنگین بھی شامل ہیں۔ شاہ حائم ۱۹۱۱ھ میں پیدا ہوئے اور بیدل جمہورہ میں فوت ہوئے ۔ ویسے بھی وہ امیر خان انجام شاکرد بیدل کے مصاحب تھے ۔ اس لیر ان کے بیدل سے متاثر ہونے کے کافی امکانات نظر آئے ہیں۔ جہاں تک ميرزا صائب كا تعلق ہے أن كي شاعرى كي عارت زيادہ تر مثاليد كے كامياب استعال ہر قائم ہے اور جن لوگوں نے بیدل کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ بیدل مثالیہ کے استعال میں کس قدر دسترس رکھتے تھے ۔ تاہم اگر ہمیں شاہ مانم کے کلیات ، اُن کے دیوان زادہ اور دیوان فارسی کو دیکھنے کا الفاق ہوا ہوتا تو ہارے لبر حتمی طور پر یہ کہنا محن تھا کہ انھوں نے بیدل کا کس قدر اثر قبول کیا ہے۔

اردو زبان پر بیدل کے اثرات کے سلسلے میں بہت کرچو کہا جا چکا ہے۔ میں آپ بھر دو ایک درزہ خیات میں اہم بالوں کا ذکر کرکے اینے السل موضوع یعمی مزار بیدل کی تاریخ کی طرف عود کر جائیں گے ۔ ان اثرات کے متعلق بھی لاکو ایکز خاتمہ قرسانی آنہ کی جائی اگر مزار بیدل پر عوس کی تقریبات عرصہ دونز تک آمہ مثانی گئی چوئیں۔

جس طرح علو فکر ، حیات پرور تعایات اور عصر آفریں خیالات کی وجہ سے عصر حاضر اقبال سے نمتص ہو چکا سپے اور کوئی ادیب اور شاعر ایسا نہیں جو

ہ۔ دیوان زادہ پنجاب یولیورشی لائبریری میں موجود ہے ، مگر مصنف ابھی تک اسے دیکھ نہیں سکا ۔

الباقي حركس أن كس هذا كه ديناً أنه يوا و و بالآثار أنه مل طبح يلدا كي طاقت عيداً أن كل أن جرية و مقاشت بها و إذا أن كم شارك البهر عيداً أنوان من م ساله بي أن كل خلوفيه من و مراقع أن وطاق مختباً أن قرار الكرون موجود به كل كام بناهد الذكري أن موجود أنها للهر أن المراقع المن المراقع المراقع المن المراقع المراق

بیدلے چوں رفت اقبالے رسید

یشی ان عے خیال کے مطابق حصر بھال کے فروع ہوئے تک مصر بھال کا دور پان و ویچال کہ کرو دافرہ البال کا طاحت رہی خواہد بھال بھال کے ان کے استاد کامل کیتے ہیں اور کومی مندال کے اس مار کے ایک ہوا کیا گیروارال کے ایک ملتا پر اور لاکر کے بھی۔ دادرہ مومول کے ایک ہا گیروارال کے ایک بھال کا مطابق کیے ۔ اس ایک ہمال کا ایک ان بھی دیں بھال کیا گیر پھل کا مطابق کیے ۔ اس ایک میل کے اثرات کے مطابق میں کو کامی کا بھال کا مطابق کی اور بر کی کہا ہے کہ اور انداز کے انکانی موران کری انداز ہے انکام ہوا ہے۔ پھل کا مادات کی اور بر بیات کے بھی اور انداز ہے انداز کے انکانی موران کی مطابق میں انداز کی مطابق میں انداز کی اور انداز کی مطابق میں انداز کیا ہوا ہے۔ پھل کا مادات کیا اور بیان کیا انداز کیا ہے۔ انداز کیا ہوا ہے۔ انداز کیا بھی انداز کیا ہوا ہے۔ بھال بھا چیا جانے کام کیا انداز میں کیا انداز میں کیا تھال کیا ہوا ہے۔

قالب اور اقبال پر بیدل کے افرات کے حداقی بان چند کم باگا کی ہے۔ اس کی دوسہ علی بہ ہے کہ تی اور دکتری ادائل کے بہ الرات اتنی ایست رکھنے کا پری کہ ان کی وفاحت کے لیے طبیعہ منالان کی دورت ہے اور ہارا موضوع اس کرونا کی حداث میں دوسا کہ ساتھ کے اس اس کی کر فرات ادارہ کرونا کی دوسر کے کہ میں اس کا میں اس کے اس کی دوسر کی دوسر کے یہ بانکہ جیات کہ دائل خیدائی انداز میں کا خیار میں میں اس کے اس کی دوسر کی دوسر کی دوسر کی دوسری کی داخری کرد دوسری کی مادری کرد السام کا ذکر کرتے ہوئے تکانی اس اس میں انسان کا دیکر کی دوسری کی شامری کو الراس بورٹ سے مکتب الباس اس میں انسان کی دوسری کی شامری کو کراس بورٹ سے مکتب الباس اس میں انسان کی دوسری نوان اور کردہ انسی کی چاہتے ہیں بکر سائن مقادار روس اور بیان کا مقائدہ کا باحث کا رسمنے وہاں ۔ چاک الموادل مال کے طاحر کرکھی جات الروزی کا دوجہ ہیں - وی عاصلہ معروف میں از اللہ (اللہ کا فتا کے اور وہا ہے ۔ یہ مقامتہ سوال ہے کہ اور صوف قادار نے آرائے کے قاندوں کی وجہ ہے خاص ماصلہ روز اداد وور میں جو بحک اس تعداد کہ ہے میں ایسان ہو الدی اللہ ایسان میں اس میں اس میں اس میں اس میں کہ کے خاتی بھائی بیان کا فارستمنس اگر چاہے اور اود شامری کو اس کی وجہ ہے کے خاتی بیان بیان کا فارستمنس اگر چاہے اور اود شامری کو اس کی وجہ ہے

جیسا کہ پیشتر ازاں ذکرکیا جا چکا ہے ، غلام ہمدانی مصحفی نے اپنا تذکرہ

حد الراب به الم بن کما اور این کرتے ہیں کہ اس فور ایدا کا ان اور اللہ میں اللہ علی اللہ اللہ علی الہ علی اللہ علی اللہ

آپ مصحفی کے لفظ ویران محض اور سیر تقی سیر کے خرابہ پر غور کریں ۔

۱- میر صاهب کے بہت سے اشعار دیلی کی تبانی سے متعلق بیں ۔ ایک شعر ہے : اب خرابہ ہوا جہاں آباد ووزنہ بر اک قدم یہ بیان گھر تھا

غالب بیدل کے بڑے معتقد تھے ، آن کے دل میں عمر بھر بیدل کے لوح مزار کو دیکھنے کی حسرت رہی - کمیتے ہیں : کر ملے حضرت بیدل کا خط لوح مزار

گر ملے حضرت بیلل کا خط لوح مزار اسد آئینہ" پرواز معانی مالکے

ميرزا عالمب كر بعد اوگ مزار بيدل كرو بالكل بهول ميكر آنو ميگر تورت كو ايمي ايك طرابر ماليد د كها ساطار اين د خواجه سن اللئاس مردو و مقدور او د دوره مي كاو وافود درگر ايك ميكر دوره ايك دران ميكر داد ميكر ميكر ايك ميكر دوره كيا او مرحن پيدل كا دكتر واره كر ان كر داد مين خيال بيده بوا كد، مزار ييدل تلافي چيكل بارگ درخان چه ايكر حرام الميكر كرد كرد كرد كرد كرد در ان اللئا

"امين عام تحاف (مراح هاي) كا اود وان هم ترجه دائم كا او دو ان مين ترجه دائم كا واد مين الدون هم تراح والا به طالح والا من هم تراح والا به الما كا موال سلمين كا دو ان مين موال الله موال مين الموال سلمين موال مين موال سلمين موال مين موال سلمين الموال سلمين موال سلمين الموال سلمين موال سلمين الموال سلمين موال سلمين الموال سلمين الموال سلمين الموال سلمين موال سلمين الموال سلمين موال سلمين الموال سلمين موال سلمين الموال سلمين الم

''سرقد عبدالقادر بیدل اتاریخ وفات به صفر ۱۹۳۳ به این کی شوروری تعمیر و ترمیم اعظی حضوت پر نور آصف جاه سایع دکن کی توجیعات شاباد سے ۱۹۵۹ به میں کرانی گئی ۔''

اب قطع لفار اس بات کے کہ تاریخ واقات م مقر کی چائے مہ صفر درج ہوگئی ہے ، جن انوگوں نے دلیا کو ایمی ماس و دیکھا ہے وہ دوار بیدال کے علی واردی کے متعلق دیکھاری کہ (اقد بطائیں میں جمل شاہ ان وردیکھاری کے کو دایا کہ الانام کو زادہ کو فوز کا کہم المیوں کے کہ مولانا میں لفائی نے بدل کا حزار جدید بالکا مقتلہ مجمد اور بوانا ہے جہ ادائی انداز کہد دیکھاری ہوئے بھی تاہم دائی کا لفائی ماشک مولانا مزار ببدل پرانے قلعہ کے سامنر بتائے میں ، حالاتکہ خوش کو کے بیان کے مطابق وہ شہر پناہ اور دہلی دروازے سے باہر تھا بعنی برانے قلعہ کی اسبت دہلی دروازہ سے زیادہ اریب تھا ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے تقریباً تین میل دور والم یں اور بھر مولانا مزار بیدل کو بار بران ع مزار کے قریب بتاتے ہیں -اب عد عالم شاء کی تصنیف مزارات اولیا ہے دہلی کے مطالعر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت يار بران ؟ اور ان كے بالمقابل ابوبكر طوسي؟ كے مزارات شاپان خلجي كے زمانے سے جلے آتے ہیں . مگر خود بیدل ، اُن کے کسی معاصر یا ان کے مزار کے زائرین میں سے کسی نے بھی کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ اہم مزارات مسکن بیدل یا مزار بيدل کے قريب بيں اور يہ انفاق امر نہيں ہو سکتا ، محل وتوع کا ذکر کرتے ہوئے قریب کے معروف مقامات اڑخود زبان پر آ جایا کرتے ہیں۔ بنا بریں یہ تیجہ اخذ كرنے ميں ہم بالكل حق مجانب بين كد چوں كد يد مقامات قريب لد تھر كسى نے بھی بدل کے مزار کے سلسلے میں ان کا ذکر نہیں کیا ۔ علاوہ بریں آثارالصنادید ے ۱۸۳۰ع سین لکھی گئی تھی اور سولانا حسن لظاسی کی وجہ سے ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳۵۹ء میں مزار بیدل کی تعمیر و نرمیم ہوئی ۔ ظاہر ہے جس مزار کے لشالات ١٩٣١م وين مل سكتے بين وہ تنزيباً ايک صدى بيشتر ينيناً بدرجها بهتر حالت میں ہوگا اور اس صورت میں سرسید اور نحالب اس کا ذکر آثارالصنادید میں ضرور کرتے جب کہ بالخصوص غالب بیدل کے والد و شیدا تھے اور سرسید کی اس اہم کتاب کا مقصد وحید ایسے اہم آثار کا محفوظ کرنا تھا ۔ ساتھ بی قدیم دہلی سے تعلق ركهنے والى كوئى اور جديد كتاب مثارً اغرابت نكارا واقعات دارالحكومت ديلي وغیرہ بھی کسی مقام پر مزار بیدل کا ذکر نہیں کرتی ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مزار بیدل دست برد ایام سے ایسا بے نشان ہوا کہ صفحہ ارض پر اس کا تلاش کرنا محال ہو چکا ہے اور مولانا حسن تظامی نے اسے بالکل غلط مقام پر تعمیر کرا دیا ہے۔

لیکن مناملہ بیان خم نہیں ہو جاتا ۔کوئی چار سال گزارے کابل میں اس بیان کا دعوقاً کیا کہ عراز پیدال کابل میں ہے۔ اس سلسلے میں مولانا فاکٹر چیز شاہم صاحب ڈائر کمر کر دور السائیکار پیڈیا اسلام سے ایساء کر و چیزوی میں و و چاکے کم امراز فراطانا کہ کابل کے الزج مرافن میں اتھی دوں میں اتھا گیا ہے کہ مواز پیدال اور ال دل چسیں رکھتے ہیں تو آفاے عبدالحی حبیبی افغائی کو کراچی لکھیں ۔ چنان چد میرے مراسلے کے جواب میں آفاے حبیبی نے نہایت ہی حدیثت افروز پیرائے میں تحریر فرمایا :

ا در مجله آریانا سه شارهٔ اخیر مقالاتی بر بیدل و مزارش چاپ شده و سید مجد داؤد حسینی خطاط معروف افغانی مدعی گردیده ک استخوان بيدل را در عصر احمد شاء ابدالي به كابل انتقال داده اقد و در خواجه رواش شالی کابل مدفون است وی مدعیست ک. مزار میرزا فاریف ماما و افارب دیگر بیدل و فوم چغنائی در قریه ایست که آن وا الیکه ظریف" گویند . در پمین سلسله یک نوشته ٔ جنگ قدیم سه سال قبل رایم عکس برداشته الد ک گویا شاعری به تخاص بهدل آن را لوشته بود و دران می گوید که قبر بیدل در یک نفریف خواجہ رواش کابل است ـ ولی من چون . آن فوتو را دیدم آثار جعل و تزویر دران کمایان است ـ بعد اؤاں آقائے غلیلی و آقائے عالم شاہی در ہمان مجلہ آریانا دو مضمون انوشتند و لونته ایهان جنگ قدیم و ادعائی سید داؤد وا در کردند و با دلائل واضع ساختند ک، قبر بیدل در کابل نیست . دربن باره مرحوم باشم شائق معلومات کافی داشت و در اوقات حیات شان من با ایشان دوست و بهم کار بودم وار فاضل مرجوم ابداً از وجود قبر بیدل در کابل خبری لداشت ـ ہر صورت ادعامے سید داؤد بکلی ہے اساس است ۔

اما قبر یکه دو دیلی از طرف حسن المالسی تمیین و تعییر
شده این حطین ادارو انوا آخرین جرد تبر را معمشی جم سال بعد
شده این حلی داده رح دو خانه خروسا من در دیلی بود.
و تعیین محمضی ابداً با تبریکه حسن المالسی شهرت داده مواقت
اندارد دو در مورتیکه چه سالا بعد واقت ایرش در درای بود.
ادامی بودن آن دو درای ایر حالم انداز در این ایرش در درای بود.
تعدین در دیلی کار جستجو کنندگان و عشین تاریخ است خودم

گیان دارم ک. برخی از کابلیان در مسرر جذبات شدید عتیدت با دیل غواسته الله به جمل و تزویر عظام ردیم او را بخابل اثرار دید. ولی این ادها ابداً و اصلاً با حقائق ناریخی و رویه تحقیق مناق است ـ''

سال میں سے میں اور اندور افغان اداب یہ اور آغ کا آخراوی میں متم یہ یہ ، کا انسان اداب میں اندور کی ادائی نوی و مثل مکر امض ان انسروان کے اداب شدہ المال کی ادائی اندوار کی ادائی اندوار کے اداب شدہ المال اور حق کی دوران کی ادائی تو شدہ یہ موکد آزا ووٹ کار اور میں اور میں اندوار کی میں موکد آزا ووٹ کار سے موران کے انسان میں موکد آزا ووٹ کار سے موران کے انسان ان رحمہ اور ووٹ ہے یہ اس محصی نے ایس کی اندوار میں موکد آزاد المال کی مقارم موران کی موادر کے دوران کو معمدی نے کیل کی مقارم موران کے گیا دائی دوران کو معمدی نے کیل ان کار کیا جو میٹ تو معمدی نے کیل ان کے کہا روز کار معمدی نے کیل ان کے کہا دوران کو معمدی نے کیل ان کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کو معمدی نے کیل کے کہا دوران کو معمدی نے کیل کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کو معمدی نے کیل کے کہا دوران کو معمدی نے کیل کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کے کہا دوران کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کے کہا دوران کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کیل کے کہا دوران کے کہا دو

و۔ یدان دنوں کی بات ہے جب کہ آقائے جیبی ابھی کراچی میں تھے۔ بعد میں مراجعت فرمانے کابل ہوئے ۔ مطبع صفدری بمبئی کا ۱۲۹۹ میں مطبوعہ کلیات بیدل اُن دنوں وہاں سات سو رویے افغانی (یک صد پاکستانی) میں فروخت ہو رہا تھا ، اور اکثر بڑھے لکھر افغانوں کے یاس اس کی جادیں موجود تھی ۔ بیدل کی غزلبات ہر میں نے کابل کے رسائل میں ملک الشعراء قاری عبداللہ خان اور صوفی عبدالحق بے تاب کی محسات دیکھیں ۔ بیدل کے اشعار پر تضین اور ان کی منصوص زمینوں میں کئی غزلیں پڑھیں۔ مکتب بیدل اور فلسفہ بیدل ہر لکھے ہوئے مضامین کا مطالعہ کیا۔ ان کا اتباء کرنے والے افغان شعراء کے حالات کابل کے جملہ رسائل میں دیکھر -خود احمد شاہ ابدائی کے فرزند تیمور شاہ کے دربار میں بیدل کے متبع ایک شاعر عاجز افغان تھر ، جن کے متعلق حافظ تور عبد خاں نے کابل میگزین میں ایک مضمون چار قسطوں میں لکھا جس میں عاجز پر بیدل کے اثرات کا ڈکر کیا گیا تھا اور انھیں بیدل ٹانی کا خطاب دیا گیا تھا ۔ قاری صاحب موصوف کا تالیف کردہ تذكرة شعراء ، جس كا نام ادبيات على ، ميرى نظر سے گزرا جس ميں بيدل كا ذكر کافی صفحات پر بھیلا ہوا ہے ۔ اب جبان بندل اس قدر معروف اور مشہور ہوں ، ویاں ان کے جسد خاکی کا احمد شاہ ابدائی ایسے افغانستان کے سایہ ْ ناز فاخ اور واتعد شار ہو سکتا ہے ، جس کا الکشاف کوئی دو سو سال گزرنے پر اب آ کر ہوا ہو اور وہ بھی صرف سید عد داؤد ہر ۔

البتہ جب بین ویاں تھا تو بعض توکری نے ابتدا بسا محکوفہ میروار رکھا تھا چو ڈالپر کرتا تھا کہ تعدید دیال نے ایس بالکل تعدار اُسٹے پر قال دیا ہے اور وہ دم نہیں اپنے گر ، جب تک کہ بلٹ کو علم آبادی کی چائے انسانی ایمین نہ کر ایس ، اور عالمیا آبا میں جبارتے کی عالم اندی حصری بہترا بدال کے سلنے میں جبل د توزیر ہے کام ایا گا ہے ۔ ان توکری میں جس فہ فاد فات

کینے لگے : ''در بنخشان قریب فیض آباد در قریہ'' ارگر تشلاق بیدل دارای یک هزار خاند است۔ آن ها این هم افتخار دارند کدیدل

در ارگو ولادت یافت ۔'' علاوہ ازبی جب میں ویاں حافظ نور مجد خال کے کتب خالے کا جائزہ لے رہا تھا کہ مطع صفدری کے کلیات بیدل میں جلد والے سفید کاغذات اور میں نے سید سرور خان پاہدا این سید جعفر بابدا کی تعربر دیکھی ، جو سید بدایت اللہ چاہ بابی کی زبانی درج ہوئی نھی ؛ لکھا تھا :

ہ۔ یہ مقالہ اس مجموعے کے ضمیعے میں شامل ہے ۔ ہ۔ یہ کتاب بیلشرز یونالٹڈ نے چھاپی تھی اور ۱۹۹۹ع سے الزار میں فروخت

^{(رو} زیارت خود شآن و تمام افرادخاندان شان در حص^د شهر تدیم دهلی در زیارت یکی از اولیای عظام آن جا بوده و دفن شده اند ^ب

نی الطرح بریم عالی ہے کہ حار اس کی حمل بعض ایالات کار کا نی التقارف نیز میا بدا کر احداث ہے ہیں کہ حلف میں اس میں اس کار باک تعارف کے التیات عامل کرنے کے بعد میں اور اور میں اس کار باک تعارف کو آنا تھا ۔ میر کا اعداد میں باتان میروز شال کو الا کروز تشرف کا کے جانے مشل میر کا اعداد میں اور ایک میں ان اس میں اس کی جانے مشل میر کا بات میں کی جانے کے انسان میں میں اس کی جانے کے انسان میرون میں اس کی اس کر انسان کی اس مال کی کو بات کے اس کی اس کے اس کار میں میں کے عمران کیا کہ انداز میں دوران کی باتان کی خطاب کے اس کار میں کے حمران کیا کہ انداز میں دوران کے بیان کی کھند اس میں اس کیا کی دوران کی کا اس موال کا کھی ہے۔ میں کے جمہ کیا کہ دوران کی کھند کی کار کان کی خطاب کیا کہ دوران کیا کہ دوران کے باتان کی خطاب کیا دوران کیا کہ دوران کیا کہ دوران کی کھند کیا کہ کیا تھا کہ خطاب کیا گیا کہ خطاب کیا دوران میں تعارف میں کہ موال میں تعارف کیا کہ کہ دوران میں تعارف کیا کہ کہ خطاب کیا کہ کی خطاب میں موال میں تعارف کیا کہ کیا تھا کہ خطاب میں موال میں تعارف کیا کہ کیا تھا کہ خطاب میں میں میں کہ خوال کی کھند کیا تھا کہ خطاب کیا تھا کہ خطاب میں کیا تھا کہ خطاب میں میں کے خوال کی کھند کیا تھا کہ خطاب میں میں کہ میں کیا تھا کہ خطاب میں میں کہ اس کیا کہ کیا تھا کہ خطاب میں کہ کیا کہ کیا تھا کہ خطاب میں خوال میں تعالف کیا کہ کیا تھا کہ خطاب میں کران کیا کہ کیا تھا کہ خطاب میں کیا تھا کہ خطاب میں کہ خوال کیا تھا کہ خوال کی کھند کیا تھا کہ خطاب میں کہ خوال میں تعالف کیا تھا کہ خوال میں تعالف کیا تھا کہ خطاب میں کیا تھا کہ خطاب میں کہ خوال میں تعالف کیا تھا کہ خوال میں تعالف کیا تھا کہ خوال میں تعالف کیا کہ خوال کی تعالف کیا تھا کہ خطاب میں کیا کہ خطاب میں کیا کہ خوال میں تعالف کی خطاب میں کیا تھا کہ خطاب میں کیا تھا کہ خطاب میں کیا کہ خوال میں تعالف کی خوال کی تعالف کیا کہ خوال کی خطاب میں کیا تھا کہ خطاب میں کیا تھا کہ خطاب میں کیا تھا کہ خطاب میں کیا کہ خوال کی تعالف کیا کہ خوال کی خطاب میں کیا کہ کیا کہ خطاب میں کی خطاب کی خوال کی خطاب میں کی کی کیا کہ کی خطاب میں کیا کہ خوال کیا گیا کرا دیا ہے ۔ اس سفر کے بعد جناب گویا جب واپس کابل چنجے ہوں کے تو انھوں نے میرے ان عنشات کا ذکر وہاں کیا ہوگا۔ وہاں کے لوگ بیدل کے متعلق معمولی سی بات سننے کے لیے بھی سخت بے تاب ہو جایا کرتے ہیں ، دل دادگی کا یہ عالم ہے۔ اس لیر یہ عنشات جلد ادھر اُدھر بھیل گئے ہوں کے اور جو لوگ پہلے سے يدل كو افغاني ثابت كرخ كے درمے تھے - أن كو اب مزار بيدل بھى كابل ميں ثابت كرنے كا موقع مل كيا ۔ يد عيال بالكل قرين قياس نظر آتا ہے كيوں كد مزار بیدل کے کابل میں بائے جانے کے متعلق یہ تمام خبریں آقای سرور خال كويا كے ١٩٥٣ع والے سفر بند و پاک كے بعد آنے لكى يين ـ افغانوں كے اس ذہنی انتشار کا علم ہمیں پہلے چل اُس وقت ہوا جب ۱۹۵۸ع میں استاد گراسی قدر اً کار بد باقر صاحب ابن سینا کی ہزار سالہ برسی میں شرکت کے بعد ایران ے مراجعت قرما ہوئے اور انھوں نے ارشاد قرمایا ک، بعض افغان ادیب سزار بیدل کابل میں ظاہر کر رہے ہیں ، اس لیے اپنے انگریزی مقالے میں سے متعلقہ مصص ثالب کرکے بھیج دو تاک کابل کے انصاف پسند اور حق بڑوہ اہل علم کے پاس روالد كر ديم جاليں ، كيول كه وه صحيح صورت حال سے آگاہ ہونا جاتے ہيں -غالباً سرور خان گویا اس برسی کے موقع پر ڈاکٹر صاحب قبلہ سے ایران میں سلے لهر اور الهوں نے ان سے متعلقہ معلومات حاصل کرنے کی استدعا کی تھی۔ چناں چہ وہ حصص اس طرح کابل پہنچ گئے اور ممکن ہے انھی کی بنا پر وہ تردید شائع ہوئی ہو جس کا ذکر آقای حبیبی نے اپنے مکتوب میں کیا ہے۔

برسال جرگت به به به با رسق اساق (این آمر کا بدایا کرد ساق این استان کرد کی می ترکا اور آن کا براز کرد با براز ساق این برند کی می ترکا اور آن کام براز کیل می ترکایا می تعلق کام برن به به که در می ترک کام برن به به که در با در کام برن کام برن به به کام برن به به کام برن کام برن به به کام برن کام برن به به کام برن به با در واجه کام برن به کام برن کام کام برن کام برن کام برن کام برن کام با در برن کام کام برن کام کام برن ک

سلام کے بستگرہ اور حالہ اور اسلام اسال کے اور وہ کا ہم باللہ اللہ کو دوران کی اہم باللہ اللہ کو دوران کی اہم باللہ اللہ اللہ کو دوران کی تاہم باللہ اللہ اللہ کو دوران کی تاہم باللہ کی دوران اللہ اللہ کی دوران اللہ اللہ کی دوران اللہ اللہ کی دوران اللہ اللہ کی دوران اللہ کی دوران اللہ کی دوران کی دے دوران کی دوران کی دوران کی دے دوران کی دوران کی

بیدل کے حالات کو جاننے والا ہر صاحب عقل سایم اس بات پر متفق ہوگا کہ جہاں تک اصل اور آبائی وطن کا تعلق ہے ، بیدل پر اہل کابل کی نسبت اہل عارا کا زبادہ حق ہے۔ وہ چغتائیوں کے ارلاس قبلے سے تھے اور اُن کے آبا و اجداد بخارائی تھے ۔ اور ٹر کستان میں بھی بیدل اثنا ہی مقبول ہے جتنا انغالستان میں بلکہ اس سے بھی زیادہ ۔ کابل میں بیدل کے اکثر قلمی کابات میں نے قرکستان کے شہر سبز سے آئے ہوئے دیکھے۔ بعض تو امیر بخارا نے امیر کابل کو انتے کے طور پر بھرچے تھے۔ مرحوم ہاشم شالق آفندی نے ، جو اسیر بخارا کی حکومت میں وزارت تعلیم پر فائز وہ چکے تھے اور اشتراکی انقلاب کے بعد کابل ہجرت کر آئے تھے ، مجھے بتایا کہ کس طرح موسم بھار میں بادام کے نو شگفتہ درختوں کے نیجے وہاں کے لوگ ذوق و شوق سے بیدل خوانی کیا کرتے تھے ، اور بیدل خوانوں کا وہاں ایک خاص طبقہ تھا جو جتھوں کی شکل میں چل پھر کر لوگوں کو کلام بیدل سنایا کرتا تھا ۔ حال ہی میں اسی سال یعنی ۱۹۵۸ع کے ماہ جنوری میں مذاکرۂ اسلامی میں شرکت کے لیے روسی مندوب کی حیثیت سے ڈاکٹر ابرایم مومنوف لاہور تشریف لائے ۔ ڈاکٹر صاحب ترکستان کے رہنے والے ہیں ۔ الهوں نے جناب ڈاکٹر بجد بافر صاحب صدر شعبہ فارسی دانش گاہ پنجاب کے زیر صدارت اسلامیہ کالج لاہور میں م، جنوری کو بیدل کے متعلق ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں انھوں نے بتایا کہ بیدل قرکستان میں اب بھی اننے ہی مقبول ہیں جننے کہ پہلے تھے۔ بلکہ اشتراکی انقلاب میں مزارع ، دستکار اور مفلس اوگوں کے متعلق ببدل کے خیالات نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے ، اور بھی وجہ ہے کہ انھی سالوں میں روسی زبان میں بیدل پر دو ایک کتابیں ماسکو میں شائع ہوئی ہیں ۔ لرکستان میں اتنی مقبولیت کے باوجود بیدل کے متعلق وہاں کے لوگوں نے ایسی

سطعیت کا اظہار کبھی نہیں کیا جو ہم کابل کے بعض ادیبوں کی ظرف سے دیکھ رمے ہیں۔ میں نے کابل میں ایک کتاب اقطت الاحباب فی تذکرة الاصحاب دیکھی جو تأشلند مبن ١٩٣٩ مين طبع يوقى تهى - اس مين يبدل كا اتباع كوف والح وسط ایشیا کے شعراء کا بھی ذکر موجود تھا ، مگر یہ کمیں درج نہیں تھا کہ مزار بیدل کابل میں بایا جاتا ہے ۔

مندرجہ بالا کمام بیانات کی بنا ہر ہم حتمی طور پر کمید سکتے ہیں کہ بیدل اب بھی دالی میں دنن ہیں ، البتہ ان کے مزار کا محل وقوع ان لوگوں کی تحریرات کی روشنی میں ڈھونڈاا چاہیے جنہوں نے اسے اپنی آلکھوں سے دیکھا ٹھا، اور دہلی میں وہتر ہوئے یہ کام باسانی انجام دیا جا سکتا ہے۔

مزار بیدل کے متعلق راقم اپنی معروضات پیش کر چکا ؛ آپ دیکھیں مزار بھی صاحب مزار کی طرح عظمت کا حامل ہے اور جس طرح پھول پیدل ،

نهان مالديم جون معنى بجندين لفظ پيدائي وہ خود بہارے لیے راز سریستہ بنے ہوئے ہیں ، بہاری اتنی طویل گفتگو کے باوجود

آن کا مزار بھی پردہ اسرار سیں چھیا ہوا ہے۔ (اردو ، کراچی ، ۱۹۵۸ع)

(4)

بيدل اور غالب

شایس کے (دور دوران کو دور کو دید کے دورون البہان کتاب کسے دوران دوران کو دوران کا دورون البہان کتاب کسے دوران البہان متازم اور دوران کے دائیں کے دعیان پر جب کا یہ انہوں کے دعیان پر جب کا یہ دوران کی اصلی کے دوران کے دائیں کے دوران کے دائیں کے دوران کے دو

مرزًا غالب کے تمام تذکرہ لگار اس بات پر متطق میں کہ بالخصوص ابتدا میں وہ مرزا عبدالنادر بیدل سے بڑے متاثر ہوئے ۔ مرزا بیدل کی وفات سے لے کر اب تک گزشته الزهائی سو سال میں بھارے جال ممام بلند قطرت اور ذبین لوگ ان کے بڑے مداح چلے آئے ہیں۔ خود مرزا غالب کا یو حال تھا ، اور بھر جن دلوں میں آج سے ایک صدی پہلے عالب زادہ تھے ، اس بزم کی روایات دہلی میں مقدس سنجه کے عام دہرائی جاتی تھیں جو بیدل کی وجد سے وہاں قائم ہوئی تھی۔ اورنگ زیب سے لے کر فرخ سیر تک شاہان مغابہ اور ان کے مقتدر درباریوں کی بیدل سے لیازمندی ، اس شاعر اعظم ، عارف کامل اور مفکر بے بدل کی مجالس شہید، ان کے عرس پر ساعروں اور لاتعداد شاگردوں کے تذکرے انسویں صدی کے وسط میں بھی دہلی کے لوگوں کی زبان ہر موجود تھے ۔ غالب کے زمانے کے لوگ ابھی مکمل طور پر مغل روایات کے ماحول میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ علاوہ ازیں بیدل کو وفات بائے ہورے اسٹی سال نہیں ہوئے تھے کہ غالب پیدا ہوئے ۔ اس لیے جس ماحول میں الهوں نے آلکھ کھولی ، جس ماحول میں الهوں نے تربیت اور پرورش ہائی اور اپنے ایام جوانی گزارے وہ بیدل کی مدم سے لبريز تها ، اس ليے تدرق طور پر الهوں نے سب سے پہلے بيدل كى طرف توجدكى ؟ ان کے کلام کا مطالعہ کیا اور چوں کہ طبع بلند لے کر پیدا ہوئے تھے ، بڑے لنہاک اور بڑے ذوق و شوق کے ساتھ الهوں نے بیدل کا نتبع شروع کر دیا۔

جب می بیان کے مطابق الفیات کر والیا او قبال کے مقائد الدار کی اللہ میں المبدئ کے حصل الدور اللہ کا خراجی کا خراجی کے مطابقہ حاصل کرنے الدور المائز کی کے دور میں المبدئ کے حصل الدور الدو

ازین صحیفد بنوعی ظهور سعرفت است کد ذر"ه ذر"ه چرانحان طور معرفت است

کہ ذرہ فرزہ فرائی طرفان طور معرفت است اسی طرح غالب نے شتوی 'عمیدا اعظام' کی تعریف میں منفوجہ ڈیل شعر لکھا ہے : پر حبابی واک مدومش کالکنٹ جام جم است آلپ حیوان آلپ جیری از تجیدا اعظام است

یہ مخطوطہ غالب کے طالب علموں کے لیے اس قدر ایسیت رکھتا ہے کہ اس کا الداؤہ 201 آسان نہیں ۔ ان دولوں مشوروں کے مطالب اور ان کے اسلوب و انداز بیان کا کہرا مطالعہ جس غالب کے ذینی اونقا کے متعلق بڑی اہم معلومات بھم چھوا سکتا ہے ۔ اہم معلومات بھم چھوا سکتا ہے ۔

 یں کہ گرچہ شامل میں باشکل بھا گریٹ کے لیے عالمیت بدن میں مرقی اور انقلام کے اس کا فرود کرنے کی لئے عالمیت کے اس کور پر انسان کو گرفت کو کسی به طرار کوران کا فرود کی کسی بھی اس کی کرنے کی کا اس کے رکھا ہے کہ اس کے رکھا کے کہ میں کی در انسان کی کہ اس کے اس کی جس کے اس کی دور کردور کی جسے کے اس کے اس کے اس کے اس کی دور کردور کی جسے کی کہ کردور کی جسے کی کہ کردور کی جسے کی کہ کردور کی کہ کردور کی دیا کہ کردور کی جسے کی کہ کردور کی کردور کی کردور کی کردور کی کردور کی کردور کردور کی کردور کی کردور کی کردور کردور کی کردور ک

روزی ہے -مثنوی اطور معرفت کوئی بارہ سو اشعار پر مشتمل ہے ۔ یہ مثنوی بیدل نے

مباد این جا زنی برستگ دستی کدمینا در بغل خفت است مستی

ویان انجی بر قطرے میں جو اپر خار میں گئٹ عدمی پر آئی رکتی اور کرنٹ خاک میں ایک طالم سیلا پایان نظر آیا ۔ آپ ہی بتائیں ، مو مشوی اس قسم پر تک خاک میں اور دعمی آخار دو رک میں خط السیا کے تصورات میں تک ملکی میں کے ب اس مشوی کے مطالب کو از کر آپ خالب کے دوران کا مطالب کر دوران کا مطالب کریں ۔ کیا اس ماد میں دیام انداز اعتراف میں کا کا لک کا کہ کا میں کہ

ہر صنعے ہر بیدل بولتا سنائی میں دیتا ۔ غالب کا ایک بی شعر لیں : دل ہر تطرہ ہے ساز انا البحر ہم اس کے بین بازا بوجھتا کیا

کیا اس شعر میں مثنوی 'طور معرفت' کی صداے باز گشت سٹائی نہیں دیتی ؟

ید معنی محیط و یہ صورت نمی زموج لفس در تفس عالمی

اس شعر کی چنالیان قمور میں ٹوب چائے سے آگاہوں کے ساتے جارہ کر چوقی میں اور بھر آگاہیں نے اعتبار بدل کی عقدت کے ساتے جھک جاتی ہیں۔ اس شتری کی خوبیوں پر نمامیل جست کرنے کا بیان موقع نہیں - اس ایک شعر سے آپ الدائور کا این کے کہ اس مستوی میں تصوف اور مابدالطبیعیات کے بڑے بڑے سلال کس خوبی اور انکورکٹر سے بیان کم کے کی ہیں۔

اس کے مطالب کے ملسلے میں ان اندازات سے واضح پو جاتا ہے کہ تصوف کے متعلق غائب کی معلومات کا کم از ایک ماخذ بیدال کی یہ مثنوی میں تھی ، اور پمین اس بات کو بھی ملحوظ غاطر رکھنا خروری ہے کہ ان دوانوں مثنویوں کے انداز بیان میں جو شکائنگل پائی جاتی ہے ، اس سے غائب کس حد تک متاثر حرچ باور گا جرچ کو جاتے کہ

ان معروفات پر غور کرنے کے بعد آپ اِن اشعار کی مابیت کو اچھی طرح معجد سکتے ہیں جو طالب نے بدلل کی ان مشتوبار کی تعربات میں جے یں۔ میں نے انبر انگریزی مقالے /میرت بدلوان میں مثالین دے کر اس بات کو واضح کیا ہےکہ اسلس مصن ، مسن بنال ، معنی آفرینی اور تصورات کے فاطا ہے شالب

پر بیدل کا اثر ساری زندگی رہا ۔ یہ ایسے مثبت اثرات ہیں کہ کوئی منصف مزاج انسان ان کی اہمیت سے الکار نہیں کر سکتا ، اور دیکھا جائے تو غالب کی عظمت کے عناصر اربعہ بھی جی ہیں ۔ اس بات سے میرا برگز ید مقصد نہیں کہ غالب کی تنقیص کی جائے ۔ جہاں لک غالب کے ذاتی اجتماد کا تعلق ہے اس کی جانت طرازی اور خوبی و رعنائی کا تائل انہ ہونا انتہائی کم ظرف کے مترادف ہے۔ غالب ایک ایسا نباض فطرت ہے جس کا قلم حقیقت نگار اپنی تازکی اور نوانائی کبھی کیو نہیں سکتا ۔ میرا مطلب صرف یہ تھا کہ غالب کی شخصیت کے ارتفا میں مثبت طور ہر بیدل کا بہت بڑا دخل ہے اور یہ بات غالب کی عظمت کے منافی نہیں ۔ دوسرے کیا یہ الاتصافی نہیں ہے کہ بیدل کا تتبع کرتے ہوئے *غالب کے کلام میں جو اغراق پیدا ہوا ، اس کی منفی حیثیت کو تو بار بار* الم اشرح كيا جائے ، ليكن يبدل كے مطالعے سے غالب نے اسلوب اور افكار كے اعتبار سے جو مثبت قوائد حاصل کیے ہیں ان کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے ۔ جب غالب کے شاگرد رشید مولانا حالی اس بات کے قائل ہیں کہ غالب کے مزاج ہر بیدلی عمر بھر طاوی وہی تو بھر غالب کے ہر طالب علم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان فوائد کا فکام عمیق سے استقصا کرے ، جو غالب نے بیدل سے حاصل کیے ۔

آساً بیدان کا تصدیم کمایا ہے دہ اس کرے ، یہ صوف ایس بیزا دل جسب ہے - برے خیال کے مطابق مقالیے کے اگر بقد اس فی اور ان کی اس والی خواج کے جب کہ اور انسیان بیون تصوفی کے اگر بقد اس فی اور ان کی بیان کو جا سال برے لئے ہے ۔ میان ویں فیصل انسیان بیسر کرنے کی دیسے بیان کو جا سال برے لئے ہے ۔ میان ویں میں میں انسیان بیسر واسٹ قبل کے میں کا میں بادر سر انسی ان مائی ہے کہ سے میں اشاق ان اور بوزائے کے اور سرائف کے خام براز رہے اور دوری طرف جیان دار شاہ اور خال کا اس کا بیٹری اسٹرات کو دیگر کو ایس انکی جا سال سالمزی قبلی میں کیاوس کا بیا ۔ میان کے دور اسل مائیا ہے کہ میان انسان مائی اور انسیان کو ایس کا دیا ہے اور کے دور اسل مائیا ہے کہ جان انسان مائیا کی اور کا بیان کی تاب اسال کے دور اسل مائیا ہی کو جان مائیا کی لاچا کے بیان راد کو چھر موجھا ہی انہ کے دور اسل مائیا ہی کو جان کا بات کی لاچا کے بیان راد کوچھ موجھا ہی انہ کے دور اسل مائیا ہی کا حجم دوران کی سائیر میں انسان کی اور میں کا اس کا دیا گیا ہے۔ پیا کر دیا تیا اور عالباً می بنا پر علامہ اقبال فرمانے بن کہ غالب نے پیل افرائے ہیں ، چر انتظا میں اسے بارائی ہمارت کیا جا کے سکون ، پا چسا کہ دی فرمائے ہیں ، چر انتظا میں اسے بارائی ہمارت کہا جا باتے – یہ جن تیا ا انتخابی ہے جے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ان تمام سائل کو منظل رکھا کا تیم کامائی کے دائے کہ کروں غالب آئی اوری کوشش کے باوجود بدل

(ادبيات ، چکوال ، جولائی . ١٩٦٠ع)

- 1907ع کے موسم سرما میں دائشکلۂ چکوال (جمہلم) میں یہ تقریب شائی گئی تھی -

ہ۔ جیسا کہ دیراجے میں ایران کرا گیا ہے ، اس نسن میں سید عابد علی عابد نے اپنی شان دار فنی سیارت اور میٹن فیمیں کی تا ابر ایک بحد کلیاب کرفش کی ہے اور قابت کیا ہے کہ غالب کے اشعار کا مطالت بھ مختلف اور متنج مقابات سے کر سکتے ہی اور یہ فیضان بیدل ہے۔ دیکھیں اگری تحریفری مقبلوس لاچور ، مشتر اراب دوری ، دیسہ چہ (عزوان غالب اور پیدل)

مثنوی طور معرفت

شاعر کی زبان شمر کمپتے وقت تخایتی تجربے کا صرف وہ حصہ بیان کرتی ہے جو صوتی صورت الحتیار کر سکتا ہے ۔ تخلیتی تجربے کے وقت جذبات ، احساسات اور خیالات میں جو محوج بیدا ہوتا ہے ، اس کی وسعتیں نا پیدا کنار ہوتی ہیں ۔ شاعر اپنے اشعار کے ذریعے سے اس تموج کے بارے میں محض اشاروں پر اکتفا کرتا ہے اور اگر بڑھنے والا ان اشاروں کی مدد سے اپنے آپ ہر وہی تخلیقی پیجان طاری کر لے جو خود شاعر پر طاری ہوا تھا تو اس کا قلب ِ ماہیت ہو جاتا ہے اور کم از کم اس تجربے کے دوران وہ اپنے آپ کو بالکل ایک لئی غلوق سجیتا ہے اور اپنے ضیر کے تار و پود کو یک سر مبدل پاتا ہے۔ اس مثنوی اطور معرفت کو لکیتے وقت میرؤا بیدل پر ایک عجیب و

غریب تخلیقی بیجان طاری ہوا تھا ۔ اس بات کا اندازہ آپ اس امر سے لگا سکتے بین که کم و بیش بازه سو اشعار کی یه مثنوی صرف دو دن میں پایه تکمیل کو پہنچی ۔ واردات اور کیفیات میں جو طوفان بیا ہوا اُس کے لیے یعی کسہ دینا کافی ہے کہ مثنوی کے خاتمے تک ہر تازہ شعر جذبات اور غیالات میں ایک قثر روج کا اعلان کرتا ہے ، اور جوش بیان ہے کہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے ۔ پھر یهی بیدل جب دیکھتے ہیں کہ واردات کی فراوائی حدود شعر میں نہیں سأ سكتي نو ایک حقیقی فن کار کی طرح تؤب آثیتے ہیں اور کہتے ہیں :

ز کلکشت حلیفت تر زبانم

بسمد منقار سي بالد بيانم لوای ساز مطلب صور خیز است ولی گاه رقم خط سرم، ویز است اگر از خط نمی شد سرم، الدود معانی شور چندین حشر می بود

واضی بنان کی فطری کرفایسون کے گئیے ہی لطبق اور بوشلوں مطالب کو بم لک لہ پنجیے دیا اور ظب و لفتر کو ان کی وکٹیوں سے عمروم رکھا ۔ یا این بعد جو مطالب بدل ایسے فتیدالمثال اعام ہے آئے ہے فائد سے بنان کے حال اس مشتری کے دورسے بم تک پہنچائے ہیں ، اس معجت میں آئیں کا تذکرہ

ایدل ۹۹.۱۹ کے بعد اپنے بحب نواب شکرات خال کے ساتھ مبوات کے علاقے میں گئے ۔ وہاں باہبی رام تروکا نے ایک مدت سے اودھم مجا رکھا تھا اور شهنشاه عالم گیر نے لواب موصوف کو متعین کیا تاکہ وہ وہاں جا کر شرارت کا خاتمہ کریں ۔ بایجی رام تاب مقاومت لہ لا کر پہلے تو راہ فرار اختیار کر گیا لیکن بعد میں میدان کارزار میں تبرد آزما ہوا اور شکست فاش کھائی ۔ اس کے بھاگ جانے پر ایک قطعے سیں بیدل نے خوش ہو کر یہ تاریخ کہی تھی۔ "دل نروكه بشكست ، ع ٩ . ١ ه ـ" ليكن جب اكلر سال نواب شكرالله خان كو میدان جنگ میں فیصلہ کئن فتح حاصل ہوئی تو بیدل نے کہا : "غزوۃ عجیب" اور ''لتح شگرف۔'' ان دونوں سے علیحدہ علیحدہ م م م م م جری تاریخ لکاتی ہے۔ اس وقت بدل کی عمر تمری حساب سے ہم سال سے زائد تھی ۔ بیدل ان فتوحات کے بعد نواب صاحب موصوف کے ساتھ میوات گئے تھے ۔ برسات کا موسم بیدل نے وہیں گزاوا ۔ نتھری تنھری بہاؤی فضا تھی ، بادل أمد كمد كر آ رہے تھے ۔ بارش کی کثرت نے اس فضا کی لزبت اور لطاقت کو دوبالا کر دیا تھا ۔ شفق اور قوس قزح کی رنگینیاں تمام وسعتوں پر چھائی جا رہی ٹھیں۔ حسن کے ان جلووں کو دیکھ کر ایک شاعر کب خاموش رہ سکتا تھا۔ بیدل کے احساس جال میں ایک نے پناہ بلچل بیدا ہو چلی تھی اور اُس نے وہیں اس جاڑ یعنی کوہ بیراٹ كے آب و رنگ كو اپنے آب دار اشعار كا جامع رنگين عطا كر ديا۔ نواب شكرات بھی سخن سنج و سخن کو ٹیے ۔ الھوں نے بھی طبع آزمائی کی لیکن بیدل کے قو ان مناظر کو ایک ایسے شاہکار کی صورت میں محفوظ کر لیا کہ جب تک ادب زندہ ہے ، اس کی رلگ آفرینی اور جلوہ یروری اہل دل کو دعوت نظارہ دیتی رہے گی ۔ بیدل خود اپنے ایک رقعے میں اس مثنوی کو "یک عالم چرانحان و مید ہزار گوہر منی بداماں'' کہتے ہیں اور خالب نے جب ۱۹۳۱ بجری میں بیدل کی وفات سے تقریباً ایک سو حال بعد اس مثنوی کو پڑھا تو ہے اختیار چکر کیا :

اژان صحیف بنوعی ظیور معرفت است کد ذره ذره چراغان طور معرفت است

انوس شامری شیرا کے جدن و شیل ماطار کے ویسان اپیل بیلی ، اکثر
انوس شامری شیرا کے جدن و شیل مطالع کے ویسان اپیل بیلی ، اکثر
کے دات بیشته اور شام اس بیان کے الانے مل وی ور وال میں بید
کے داتی بیشته اور شام اس بیان کے الانے مل اس اس اس کے الکید
کے داتی بیشته اور شام اس بیان کے الانے مل کر اس اس کی دو حب بیر
میان ہے ؛ اور پیر ان انجاب اس الا افراز شامر کو حب کی اس کے اس کے دو اس بیر
میان کے ان ویسان کے انجاب اس کا اس کی اس کے دائی کے اس کے اس کے اس کے دائی کے اس کے دائی ک

وہ ووال مر طور سول محمول میں ہو ہو کہ میں بات ہوئے؟ کنوں در کو ایک اس کے اس کا میں کا اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کی اس کی اس کی اس کے اس کی اس کے اس کی اس کی اس کے اس کی اس

برنگ باده پاکسر نشه پرور طلسم کویسارش خط ساعر 100

ز طوفان جار البماطش رْمین تا آسان موج نشاطش بنازد خرسی بر سیزه زارش

ببالد سرکشی از کویسارش

درین کارار چون انبار کندم نیابی دانه را بے تبسم

شگفتن بسکہ لبریز است اپن جا

رُمِين تا چرخ گل خير است اينجا

تصور پر طرف سی بندد احرام بعد برخندة كل مىزند كام

آخری شعرکی لطاقت اور حسن آفرینی او غور کیجے ۔ غالب کے الہاسی دیوان میں مندرجہ ذیل قطعہ بند اشعار کو پڑھ کر چفتائی کے موقلم نے ایک بهایت بی حکون ریز اور طراوت خیز منظر بیش کر دیا تها :

دیکھو اے ساکنان خطہ خاک اس کو کہتے ہیں عالم آرائی

کہ زمیں ہو گئی ہے سرتاسر روكش سطح چرخ مينائي

لیکن جو موج نشاط طولان ِ جارگی وجہ سے زمین سے آسان تک بیدل کے یاں ملتی ہے اور زمین اور چرخ بریں جس طرح ادھر کل خیز اور تیسم آفریں د کھائی دیتے ہیں ، ایسے غالب کے ہاں بھی نہیں۔

اس عام منظر کو بیان کرنے کے بعد معنی لوازی اور حقیقت پڑوہی کے ساتھ ساتھ بيدل حسن آفريني اور منظر نگاري بھي كرتا چلا جاتا ہے۔ باريک بين نگاه معمولی جرایات کو بھی اجاگر کر دبئی ہے ۔ بادل گھرے ہوئے ہیں ، بارش کے قطرے گر رہے ہیں ۔ دیکھتا ہے تو کہتا ہے:

اگر ابر سایی قطره بیاست كواكب ويزى دامان شماست

وكر ابر سفيد آتش عنان است بهان صبح طرب شبنم تشان است

: 151

سبرى ويزش سياره خرمن شبستانی جراغان زیر دامن گهی از برق بر آفاق خندد

کہی ہر خاک سیل گریہ بندد

ید تین کوه گابی سیند مالد كين كيرد ره دشت و بنالد

بجوم قطره کی غلطانی دیکھیے : گهرهای عبط عالم پاک رُ غلطائي روان تا دامن خاک

جهان روشن چراغ بزم اقبال ازین پروانه بای بی پر و بال

یہ آہنگ چگیدن بستہ محمل ز اوج پی خودی یک کاروان دل

ہمہ گوہر متاع سیند صافی كل جمعيت بى اختلاق

يد تعمر دل مستان روالد شكست يك جهان آليند خاند

شرر با شسته از دل داغ کرمی کیر با در گره پیچیده نرمی

ان اشعار میں تشبیهات کی بهار قابل ملاحظہ ہے: آسان پر شفق دکھائی دیتی ہے تو اس کے جلال اور جال کو دیکھ کر بیدل بے اختیار ہو جاتا ہے۔ آپ نے یہ نظارہ کئی شعرا کے باں دیکھا ہوگا لیکن اب آپ اے اس بے نظیر مصور فطرت کے بال بھی دیکھے:

کی دائم باین شوخی که ژد چنگ کہ شد ہے پردہ حسن عالم ونگ

كه واكرد است بر آلينه أغوش كه عكسش كرد عالم را چمن يوش

ز حیرت کاری این باغ قدرت لكد يوسد كف صباغ قدرت

تصور یا بیادش جنت احرام خیال از رنگ تصویرش کل اندام

شکویش دست کار قدر گردون جو شابان واحلال از وخت كلكون

نشسته عالمي زين موج نيرنگ

چو برگ کل بزیر چشمه رنگ

ہمیں جوش بہار البساط است همين گلكوند مسن نشاط است

بھے یتین ہےکہ اس کے مطالعے کے بعد آپ شیلے اور ورڈز ورتھ سے قطع تعلق كرك حفيظ كے ہمانوا ہوكر كهد آلهيں كے:

اپنے وطن میں سب کچھ ہے بیارے اب آپ قوس قزح کے رانگوں کی بھار بھی دیکھیے : کر از وصف قزح گیرد بیان رنگ

ببالد از زمین تا آسان رنگ چگویم چیست این نشش نحیر

کہ خم شد این زمان دوش تفکر رگ ابر بهارستان نیرنگ

طلسم ریشه فردوس در چنگ

ير طاؤس صرف وشته دام خيال لعل نو خط برلب جام

كشيده خامه تقاش قطرت خطوط امتحان ولك قدرت

ادای ابروی رنگ آفرین است که ابروی طرب را وسمه این است

کیا آپ اس حسن خیال کی داد دے سکتر ہیں ۔ لب جام پر لعل تو خط کے بلکے سے عکس کو فزح کہنا کتنا لطیف خیال ہے ۔ نگاہ کی ادنای سی جنبش سے لیک دارت الان کی طرح اس کا معقور در جایا بغیر ہے۔ باتی بعد الکی بیانا اپنی روزی دیال ہے۔ دیکر میانا دیال اپنی در انکار کا سال اپنی جو در انکار کا سال اپنی ہے۔ دیکر انکار خاتم ہو جدد انکار اپنے دیال کی جدد انکار اپنی دیال ہے۔ بعد انکار اپنی دیال ہے۔ بعد انکار اپنی دیال ہے۔ جب وی باتی ہے۔ بیان کی در انکار کا سال ہے۔ بیان کی در انکار کی مناسب کی در انکار کی در انکار

ربرق گفتگوی آتش طور دماغ حسرتی می سوژی از دور کشت آن برق ای عاقل ز تمدید چراغان دگر هم می توان دید چشت برگجا خشت و سفالیست زیارت گام عشی و جالیست

صحیح ذوق جال خشت و سفال کو بھی مرتع حسن سعیدنا ہے ۔ بیدل نے پنمووں پر لگاء ڈالی تو ان میں سے اسے شراووں کے عجیب پری زاد جھالکتے ذکھائی دے ۔ کہتے ہیں :

براء اتنظار ماست دل تنک پری زاد شرر در شیشه "سنک شویم آنش زن شوق شراوش بر آریم از طلسم التنظارش شرر سنک پر دفتت فروز است جراغان تمسه، و ترده سه: است

یدل کے نزدیک پنہر کے پر لکڑے میں ایک مد لفا مستور ہے جس کا آلیل ایک طرف سرکا کر اس کا حسن جہاں تاب دیکھا جا سکتا ہے ۔ اسے پر ڈرۂ تھاک ایک قطرۂ اور فاطر آنا ہے اور یہ احساس جال کا کیال ہے ۔

لیکن بیدل کی حسن آفریشی بیس ختم نہیں ہوجائی۔ وہ حسن بی کیا جو زلدہ نہ ہو اور احساسات سے عاری ہو ۔ بیدل کا تخیل حسن کامل کی تلاش میں پیکران ِ آب و کل کو زندگی کی رعنالیوں سے معمور دیکھتا ہے : يقينم شد كه در بر قطره جاليست ئهان در برکف خای جهانیست

فلسفہ جدید سنگ و خشت کو بھی ٹوانائی کا مظہر سمجھتا ہے ۔ بیدل ایک بلند پایہ فلسفی بھی تھا ، لیکن وہ اس نظرہے لک اپنی حسن آذرائی کی بدولت بهنجا ۔ اسے پتھروں میں بھی شفید احساس کی فراوائی نظر آئی ۔ اِسی احساس کے باعث یتهر بھی اسے دود کی ٹیسوں سے مضطرب دکھائی دیتے ہیں :

به غفلت گاه این دو کالمیه سرد

کہ دارد درد اگر سنگ است نے درد ؟

نهال ِ ناله در آب و گل کیست ؟

شرر پروردهٔ داغ دل کیست ؟ بجوش چشمه چندین چشم استاک i اعضای کر افتاده است بر خاک ؟

يدل خون كه تغس لدل بستد است

که در زیر غبار دل نشسته است ؟

دماغ كيست مست كريه ابر؟ کہ داود زیر تینے ہے امان صبر یمان شاعراند توجیات کا سعر ملاحظه قرمائیر - بهاوا دل شاعر کی رائے ہے

متفق ہو چکا ہے۔ شاعر کا سینہ تمبلی زار حسن ہوتا ہے ۔ حسن ِ فطرت کی خامیاں وہ اپنے سہنے کے آب و رنگ سے دور کرتا ہے۔ اس کا تخیل فطرت کے کسی مظہر کو کسی

لعاظ سے حسن سے عاری نہیں رہنے دیتا ۔ لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اس کے سنے کا آب و رنگ بھی مظاہر فطرت کو وہ حسن مثالی عطا نہیں کر سکتا جس کی اسے تلاش ہوتی ہے۔ حسن گریز پا ہے۔جب شاعر دیکھتا ہے کہ مشہودات سے حسن ہمیشہ وراء الوراء ہی رہنا ہے تو وہ اپنے تخیل کے تارو بود کو فضامے لامتنانی میں بکھیر دیتا ہے اور اس طرح جال و جلال کے لیکر مثالی کو محیط ہو جانا چاہتا ہے ۔ کوہ ایراٹ کے حسین مناظر جب بیدل کے ذوق جال کی تسکین لد کر سکے تو اس نے ایک غیالی جنت آباد کرنے

کی سعی کی :

کلزار آیت صنع عالم عرفان نگایی کام برق طور فروغ آباد شمع جلوت راز بهارش بسكه تفهم رنگ مي كاشت بوا نا ير زند موج شفق داشت فضایش بسک بود از جوش کل تنگ فنادی سایه گل بر سر رلگ

اگر طوفان رنگ و نور دیکھنے کی آرزو ہو تو اس طویل بنہ کا مطالعہ کیجیے ۔ جس طرح تاج محل مغل آرٹ کا منتہا ہے کہال ہے ، بیدل کا آرٹ بھی اس

گذار کے بیان میں اپنے عروج کے النہائی نقطے پر پہنچ گیا ہے ۔ ایک کل بدن اور شیرین ادا اگر جامه مفید بھی زیب تن کرے تو جامے

کی سفیدی ہی رنگینہوں کا عدشر برپا کر دیتی ہے۔ اسی طرح حسین خیال جب سادہ اشعار میں بیان ہوتا ہے تو اشعار کی سادگی بھی آئینہ دار رنگینی و زیبائی ین جاتی ہے - منٹوی اطور معرفت کو دیکھیے ، سادہ سی رواں عمر ہے ۔ الدار بیان ند مرصع ہے ، اند اس میں شوکت و نجمل کا اپتام کیا گیا ہے ، لیکن لليف و جبيل خيالات نے تمام اشعار كو ايسى رنگيني اور رعتائي عطا كر دى ہے کہ کیا کہنا ۔ تشبیبات کو دیکھیے ، ایک سے ایک زیادہ رنگین ہے ۔ طاؤس كو عو پرواز ديكه كر بيدل بيان مين عجب حسن بيدا كر ديتر بين :

ز طاؤسان رعنا کاه پرواز

بهشتى بربوا بود آشيان ساز

تراکیب اور تشبیهات میں جدت ، ندرت اور دل فریبی جو بیدل کے باں ملنی ہے ، بے مثل ہے ۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ ان کے لیے بیدل کو فکر عمیق کی ضرورت نہیں بڑی کہیں آورد کا نام تشان نہیں اور ید اپنی تخلیق کے سالھ علوص کے عمق اور روحانی وابستگی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

بدل جب شنق کی راکینیاں بیان کرتا ہے تو اس کی جہاں اللي کا ذکر کرنا ہے اور تخیل کی اطافت اپنی معراج پر چنج جاتی ہے۔ جب کہتا ہے کہ ہوا نے دوعالم کا آب و راک اور شعلہ و 'دود حل کرکے گردوں پر چپکا دیا ہے ، طبیعت اس بیان سے زھر بھی سیر نمیں ہوئی ۔ اپنے عجز کا اظہار ایسے نادر الفاظ میں کرتا ہے کہ ناطقہ انکشت بدلدان رہ جاتا ہے :

بیان در وصف او ناقص کمند است

یاں اور روس اور مسلم عیث دامن مزن آتش بلند است معمر ع بر فصاحت ختر بہ جاتی ہے لیکن بندل فصاحت اور

دیکھیے دوسرے معمرہ ابر فصاحت ختم ہو جائی ہے لیکن بیدل فصاحت اور ہلاغت کا وہ سرچشند ہے کہ جس کی لطاقت اور نازگی افور جس کا جوش روائی کبھی ختم نجیر، ہوانا ۔ ''عبت دامن مزن آئش بلند اسٹ'' کی مروزوات پر طبیحہ جمعوم رہی ہوئی ہے کہ دو اشخار کے بعد فوراً یہ بیند شعر آ جاتا ہے :

كىدامين بسمل اين جا پسر قشان شـد

کہ خدولش رات، رات، آمان شد میری طاقت نہیں کہ ''نحونش رات، رات، آمان شد'' کا حسن فاتلرین پر ظاہر کر سکوں ۔ اسی طرح پوری کی پوری مشتوی حسن بیان کا شاپکار ہے اور دل دادگان

ادب کو دعوت مطالعہ دے رہی ہے۔ لگے پائیوں کی چینہ خیال اور حسنر بیان کا ایک اور کولہ بھی دیکھ لیچے ہے یہ کہنا مطلوب ہے کہ چار دنیا میں آسانی سے اپنی مخل رنگین آواستہ نہیں کرنی ، صربر خانہ یوں لواے سروش بن کر چارے کائوں تک

> پنچتی ہے: پس از عبری قضا می بندداین نقش

بِصِدْ عُولَ ِ جَكْر مى عَند ابن تَنش پــوا اين جا نفس "دردد چه مقدار كه بــوى كردد از طبعش تمودار

بصد خاک آب نے تابی فرو شد کہ گردد خون و بارنگی مجرشد

چین عبری قبردن لقش بندد که یک لب در لقاب کل جندد

یتیناً بیدل کے اتداز بیان کے سلسلے میں میری طرف سے ایک بہت بڑی خامی رہ جائے گی ، اگر میں یہ لہ کہوں کہ وہ خیالی اور غیرمحسوس چیزوں کو بھی نظر برور محسوس انسیا کی صورت میں پیش کرتے ہیں ، اور پھیر خوبی یہ ہے کہ سوجودہ دور کے ترقی پسند شعوا کی طرح نہ ابیام ہے اور نہ طلساتی تخیل ۔ عمولہ بالا خیال کنزار کے ذکر میں منفرجہ ذیل اشعار دیکھیے :

د در مین مصدوم دون اشعاد ویکهیمی : دمی کز وصف ونکش بیرشان بود نام مدیت سبزه اش زیب بیان شد سخن اناکل کند تروی عیان شد زمیتایش اگر گیرد سخن تاب چکد از چید حسن بیان آب

نفسی کو طاؤس فردوس بیان کمپنا ، حین کا تونی" میر پوش بن جانا اور حسن بنائی جیج سے آب دار فیلسل کا دوار پوئا ، میرے دورے کی تاثیہ کے لیے کانی بیر ۔ یہ مباشہ بی سمی ، لیکن آپ انجیاف انہ کریں گے ، اگر آپ کیپی گے کہ مباشہ حسن بنان کی جان نہیں ۔ شاعر مباشے کی امیدت سے بغولی واقف ہوتا ہے ادر اس بات کو اچمی طرح صحبحتا ہے تک اس کی جائز حدود کی بی

میں بھی اگر ایک جگہ کہتے ہیں: مير سو لمعير تظاره تيز است

تو دوسری حگه فرمانتے بین ٠

ز تنزیش معانی حسن بی نگ بیدل کے جوش بیان کا رنگ دیکھیے ۔ نمی کی بہتات کا ذکر کرتے ہیں :

چو يرک کل در و ديوار نم خيز ز سیرابی زمین یک جام لبریز

لب يأم از رطويت اير معراج

حصير صحن طوقان باف امواج

بوصفش گر نماید خامد اقبال لگردد خشک تحریرش بصد سال

ز سیرابیش کر حرفی نوشتی

توان در جوی سطر راند کشتی

وضوی گر کند زاید باین آب عصا قواره كردد سبحه دولاب

دربن وادی که طوفان اوج دارد

له تنها جاد، حکم موج دارد کہ این جا تا نشان یا حبابیست

به رنگ چشم عاشق برج آبیست زندگی ایک غیر منقسم وحدت ہے ۔اگر کوئی شخص اس وحدت کے اجزاے ارکیبی میں سے کسی ایک کو لے کر صرف اسی میں محو ہو جاتا ہے اور ادھر ادھر نگاہ نہیں دوڑاتا تو یہ اس کی تنکی ظرف کی دلیل ہے۔ ہمدگیر لگاہ اس وعدت کو غیرمنقسم صورت میں دیکھتی ہے اور اس کے ایک چلو پر توجہ صرف کرتے ہوئے باق چلوؤں کو نظرانداز نہیں کرتی ۔ جہاں یہ ہمدگیری نظر نہیں آئی وہاں دراصل تفکر کی کمی ہوتی ہے ۔ خیالات محدود ہوتے ہیں ۔ اسرار کاثنات کی طرف لگاہ کبھی متوجہ نہیں ہونی ۔ یہ ادائی درجے کے فن کاروں اور ادائی دوجے کے شعرا کا حال ہے ۔ لیکن گوٹنے کے خیال کے مطابق ایک عظیم المرتبت

شاعر ایک عظمالشان مفکر بھی ہوتا ہے۔ اس کی مختدکار فکر اس کی اغلیق

السان دنیا میں جب تکه دواؤانا ہے تو اے کیورالتماد مناظر دکھائی دیتے یں ، ایک ہے ایک منتف اور متفاد ، کمپین اقامیا کی اور آلمینی ہے تو کسوں راتوں کی ہمد کر تازیکی ۔ ادھر باغ و رائم بین تو (ادھر بہا ہو کہا، میران ، ایک راتوں چاروں کے بائد بور جورے ملسلے بوت دوسری طرف ہموار جیلی میان ۔ اس انتخارات اور تجدد میں اے کسی جگد وصفت نظر نیوں آئی ۔ و میران ہو جاتا

ہے ۔ اس وقت بیدل اُس کی بوں راہ کائی کرتا ہے :

دوئی حرف است و ما تمثال حرفیم ک. در صد مطلب نایاب صرفیم

درین کمثال با شخصی است موجود کد صد تمثال پیدا کرد و تنمود

لباس جلوه بیرون از قیاس است دو عالم شوخی رانگ لباس است

ر رنگ لباس است تجدد کسوت شان وجود است

ہمین است آنچہ سامان محبود است ہمین است آنچہ سامان محبود است ہے۔ یہ وحدت شہود ہے۔ تمام مظاہر حروف کی مائند یوں بن سے ایک معنی خیز یہ وحدت شہود ہے۔ تمام مظاہر حروف کی مائند یوں بن سے ایک معنی خیز امین دیدا ہو ہے۔ دیس کچھ ایک سے مثل وجود کی طرف بلغ اشارہ ہے۔ آمی مقدس وجود کی شان زیجان ہے جو ار جوز ہے وولادا ہے: بهان برقی که از جوش لطانت بگل رنگ است و در آلینه حیرت برنگ قطره از ابر آشکار است بطیع منگ نام او شرار است

اس طرح بیدل کشرت میں وحدت پیدا کر دیتے ہیں ۔ انسان اس ووطہ حمرت سے لکاتا ہے تو ایک اور دام میں گرفتار ہو جاتا گا، با مر اکا والک اس کر دائیہ دل کو اللہ طاف کستجہ میں طاب

ے ؛ کل پانے وکٹا واک اس کے دلمن دل کو اپنی طرف کیہنچے ہیں۔ طور انقسمت اے آیا وال و فیدا بنا لیا چاہتے ہیں۔ عب ماہ کی ضا کستری این جلوں سے اسعمومان کر دیتی ہے ۔ اس کی آگاہ حسن کے اور سنظر کی طرف والباد آئیں ہے ۔ وہ آگر گانہ تھوں آگاہا تا و النے وجود کی طرف۔ اس طرح وہ اپنے حسن طالم فرایس ہے بالکل ہے خبر رہ جاتا ہے ۔ یدل السان کو اس کی اپنی

رعنالیوں کی طرف متوجہ ہونے کی دعوت دانے ہوئے کہتے ہیں :

قشا روزی که در بنیاد اسکان ز شور لاله وگل رضت طونان مرا بهم ونک و بوی دلبری داد به رضایان گشن بهم سری داد ز بر رکم بزار آلینه در بیش ولی من بے نمبر از جلوۂ خوبش

اس نے غیری کی بنا آپر ایٹی ڈاٹ کے بزاریا 'جارے اس کی آلکھوں سے ستور رہے ۔ انسان غیران چین کا انقازہ کرتا ہے کہ اس کی تقالے میں کرفتار رہا ۔ بیٹال انسان کی کٹائیو۔ کر تا ہے کہ اس کی لگاۃ ابنے دیگر کا جارہ ع تو دکھائی رہی مگر اسے اپنے جال جیاں آبانے جیات آزا سے غیردار آب کر سک ، اس لیے :

به جرم امتیاز غیر داغم وکرند من ہم از خوبان باغم

و موسد من ہم او خوص ہوں ہم او خوص باعثم وہ اسے 'ہر زور الفاظ میں کہتا ہے کہ تم ایک راز سربستہ ہو ، اپنے آپ کو پہانو :

سعال سعال سعا اگرخوابی کشودن چشم به کشا غود شناس کے لیے آلکھ کھوٹنا لاڑم ہے ۔ چشم بصیرت سے اگر دیکھا جائے تو معمول میں بات سے بازیار اڑ رشکشف ہوئے ہیں : چر حاتوی کہ چشم شوق غد باز ریکر نیسہ کہ شراص آن دار

واس ال سو تامل بر کجا آئینہ گردید بطبع قطرہ گوہر می توان دید

تامل از کمی بحر آفرین است جمانی کش نبایت نیست این است

یست.یں۔ نگد را قائع یک جلوہ مہمند قدم کم لیست اے خمیازہ غورمند

اندح نیم نیست اے محمورہ محورستہ بہاری قناعت پسندی اور طبیعت کی افسردگی ہزاریا حقائق کو مستور رکھتی ہے اور کائنات کی رونق کو ختم کر دیتی ہے :

دو مم دردیی ہے: گر از چشم تو جوشد بے نگابی نشیند انجین با در سیابی

نشیند انجمن با در سیابی دمی کائینه پنهانگشت در رنگ ستم بر جلوه رفت ای سر بسر رنگ

اس لیے بیدل انسان کو سجھانے ہیں کہ نگاہ 'پر شوق کے ساتھ دل بے تاب بھی طلب کرنا چاہیے :

شوی تا عرم خود دل طلب کشن به لیالی تا رسی عمل طلب کشن

یہ لیابی تا رسی مصل طلب بن لیٹی کے لیے مصل چاہیے اور وہ عمل دل ہے ۔ حسن لیٹی مانا ہزاروں نیرنکیوں کا آئینہ دار ہے لیکن عشق کا مانام بھی کمبرتر نیوں: مکر حسن این قدر تبریک دارد

مکو حسن این قدر تیرنگ دارد جنون عاشقان ہم رنگ دارد

جنون عشق کی رنگینیاں خاص جاذبیت اور خاص افادی اہمیت رکیتی ہیں۔ ان سے بےخبر لہ وہنا جاہیے۔

خود شناسی بہت بڑی دولت ہے لیکن خود گدازی کے بغیر اس میں ایک بہت بڑا خلا رہ جاتا ہے ۔ خود گداڑی ہے دل میں عالم گیر ہم دردی کے جذبات پیدا ہوئے ہیں ، ورانہ دل پتھر کی طرح سخت رہتا ہے اور کالنات بھی سنگین لظر آئی ہے :

دل سنگین گذار و شیشه پردار وگرند دیر کنهسار است کنهسار

وبرصه دور عبسار على ميان ميان کے دل ميں سنگ دلی پيدا ہونے کا سب سے بڑا سبب افراط زرے :

اگر منعم بتمکین گشت مغرور محکم ہوش معذور است معذور

که زر دار است و زر از سنگ غیزد ز سنگ آخر گرانی رنگ ریزد

وحست محر مروں وحت وہی ۔ لیکن پیدل اُزر کو بار نیجی کئیے ۔ آگری بن اُز ایک عالم کی تفع رصانی کے اُنے صرف بو 'تو اس کی مابیت بہی تبدیل ہو جائی ہے ۔ یہ اس وقت موسیٹی کی صورت اعتبار کر لیتا ہے ، جو آگرجہ انہو سے تنظی ہے لیکن زشموں کے لیے مربہ بن جائی ہے ۔ اس وقت صاحب زر بھی متوانے بن کر عمراب کی طرح سنجود الم ہو جائل ہے ۔ ایس فوت کو تو صرف زروہش سے عائلات ہے :

او تو ہوت وزارسی سے ہاندت ہے : اگر طبع تو سم و زر برستیست بدیستی روکددنیا سخت بستیست

ہہسے اور دونا میں ہے۔ زر ہرستی السان کو پست فطرت بنا دیتی ہے ، اس لیے پیل حرص و ہوا اور طبع کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ السان خرد اس قدر گراں ٹیست ہے کہ دلیا بھر کا مال و زر اس کے مقابلے میں پاسٹک بھی نہیں ۔

اللہ و لفار کو یہ باکیزہ صافت علا کرنے کے علاوہ بیدل ہم سے کمتر بین کہ گوشہ نشبئی چھوڑ کر حرکت اور جدوجید کو اپنا شعار بناؤ ۔ زمین گیری دل کو مردہ بنا دیتی ہے ۔ اور معلوم ہے جدوجید کا کیا نتیجہ لگاتا ہے؟ :

در آن معرض کد باشد جهد درکار گداز کدوه کاری لیست دشوار چر کاری کد جهدش رایس بود عرق از جهره تا ریزی گهر بود

عرق از جہرہ تا ریزی گھر بود یہ ممام مطالب غناف مناظر ِ قدرت بیان کرنے ہوئے ضعاً آگئے ہیں۔ الفاظ اور کی معراج ہے اور مشرقی شعرا اس میں ید طوائی رکھتے ہیں۔ الغرض اور بھی جت سے مطالب ہیں جنھیں میں خوف طوالت سے بیان نہیں

کر سکتا ۔ لیکن رفاعیت کرنے کے جات بختی اور جات اور نے بالات میں دوست سے بین میں بٹا کر بیارے مامنے ایک ایسا دل فریب اور روح پرور رستہ کولول دیا گیا ہے کہ طبعت اس کو اغذار کرنے کہ پر فرود بؤور مائل ہو جاتی ہے ۔ خیالات میں البال سے کا اللہ ہے ۔ اس فطری منافیت کی انا پر علائد مرح بیال کر بڑے مائے سے کا اللہ جو اس فطری منافیت کی انا پر علائد مرح بیال کر بڑے مائے

کہ می الل و کس عمرم فوا لیست مجرف بچے گرفی آشنا لیست ان کے اپنے عبدسین مجا انقلال سرخوش نے ان کی للم کو دیکھا تو زیادہ سے زیادہ بہم طرح بٹنے کی کوشش کی۔ اور شیخ علی حزیز نے جب ان کی لٹرکو پڑھا تو کہا: الباضيع كمي أنه اگر مرابعت ابران دست ديد براى رشخت بوم اسباب و التوري ميخ الوان بست "د كن بيان كم به الك حدث كورخ بر جي خالب خر امير كم كا دوران كاميري مع عالمح كها و امير احتفاد كرخ مي خالب جهد اميز رخاري كار دوره به ادار جب ايك معنى دورة كركي أن او الحال نے ديا جهد اميز رخاري كار دوره به ان دور جب ايك مها خوال كي است را مي كار مان ميز اس ايك است طرح اس ايك مي است كار مي حدى كل خالج الرج جب كامي كراني بعد ان او دايله نظرت مكم بها دوركا تو دي

مخزنُ لاېور ، اگست . ١٩٥٠ع

و۔ فاپنی ارتفا کے ابتدائی دور میں تعریر میں توازن یہ مشکل بحال رہتا ہے۔

بیدل کی ایک جمالیاتی علامت

قت فالوس على ضل في اردام الدر جوالها كا معرفا قان بي جي جي بي بي جي المروب من خواله كل عمرفا قان بي بي جي المروب بي بي مي المروب في الم

جب میده امد برقان میں امراض کے تعید ارد معروں کے قویر بادیدی بین سالوں کے انگر اور بادید کریں ہدیدی بین سالوں کے انگر اور اور ان بادید موری ہوتا ہو اور میں بادیدی بین بین امل بلے امریک اور امریک بین بین امل بلے امریک نواز امریک بین بین امریک برقان کے امریک بین امریک بین امریک بین امریک بین امریک بین امریک بین امریک کی امریک بین امریک کی املیک بین امریک کی املیک بین امریک کی املیک بین امریک کی املیک برای کے امریک برای کے امریک برای کی امریک برای کی امریک برای کے امریک برای کے دور امریک کی املیک برای کے امریک برای کے امریک برای کی امریک کی برای کے امریک برای کے دور امریک کی امریک کے دور امریک کی امریک کے دور امریک کی امریک کے دور امریک کی برای کے دور امریک کی امریک کے دور امریک کی امریک کے دور امریک کی امریک کے دور امریک کی دور امریک کی دور امریک کی دور امریک کے دور امریک کی دور امریک کی دور امریک کے دور امریک کی دور امریک کے دور امریک کے

لا بها نا و بدلان و برلات ویژی داشتن با تاکه استان جال کی اصر با بالری این عبد الی استان می داد تا به این که در این می این که در بری بالال نور که این بازی که این می این می در این که این که در این که با مکتاب خشد در این این با می در این که با مکتاب خشد در این بازی می در این می در این می در این می در این که در این که با می در این که با می در این می در

بېشمت پر کجا خشت و مقالیست زنارت گاه عشق و حالیست

اسی طرح ایک اور جگہ پر کہتے ہیں : ز آپ و رنگ پر سنگی و خشتی نقابی جمودة زار بہشتی دل پر ڈرہ اش تخم بهاری

کوہا سنگ و چد نششت آلیت زاری یہ مشتری الحارت معرف کے اشعار میں - کوہسار بیرٹ واقع وصط پند کے متعلق مشتری لکانے پوٹے ایسال نے سنگ و نششت کی حصن بروری کا بڑی انشافت فوق کے سالیم ہاڈرہ ایا - فرا مشتریت فایل العمار کا بھی مطالعہ کریں اور وجہ نفل سے بھار سنگ میں حسینوں کو بارٹے فائز کے ساتھ عور خواب دیکیوں :

ز ہر سنگی عیان ہے قبل و قالی سر مستمی و زالوی خیالی

مباد این جا زنی برسنگ دستی کد مینا در بقل غفتہ است مستی

پری زاد شرر در شیشہ سنگ لیکن بیدل کا احساس جال اپنے اوج کمال پر اُس وقت نظر آتا ہے ، جب اسے جسانیت کا نام و نشان نظر نہیں آتا اور یہ کمپسار سر تا یا حسین و جمیل ووح کی صورت المتیار کر لیتا ہے :

سیک تر ران دوین کمپسار محمل مبادا شیشه* را بشکنی دل زیم آلید آت طیم درشت است حبای را کد بنی سنگ بشت است حبسم الدیش و این جا غیر جان لیست پدم مینا است سنگ درجان لیست

دیکھیں حسن آلوینی میں بیدل اپنے عہد کے معاووں سے اٹنے لکل گئے ہیں اور مظاہر فطرت کی جان لوازی اور روح پروری کو یوں اجاگر کرتے ہیں کہ کوئی فطرت پرست شاعر کہا کرے گا۔

سنگ و خشت کے علاوہ عہد بیدل کی حسن پروری ایک اور صورت میں بھی ظاہر ہوئی ہے ۔ شعر و شاعری کو فن تعمیر اور مصوری پر جو فوقیت حاصل ہے ، ظاہر ہے ۔ قادرالکلام شاعر استعاره و تشبيد اور رمز و كنايد سے كام لے كر حسن و جال کے وہ پیکر لطیف نگاہوں کے سامنے ،وجود کر دیتا ہے ، جنھیں مصور کا مو قلم یا سنگ تراش کے سمین سے سپین اوزار چھو تک نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب عہد مغلید میں مساانوں کے بے نظیر جالباتی احساس کو غیرمعمولی فروغ حاصل بوا تو اس کا جترین اظهار اس عهد کی شاعری میں بوا _ عهد مغلید كے شاعر اپنے اسلوب شاعری کو تازہ گوئی کا نام دیتے ہیں اور یہ کہنا صحیح نہیں کہ الزہ کوئی ایک سیدہ سادے اسلوب تغزل کا قام ہے۔ اس کے بعض مخصوص عناصر ہیں ، جو فارسی کے دوسرے اسالیب سخن میں اس طرح یک با اور یوں اپنے عروج اور لظر نہیں آتے ۔ ان عناصر میں والکیں خیالی کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ قازہ کو شعرا فاؤک اور طربیہ استعارے استعال کوکے اس طرح وقکیں بیانی سے کام لیتے ہیں کہ مبصر فوراً کہد اٹھتا ہے ، ان حسین تغلیقات کا عہد تخت طاؤس اور ناج ممل کے عہد تعمیر کے بغیر اور کوئی نہیں ہو سکتا ۔ غنی کشمیری ٹاؤہ کو الناعر بين - ان كي تاريخ وفات ١٠٠٩ه ب - ان كا مندرجد ذيل شعر يؤهين - آپ اس بات کی از خود تصدیق فرمائیں کے کہ فیالواقعہ تازه گوئی کی امتیازی خصوصیت رنگیں خیالی ہے۔ فرماتے ہیں : جلوة حسن 'تو آورد مرا بر سر فكر تو حنا بستى و من معنى رنگين بستم

بہڑا بیدا میں عبد الآق کرتے کا امر وقتام ویں۔ آئوا کرفٹری خیال ان کا طرف امتیاز ہے ۔ جیکت و فردوں 'کی او لارکس' ، خاس و حدا ، پرسف و خیریں وویرہ انتخارات و اندیات ہے کام کے کر وہ اورے تمان رحا و اوران ہے اس طرح حدال افزائی 'کرنڈ اوری کا اسالان اکتاب باشائلاں وہ عالیا ہے اور میں چاہا ہے کہ کا کی حالت کرنڈ کے خطائل کے خطائل کرنے میں اسالان کے انتخاب کا اس کے انتخاب کی اس کا مطابقہ کا کہ کا خطائل کا مطابقہ کی طرف کی طابقہ کی طرف کیا ساتھ کی طرف چاہار انجادی کے رواں و جینا ان حاصل کرنے ووں ۔ خالب اس نے بیدان کی طرف چاہز انجادی کے

ڈاکٹر پوسٹ حسین ا کے قول کے مطابق اگر شالب ونک کی طلبانی دل فروسی عائل میں اور یہ ان کے کلام میں شعری عرک کے طور اور موجود ہے تو یہ زیادہ تر بیبال کا ونک ہے ۔ اپنی شاعری کے اس چلو کی طرف بیدل اس طرح الشارہ کی کے دی ،

بیدلان چند خیال کل و شنشاد کنند خوش شواد این بسه کز خود چنن انجاد کنند

اپنے تخیل کی اس حسن پروڑی کا میرزاے موسوف کے دل میں شدید احساس پایا جاتا تھا ، اس لیے وہ اپنے معاصر تازہ کو شعرا کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ ان کا الک شعر ہے :

نعر ہے: بفکر تازہ کویان گر خیالم پرتو الدازد

ار طاؤس ⁷ درد جدول اوراق دیران ها قرمانے بین کہ بیدائے کے جس آلوں نمبلز کا عشمی باقی اگر تازہ کو شعرا کی فکر پر بڑ جائے اور آن کے دیرانوں کے جدول پر طائع کی طرح لاکین پور جائے -کلام بیدل کا مطالعہ کرنے والا کوئی السان ان کی ونکین بال ہے

ہ۔ ڈاکٹر یوسف حسین ااردو غزل' صفحہ یہ ، د ذیلی حاشیہ ۔ اس ضمن میں غالب کا یہ مقطع بڑا معنی غیز ہے :

> اسد پر جا حخن نے طرح باغ تازہ ڈائی ہے بچھر رنگ ہار ایجادی بیدل پسند آیا

ستائر ہوئے اخبرخین رہتا ۔ حوصاد اور بعث درکار ہے۔ ان کے باویک معانی حوصاد شکن ضرور ہیں ۔ خود کہتے ہیں ؟ عیب ما رفکین خیالان معنی باریک ماست

عرض اقصان تا دید از رگ زبان دارد عقبق

لکن اگر مسئل مزاجی ہے ان کے کلام پر لگاہ ڈال جائے تو دامن خیال کل پائے راڈا رنگ ہے اس طرح وشک فودوں ان جانا ہے کہ بھو مشرق و مقرب کے کسی اور شاعر کے کلام کے مطالح کی احتاج غیر ان جائی جہاں تک حراس خسم کا نشان ہے ، پیلز بصارت ہے زیادہ کام لیتے ہیں

اور جہاں تک رنکوں کا اتمان ہے اگرچہ بیدل سبز رنگ سے بھی بؤی دل چسپی رکھتے ہیں لیکن انھیں نسبتاً حالی اور ارغوانی رنگ سے زیادہ واپستگی ہے ۔ حا کے متملق ان کا مندوجہ ذیل شعر دیلئی ہے ۔ جذمے کی وارفنگی ، بیان کی شکننگ اور

موسیتی کے آبنگ نے جو سحر پرووی کی ہے وہ صرف بیدل کا حصہ ہے : صفر رنگ لالہ بہم شکن شے جام کل بہ زمین فکن

یه چار دامن ناز از نزحنای دست لگار ما اسی طرح حسن گلابی کے متعلق ان کا ذیل کا شعر پارهیں : شب بیاد او گلی چون نخچه بهچیدم بخویش صبح بیدل در کنارم یک کلستان ولک بود

رکوں کا کسٹاز رنگ کی گرگیہ یا حسن بھی دیکھ ایجے۔ لیکن جب بیشل رکوں کا عجومی تلز بیان کرال جانے ہیں تو الیوں طاقوں سے بھر اور کوئی استمارا طائر جی اللہ جی وہ طاقوں میں کا کرکیے۔ استعال کرنے ہیں تو ان کے خیال میں رنگوں کا استزاج اور حسن و صنی کا اجام موروش کے احتجاز سے این موج اور چاج جا اسے کہ سے اس کے طوالے کے انتہاد سے مستمر کے وہالے کے انتہاد کے ایسیوں تمر کے بیری باور وہ اسالز اللغمر کمیٹرین وہ

رو وه به الحار طاهر طام بها : چه راک ها که نبستیم در چار خیال طبیعت پر طاقس عالمی دارد

۔ ستی کے عالم میں جب طاؤس بال و پر بھیالا کر ونکوں کی ایک دنیا نگاہوں کے سامنے موجود کو دینا ہے اور کل نرکس سے مشاہت رکھنے والے بے تبار خرب صورت حافوں کا مظاہرہ کرتا ہے اور گھوم گھوم کر ابل عالم کو دعوت نظارہ دیتا ہے تو کون سی نگاہ ایسی ہوگ جو مسحور نمیں ہو جانی ۔ بیدل طاؤس کی اس کیفیت سے ہے حد متاثر لظر آتے ہیں اور بڑے کراں مایہ اور دقیق معانی انتذ کرنے ہیں ۔

جیال لک انظا طاؤی کا تعالی ہے ، قسیدہ ''سواد اعظیہ'' میں تو ایک شعر بھی ایسا نمیں جی میں یہ موجود ہو۔ شتری ''عیطا لطائی'' میں یہ انظا میران ایک بالڑ فاراد ہوا ہے اور مشتری ''طاسم جیرت'' میں دو بار'' ۔ مر ، م کا لک بھیک بدل نے لئر میں ایک مثالہ ''سرمہ' اعتبار' کے شوان سے تکیا اور اس میں

> و۔ اس شعر میں ; اعظ چاہراً آن اندر سرخوش است کہ تا چالی افارت ساخرکتی است یہ چلی بار قوت وابعد کی خلائق کا ڈکر کرنے پوئے ان اشعار میں ; لکٹ شد کر دفایل سیر یافشی رویود البیدیاء کی سید داشتی رویود البیدیاء کی سید داشتی

(بقید حاشید اکلے صفحے ہر)

اگرہ کے ایک کلستان از پرہ' کا حسن بڑی معنی آفرینی کے ساتھ بیان کیا ۔ لیکن اس میں بھی لفظ طاؤس محض رسمی طور ہر مندوجہ ڈیل شعر میں موجود ہے : یہ کاشنی کہ کشاید تقاب گردش رنگ

غیر از پس طاؤس رونما گیرد

ادرت سے استعمال اسے آل دینٹوں امور سے وابستہ کر دیتا ہے۔
 بیدل نے اپنی مثنوی ''طور معرف'' جسے وہ اشارہ '' فرنگستان حسن رنگ و ہو کمیٹے ہیں ، ۱۹۹۹ھ کے قریب لکھی۔ جب وہ متھرا کو ہمیشہ کے لیے

(بقید حاشید گزشته صفحه)

(بید مالید، ترکت میده)

زوغ شدم گردیدی بالقرس
بعور انگی از آوردی چو طاؤس
اور دوسری بار اس بنی سبرت کا ذکر کرتے پرئے اس طرح
کلنا جید اش اداران صدا
مشوران مرح حد گلفت تجالف
دک کل جاداد شنت سراغش
کال جاداد شنت سراغش
کالتان کی الدر استان می الدر سائن

من بعد آمری کر فیلم میں اللہ میں مطال طور از آج کے قبی امر وحد ان ای کی مرد اس اس کی حق اس اس بدائل انجاز ان مؤ میں مرد میں میں میں میں میں اس کمیل کے انتخام خرج اس اس کمیل کے انتخام خرج اس بر انتخام کی میں دوسرے کہ آگریہ میں میں اس میں انتخام نامین اللہ کی خوا دوسر اس کمیل کی میں میں اس میں انتخام نامین کے خوا دوسر اس کمیل کی میں اس م

طلسم خلد میبندد فضایش پر طاؤس می ریزد ہوایش

بیشت از بال طاؤسش مثالی شب و روز از چراگابش غزالی

بارہ ما سبق میں جو شعر درج ہے ، اس میں برطاؤس ادائی حیثیت رکھتا ہے لیکن جان اسے خطہ بریاں پر بھی فوقت حاصل ہے ۔ یہ متھوا کے افرات اور پیدل کی اپنی روز انوری ڈینی رعائل اور رکٹرنی کا نتیجہ تھا ۔ شفق کا حسن بیان کرتے ہوئے روح اطافت کو ایکینڈ شعر میں اس طرح اتارے ہیں :

پدر طاؤس صبرف رشته دام خیال لعل تو غط بر لب جام

مجھے معلوم نہیں کہ کسی اور شاعر کے نشیقی کی وکیٹیوں کو اس خوبی سے بیان کیا ہو ۔ ایک جگہ کامنے میں کہ حص مطاق مقرارہ بائے شک میں بڑی لطاف کے سالھ چشمک وان کرنا ہے اور پر سنگ روزہ محض سنگ روزہ میں نارستان اسوار ہے اور چاں پر بیضہ میں طاؤسان رونا بھر انسانی کر رہے ہیں یا

برار ہے اور چان پر بھیں میں صاوحان رحما پر انسانی تر رہے یہ یہ آپنگ ہر انشانی مسیا

درون بيضه طاؤسان رهنا

اور ایک خیالی گذار کا تقشہ کھینچتے ہوئے طاؤس کا ذکر مندرجہ ذیل اشعار میں کرتے ہیں : دسی کز وصفاً رنگش پر فشان بود نفس طاؤس فردوس بیان ببود

ز طاؤسان رعنا که پسرواز چشتی در بوا بود آشیان ساز

چنان طاؤس محنف مست می گشت که بر بالش قلح در دست می گشت

اس حسین فضاکی بیاری پیاری یادیں ، تشبیہ اور استعارہ کا روپ دھار کر ادبر فارس میں منتقل ہو رہی تھیں ۔

 (۱) عنقائی اوج تقدس در کسوت رنگ آشیان طاؤس می طرازد ...
 (۲) دیوارها از عکس گل بال طاؤس کل کرده ...

(۳) دیوارها از عکس کل بال طاؤس کل کرده .
 (۳) چشم پوشیده چون بیضه طاؤس آئید. خاله ایست در بسته .

از یس که بوا آثنہ در رنگ نیان کرد صبح از نفس خود پر طاؤس بجنگ است

صبح از نفس خود پر طاؤس بجنگ است (س) اندیشہ برنگ طاؤس چندانکہ بال برہم زند مقیم گلزار ۔

اس لائر میں سدی اور ظهوری ترشیری کے مایر جلے آارات کام کر رہے ہیں - تخیل کی لطاقت بیدل کی فاق شے ہے جس نے اسلوب کو حسین تر اور شکافتہ تر بنا دائے اور جسا کہ بیلے بھی مہ دیکھ چکے بین ٹکری امور وڈکول کا جاسہ ازیا اوارٹ کر جنت آگاہ بن کئے ہیں - فابل کے دو اشعار بھی اسی شفوہ میں معرود بیں -

کسوتی لیست کہ بے رنگ توان پوشیدن ذرۂ موج ہوا نیز پر طاؤس است

قلم تــا حــرف. راكش مـــى تكارد رقــم جــوش پر طــاؤس دارد

بالعضوص اس مثالے بھی 'بہارستان جنوں' نے حص طور پر ثابت کر دیا ہے کہ بیلٹ کو لفظ طائر سے وابستگل بعد میں بدا ہوئی جب وہ اپنے مواد و مشا کو چھواڑ کر آئر کہ اور دیلر کی طرف چلے آئے ، اور انھوں نے آکر دیکیا کہ ان فیمروں میں رنگین خیالی اور رنگین بیان نے لیک قباحت یا کر دی ہے ۔ اب ہیں قبل میں ڈاز زادہ تعلیل ہے اس انکا کا مائلان کرنے ہیں کہ اسماس جال نے بارے شاعر کی فطرت کو کس قدر رنگین بنا ڈالا تھا اور اس کا اظہار انھوں نے لفط طاؤس کے ذریعے کس طرح کیا ۔

راکیں جال بارے کے لئے کہ فاترہ کا عاصہ ہے ۔ اس کی فاترت کی تغییر راکین خال سے ہوئی ہے اس لیے جو سالس اس کے الدر ہے ہو کر باہر آئی ہے وہ انگاہوں کے سامنے فردوس زنگ ان کر موبود ہر جاتی ہے ۔ اس کی آزاوایں ایس سر کا یا راکین میں اور جب آن میں تجیج روکنا ہوتا ہے تو بارے شامر کے مدیر میں مور راکٹ کال طاقری کا طرح محترک ہو جاتی ہے :

نفس تاً میکشم فردوس در پرواز میآید برنگ بال طاؤس آرزوها در تفس دارم

آرزوها پس که در جیب نفس گم کرده ام بال طاؤس است اگر موج است در دریای من

وتکیں فطرت شاعر کا عبار بھی اگر ہوا میں یکھر جائے تو ساوا جہان پر طاؤس کی طرح راکین بن جائے ۔ اس کی خاکستر میں بھی طاؤس پر انشاں ہوئے بیں ۔ اسی بنا پر تمام عالم چنستان بن چکا ہے ۔

جهان گرفت برنگینی بر طاؤس غبار من ک، ندانم ک، داد سر به بوا

له گردی ای شرار کاغذ از یام مشربان نحافل که در خاکستر ما یام پرافشان بود طاؤسی

چىن طراز شكو، جيان نيرنگم مسلم است چو طاؤس سك،" رنگم

ابنی نظرت رانگیں کے باعث آنکھ کیوائے بغیر اپنے آپ کو رنگینیوں ہے مصور دیکھنا ہے۔ اس کے بستر الازکا اور ورد گرگا ہے قبال ہوا افور اس کا بائین در طاقیں سے دائے جار اورو منظر کی میر کے لیے باہر جائے کی ضرورت نہیں، اس کی خلوت راؤ بین کام رکھیتاں جس بین: مزه نکشود، چندین رنگم از خود می برد بیدل رگ کل بستر نازی بر طاؤس بالینی

غضر جهدم نشود قاقل، و سير بهار بال طاؤسم و صد عمل رنگين دارم

خلوت وازم بهشت غیرت طاؤس گشت ولک،ها چون حلله بیرون درم کل کرد و رخت

رضہ' طاؤس کی طرح شاعر اپنی آنکہ بند رکھتا ہے لیکن اگر اسے ڈرا بھر بھی واکر دیے نو سیالاس ارک تو نو سال میں طرح اگر وہ اپنی آنکھ کھولے تو بار الفاظ دیشل ہو، لیکن اس کی خدوشی بھی جراعاں سے کم نہیں اور اس کا تھیر چشک بانے ولکین رکھتا ہے:

برنگ ییضه طاؤس چشم بسته دارم که یک مزکان کشودن میکند صد رنگ حیرانش

ادا فیم چراغان خموشم کس نشد ورند تمیر داشت چون طاؤس چشمکهای رنگینی

نااپر ہے شاعر کی فطرت میں جو رنگینی ہے اس کے مقابلے میں دونوں جہالوں کی رنگیجاں بھج بین اور اس خدی نے جو سنے عطا کی ہے اس کا تھواڑا سا اظہارتھی بور دو عالم کے جام بات شراب کو گردش میں لا سکتا ہے۔ مگر وضع دار شاعر جاکی تیا بر اس قسم کے مظاہرے سے چلو نئی کرنا ہے :

حیا رعنائی طاؤس از وضم کمیخوابد وگرفد با دوعالم رنگ یک برواز می کردم

بس ک. چون طاؤس پیچد. است مستی در سرم جام ها در کردش آید کر بخود جنبد پرم پارۂ ماسیق سے پنا جلنا ہے کہ بیدل کی قطرت کی رنگینی اور شکندگی حبرت افزا ہے ۔ وہ خود کونے ہیں: درن گشن' بہار حبرتم آئینہ' دارد

دربن كاشن" بهار حبرتم أثبته دارد اكر طائر شوم طاؤسم وكر نخل باداسم

طاؤس ان کی رنگیشی نظرت کی طارت ہے ۔ اپنے آپ کو اس طرح جن حسن و رنگ میں کم پاکر و میرے زور ہو جانے ہیں ۔ حیرت سوال کو چنم دیئی ہے اور وہ بار بار انتشار کرنے ہیں ؛ وہ کون ہے جس مرح زنگ پچار نے انہیں شرعی برواز مطا کی ۔ بہ جو آن کے ہر 'کن' رکم وے آئوش فردوس وا ہو چک ہے کا کا فائن میال کس کے غرار ان کر و دیکھ والے :

شوخی پرواز من رنگ بهار ناز کیست چون پر طاؤس نمود را در چمن کم کرده ام

چنین محو خیال کیست طاؤس خیال من که واکرده است فردوس از این پر موج آغوشی

شاؤس خیال کی ترکیب جیال نظارہ روزے ویاں یہاں کے نظر، رکین کی بنی مکمی کرنے ہے ۔ بیال کا یہ استشار نخشاد جیہ پر الشار اور مئی ہیز پرایہ بائے جی ان کے خاتیہ جاری ہیں جی وہ برجی وہ پرجیجے ہیں ؟ برجیہ طاوتی رنگ نے کس کی تکاورت سے کشی کہ کا سان کی برواز بھی ست ست بادوں رنگ نے کس کی تکاورت سے کشی کہ کا سان کی برواز بھی ست ست کرد داناں کو بھی برطانوں یا رہے اور کیجی عالم نے بائی بھی کیے

آلفتے ہیں : ندائم کل فروش باغ نیرنگ کیم بیدل ہزار آلیتہ دارد در پر طاؤس کتالیم

یہ ایمام ، یہ استفسار یعنی ان کی فطرت وانگین کا مجسم سوال بن کر اس وانگینی کا واز معلوم کرنا بڑا لطف انگیز ہے ۔ کیون کہ اس طوح ان کی وانگینی طبع زیادہ وعائی کے ساتھ انگایوں کے سامنے جلوہ گر پونی ہے۔

شاعر جو بات اب لک رمز و ایتا سے کہ رہا تھا آغر اسے عود واضح کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے عبوب ! یہ سب کچھ تیرے حسن رنگین کی معیزہ ممائل ہے۔ لکہ تیرے رلکار حسن کو دیکھ لے تو سامنے خیل طاؤس بد صد اللہ و ادا محر برواز ہو جاتا ہے: گر دید رلک مجاملی تو برواز لگاہ خیل طاؤس توان ریشت از برواز لگاہ

شاعر جب اس طرح بحبوب ہے بمو انکام ہوتا ہے تو جدید ہے جدید انداز انتخار کرکے اس مقبقت کو بیان کرتا چلا جاتا ہے ۔ کہنا ہے میرے تنکو بر ٹیرے حس کی امرائی کا خابہ ہے۔ تیری یاد رفکینیوں اور چین بردازاوں کا سرمایہ بن چکی ہے اور تیرے خیال نے میرے عضو عضو کو پر طاؤس کی طرح ردکین بنا الالا ہے۔

بس که تیرنگت تدح چیده است در اندیشه ام می کند طاقس فعربهاد از شکست شیشه ام

پىر طاۋس دارد محمل پىرواز مشتاقان بيادت پىر كجا رقتم به ساسان چىن رقتم

عضو عضوم چمن آرای پر طاؤس است به خیال تو بزار آنده آغوش خودم

شاعر حسن مجموب کو دیک کر مالم حبرت میں کھو جاتا ہے ، لیکن اس کی حبرت بھی سرتا یا گل فروش ہوئی ہے ۔ اس کی آنکھوں میں موج پور طاؤس مزکل کرئی ہے اور عالم بہشت بوبی بن جاتا ہے :

کی دائم زگزارش چه کل چیده است حیرانی به چشمم می کند موج پر طاؤس مزکلی

ہزار آئینہ طاؤس می پرم بہ خیالت پیشت کرد جیان را چین تراشی حیرت

حبرت دميده ام كل داغم بهاند ايست طاؤس جلوه زار تو آليند خاند است

بیدل اثری بردهٔ از یاد خرامش طاؤس برون آ که خیال تو چنن شد

یاد خرام کی ترکیب خارص الراح کی ایست بنا این چه از دو تصریف معرج من مدین خلک کو دارس می است کر رایا ہے کہ اس معرج من مدین خلک کو دارس کے دوران میں اس کی است کی دوران کے دوران کی دوران کے دوران کا اس کا معرف کی دوران کے دوران کی دوران کی

حمن محبوب کے متعلق ان تصورات کے پوئے پوئے شاعر آن کے توسط ہے عالم کی ایک ایک میر کا ڈکر کرٹا ہے ۔ شاعر نے عبوب کے دست آناویں کو دیکھا - طبیعت پر عجب حدن آفرین کیفیت طازی بوئی اور شاعر کینے لگا ، تو اگر مکھی جسی انقص کے کو الزائے تو وہ بھی طاؤس بن چائے :

علی جیسی ماطن سے دو اورے دو اپنی طاوس این جیے کیفیت آن دست تکارین اگر این است طاؤس کند کل مکسی را کد برانی

محبوب کی رفتار اس تدر جال پرور ہے کہ اس کے پاؤں سے اؤنے والی گرد بھی بر طاقیں بن جاتی ہے اور جس گستان کو محبوب کے تنش پا ایسے تنش پدیع کی رنگینی نصب ہوتی ہے وہاں بال طاؤس خجات کی بنا پر حقد' در بن ہر کجا کہ می گذری گرد پر طاؤس است لقش پایت چہ قدر بوقلموں سےگزرد

بہ چندین رائکہا زان انشریا گل می توان چیدن برفتارت پر طاؤس وہ بر خاک می مالد

در گاستانی ک. رنگ ِ تقش ِ پایت ریختند

بال طاؤس از خجالت حاقه ساز در شود

ظاہر ہے جس صحرا سے محبوب کا عمال لاز گذرے کا وہاں کی خاک بھی طاؤس چمن بیرایہ بن کر آٹھے گی : محمل لازش ز صحابی کہ بال افضان گذشت

محمل اوبران کا مرازی و حجرای قد به این استان دهشت کرد اگر برشاحت طازیر جین ایجالید اور اظهار و ریا ہے۔ اس ضن میں مجبوب کے اندازی ورکائٹ پر حمن محبوب کی برتری کا بار ایر اظهار وو ریا ہے۔ اس ضن میں مجبوب کے انقاب اور ایران پر الکہ ڈال ایسا شروی ہے : یہ الافادی کہ کشافیات کا دکون رائٹ

> تمير از پير طاؤس رونما گيرد -----

در گلستان ِ چمن پردازی ٔ بیراینت بال ِ طاؤسان ِ رعنا رخت آتش کار بود

واضح رہے یہ مغل صد کی شامری ہے جب تناب کا وواج تھا اور لطالتوں سے معرور بازیک علمل کا پریازن عبوب ہوا کرتا تھا۔ شاعر کچتا ہے میرا عبوب جس آئنے میں مجالکتا ہے ، وہ اس مرتج حسن ان جاتا ہے : دام جوہر اسخہ نافوں دارد در یقل ان تقر ترکک کرند یا رابور شکر آئند

این معر وصعر مدسد پارٹ مصر الیمد اور بهار جسے اپنی حسن آفرینی پر ناز ہوا کرتا ہے ، وہ بھی گازار محبوب کی سیر کے لیے ٹکائی ہے تو عجیب انداز سے بن سنورکر یعنی مزین داس اپنی کمر ہر لیے ہوئے :

سیر گازار که یا رب در نظر دارد بهار از پر طاؤس دامن بر کمر دارد بهار

بندرجہ بالا اشعار پڑھ کر بہارے اپنے عید کے نامور مصورعبدالرجان جنتائی کے شاپکار اکابوں کے سامنے بھر جانے ہیں، جن میں مفل عمید کی حسن آفرینی موجود ہوتی ہے ۔

حسن مجازی کی تسبت بیدل حسن مطابق کے زیادہ دل دادہ یں۔ ان کے تخیل میں سالی ازال کے اس طارح ہرم آرائی کی ہوئی ہے کہ اس کے مقابلے میں یہ عالم اور اس کی ایرنگیاں بالکلی بیج بیں ، اس لیے پرطاؤس کو وہ در خور اعتماء نجی سمجھتے :

در تخیل ساتی این بزم ساغر چیده است تا بکی بینم پر طاؤس و سسنی با کنم

یں نا بھی ہم اور خانص و سسی یا تھے پر طاؤس کی رنگری فرون کا کشی است ہے۔ لیکن حسن مطلق ایسی جیجپ چیز چے کہ اس کی جانگ ہے اور کا کی شاہلتانے کے لیے اسے یعنی پر طاؤس کو اپنہ کے طاور پر احتیال کیا جاتا ہے ۔ یدل یہ کہنا چاہتے ہی کہ حسن مطلق اس فدر بدیاج اجال ہے کہ صارے عالم کی رنگریتان اس کی پڑھ داری میں مصرول ہیں :

درین یاغم بیندین جام آثایف جنون دارد پر طاؤس یعنی بنیه سینائی بیرتکش

اس لیے وہ کمپنے ہیں کہ طاؤس مست کی طرح اپنی نظرت کی کام ولکھیوں کو پوری طرح آراحت اور پرماستہ کرکے وہ ایک جلوہ کو دیکھنے میں عو بین اور التے دیکھیے والوں سے کہتے ہیں میرے دام حسین پر لگاہ ڈال کر خاموش ہو چلاء ۔ ایرنگ صیاد کے متعلق کچھ انہ وچھور ، اس کے جلوے کی ایرنگی بیان سے اورادے :

ادہے: ہم چو طاؤحہ بجندین رنگ عمر جلوہ پای انٹنی دام دیدی از ٹیرانگر صیادم میرس حسن مطابق کی ٹیرانگی ہے عمرم ہونا کسمی کے مظاہر میں نہیں۔ ازل ہے

حسن مطانی فی اجرائی سے محرم ہوتا کسی کے مطادر میں نہیں۔ ازال سے پر فرہ یہ صد چشم مماشا اس کی نیرنگی کو دیکھنے کا آرزو مند ہے۔ زماند ان ان کر اور ستور سنور کر آتا ہے تا کد اس حسن نے مثال کی بزم خلوت میں باربابی حاصل کرنے ، مگر اس وقت تک محرومی کے بغیر اسے کچھ حاصل نہیں ہوا : کل بر ذرہ بصد چشم کالمنا جوشید

دل پر ڈرہ ہمید چشم کماشا جوشید دہر طاؤس شد و محرم لیرنگ نشد

اس مروس کے باوجود کون سی چیز ہے جس کے دل میں جلوۂ حسن راز کو دیکھنے کی کتا موجود نہیں ۔ چین روبر کا ایک ایک شجہ الکھ بن کر اے دیکھنے کے لئے نے تاب ہے ۔ خود چین ہر واب متنظر ہے کہ کب اے حسن و اطاقت کے بیکر اور کی طرف ہے استقبال کی اجازت متنی ہے اور وہ سرتایا ایس نے کر اس کے سائے حاضر ہوتا ہے :

ز استقبال نازت کر چمن را رخصتی باشد به صد طاؤس بندد تفل و یک آلینه وار آید

دولت وصال اور وخصت استقبال حاصل پو یا آند ہو ، صرف اس کے غیال میں وہ نیراکی پائی جائی ہے کہ ہر ڈوہ طائیں سست بن چکا ہے : کہ دور اندیام کد بطائیں کماللہ لم لک خالف میں بناہ آئن ہے داد

 بد سودای جار جلوه ات عمریست گریانم پسر طاؤس دامانی که نم چیند ز سژگانم

گرد وفتارت پسری انشاند دو چشم ثرم دېر شد طاؤس غیز از گریه ونگین من

دور حدول بنا او بر مدوب کے اپنے جارہ کی دوب ان کر در حدول کا اور کا دوب کی جا در عالم کی در حدول کا اور کہ دوب کی جائے کی اور خال کی اور کا در کار کا در کا

خون ما مفتم گرد سر ممکین گیر چمر کوه از پر طاؤس شفق می باشد

ندائم تیغ قاتل از چه گاشن داده اند آبش چکیشهای خوام نیست بی آواز طاؤسی

تیفت چہ فسون داشت کہ چوبیضہ طاؤس کل میکند از خاک یے شمید تو شفق ہا

هر جا دم ِ تين تو کل انشان ِ خياليست فرض است چوطاؤس چين در پر ِ بسيل

الفریں حالات عاشق کے دل میں جو دالج ہیں وہ طاؤس سے کم چمن ہوش خبر، اس لیے عاشق کے دل راخ دالغ میں وہ رانکیفی ہے ، جو کلوار کو بھی حاصل نہیں ، یہ تو بہشتر دیکر ہے : دل داغ آشیانی از قفس پرورده ام بیدل بزیر بال داوم سیر طاؤس چمن پوشی

داغ دل رنگینی دارد کد در گلزار لیست گر نه طافوس باری رخت ر آنشکار باش

داغ ِ سودای گرفتاری بهشتی دیگر است عالمی در بال طاؤسم بذوق دام سوخت

جنیہ عبت کے سوڑ واکین نے عاشق کو شعابہ جوالہ اور بال طاؤس بنا دیا ہے۔ گویا کمائل واکین اور شوری حسین نے اس کی قائب مالیت کر دی اور وہ طاؤس بن گیا ۔ جب جذبہ عشق کی یہ ثائیں ہو تو اس حسین اور جمیل عیوب کے حضور رسال کی حسرت ہے شوق دل کروں نے تاب انہ ہو : کے حضور رسال کی حسرت ہے شوق دل کروں نے تاب انہ ہو :

ندائم شعله جوالد ام یا بال طاؤسم محبت در قفس دارد مهندین راک زنارم

سیر گلزاور تمنای تسو طاؤسم کرد غوط، در رنگ زدم تابد پریدن رفتم

در گذشی که شوقش بر صفحه ام ژد آتش فردوس در قفس داشت طاؤس بر کشودن

سیر بال پر طاؤس مکرر گردید صفحه آتش ژده ام فصل تماشای من است

شوق دل حسرت کلها کے مضوری دارد ہمجو طاؤس چرا آلینہ دائر کند بنابریں عاشق بڑے جذبات انکیز برائے میں کہنا ہے لیلٹی و بجنوں ہےکجھ سر وکار نہیں ۔ اسے صرف ابنا دللہ داغ آنسیاں اور گریہ'' ونگین عزیز ہے ۔ اسے اپنے باطنی جذب و شوق سے اس قدر لگائی پہذا ہو چکا ہے کہ اب بہی اس کے لیے صورفہ توجہ ہے :

مینون و ساز بنبلان لیانی و ناز کاستان من یا دل ِ داغ آشیان طاؤس تالان در بغل

مندرجہ بالا آخری شعر بیدل کی دروں بہنی کی طرف اشارہ کر رہا ہے ۔ ان کے سلساہ افکار کا یہ وہ پہلو ہے جو بتیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کے سنے میں لطیف جذبات و کیفیات کا ولور الھا اور ان کے تغیل نے ان کے تائے بانے سے ان کے باطن میں ایک سدا بہار گلشن بنا دیا تھا ، جس کی رنگینی و رعنائی کو بیان کرنے کے لیے وہ لفظ طاؤس رمزی علامت کے طور پر استعال کرتے تھے۔ یہ حسن و جال در اصل اُس کامل استزاج کا لتیجہ تھا جو ان کے باطن میں ادب و شعر ، فلسفد و حکمت اور الملاق و تصوف کے نہایت ہے, یا کیزہ عناصر کی وجه سے روتما ہوا تھا ۔ واضح تر الفاظ میں یہ ان کی حقیقی شخصیت تھی ، جس کی تعمیر انھوں نے جان جوکھوں سے اپنی ذات میں ڈوب کر کی تھی۔ جس انسان کی شخصیت ہر اُس شے سے نشو و کما پاتی رہی ہو جس پر انسانی فکر اور روح کو ناز ہو ، اس سے زیادہ خوش قسمت کون ہو سکتا ہے ۔ صوفی ہونے کی حیثیت سے بیدل صاحب حال تھے ، اس لیے بحض علمی طور پر وہ اپنی شخصیت سے آشنا نہیں لئے ، بلکہ ان کی باطنی لگاہ نے اسے بالمشاف دیکھا تھا ۔ اس لیے اس کے یے نظیر حسن و جال پر وہ صرف فدا ہی نہیں تھے بلکہ اس پر تازاں بھی تھے۔ بنابریں جب انھوں نے رموز و علامات کے ذریعے اپنی شخصیت کو بیان کرنا چاہا تو طاؤس ست سے بہتر انہیں اور کوئی لفظ دکھائی تد دیا ۔ متعدد اشعار میں اؤے تیخر و ادعا سے طاؤس من اور طاؤس ما کے الفاظ استعمال کرکے اٹھوں نے اپنی ذاتی انا کا ذکر کیا ہے اور اس طرح اس کی بیشت بروری کی طرف بلنے

ہی مدین : اشارے کیے دیں : طاؤس من از باغ حضور کہ خبر یافت

عوص من از باع محمور که مجریات کز رنگ من آنته پر و بال برآورد ----- طاؤس من جاز کمین چد مژده است عمریست بال می زئم و چشم می برد

طاؤس من احرام کاشای که دارد دل گشت سرایای من از آلیته چیدن

طاؤس ما بهار چراغان حیرت است آلیت خاله به تماشا رسانده ام

طاؤس ما اگر نہ پر انشان ناز اوست رنگ پریدۂ کہ چمن کرد بال را

طاؤس سا خجالت اظهار میکشد زین حلقہ هاکہ بر در نیرلگ می زنند

مستی طاؤس من با صد قدح مخمور ماند ظلمت پا پر کمی دارد چراغان پرم

حیرت از طاؤس سا پسر می زند وحشتی را نرگستان کبرده ایم

یہاں پہلے چھ اشعار میں طاؤس من اور طاؤس ماکی ابتدا میں نشست اس اس کا بذہبی ڈبوت ہے کہ دوسرے محسوسات اور مدرکات کی نسبت اپنی حقیقی شخصیت کا وجان بیدل کے دل میں اواپن مقام رکھنا تھا ۔

چسا کہ بارہ ماسیں سے واقع ہے ، یدل کی ڈاٹ میں اعلاق و اتدار کا ایک نہایت شوب صورت آوازل رونکا ہوا تھا ۔ یہ ان انام کی بات ہے جب و اونلائے ڈاٹ کی کام سازال لمیر کر چکے تھے ۔ ان کی فلوت میں یہ کرشد، گراومین صدی پجری کے آخری چند بردوں میں شہور وزیز ہوا ، اس لیے السالوں کو برکھنے کے لیے ان کا معار نے احد بائد تھا اور سیرت و کردار کے اعتبار سے اپنے عہد کے صرف چند السان ان کے معار ابر بورے اثرے۔ ان میں سے ایک شوش تصیب السان لواب شکر انشد نمال بھی تھے۔ ان کی صفات حسنہ کا ڈکر پیدل شتری ''طور معرفت'' کے اختتام پر بھول کرنے چین:

سعادت گوہر گنجیتہ او

سیادت صورت آلبیند او مروت رقبگ کلمزار صفائش

مروت رفك كالنزار صفائش فتوت جوور شعشير ذاتش

کش عرض حفا را دستگایی نگایش فرق بست را کلابی ادب وضعی کد محو پیکر اوست

ادب وضمی کد بحو پیکر اوست حیا آبی که وقف گویر اوست یہ اس بے نیاز مرد فقیر کی زبان سے تعریف و توصیف ہے جو اپنے عہد

کے جلیل القدر مثل شہنشاہوں کو بھی در خور اعتدا نہیں سجیعا تھا ، آس لیے
یہ مدھی اشعار اس بات کا اوردست قبوت میں کہ نواب مگر اللہ شان کی قطرت
میں سرت کی اعلی خوزواں بات جاتی انہیں ۔ اللہی خوزوں کے گھریے امساس کا
نیجہ تھا کہ جابے ۱۹٫۸ میں لواب عاصب موموق اوق ہوئے تو یطل نے
شد الارخ وائن میں سب ہے چلے الھیں کا ذکر ان اناقال میں گیا :

فریاد کان جال کرم در جبهان مماند طاؤس جلوه ریز درین آشیان مجاند

اقبالی فوجہ اسر بعد ہے کہ اس قصر میں بھی الحاقی تحقیقوں کے لیے طاقوس کا احتمارہ استمال کیا گیا ہے ، یعنی بیدل کے عبال کے مطابق باطن، آزارشہ طاقوں جسم ہولا ہے ۔ اس قصر میں الظالم کرم کی جیٹ چالاتی بھی ہے۔ ڈواز مجد دیں للظ کریم جو کرم سے مشتق ہے ، معموم و جمیل اور حدیث کے معنوں میں آیا

 مضرت یوسف کا ذکر کرتے ہوئے ; "ان هذا الا ملک کریم" یہ تو کوئی معموم و جدیل فرشتہ ہے ۔

لیز سورہ افغان میں ؛ ''فائیشنا فیھا من کل زوج کریم'' ۔ پھر اس میں ہم نے ہر قسم کی حسین جبزوں سے جوڑے پہنا کیے ۔ ہے۔ اس لیے جال ، کوم ، طاؤس ، جلوہ ، تمام اللناۃ بیاں جالیال ہیں اور ان کو ماخیر کرکم کرم مکم سکتے ہیں کہ السان کی حقیق عطعیت میں اندار و اداؤق کی کامل بیم آچکی بطال کے اوردیک سر تا یا جال ہوا کرتی ہے ۔ ذات انسان میں حقیقت کا یہ وہ اندام عروج ہے جس بر پہنچ کر کوشی (Keats) نے حسن و صدالت کو مؤافذ قرار دیا تھا۔

منتاً به کمینا شال از دلیمینی بین بو کا که بیدال مقدق شخصیت ، بالطن اوالسد او موجود میدوی نیمین کمینی و شده و گلی به باز و کنار اور فردوس و جنت کے اعتمارے بھی انتخال کرتے ہی اور اور سائط بین تاکیم میں کہ خفری ہے کام میں لاتے ہیں۔ مثال جب یہ کمینا جارتے ہیں کہ حدن کے اعتبار بے تو خود شخید ارکانی حکم نیمین دؤا دور دل واکرنے کی خورون ہے ، اواس واقد آوانی ہے جسن و جبل میڈ داکلتا ہے :

ستم است اگر پنوست کشد که به سیر سرو و سمن در آ تو ز غنچه کم لدمیدهای در دل کشا مچمن در آ

اسی طرح جب یہ کیتا مقصود ہوتا ہے کہ مانا انہا نے غیر اصلی اور مثل تحضیت بھی عزور دکھان درنے ہے ۔ ایکان مامی اور طبقی شخصت کی رحان کاکیا کاچیا ۔ اس انے الملل تحضیت کے عالمے ہے کوئی تصاد نہیں ہوگا بلکہ انگاری ویں صورت روکا ہوگی جس طرح دواج کتاجے کہ اند بھول نے مد ابدل رنگاری اور جاذبیت کے ساتھ بدارہ آوا ہوئا ہے ، تو بھر یہ بھارا شعر زیادتی جار دوادر ہوتا ہے:

یده جا است شوق طرب مکبن ز وداع غنجه کل آفرین تو اگر ز خود روی این چنین بنو از تو خوب تری رسد شعرا دل بے بھی اپنے تخیل اور اپنی ذات کا النوون عالم مراد لیتے ہیں۔ چنان چہ فیل کے شعر میں پیدل اپنے دل بعنی اپنی حقیقت کو گزار سے بھی حسین ترکمتے ہیں:

اور بہشت موجود ہے ، دور جانے کی ضرورت نہیں :

نشاط اینجا ، بهار اینجا ، بیشت اینجا ، نگار اینجا تو کز خود غافلی صرف عدم کن دور بینی را کے شعر میں کمیتر دوں ، براہے سندن میں آج بھی در بائے

اور ذیل کے شعر میں کمیتے ہیں، ہارے سینوں میں آج بھی در بائے فردوں وا ہو جکے تھے، مگر افسوس ہے اپنی بے دماغی کی وجد ہے ہم منتظر فردا رہے :

درہای فردوس وا بود امروز از ہےدسانحی گفتیم فردا

جہاں تک تلمج یوسٹ کا اتماق ہے اس کی موزولیت ظاہر ہے ۔ حضرت یوسٹ احسن ظاہری کے علاوہ گزارت و باطقی سے بھی آرامت و پیراست تھے۔ بتابراں حضرن باشی اور وجود معنوی کے لیے للمج یوسٹ کے بعد مناسب رکھی ہے ۔ مندوجہ ڈیل شعر میں دیکھیں ، للمج ، تشاد اور مراعاۃ النظیر کا

نور جان در ظلت آباد بدن کم کرده ام آه ازان یوشف کد من در بیرین کم کرده ام اسی قسم کا ایک اور خوب صورت شعر ہے: جان بیاک تاکی انسون بدن کلفت کام جسم یوسفت در چانه مرد و بر کم، آری بنوز

معلوم ہوتا ہے کہ جب کہی اپنے معامرین کو بینال حسن باطان کی طرف مترجہ کرنا چاہتے کیے اور خطاب میں درد و تاثیر بینا کرنا مقصود ہوتا تایا تو مضرت یوسف کا کے حسن ظاہر و باطن اور ان کی اجالا کا افشہ بڑے عجبب اسلوب

ہے کھینج دیا کرتے تھے ۔ ذیل کے اشعار شاید ہیں :

سدر سابه بین . گر بابن رتگ است بیدل رونق بازار دهر تا قیامت یوسف ٔ ما بر کمی آید ز چاه

کم زیوسف^{یم} لیسنی ای قدردان عافیت چاه و زندان مفتنم گیر از صف انحوان برآ مغتنم گیرید داسان دل آگاه را محرمان لبريز يوسف ا ديده الد اين چاه را

اس بارے کے تمام اشعار اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ بیدل کے لیے حسين ترين چيز ان كا باطني انا يا انا ے حقيقي تها ، اس ليے واليهاند انداز سين کبھی اسے طاؤس ، کبھی تحتجہ ، کبھی گل شکفتہ ، کبھی بھار بے خزاں ، کبهی بیشت و فردوس اور کبهی ماه کنعائی کهنے میں وہ حق بجانب ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر تشہید و تلمیح بیدل کی انامے کامل کی کوئی نہ کوئی مخصوص خوبی اجاگر کرتی ہے لیکن سالھ ہی ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پاڑتا ہے کہ حسن کا اصل سرچشمد جذیه محبت ہوتا ہے ۔ روحانی مسرت اور قلبی آسودکی ابنی محبوب شے کے مشاہدے اور ذکر سے حاصل ہوتی ہے اور ہر رنگینی اس کی

ذات میں جمع ہو جاتی ہے ۔ انامے حقیتی کے سلسلے سیں طاؤس کے استعارے ہر ایک دفعہ بھر نحور کر

لینا ضروری ہے۔ اللے حقیقی کی بیداری السانی زندگی کا معمولی واقعہ نہیں ۔ نقلی الما کے اند در آند پردوں کا اصلی شخصیت سے دور ہو جاتا حیات انسانی کا انتا خوش آلند ، اتنا علم اور اس قدر حبرت انگیز واقعہ ہے کہ کوئی اور بڑے سے بڑا واقعہ اس کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا ۔ انسان کے مسرت اور تعجب کے جذبات کی النّیا نہیں رہ جاتی ۔ وہ ایک ایسا منظر دیکھتا ہے اور اس منظر کا مشابدہ اثبات ِ ذات کا ایسا احساس طبیعت میں بیدا کرتا ہے کہ بھر زمین و آسان پیج نظر آنے لگتے ہیں ۔ السان احساس ذات کے خار سے اس طرح مست ہو جاتا ہے کہ بھر چاہتا ہے اس مستی کا اظہار کرے ۔ چوں کہ بیدل کو اپنر حقیقی انا کا بھرپور تجربہ ہوا اس لیے اس کے اظہار کی بے تاب کن تؤپ ان کے دل میں موجود تھی ۔ اس لعاظ سے بھی لفظ طاؤس کی موزولیت دیکھیں :

تماکنم از بر بن سو رنگ بستی آشکار جام می خواهم درین می خاند یک طاؤس وار

اس شعر میں طاؤس احساس بستی کا مظہر ہے اور حضرت یدل نے ڈات کے اس مثبت احساس اور وجدان کا ذکر کیا ہے جس پر اسلامی تصوف کو بجا طور ہر ناز ہے -

زامانہ 'مال کے مغربی ملکرین بہتی کے اس وجبان کو وجودیت کا نام مزیر میں ۔ تصوف السائل کے لیے یہ نئی چیز خوب اس ملسلم میں بھال کے انقرار کا جماللہ کیا جائے کو ایا جائے کہ اندی وجودی ملکرین نور راحکامائ آئیسنکی ((Guypenish) سازر (Guypenish) جہتر ((Jappen) وغیرہ کے مثالمے میں برطم حکوی اور زمان استام حاصل ہے ، من اور تاتے عوان سے اپنی ایک نظیم میں بیان این وجود کی خاترت کا کرنے وجائے کامینے بھی کے

یکی روبر تر از کون و مکان شو ایک روبر تر از کون و مکان شو

جہان بگذار و خود در خود جہان شو ایک شعر میں کہتے ہیںکہ انسان کی ارنی ڈاٹ حاصل کن قکاں ہے ۔ دنیا و

ایک قطر میں طبح ہی دو اسمان کی ایک دات عامل میں دون ہے ۔ دی و عقبیل نے معنی جبران ہیں :

جہ دنیا جہ عنبول خیال است بیدل تو باش این و آن گر نباشد نباشد یہ بنکامہ کائنات محض وجود انسانی کی وجہ سے فضاؤں میں نمودار ہؤا :

صبح این بنگامه ای از سیر خود غافل مباش یک نفس پیدائیت از عالمی داود نشان

اسیر خود' بیدل کا سب سے بڑا دوس ہے ۔ مثنوی طلسم حیرت میں ایک جگہ کہتے ہیں :

ہمین نقش توش کر برترائشی تو بائشی و تو بائشی و تو بائشی تکراو الفاظ سے سارتر کی طرح کس جوش سے احساس ذات کا اظہار ہو رہا

ید آن مشن بی کارل خواجہ مطالبیت کے نقال اسطیافیتات کا ایک الله ی یہ آن کا مطالبہ کرتی کا خالفہ رواندا آن بروان کو این میں یہ یہ و ح بروے میں جہا آنیا - آس میں الیوں نے تعلی کے موسوی اکار کی طرف ویسات المار آن کے اپنے ویسال کی آس و تو آن لل المام میں خوج فرمانی ہے۔ آس حالے میں بیری کرنے مطالبہ المالیات میں المالی المیانی المیانی المیانی المیانی المیانی المیانی المیانی کی الکونی کی الکونی المیانی المیان ہے۔ اسی پرجوش الداز سے وہ خودی کو بیدار کرنے کی دعوت دیتے ہوئے اوبائے بین :

> توقی مطلوب خود در یاب دریاب اور اپنے ایک شعر میں فرمانے ہیں :

عر میں فرماتے ہیں : کدام رمز و چہ اسرار خویش را در یاب

کہ پر چہ بست نیال غیر آشکار آنو لیست یہ اسرکہ اپنی یافت میں وہ کامیاب ہوئے تھے ، اس شعر سے واضح ہے : بجھان جلوہ رسنہ ام ، ز بزار بردہ دسیدہ ام

گھر نہال حقیقتم چین بیار خطابہ اس شعر کے اسلوب اور اس کی مثال یوری کا کون جواب دے مکتا ہے۔ علامہ انبال کی طرح جیسرا (السان کے لیانہ اعلانات کا اتاثال ہے اور انسان اوادے کی آزادی اور زور دیتا ہے۔ وہ کچنا ہے کہ السان کوئی اتمام یاشت ہے نہی جو اتنی کا پشت در پشت اعلامہ بیان رہتا ہے۔ یاکہ وہ ایک ایسی سے جو اتنی

ایگو Ego کی خود صورت کر ہے ۔ بیدل نے ان سب سے پہلے بی کہا تھا : مند ہر خوبش داخ ِ تہمت ِ غیر کہ خود سیری و ہم خود صلمیں سیر

> میطت جوش تکراری تفارد بجز تجدید خود کاری تدارد

یدل کے آن انسازمین وہ تمام مطالب بڑی خوبی ہے بیان کمیے کے بین من کا ذکر جیسر کے حوالے ہے ہوا ہے اور اگر کہ بہتا ہوا جائے کہ مجیسر کے بدلیا کا مطالعہ کا باتا تو میں کمیون کا آن سے فیالے سے امام انکا کا انتخابی میں مشتق واقع ہو وکی ہے کہ تعامل دوونت کے آمہ میں ہے بن ۔ ان کا خاندہ خیات سرتا تا وجودیت ہے اور اس دونوں ہے اس مشال ان کے کام میں بڑا قان ان اور نے حد میمون افراز حواد موجود ہے ۔ فائرس کے افزائے ہے بال کے ان

۔ دیکھیں : ضمیر علی بدایونی کا مثالہ : 'اقبال وجودیوں کے درمیان' ۔ مطبوعہ ماہ لو ، بابت ابریل ۱۹۹٫ ع ۔

مطالب كى طرف ان اشعار سين بھى اشارے كيے يين : ماشا فرش راء تست از آزادگی مگذر كشاد بال جون طاؤس دارد نركستاني

بزار آئینه حیرت در قفس کردست طاؤست

جهانی چشم بکشاید او گر یک بال بکشائی

ہزار آئینہ چون طاؤس سی خواہد تماشائیت بقدر شوخی راکل که داری چشم حیران شو

بار بستی انداز پر طاؤس سی خوابید ببك چشم كشودن سيرجندين چشم حيران كن

فسردن تابکی ای بی خبر گردی پر افشان کن لو ہم داری بزیر بال طاؤسانہ نیرنگی

شوق طاؤس است بيدل بيضد مي بايد شكست صد در فردوست از یک عقد. وا خوابد شدن

ابیضہ شکستن سے مراد لفلی شخصیت کے بردوں کا دور کرانا ہے ، جس کا ذکر اراب تصوف ترکیه نفس اور نفی ذات کی اصطلاحات کے ذریعے کیا کرتے ہیں ۔ 'بہضہ شکستن' کا محاورہ بیدل اور معنوں میں بھی استعال کرتے ہیں ۔ بہضہ ے مراد وہ عدم بھی لیتے ہیں ۔ جس طرح کہ بیضہ کے اندر جو کچھ موجود ہے ہمیں بالکل معلوم نہیں ، اسی طرح عدم کے متعلق بھی بہاری معلومات بالکل بہج یں ۔ ایدل کہتے ہیں کہ جس طرح بیضہ ٹوٹنے سے طاؤس رہنا باہر نکانا ہے اسی طرح کتم عدم سے جو شے باہر آتی ہے ، بے حد حسین و جمیل ہوتی ہے اور اس کے بے انداز خوش آلند امکانات ہوتے ہیں ۔ ہم جانتے ہیں اس دنیا کی ہر نیراکی کتم عدم سے منصہ شہود پر آئی ہے ۔ اس بنا پر بیدل عدم کو بے پناہ امکانات کا غزن اور سرچشمد خیال کرتے ہیں ۔ یاسیت پسند مفکرین کی طرح وہ مستقبل سے

مایوس نیرں بنکہ اس سے بلزی رئٹرن اور دل فریپ ٹوامات وابستہ کرنے یہی اور 'اہر آمید بینکہ ہمیشہ اس کے بردوں میں سے لئی حات الروز اور نظر پروز نخایات ظاہر بوئر ویں گی - حکم طالبطائی کہنا ہے کہ در نشنے شے ٹیے کی ولادت مجملے خداوند تعالیٰ کے وجود کا بابتہ دلائی ہے - بعامت اور حسن تخلیق کے ان الکار کے سلسلہ میں بیٹل حکم موموث کے بہنی ور یس : کے سلسلہ میں بیٹل حکم موموث کے بہنی ور یس :

ستر میں ایش حدم موصوف کے اپنی وو این : چھر بال طاؤس پر چہ دوام ز اینکہ شکلی داشت کر بوابش چو بال طاؤس پر چہ دوام ز اینخہ رست است کل بدامان وہ کہتے رہے کہ زائدگی کر اید اس سجھو ، ایک یہ تو ایک عجیب و خراب رہ کہتے رہے کہ زائدگی کر اید اس سجھو ، ایک یہ تو ایک عجیب و خراب

وہ کمبتے ہیں کہ زلدگی کر لید اس سجھو ، ایکہ یہ انو ایک عجیب و غریب عالم ہے ۔ اس کے عجالیات بک سر نگاہ تحسین سے دیکھنے کے قابل ہیں : ای عدم آراز لید زلدگی ہم عالمیت بیضہ گر ہشکست چون طاؤس رلکین کن نفس

فرماتے ہیں ، عدم سے اگر بیاں آئے ہو کو کھیراؤ کمپر ۔ ان راکھیوں کو تو دیکھو جو تمھارے کرد و بیش موجود ہیں ۔ ایسی غوب،مورت دنیا میں آئے ہر تو غوش منانی چاہیے تھی :

بگوشم از شبستان عـدم آواز سیآید که چون طاوس اگر از بیخه وارسی چراغان کن

شیستان عدم میں دھرا بی کیا تھا ، وہ تو تید علف تھی۔ اب ایک حسین و جمیل دلیا میں آزادی کا سانس لے رہے ہیں ۔ بنابریں بیدل اس عالم کے حسن و جال کا ذکر بڑے جوش سے کرتے ہیں :

ئرے جوش سے فرے ہیں : درین صحرا کہ یک سر بال طاؤس است اجزایش غیاری گر بخود بالد ہمان نیرنگ می جوشد

یدل کے ان خیالات ہے تیا چانا ہے کہ پانٹوسٹان میں برنئے بوٹ بھی انہوں نے ویدائٹ کا اگر ٹیول کیچکا تھا ۔ پند فراضہ ماہم کرنے جائیٹ مسجونے بی لیکن بھال سال مائی اور معزون اطاقائے میں کا ایک ایسا مظام کرنا میں تصور کرنے ایس جو مردر اہا ہے جس نخز اور حسن بورو بتا چلا جاتا ہے۔ اس بارٹے کاری بوریل نے انہوں کے اکاری اجسال تھار مطالعہ کا تھا لیکن وی معالم نکان کا بھا تھا ہے ایک کو اس شدیت میں مسجونات کا تھا لیکن وی

لفظ طاؤس کے واسطے سے بیدل نے اور مطالب بھی بیان کیے ہیں مگر وہ

بنیادی اہمیت نہیں رکھتے۔ بنابریں ہم الهیں چندان در خور اعتنا نہیں سمجھتے .. سطور بالا میں ہم نے دیکھا ہے کہ بیدل کو طاؤس کیوں پسند تھا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس صارمے بیان میں ہم نے ان کے جالیاتی ذوق کا مطالعہ کیا ے لیکن جس بات نے ہمیں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ یہ ہے کہ اپنر عید کے تازہ کو شعراکی طرح بیدل نے محض ولکیں خیالی اور ونکیں بیانی کو اپنا مطمع لظر نہ سمجها بلکد جس طرح ان کے ہم عصر معاروں نے فاتراشیدہ سنگ مرمر کے بطن سے ناج محل ایسا لازوال شایکار لکال کر لگاہوں کے سامنر کھڑا کیا ، اسی طرح الهوں نے بھی اپنی فطرت کی گہرائیوں میں ڈوب کر حسن و صدافت کا وہ گوہر آبدار لکالا جس نے فکر السانی کی گران مائیگی میں بیش بھا اضافہ کیا ہے۔ الهاالوی ماہر جالیات کروچے نے ذہن کے فقط سرور آمیز مشاہدۂ حسن ہر اُپنی توجهات مرکوزک تهیں - جالیات میں اس طرح لاریب سرور انگیزی اور آسودگی احساس کو امتیازی درجد حاصل ہو جاتا ہے مگر ید تغمد باے طاؤس و رہاب کی اس طرب الگیزی کی طرح ہلاکت آتوین ہے جس کے اثرات بد بیدل نے اپنی زندگی کے اواغر میں دیکھ لیے تھے۔ بیدل حسن کے ساتھ غیر کو بھی لازمی سمجیتے تھے تاکہ ادب عالیہ کے ذریعے ذین انسانی حیات آفریں انداز سی خلاق بن جائے اور نوع انسانی اپنا خر ارتقا جاری رکھ سکے۔ ان کا طاؤس اسی لیے ایک بیدار دل ، ایک با کیزه باطن اور نهایت بی حسین اور بهم آبنگ حقیقی شخصیت کی علامت ہے اور اسی لیے اس استعارے کی رانگینی سے کام لے کر انھوں نے بعض مسائل مهمد کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بنابریں ہم کہد سکتے ہیں کد طاؤس ببدل تخت طاؤس سے بددرجہ با زیادہ تیمتی ہے ۔ تخت طاؤس صرف ایک بار اپنی رائینی دکھا کر ہمیشہ کے لیے عتم ہوگیا مگر طاؤس بیدل کے حسن و جال سے ہم اُس وقت تک لطف اندوز ہوتے رہیں آتے جب تک ادب زُلدہ ہے۔

(ادب لطیف ، ابریل ۱۹۹۲ع نگار پاکستان ، اگست ۱۹۹۳ع عوالہ ادب لطیف)

بیدل اور حباب-ایک مطالعه یک عند به مدرنک کل انشان حباب است

یدئل کے ایک شاکرہ آنند ارم عنص لکہتے ہیں کہ افیوں نصوف میں بڑا علو تھا اور وہ اسے تمام طوح سے توراز اور افضل صحوبتے تھے ۔ اس کا مطالب یہ ہے کہ جہاں ان کا طالب اموال استحداد ہے اور ان کا طالح اقار اصوب سالا میال تھا ۔ صوب جی تین کر ایما تھوئے کے عیالات اور اوابات کرا اور کے مقاوفات کا انہوں نے گہرے غور و لکرے حافاسہ کیا تھا اور وہ اینالدیں ،

تمام موضاہات کے متعلق اس ایک انظ کی بدوات ہمیں بیش بھا معلومات حاصل پوری بین - ظاہر ہےکہ بیدل نے اپنی فکر دقیقہ رس سے سباب کو اسرار و معاوف کا گئجینہ بنا دیا ہے ، اس لیے ہم اس دفتر رموز اور صحیفہ اسرار کا مطالعہ اور

مشاہدہ کرتے ہیں۔

قباراتی، روبی آم میانی مشیارات جیشه آم او بازبادید مشارع آدید در ترکی کے اللہ و خاکد کمی اداکس مورث میں الدین کے افغوائی اور ارسٹو کی مشیات کا عالمات بھی دک اللہ ہے گیا ہوا تھا۔ چیاں موں یں دیدول کے المشیار ہے کہ بھی اس کے اللہ اللہ ہے کہ ہوا تھا۔ چیاں موں ان بدائوں کے المشیار ہے جیان اللہ کا تیا ہے جی ایا ان ان کے لاکی کائی جین و ان کر دینی ہے۔ ان کے بارات میان کو انٹر الم الے این کی ایپیہ کائی جین و ان کر دینی ہے۔ ان کے بارات میان کوئیا آم الرائی الے ان کی ایپیہ

سطح مقادی برش کے کہلے دیاں میں حدثوی محید اطلام کی روز گرفتی میں با خطاج کے اس بین اللہ مہامی اور اور جو برجے ان تمام مقادت کو سفتے رکھا جائے تو اطار آتا ہے کہ دیا اس جماع کی گران بعد ' اس کی وخشش اور اس کے قائلات اور طبق دوجو ہے الدے مطاور ہیں اور اس کی اس مقادت کو میں کرتے کہ اس کے مطابع کی کرتے ہے جائے ہیں۔ ویس ان ایک حجہ متدوی میں بیان ان کانے ربطے جانے بی کے انتہاں ہو کے انتہاں ہو کہ اس کے انتہاں ہو کہ اس کے انتہاں ہو کہ اس کے انتہاں ہو انتہاں ہو کہ اس کے انتہاں ہو کہ اس کہ اس کے انتہاں ہو انتہاں ہو اس کہ اس کے انتہاں ہو انتہار کہ اس کے انتہار کہ اس کے انتہاں ہو انتہار کہ اس کے انتہار کیا ہے۔ اس کے انتہار کہ اس کے انتہار کہ اس کے انتہار کیا ہے انتہار کیا ہے۔

خیابان گزار شد جوی آب کدیر موج شاخ کل است از سیاب اور ایک اور مقام پر ظهوری ترشیزی کے تتج میں قسم کہائے ہوئے حباب کو آگدا وہم کمہ کر معنی آفرانی کرنے ہیں : بمشاطہ عیش یعنی شراب

به آلیند ویم یعنی حباب

لگن ان کا با منتاب اور کیمی آبی یہ گزان نیرہ گردا کہ جاب پیل کے لیے خلات کی جیت المنتاز کر چکے ہے۔ الدی موروز کے بعض اہم سائل بنان کرنے پر پرڈ اظلا جاب کو اور خوب رہے تمانے ایک ایک ہے۔ تعالیٰ کا کا گردا استانیکیائی ہے۔ اس میں چاہ چلی ہے کہ تعرف اور حکمت کے مطالعے افروز موالے کارکری کی طبح جلوب القطاعے کیا اور عمل بالمب بیل ان کارکر خوالے مالی معاون تھا ہے چذہ و موران اے شہد کرنی میں انتخاب کیا تھا میکا کار کرنے پرلے ایک ان امدین کا پان کرنے پولے ہو لیہ مالون اور فور کارنے میں دون کی میار کے

ے بھی مددان و سرہ ہے ، فرماتے ہ نہ ایروی سوجش اشارہ قروش

ند چشم حبایش آمیر بدوش بهان حباب سے مراد ذات کا اینا اجال علم ہے جس کا تعال مراتبہ وحلت سے ہے ۔ آگے بڑھ کر بیدل جب یہ بیان کو رہے ہوتے ہیں کہ ذات کے لحاظ سے

ئیں ؟ بلکہ وجود کے اعتبار سے ہر چیز کی اصل ایک ہے ، او عام صوفی منش شعرا کی طرح بحر اور حباب کا استعارہ استعال کرتے ہیں :

ز یک بھر شد حلتہ زن بے حجاب حباب و کف و گوہر و موج و آب

جان 'حباب و کف و گوہر و موج و آب' سے مقعود جملہ مراتب کونیہ اور مرتبہ' جامع یعنی مضرت انسان ہیں ۔ جان یہ کہا گیا ہےکہ کسی نسم کے تغیر یا

ہ۔ ذات کے آبجانا سے متبائن اور مختلف ہونے کا فیصلہ بیدل نے منفوجہ ذیل شعر میں نہایت ہی واضح الفاظ میں کر دیا ہے :

چه ممکن است رود داغ بندگی ز جبین زمین قلک شود و آدمی غدا نشود تبدل یا ادرل کے بغیر ذات مطلق اپنی جگہ پر قائم رہ کر صور تختلفہ میں ظہور پذیر ہوئی ۔ یہ صوفیائے کرام کے نظریہ' تنزلات کا ذکر تھا جس کی تشریح کی جاں کنجائش نہیں' ۔

النسفة النولات كا فكر صوایات كرام النماع لور كه فريع يهى كرت ين ه اور اس انتشا نكاف عد متوى محمله النظام كا و مناه براؤا دل جسب به جهان يبطل ذات بعت كم الوار بر غشان النهاء كم امتفادت اور المتفافي كى حقيقت اور لوتيت ينان كرت ين اور بر و حباب كا استماره جديد معتويت كى حقيقت اور لوتيت برد المعارك رواني الورج لوجيد كى كرس دونيا يون - فرياح يين :

نماید چو خورشید در خاند او ز شمعی فزون نیست الوار او ولیکن بممحراست صاحب جلال بود لازم ظرف نقص و کال بود فرق از ذره تا انتاب کجا ساغر مجر و جام حباب

کنے یہ کہ میں کا دونئی جہ گروان پر اؤلی ہے اور افلی اور افلی اور افلی اور افلی اور افلی کے اور افلی کو اس محمول ہوتا ہے جہت محکونی کی دونی کا میں کا کہنا کیئے بیدائری لیکھ میں اس میں کی دونی کے دونی کی دونی کا لیکن کا کہنے بیدائری صحبتی روزی میں میں میں کہنے کہ میں کہنے ہیں گروانے ہوتا ہے گیا ہے محمولات کا افراد اور اکا افراد اور افراد ہے کہ اور اس کے مطابق کا افراد کی اور میلی ہوتا ہے جہ کہنے کہ میں کہنے کہ اس میں میں کہنے کہ اس کے اس میں کہنے کہ اس کے ساتھ کی اس کے اس کے ساتھ کی اس کے اس کے ساتھ کے ساتھ کی اس کے اس کے ساتھ کی ساتھ کی اس کے اس کے ساتھ کی ساتھ کی ساتھ کی اس کے اس کی ساتھ کے ساتھ کی ساتھ

اس غرض کے لیے ڈاکٹر میر ولی الدین کی تصنیف 'قرآن اور تصوف' کا مطالعہ
 کیا جائے۔

وسع ہوتا ہے کہ عظیم ذخیرۂ آب بھی اس میں آسانی سے سا جاتا ہے یہ لفظی معانی آلھے لیکن استعارے کے ذریعے جن حقائق کو بیان گیا گیا ہے ان کی مناسب تشریج ضروری ہے ۔ آفتاب سے مراد ذات بحت ہے ۔ صحرا لامکان کی نابیداکنار وسعتوں کے لیے استعارہ ہے۔ خانہ و ڈرہ و حباب و کاٹنات کے مختلف مظاہر کے اپیر استعارے ہیں ، جو لامکان کی ابد کنار پہنائیوں میں حتیر وجودوں کی طرح موجود ہیں۔ صوفیاے کرام نور کو عین ڈاٹ تسلیم کرتے ہیں۔ ''اللہ فورالسموات والارض" كي آيات قرآني صوفيات كرام كے اس عقيدے كي تاثيد ۔ کوتی ہیں ۔ اب بیدل کمنے ہیں کہ ذات اللہی کے انوار اپنی پوری آب و تاب اور ہوری درخشندگی اور کہال درجے کے اشراق کے ساتھ صرف لاسکان سیں موجود ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ افلاک اور موجودات نے ، ان انوار سے کسب فیض کیا ، لیکن اپنی کمام وسعتوں کے باوجود چوں کہ یہ نمام وجود لارکان کے مقابلے میں بالکل حقیر ہیں اس لیے انھوں نے اس تدرکم نور حاصل کیا ہے کہ اسے الدھیرا کہنا یا کثافت سے تعبیر کرنا مجا ہے ۔ عالم فیالواقعہ وجود حتی کے لور سے بیدا ہوا لیکن کالنات کی تمام اشیا نے صرف اپنی اپنی اہلیت کے مطابق فور ازل سے استفادہ کیا ، مستشرقین کا خیال ہے کہ صوفیائے کرام نے یہ عقیدہ اسکندریہ کے فلاطینوس ا سے اخذ کیا ہے ، جو کہتا ہےکہ پسی مطلق فور مطلق ے۔ اس نور کا اشعاع ازلی ہے۔ اس نور میں اپنے مرکز سے بھیلتے ہوئے درجہ بدرجہ تنزل ہوتا ہے۔ ان تنزلات میں جو چیز مرکز اور سے اثرب ہے وہ اسبتاً افضل ہے اور جو چیز لور سے جنمی دور ہے وہ حقیقت ِ ازلی سے اسی قدر سہجور ہے۔ لیکن بهال بهارا مقصود اس نظریے پر بحث کرنا میں تھا۔ ہم صرف یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اپنی مثنوی 'محیط اعظم' میں بیدل نے حباب کے ذریعر کون سے حقائق بیان کیے ۔

اپنی دوسری مثنوی 'طلسم حبرت' میں بیدل بنستور حباب کی گول بیئت سے مثائر دکھائی دیتے ہیں اور اس کی مغائی اور نفاست کے زیر نظار محبوب کے اعضاء کی خوبی اور دل کشی کا ذکر کرتے ہوئے معاً اس کی طرف متوجد

دیکھیں : حکمت روسی، از خلیفہ عبدالحکیم ، صفحہ ، . ۱ - جاں سناسب اختصار
 کے ساتھ الفاظ بھی خلیفہ صاحب مرحوم کے استمال کیے گئے ہیں -

ھو جاتے ہیں ؛ مثاق تنکم کی صفاعیزی کا ذکر کرتے ہوئے لفظ حیاب لاتے ہیں :

ز طوفان چوشگی موج صفا خیز چو گوهر ساحلش از قعر لبریز حبابش چشم حیرت آشنایان کف از خود رقتن نے دست ویایان

اس کے بعد ناف کو حباب کہتے ہیں : حبابی داشت از جوش شکر خواب

مجشم بستد سير عالم آب

یعنی ملائم اور انیس شکم پر ناف اس طرح موجود تهی جیسے سطح آب پر خواب آلودہ لگاہوں والا حباب ہو - اور لب : هجوم آرزوها موج آبش

نشان بوسه مسرت حبايش

ان انتداز ہے واقع ہوتا ہے کہ بیان کے میرب کا سرایا قلم بعد کرنے پرٹے خباب کے طبی مدس نے خوب کام آیا اور جباب کے منان میں وصف ٹھا کروی ایکن اس منتری میں دل کے منتشل ویر گوچاہ فیصر ما قطعہ ہے اور چو میں بان و امرت آئیے ہو اعتمار کی خوبی اور چوٹی جباب کے امطالا ہے غامر کا محرد آئی کیالات کا میں دار ہے ، حباب کی مدور بہت کے امات اور بھی ززادہ میں خبر ان کی ہے :

چه مضمون ها که لفظ دل ندارد چه لیانی ها که این محمل ندارد

ازین یک مشت کل غافل مباشید ازین یک صفحه دل غافل مباشید

> به مشق امتیاز وا رسیدن توان مدکشن از یک عنچہ چیدن

حبابی باهم کم فرصتها بهشم بسته دارد خور دریا باوجود نيستي ساز شرارى بروی خویش چشمی می کند باز

نفس تا راست گردد سهاتی است مزء تا برهم آيد فرصي هست

بآن مملت غنيمت واف ذوق است باین فرصت کماشا مفت شوق است

قطعہ ؓ ہذا میں دل کا ذکر کرتے ہوئے بیدل نے مدور حباب کی دو صفات بیان کی یس ؛ ایک کم فرصتی اور دوسرے مجشم بستہ عور دریا کرنا۔ اس مثنوی میں شاعر کے دل میں حباب کی ان دو صفات کا زبردست احساس پایا جاتا ہے۔ اسی لیے کم فرصتی کے سلسلے میں ایک جگ، ادم سردا کا ذکر ہے ، ایک جگ، اغباری در نفس' کہہ کر 'آیی در نفس' سے تعبیر کرتے ہیں اور پھر جب اس حتیر وجود اور اس قدر مختصر سہلت حیات کے باوجود اسے ظاہری آلکھیں بند کرکے بوری مارح چشم تحبیر بن کر حقیقت دویا پر بڑی عمیق لگاہوں سے ایک صوفی کی مانند غور کرتے دیکھتر ہیں تو انھیں حباب اور صوفی ہے ، حباب اور اپنر آپ ہے ، بلکہ الهیں حیاب اور تشدہ حقیقت انسان سے بڑی مماثلت نظر آتی ہے ۔ انسان بھی تو حباب کی طرح بالکل بے مایہ ہے مگر جس طرح حباب اپنی بیج مقداری کے باوجود حقیقت دریا معلوم کرنے کے لیے ہر وقت آنکھ بند کر کے غور کرانا رہتا ہے ، السان بھی حلیات الحاالق کی کند معلوم کرنے کے لیے ہر آن محو فکر ہے ـ

اس کمام ماثلت و مطابقت کی بنا پر بیدل کے شعور میں ایک عجیب احساس جاگزیں ہو جاتا ہے ـ حباب انھیں ان کی اپنی تمایندگی کرتا نظر آتا ہے اور انجام کار ان کے ذین میں علامت بن کر ابھرتا ہے ۔ ظاہر ہے حباب کے سلسلر میں ہم بیدل کو مثنوی اطلسم حیرت میں ایک انقلابی موڑ پر دیکھتے ہیں اور اس نقطہ' نگاہ سے یہ مثنوی بے حد اہمیت رکھتی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جم سال کی عمر میں جب ببدل نے یہ مثنوی لکھی ، حباب ان کے لیے علامت کی حیثیت اختیار کر چکا تھا ۔ علامت کے طور پر حباب اس ملتوی کے مندرجہ ڈیل اشعار میں موجود ہے:

به طوقان کاه آشوب حوادث کمی دانم مارا چیست باعث حبابم و صفائی سینه ایست لفس كرمي كشبم آليند اليست

یہاں حوادث عالم کے پر آشوب طوفان کے مقابلے میں حباب کی طرح انسان کی بے متداری کا ذکر کیا ہے ، لیکن بیدل افسوس کرتے ہیں کہ اس لجائل سے تو ماثلت حاصل ہے ، حباب کی طرح صفائی سیند حاصل نہیں ۔ آ کے چل کر کہتے ہیں:

حباجم رازی از عالم نهفت نگابی دارم و آنیم نیفت

یماں اپنے آپ کو حباب کہتے ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ وہ ایک سربستہ راز ہیں ۔ اسی طرح متنوی کے اختتام پر انسان کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں :

گدا طبعی وگراه شایی از تست ودام غفاتي آگايي از تست

حبابت ابن قدر فرصت شار است وگرند بحر یک آغوش وار است

متدوجه بالا آخری تین اشعار ایک عظیم حقیقت کی طرف انگشت اناقی کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ انسان اگرچہ بے حقیق کے اعتبار سے حباب سے مماثلت رکھتا ہے لیکن بھر بھی ایک بہت بڑے راز کا حامل ہے اور اگر اپنی حقیقت سے آشنا ہو جائے تو وہ صاف طور پر دیکھ لے کہ موجودات کا اصل حکمران وہ خود ہے ۔ حباب کو انسان کے لیے علامت قرآر دینے کے باوجود اثبات ذات کا شدید احساس بیدل کا طرۂ استیاز ہے ۔ اس طرح لظر آتا ہے کہ انسان کی بے مقداری اور اس کے ساتھ گراں سالیگل کے متعلق خیالات شروع ہی سے بیدل کے ذہن میں ایک علیفت کے دو پہلوؤں کی حیثیت سے موجود تھے جیسا کہ مندوجہ ذبل مصرع سے ظاہر ہے ۔ اثبات ذات مثنوی اطلسم حیرت کا بنیادی خیال ہے ۔ السان کو خاطب کرکے بیدل کہتے ہیں :

تو باشي و تو باشي و تو باشي

اس مصرع نے اس بات کی تاثید کر دی ہے کہ اس مثنوی میں لفظ حباب علامت کی حیثیت اختیار کرنے کے علاوہ اثبات کا آئینہ دار بھی بن چکا ہے۔ جیسا کہ اشعار بالا سے ظاہر ہے ، حباب آن واحد میں آغوش بحر میں چنج کر موجودات کا حاکم بن جاتا ہے اور اس کی پسٹی لئی عظمت اور معاہت ا حاصل کر لبتی ہے ۔

تعرط اعظم' اور 'طلسم حیرت' میں حباب کے معنی جو جو پہلو انتہار کر چکے بین ان پر ہم نے غور کر لیا ہے - اب ہم اقسیدة سواد اعظم ' کو موضوع مطالعہ بناتے ہیں، جو بیدل نے انھی زیر تبصرہ ایام میں لکھا۔ لفظ اسواد اعظم سے قصیدے کی تاریخ تصنیف ۸۲ ، و برآمد ہوتی ہے۔ یہ قصیدہ بیدل کے خیالات میں ایک اور اہم انقلاب کا پتا دیتا ہے۔ جیسا کہ سطور بالا میں ذکر کیا جا چکا ہے ، ابتدا میں بیدل کا دماغ متصوفات، مابعدالطبیعیات کے مسائل سے معمور تھا ۔ الهوں نے ہے۔ ، ہ تک اپنی زندگی کے ابتدائی اکیس سال جار اور آڑیسہ میں بڑے باکال صوفیوں کی صحبت میں گزارے تھے ۔ حوں کہ وہ علاقے شاہجہاں آباد سے بہت دور تھے ، اور مغل دارالخلاقہ کی برائیاں ادھر سرایت نویں کرسکی تھیں ، اس لیے ببدل جب ٹک ان اطراف میں رہے ، اتھوں نے شعر و شاعری کے علاوہ صرف علم تصوف کے علمی اور فکری جاوؤں کو اپنی توجهات کا مرکز بنائے رکھا اور مغل امرا اور باقی حکم ران طبتے کی اخلاقی گراوٹ اور نے مغزی سے وہ آشنا نہ ہو سکے ۔ وہ ۲۰۰۵ میں دیلی اور اکبرآباد کی طرف آئے ۔ . ٨٠ ۽ تک انھوں نے اپنی مذکورہ بالا دونوں مثنویاں لکھ ليں لیکن اس عرصے میں وہ پوری طرح ان ایماریوں سے باخبر نہیں ہوئے تھے جو مغل معاشرے کی تباہی اور بریادی کے سامان فراہم کر رہی تھیں ۔ اس لیر ان کی یہ دونوں مثنویاں کلیۃ مسائل تصوف کو بیان کرتی تھیں ۔ زندگی کے وسیم تر مطالعے کا پتا ان سے میں چلتا ۔ ان مثنوبوں میں ایک آدہ جگہ عدل کے نقدان کا ذکر ضرور موجود ہے ، مگر عام قاری اسے نظر انداز کر دیتا ہے ، لیکن معلوم ہوتا ہے بیدل نے ۱.۸۲ھ تک اچھی طرح محسوس کر لیا تھا کہ ادور سلطنت سیں تمام خرابیوں کی اصل وجہ یہ ہے کہ حکم ران طبقہ بے مغز ہے۔ ان کا دماغ حباب کی طرح بالکل خالی ہے ، اس لیے قصیدۂ 'سواد اعظم' میں کہتے ہیں :

ہ۔ یہ موضوع تشنہ رہ گیا ہے ۔ اس غرض کے لیے بیدل کے نظریہ ؓ حیات پر مفصل مجھ کی ضرورت ہے ، جس کا یہ موتم نہیں ۔

اعتبارات بزرگان جہان ہیج است و پوچ چون حباب این جا سر نے مغز صاحب افسر است

یں وہ اس میرے فرایس اس بھٹ کو سرکے میں میں اس میں کے دور اس میرے فرایس اس کی دور اپنے پارنے کی دیا چاہتے کے دی کہ ان دو گوئی کی دان دو گرفت پاکل ہو اور اپنے ہے۔ جس طمی جلب اور افتحات میں اس کے دیا اور افتحات کی دور اس کے جار ابدا کے دارے اپنے بھٹرا آتا ہے اس کی دور اس کے دور اس کا دیا ہے جس کی دور اس اس کی دور اس

متذكره بالا ثين تصنيفات نے واضح كر ديا ہےكہ ٢٨ سال كي عمر تک حياب کے سلسلے میں بیدل کے خیالات کون سا منہاج اختیار کر چکے تھے ۔ اس کے بعد انھوں نے دو اور مثنویاں تصنیف کیں ۔ 'طور معرفت' ۱۰۸۹ه میں لکھی گئی اور اعرفان کا سال تصنیف سر۱۱۲ه ہے ۔ یعنی علیالترتیب ان کی عمر کے بینتالیسویں اور ستگرویں سالوں میں ، لہذا یہ دونوں شاعر کے ایام بخنگی کے غیالات ظاہر کرتی ہیں ۔ اس لیے حباب کے سلسلے میں ان مثنویوں کے اشعار کا مطالعہ ان کی غزلیات کے اشعار کے ساتھ کرنا موزوں ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام مثنویاں بیدل کے خیالات کی خوب توضیع کرتی ہیں اور فنی لحاظ سے ان کا درجہ بہت بلند ہے ۔ اور یہ کہنا ہے جا نہ ہوگا کہ اپنے موضوع ، جوش نصاحت ، کرم کرم جذبات ، حسن بیان ، معنی آفرینی اور رنگینی خیال کے اعتبار سے ان کی مثنوی 'طور معرفت' تمام فارسی ادب میں بے لظیر ہے ۔ لیکن بیدل اپنے بورے کال پر اپنی غزلیات سی نظر آئے ہیں اور وہ حقیقت میں ایک غزل گو شاعر بیں . انھوں نے قصائد و قطعات ؛ مثنویات و تفسمات ؛ ترکیب بند اور ترجیع بند اور رباعیات ان تمام اصناف شعر میں خوب زور قلم دکھایا اور اساتذا قدیم کی صف میں شامل ہو گئے ۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ بارے عہد میں تمام شعرا اپنا زور سخن غزل میں دکھا رہے ہیں۔ سیری معنی آفرینی کا کیال بھی خزل میں دیکھا جائے ۔ عنی کشمیری ، صایب اصفحانی ، قاصرعلی سربندی ، بیدل کے معاصر لنے اور اور آئام غزل کو شعرا ہیں ۔ اس عید کے اندکورے غاید ہیں کہ دوسرے اور قسرے دوجے کے شعرا کا بھی بی حال ہے ۔ وجہ غالباً یہ نظر آئی ہے کہ اورتک زیب کے اندیشن نے امدیدہ کوئی کے لیے کوئی میدان نین چیواڑا تھا ، اس لیے بدال کا عدد ، دور غزل ہے وہ ایک مقط میں کچتے ہیں : اسے بدال کا عدد ، دور غزل ہے وہ ایک مقط میں کچتے ہیں : اسک کر انداز کہ نظام کسی است کہ امروز

ور بحر غزل زورق اندیش، دواند در بحر غزل زورق اندیش، دواند

یں وہ میں بحق کا کامر برابل میں گرے پہلیا چرکا کہ امارکر ادیا کرتا ہے۔
پر کہا جائے کہ افغان سروش ایک افاق بداخر و پر کے امارکر اور پر خیاسا میں مطور پر کسی کو میں میں امروز میں امروز کر امارک کیا کہ اور در اسال میں امروز کیا جائے کہ اور درائیا ہیں موجود اعتمالی بدائے کہ کام کیا کہ امروز کیا جائے کہ امروز کیا جائے کہ امروز کیا ہیں امروز کیا ہیں امروز کیا ہیں امروز کیا ہی امروز کیا ہیں امروز کیا ہی امروز ک

 مر کہا ۔ اس کے سہ ایک اور اؤرا انظانی رور شر کانیا ہو مرقع آنا اور دو تحر کے بر بھو جار آکتا انہ ہو سکتا تھا ہے ۔ ان کہ بھوال کیفٹ بھا ہو ہوگ تھی۔ کے مشاق اکس مرکز کا ایک قدامت کو بھا آلا ۔ ہوزاکہ مطالب اور مطالب کے ادخا کے مشاق اکس مرکز کا ایک قدامت کو بھا آلا ۔ ہوزاکہ مطالب اور مطالب کے ادخا کرنا ہے ۔ مگر چلے بھر ایک طاقرات تکا اس بات ہر ڈال اینا جائے ہیں کہ اس مثری میں جانب کو مامنے کی کر بھر ان کی طرح میں اور ان اینا جائے ہیں کی بھر مشری میں جانب کو مامنے کی کر بھر ان کی طرح میں اور ان کی ان جو میں جانب کے فران

یوں منظر کشی کرتے ہیں : درین منزل کہ جز آب و ہوا نیست

درین سنزل د. جز اب و پوا نیست کسی با آتش و خاک آشنا نیست زمین و آسائش یک حیاب است که هرسو می خرامی باد و آبست

آ گے چل کر کمتے ہیں کہ بیراف میں ان دانوں شاک الیاب ہے ، پھر کی رانوں میں ماندی از سر بر شاک کرسے ڈالے ۔ تیمہ کرنا مطلوب ہو تو کسے کہا جائے - خیار تو مطلب زاباب کی طرح معدوم ہے اور اگر شہید عشق زائدگی کو خیر باد کہہ دے تو اے دن کان کمیاں کہا ہائے :

ے تواقعے میں مہاں کے جائے : شہیدی گر وداع زندگانی شود آمادۂ خاک آشیانی

مهیا ساز تابوت از حبایش بامید زمین برده به آبش

کیتے ہیں اس کا تابوت ہباب سے بتایا جائے اور اس طرح زمین کی کرید میں اسے مطلع آب ہر جھوڑ دیا جائے ۔ اس کے بعد کہتے ہیں عام رطوب کی وجہ سے نشق یا بھی حباب بن جکا ہے ۔

> دربن وادی که طونان اوج دارد نه تنها جاده حکم موج دارد

کہ این جا تالشان پا حبابیست برنگ چشم عاشق برج آبیست

بیاں تشہید کا اقاف دیکھیں ۔ چند ایک مزید اتمار کے بعد کہتے ہیں کہ ابر باران کی تاثیر بڑی معجز نما ہے ۔ چشمر آبو بھی اس سے بھابان میں حباب بن جاتی ہے :

وگر سوی بیابان آورد رو بجوشاند حباب از جشم آبو

اور ان بادلوں سے گرنے والے تمام پہشار قطرے حباب بن کر ابھرتے ہیں : دسی کابن قطرہا ہو خاک روزد یہ سامان حباب از آب خبرد

ان کام وجوہات کی بنا ہر وادی اور اس جہاب ہے جاپ دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن یہ حباب معمولی شے نہیں ، ان میں سے ہر ایک جان روزہ ہے۔ یہ بیراک کی آپ و ہوا کی ثاثیر ہے کہ ہر کابلے سے عمر منفس لنگ و کا بائی ہے: لنگو و کا بائی ہے:

چنان جان پرور افتاد است آبش کد عمر خضر بالد از حبایش

چھوٹے چھوٹے وجودفوں کے علنیم مکنات کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ بیدل کا اعتقاد اس افلزے پر مسئی ہے کہ السان دیکھنے میں تو ماام امعام ہے مگر حقیقت میں عالم اکبر ہے۔ انھوں نے اس ہے بلے مشتوی تعمیط اعلنام' میں محیط اورٹم کے استعارے سے کام لیتے ہوئے السان کے متعلق کہا تھا۔

استعارے سے کام لیتے ہوئے السان کے متعلق کہا تھ یہ معنی محیط و بصورت نمی

یں سام موجودوں کے متعلق اس اعتقاد کا المبار پیدل کے متعدد الدمار ہے پولا ہے۔ جب کجین ہو خور کرنے لکے بین ٹر صاحب موقع ابرا استقاد میں بیں جبائی بلنا ہے ہوائی ہے ، مو بیران کے انکی انکی سام سام استانے کی صورت انتخار کر الی ہے۔ جاپ میں ابرو داران کا ڈکر کرتے ہوئے حاب کو عرص عشر کا خات بتا اپنے اور ماانے ہی کہا ہے کہ حراف اوال کے قور امراض میں کا کا خات بتا اپنے اور ماانے ہی کہا ہے کہ حراف اوال کے قور امراض میں کا خات ہو اسام ہے والے ہے۔ یقیم شد ک. در بر نظره جانیست نیان در بر کف خاکی جهانیست

فرمانے بین نمجب الکیز بات تو یہ ہے کہ اس چاڑ کے سنگ وبزے بھی بینا کی طرح نازک بین اور جان رکھتے ہیں ۔ یہ بہاری طبع دوشت ہے جو حباب کو بھی سنگ بشت سمجھتی ہے :

سبکار ران درین کیسار عمل مبادا شیشد ا بشکنی دل ز بس آلیندات طبع درشت است

حبابی را که بینی متک پشت است تو جسم اندیش و اینجا غیر جان نیست

بعد میناست سنگی درمیان نیست ا ا ک بر ایاک می کار ا

لطافت مزاج ، اسرار کی جن لزاکتوں تک رسائی حاصلکر سکتی ہے ، آن کا بیاں ان اشعار میں کہال نظر آتا ہے : حباب کے ذریعے معنی آفرانی کا عالم ہم نے اس مثنوی میں دیکھ لیا ۔

اب ہم وضر حباب کے متعلق عوال بالا قطعہ درج کرتے ہیں :

زای وضع حباب ہے سرویا کہ حیرانی ز تنفی اوست پیدا

حیرانی ز نقش اوست پیدا نفس در دامن دل پاشکست

نگ با شرم عقد دیده بست. دل و ضبط ننس دامان و پایش

نگاه و چشم تر روی و تقایش

اکر چشم است بر غیرش نظر نیست وگر با از خودش بیرون سفر نیست

چو ساغر پادشاه عالم آب کلاه آرای ناز از وضم آداب

ارای دار از وضع اداب حیا چون چشم حصن آهنیش

نه پاول پاسم مصن اسیس خدوشی همچو لب لقش نگیش T - 0

چو او لتوان صفای سیند دادن نفس را صفل آلیند دادن

نهفتد از نفس آن سریسر چشم بری در شیشد چون نظاره در چشم

پری در سیسه چون نشاره در چ. نفس در آلند دزدیده زان رنگ که رشکش سوختآنش در دل سنگ

چراغش در کمین پاس تاموس نفس دزدیده تر از وشع فانوس

نفس دزدیده تر از وضع فانوس سبکروهی وقبار امتیازش

شی از خود شدن سامان نازش چنان بر آب دارد سعر تمکین

چال ایر اب دارد سیر عمین کد گوئی بیضه مرغایی است این

پیر آب از سبکساری روان است نیی جون گشت کشتی بادیان است

بآن رنگش نزاکت لقش بست، است ک، گر چشمی بهم مالد شکست، است

نگاه از نازی تکشوده مزگان قدم از عاجزی نشکست. دامان

شکست، دامان زمین گیری طلسم اشک آبی متم گوشه' حیرت لگایی

ميم وسي پوا صهبا اياغى دل شكسته '' مام ال شما ست

نفس روغن چراغی شعاد جست. یه فالوحش نفس می سورد و پس

خیالی عض می افروژد و بس

چو صبحش در قلس غیر از نفس لیست ولی کا پر زند ساز قفس لیست

معای چنین عالم تدارد کی تا بشگافت نامی سم ندارد طلسم حیرتی گل کرده از آب جمهان زین رنگ در جوش است دریاب

بیا و تاریخ بیان و تاکیم فورس سی بربی پی ایران و تاکیم فورس سی بربی پی ملم نظر آنوید در دیگا با یک قواصل انداز آنا بیان کا بیان آنوید نیز انداز کا بیان آنوید که بیان کو تاکید کا بیان آنا بیان آنوید بیان کی بیان کا بیان آنا بیان کا بیان آنا بیان کی بیان کا بیان کا بیان کا بیان کا بیان کا بیان کی بیان کا بیان کی بیان کا بیان کی بیان کا بیان کی بیان

ظاہر سے حباب جرن کہ صول کی باکیزہ فطرت کا مکمل طور پر آئینہ دار ہے اس لیے بینال کی نگاہوں میں معنوبت سے لیربز علامت کی حیثیت انتیار کر گیا ۔ منفوجہ بالا قطعہ کے اواخر میں وہ پھر اسے بطور علامت اختیار کرتے ہیں :

میرسید از کماشای حیایم که من هم گر بخود اندیشم آبم شی کز گریه طوانان کاریم بود حیایت آکیشهٔ دلخاریم پود نفس در بردهٔ دل آدمی بیخت نکه از چشم حیران الله می رغت

کہ ای غافل تو خود ہم چشم مائی ز وضم ہے دلی ہےدل جرائی طرب یا کن گرت اشکی و آپیست سر بی مو دربن عالم کلابیست

ان اشعار ہے واضح ہوتا ہے کہ حیاب کمی حد تک پیدل کے لیے آئیدہ دل داری تھا ۔ نیز ان البعار ہے ہستور سابق مترضح ہوتا ہے کہ حیاب کو علاجت قرار دینے کے باوجود اثبات ذات کا بتین کامل بیدل کے دل میں موجود تھا ۔

اس تصریح کے آرٹر تلفر تصوف اپنی اصلی اور خااہیں صورت میں آج بھی اتنا این فیروزی تلفر آتا ہے جنا کہ چلے تھا ۔ نوع السائل کے کام امراضی کا علاج آرائی کے متعلق صرف اس تلاشیہ کے عمل طور پر انتیاز کرنے سے ہو سکتا ہے جس اور صوف ترزک وارو دیتے رہے ہیں ۔ خلاجے آبانی کے شک سنتا بلا جائے آبار

۔ ایک ستارے سے دوسرے سٹارے تک پرواز کرنا بھی ہالکل محدود رہے گا۔ (یقید ہائشید اگیے صفح پر)

(بقيد حاشيد گزشته صفحه)

روضی کی وافل در ۱۰۰۰ بردار سیل کن سیکنڈ ہے۔ بعض ستاووں کی روشی اس میرت انگار روفار ہے اس کر کرا پولی زیاد کا لاخووں سازوں پری پیشی ہے۔ طبیعات کے بالور روشنی کی روفار ہے السان کا پروائز کرنا انتخاب سائے دیں لکن برائن میں مال بروائز کی بہر ہوائز کرتا بھی ہوئے ، پھر میں آئی ہم بدائش کے ان میں میں چینے کے لیے اس ایس میر منظر سیل دوگر ہے ، بھی اسان کرمی بھی ساؤوں کو بھالڈ کر فضائے لائجائن بین بہر بنا سکتا ہے فرآن تصافیات کی روشنی مسائے اسام پیشیدیں کہتے کے لئے لاید ۔ اس سنٹے پر ہائے خیبات ان کے بوری طرح بندی ہی کہتے ی مشمل کو فروزان رکینا اور اس کے الوار ہے اپنے وجود معنوی کے تمام اجزائے توکیبی کو حستین کرتا کجھی فراو عن الحیات نہیں کمبلا سکتا۔ انڈری نے شاہد یوں، صوالے کرام نے ویبائی بیشمہ کناوہ کشی اغتیار کی ایکن تمام اوباسیر فرق کی طرح اپنے مقامد اعالیہ کے حصول کے لیے افزی سے بازی فرنانی دینے سے ایدوں کے کبھی ابھی درنغ نہیں کیا ۔

ان ضمنی مگر ضروری تصریحات کے ہمد اب ہم بیدل کی غزلیات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ۔ حباب بہدل ان کی غزلیات میں اس طعطراق سے موجود ہے اور اس نے اس آن بان سے اپنے ارد گرد معانی کا ایک علایم بجوم جمع کر لیا ہے کہ کیا کہنا ۔ چوں کہ غزل کا ہر شعر اپنی جگہ پر مکمل ہوتا ہے اور ایک خیال اپنی کمام بہتائیوں کے باوجود تنگ نامے شعر میں سا جانا ہے ، علاوہ بریں بیدل کے باں خیالات کا ویسے بھی وفور ہے اور جب تک وہ اپنی شخصیت کو اپنے شعر میں منتقل نہیں کر لیتے مطمئن نہیں ہوئے ، اس لیے ان کی غزلیات میں ایسے اشعار کی بہتات ہے جو معانی اور مطالب سے لبریز ہیں۔ فی الواقعہ وہ ان بلند پایہ شعرا میں سے میں جنھوں نے ابناے جنسکو اعلمٰی خیالات کا ایک ایسا ذخیرہ عطا کیا ہے جس میں باناعدہ ربط و ضبط موجود ہے اور جس کی وجد سے تہذیب و شائستگی کی مطح بلند سے بلند تر ہوگئی ہے ۔ اگر فکر بیدل کا تجزیر اور احصاکیا جائے تو پتا چاتا ہے کہ الھوں نے حقائق کے تمام پہلوؤں کو لیا اور ذات محض سے لے کو ذرۂ ناچیز ، اور اعالٰی روحانی کالات سے لے کر معمولی پیشہ ورالہ مشاغل لک ہر ایک ہر بڑی بلند نظری سے بحث کی ۔ اسی بنا پر وسط ایشیا میں جہاں بیدل ہے حد منبول میں ، ان کے خیالات نے اشتراکی انقلاب میں بھی مثبت کردار انجام دیا ۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کا حباب اگر فوق|الساء اپنی تابانی دکھاتا ہے تو احت الثری بھی جلوہ کر ہے۔

یطال کچنے بین کہ کام طالبر کی آمیل ایک ہے ؛ ایک بی وجود ہے جس کی وجہ ہے دنیا میں مس کچھ مورود ہوگا ، مع مقد میں یہ برائیات کہاں کہ اس میں جارے ایس میں در جسل اور ائن عظم و جلس کانات بیارہ و باغد مداری ایک بی وجود کی جاوہ گری ہے۔ قبل فرہ میں اور جائی کر کو ہم ہے جدا تھی کیا جا شکا ۔ یہ کما اسا اقام بالذات بیں۔ انہی قات کے امانا ہے بیج اور الاکارہ ویں معمول میں جبنیل ان کا خاکہ کر مشکل ہے ، مگر وجود کے لیعاظ سے الھیں بحر کے ساتھ عینیت حاصل ہے : بکتبہ تطرہ و موج و حیاب اگر برسی وجود بیج یک از عین بحر نیسٹ جانا

سرمایه ٔ حباب بغیر از محیط تیست آب تو آب ما و ہوایت ہوای ما

بر حباب و موج لتوان چید دام اعتبار پرجد میآید درین دریا فراهم رفته است

یہ تمام اشیاء کیسے وجود میں آ کیں ؟ ذخیرۂ آب چشمہ ازل میں سوچود تھا ۔ وہاں سے جب روانہ ہوا نو راستے کے لشیب و فراز کی وجہ سے موج و حباب و کف اس کی حاج پر تحودار ہو گئے :

آب بر گاه ز چشمه گشت روان کرد موج و حباب و کف سامان

یہ استوی داران کا خبر ہے اور نمان ویودی کا ذکر کرنے ہوئے ا پیل نے کہا ہے۔ اس میے بارستوی اعدا اطلاع کی و انساز در چکی ہے۔ با چکے وی بن میں اصاح اور کر تخلیل مالم کا سب ڈائر کیا گیا تھا ۔ جسا کہ اس موتر میں امان وائے ہے تخلی کی اس ویسہ مناظمین میں کہ امانے اور ان اور ایس کرتے کے اور کے اعداد کے انسان کے ایست دویہ ایسریہ تولان میں ہے۔ ور دی کے ۔ جان نے بیان میں استعارت بھارت کیا ہے والد مطبقت وی ہے ور مشروی محمد اعداد میں استعارت بھارت کیا ہے والد مطبقت وی ہے و

برا دخون مثالث مرف مباہدے ہے واقع آغر مول اللؤ عرض کری گئے۔ اور گرفتی گئی کے دارے مرافق اللہ و میان کے اکار آئی لیاں گریں ہے۔ مگر چون کہ مباب کو سامنے رکھ کر اقوی ہے کام موابات ارتبی خون دی فون اس اور کیاں کی میں کیاں اظاہری طور اور انجازی طور اور دی فون اس اور کیاں ہے دی میں کیاں اظاہری کی اس کے اس کی میں کار میں کیا ہے۔ کار اللہ کو کریں اور کیا ہے دی کام احمالے گئی آئے بلند نہیں ہوئی مخلق کیا کار اللہ وکٹے ورکے کی کی کے دی کام احمالے گئی آئے بلند نہیں ہوئی مخلق کی صفات قديم ، اس ليے تخليق ازل سے يتو رہي ہے : عمريست که گرم است دېين قلزم نيرلک از موج و حياب اقبعن دور تسلسل

غرور بستی او را فنای ماست دلیل خم کلاه محیط است در شکست حباب

نفد گردون لیست غیر از اعتبارات خیال چون حباب این کاسه و بم از پوا بالیده است

جس طح جنہ کی بالدکل کا سیب سرق آبوا" ہوا کرتی ہے۔ گروں کا کاستار جم بھی جنہ ایروزے یہ دائی ہی کی بری بریک میں ایک بھا ہوا جس نے گروندی کی مورت انتخار کرتی ہی الاجاری کے ایسان انکامی فار انتخار ہے۔ جب آبان کے اس میں مطابع روزی کی بدعث ہے تو کم از دوری کی المباد کا انتخار ہے۔ جب آبان کے جب میں میں موری کی المباد کا انتخار ہے۔ جب آبان کی جب دائیں کی میں میں میں انتخار ہے۔ انس کار میں میں میں ایسان کی اسال کی المباد کا میں انتخار انتخار کو انتخار کی کے دائیں کی میں میں میں اور انتخارے تو میں انتخار انتخار کی انتخار کی میں کہ دوری کے دوری کے دوری کے دوری کا دوری کا دوری کیا ہے۔ انتخار کی میں کے دوری کے دوری کے دوری کے دوری کی دوری کی انتخار کی کے دوری کی دور

> ز احتیاط ادب کام این محیط مهرس نفس کرنته برون آمده است حباب

بحر این سے موج و حباب بیدا ہوئے ۔ ''کل شمی ایرجم اللی اصلہ'' کے مطابق اندازکار بھر حباب جمر میں پہنچ جالیں گئے : کابل داشت النبارت کد سرکشن تا چند بجب جمر رجمیح آلوںلہ صوبے و حباب اتنان و انا البدراجمود اسمی تمریکا کیا ہے۔ مولانا توسی فرسانے بین : ع

اسی لیے نہا گیا ہے۔ مولانا روسی بھی فرماتے ہیں : ع منزل ما کبریا است

اسلام نے توحید عداوندی پر زور دیا تھا ۔ دنیا کے لوگ شرک اور حلول کے مفاسد کا شکار ہو چکے تھے ، اس لیے اسلام نے بڑے جوش و انہاک سے خالص الوحيد كي تعليم دى اور صرف ذات النبي كے معبود ہونے كا اعلان كيا ـ چوں کہ اسلام عمل کو فکر پر ارجیح دیتا ہے اس لیے پیغمبر اسلام صلعم نے توحید کے فکری پہلو کی چندان توضیح آنہ فرمائی ۔ صرف حسب ضرورت مجمل اور معنی خبز اشارے فرما دیے ، لیکن جب مسلمان اپنے مرکز سے باہر انکارے اور دنیا کے مختلف کوشوں میں پھیل گئے تو الھیں دوسرے مذاہب کے علماء اور مفکرین سے واسطہ بڑا ۔ مسایان اپنے عقیدۂ ٹوحید کی تبلیغ اور اشاعت چاہتے تھے ، لیکن ائے حالات میں انھیں اس کی از سر نو تشکیل اور تدوین کی ضرورت محسوس ہوئی۔ وہ علمی اور فکری لحاظ سے اپنے علیدے کو غالب دیکھٹا چاہتے تھے ، اس لیر آیات و احادیث سے استفادہ کرکے انھوں نے توحید کے بارے میں اُن تمام خیالات پر دل کھول کر محت کی جو انھیں دوسری انوام کے ہاں رائج سلے ، اور جہاں کہیں الهیں اسلام کے بنیادی تصورات توحید سے لکراتی ہوئی کوئی چیز نظر نہ آئی ، انھوں نے ان آراء و افکار کو اپنا گم شدہ ورثہ سمجھ کر اخذ کر لیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم غزالی ، رومی اور بیدل کے بان دوسری اتوام کے قلسفہ و حکمت کے اثرات دیکھتے ہیں۔ جنان چہ یہاں ہم نے دیکھا ہے کہ کس طرح بیدل نے بحر اور حباب کے استعارے سے کام لے کر توحید اور تغلیق کے بعض مسائل کو چھیڑا ہے اور کس طرح یونانی اور نوفلاطونی تصورات کو بھی استعبال کیا ہے۔

یواں نے کہا ہے کہ تمام کالفات اپنے وصود کے لیے ذات باوی تعالی کے قائم بالذات وجود کی مربول منت ہے۔ اور یہ السان بھی جو بھر موجودات میں ایک حباب بن کر کردار ہوا ہے ، اپنی مناح وجود کے لیے آمی ذات کا زہر برال امسان ہے، دوراہ اس کی انجا بھی عام اور آئیا بھی عام ۔ اب جمر ذات کے ایے نیست سے بست کیا ، اعالی درجے کا ارق بافنہ وجود علما کیا اور کالٹات کی تمام مقبلوان کو اس کی غذمت پر سامور کیا ، اس کا وہ فطری طور پر دل و جان سے والہ وشیدا ہے - انسان کی اس نے بتا، شیفنگ کو دیکھ کر بیدل جیرت زدہ ہو جاتے ہیں اور کہتر ہیں :

کیفیت ہوای کہ دارد سر حباب

مازا ژ پوش برد می ساغر حباب

بیان استارہ علامت کے طور پر موجود ہے۔ انسان کے لیے علامت بننے کے علاوہ جاپ بیدال کے لیے مشق و عیت کا علامی بن جاتا ہے، اس لیے کہنے ہیں کہ جام شراب سے آئینے والا حباب ، حیاب نہیں بیاد مدائق واردت کی چشم مشتان ہے ، جو اے سان ازل ! ترب حسن عالم آرا کو دیکھنے کے لیے وا بوٹی ہے:

ز الدانی حیاب بادہ سی استد ہے دردان بدیدار تو جشم حرتی کڑ جام سی خیزد

میں میرہ حباب کی یہ حیثیت بیدل کی لگاہوں کے سامنے بار بار آتی ہے۔ دو مزید شعر ملاحظہ ہوں :

> امروز سواد خط آن لعل که دارد عینک ز حباب است مچشم قدح مل کیفیت لعل تو ز پس تشد گداز است در چشم حباب آئیند دارد قدح مل

یہ حباب کے ذریعے آرؤوے دیدار کا اظہار تھا ۔ کالام بیدل میں محبوب ازل سے عشق کے متعلق بے شار اشعار موجود ہیں ۔ ہم صرف ایک اور قفل کرتے ہیں ، اگرچہ اس میں حاس موجد دیس :

میں حیاب موجود تمیں : بلیل یہ نالہ حرف چمن را مفسار است یا رب زبان لکھت کل ترحان کیست

یہاں شعربت کا لنگ بیان سے باہر ہے ۔ دوسرا مصرع ختم ہوتا ہے تو ساسعہ عشق و مجت کی ایک لطیف چانشی سے سرشار ہو چکا ہوتا ہے ۔ بیدل کے باں عشق لکوینی حقیقت کے طور پر بھی نظر آتا ہے ۔ مگر بیال

اس موضوع کو زیر بحث لانے کا موقع نہیں۔ ہم یہ دستور حباب کے متعلق

غور و فکر جاری رکھیں گے ۔ حباب اپنے سر میں ہوائے عشق رکھتا ہے ۔ اس ساغر میں جو شراب موجود ہے وہ ہوش رہا ہے ۔ اس کے دل میں ساتی ازل کے حسن جاں برور کے دیدار کی بے تاب کن آرؤو ہے ، اس لیے اس نے چشم حیرت کھول رکھی ہے اور عینک لگا کر چار سو نگران ہے کہ کوئی ہے کہ جس کے لب باے رنگین کے گرد سواد غط اس قدر جاذب قفار ہو جس قدر کداس کے عموم کا ہے ، لیکن اسے ایسا کوئی حسین دکھائی نہیں دیتا ۔ حسن ظاہر ، حسن باطن کیا ہے جو بے مثل انداز کے ساتھ محبوب ازل کے ہاں موجود نہیں ۔ لیکن اس تمام سوز عشقی اور اس تمام درد و شوق کے باوجود عاشق ثاب نظارہ نہیں لا سکتا۔ انوار حسن كا اس قدر وفور بے كد تنهى سى آنكھ كے باس بارا بے ديدار كہاں _ انوار حسن چاروں طرف محیط میں ۔ حباب واقعی اپنی آلکھ میں شوخی بیدا کرکے ان اتوار کا احاطہ کرتا چاہتا ہے ، لیکن اس کی یہ سعی زبوں بھی نقاب کی صورت انحتیار کر لیتی ہے :

تو ای حباب چه یابی خبر ز حسن محیط که چشم شوخ تو رنگ نقاب می ریزد

یہ لا ادریت کی صدامے دردناک ہے۔ ایک اور شعر میں جو حباب کے بغیر ہے ، کہتے ہیں کہ حقیقد العقائق ماوراے ادراک ہے: باک، باید گفت بیدل ساحرای آرزو آنچه دل خواه منت از عالم ادراک نیست

لیکن جیما کہ ظاہر ہے یہ ایک ملحد اور زندیق کی لا ادریت نہیں۔ ایک عاشق جالبازکی لا ادریت ہے ، جو چشم حیرت آفرین سے مشاہدہ کرنے کرتے سیر نہیں ہوتا بلکہ حقیقت حقد کی ہر تجلی جہاں اس کے لیے روح پرور ثابت ہوتی ہے وہاں اس کے دل سیں شوق و آرزو کو بھی دہ چند کر دیتی ہے۔ اس کی اصل الما عرفتاك حق معرفتك" ب اور صديق اكبر ايس مومن كاسل كے اس ففرے:

"العجز عن درک الادراک ادراک"

جو عجز کو غایت ادراک کہتا ہے ، سے اپنا نسبی تعلق رکھتی ہے ، اسی لیے بیدل اپنے علل و شعور کو بھی تخلت سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ صد تلف کہتے یں کہ یہ حباب آلھنہ دل رکھنے کے باوجود بیدل ہے : چیده ام بر خویش از غفلت بساط آگهی این حباب آئینہ دل دارد اما بیدل است

اور اسی حققت کے احساس کی بتا ہر وہ وصال محبوب کے لیے طلب و جستجو کو بھی لاحاصل سنجھتے ہیں ۔

مهتے ہیں۔ من کیم تا در طلب چون موج بریشم کمر یک نفس جای کہ دارم چون حبایم براب است

 اب ہم شائرہ بالا دولوں طریقے انحیار کرتے حیاب یدل کا مشابدہ کرتے ویں ۔ لیکن خیال بہتے کہ بینادی طور پر یہ اسلامی انداز تکر سے میٹابی نہیں کیوں کہ اسلام کا منصد وحید البات لوحید اور اعلام علی امال انتہا اور اس طریق تکر کا بھی انجام کار میں حاصل ہے ۔

جناحہ علی کا اتحاد اور خارات کو ان کی میں معدود اور انابعہ انکار انتخابی
ہمانی کا آن معداس کے معدال کیا ہے کہ اس استحداد مللت بیشہ مطالب
ہمانی کی افراد میں اس کے معدال کیا ہے کہ اس کرتا میں اس سوائے
کر اس جارہ ان و داری دور کو پر کر کھنے چکے آئے بری افر دیائم کر کے سرح
د کا حد دیائے کہ سرح کرتے ہے ہیں یہ میں طلح ساتھ اپنے اور امانی جوین
ان اس مور کو دیور کی جارہ کے ایائی باستور موجود دیائے یہ اس
میں کے بعد ایور مدعور چو خیار ہی اس کے حداث کی ساتھ کی جو براہر کی بیان کو براہر کی بیان کو برائے کہ اس
میں کے بعد ایور مدعور چو خیار ہی دیائے میں بیان کے برائے کہ اس
میں کے بعد ایور دیائے کہ اس کرتا ہے کہ اس کے بعد ایک بیان کے برائے کہ اس
میں کے بعد ایور دیائے کہ اس کرتا ہے کہ اس کے برائے کہ اس کرتا ہے کہ بیان کے دور یہ یہ بوجود
کی بیان کے دیائے کہ اس کی کا کی مصدید کی کا کی بیان کے دیائے کہ کا کو اور میں
کرتا ہے کہ میں کہائے کہ کا کو ان کے دیائے کہ ان کی کو دیائے کہ کا کو کرتا ہے دیائے کہائے کہ کا کو کرتا ہے دیائے کہائے کہ کا کو کرتا ہے دیائے کہائے کہائے

میں فرق بیدا نہیں کرتا ۔ بیدال بھی انسان کے متعلق جب اس تنظم' آگا، سے خورکرتے ہیں تو اسے ہالکا ہے حقیقت پائے ہیں - جب حقیق وجود بمبط کا ہے، حیاب جس تدر منشعل ہو، کہ ہے :

ور منفعل دمید حیایم دربن محیط جیم سری تداشت که یابد برون کشید

ر یس کدمی برم انسوس ازین عیط نداست حباب آبلد دارد چو موج سودن دستم

اس بحر میں دراصل حباب اور موج کا وجود این کوئی تمیں اور اس حقیقت کا اعلان بے تکاف کر دیتا جاہیے : کافف نہ حبابیست درین بحر انہ موج

ئے آگاف آنہ حبابیست دربن جر انہ موج اقتش نے حاصلی ہست کہ زاال پستند اس پسہ گیر محیط کے پوئے ہوئے حباب و موج کیوں خودنمائی کریں ۔

اکر ان کا وجود ہے بھی تو وہ نہیں جو صحبہ لیا گیا ہے : درین عبیط حیا کن ز خود کمائی با حیاب و موج بیان لیستد اکر بستند

حباب جب اس قدر بے حقیقت ہے تو اس شوخی اور طراری سے اسے سمندر کی سطح پر محودار نہیں ہونا چاہیے :

حبایت ساغر و با جر طوفان پیش می آئی حدر کز یک نفس تنگیرون از خریش می آئی اگر ایسے شوخ اور طرار جباب به تعداد کثیر سطح آب پر کردار پو جائیں

لو شوکت ردیا ادانه بو جائے گا ; جوش جاب انجین شوکت دریا ،نشود ما همد صیل انجین شوکت دریا ،نشود ما همد صیل زده ایم آلیند' نے جگری

بحر ز ایجاد حباب الینه دار ویهم کیست بیدل ما مشکلی در پیش دارد ، حل کتید اب الدان کو سعجینے کی کوشش شروع ہوتی ہے، لیکن یہ کوشش ہے۔وہ ہے، کچھ حقیقہ ہو تو سعجیہ بین آئے : نقد جاب بیدل از چنگ آگہی رضت شد بولٹ گذارم جشمی کد بائز کردم جاب سراسر کسوت، عبرت ہے ۔ پند تیا کھولا اور الدر کچھ لد تھا :

ر مسوحہ طرف ہے یہم جا کوور تو انداز کچھ دانیہ : زان کسوت عبرت کہ معامی حباب است آخیر لکشودیم بدحز بند قبا اورو

آخسر لکشودیم بدجز بہند قبا بیرج السان کی اصل عدم اور نیسٹی ہے۔ اس کی وضع قطع بیں اسے مائل بد فنا دکھاتی ہے :

> چون حياب از ايستي چشمي بهم آورده ايم در خرابي خانه ما سايه ديوار داشت ------

کسی خیال چہ ہستی کند ز وقع حباب شکافت است بنام عدم معایم

ز باغ تہمت عنقا گل بسر زدہ ایم بہستی از عدم دیگر آسدہ است حباب

جب اصل السان عدم اور ليستى يے تو لال يستى کے كيا معنى ؟ له زائدگى شدم بستى يے ، قوات يستى يے - كھوكائيل جاب كى طرف ہے لاف يستى بالكل فدول ہے - فرا دم مارے كا تو قتا ہو جائے گا : زلنگی شدم بستى است كا تو قتا ہو جائے گا :

رددی شبه پسی است که مالند حباب بر که بست آئینه پیش نفس می گیرد

در غرابات ظهورم نام بستی تمتست چون حباب جرم مینا بی نفس بالیده ام

اوج می آئی برون از لاف پستی دم مزن لیست نے عرض حباب از قطرہ تمیندندن در آب زیست خویش مزن دم که در محیط ادب حباب را تقس سرد خویش جلاد است

ای حیاب بی غیر از لاف بستی دم مزن

صرف کم دارد نفس را آن کد آیش برسر است خرابات ظهور مين نام يستى كا تهمت بنونا أس وقت بخوبي سمجه سبي آ جانا ہے جب انسان اس بات ہر غور کر لے کہ ہاری زمین مرکز اداؤک نہیں ۔ ایک لنھا ساکرہ ہے جو فضاے آسانی کے لا تعداد اجرام کے درمیان ایک کونے میں موجود ہے۔ اجرام فلکی فی الحقیقت ریگ صحرا سے بھی تعداد میں زیادہ ہیں اور آگٹر و بیشتر اجرام ضخامت میں زمین سے بدرجہا بڑے ہیں ۔ اب اگر ربت کے ایک باریک سے ذرہے پر ایک خورد بنی وجود موجود ہو اور کوئی صاحب کے دے کہ اس کو ہست کہنا ہستی پر تہمت ہے تو کون سی قابل اعتراض بات ہوگی ۔ یہ تو صرف ایک مثال تھی - کائنات کے مظاہر عظیمہ کے مقابلے میں تو انسان اس سے بھی زیادہ حقیر ہے ۔ کوپرلیکس (٣٠٥ء ع -١١٣١ع) نے جب سے زمين كى بيائے سورج كو مركزى حيثيت عطاكى ہے ، انسان جو کرہ ارض کا باشندہ ہے ، مفکرین کے نزدیک اپنی تکوینی حیثیت کھو ایٹھا ہے۔ ظاہر سے بہاں ایک صوفی بھی آخر وہی بات کہہ رہا ہے جو ایک ماہر رہاضیات نے کھی تھی ۔

مجر و حباب کے استعارے کو جاری رکھنے ہوئے بیدل نے انسان کو ایک اور لحاظ سے بھی بےحقیقت کہا ہے ؛ کہتے ہیں کسی طرح ذرہ سی ہوا ایک یوند پانی میں داخل ہو گئی اور حباب بن گیا ۔ یعنی حباب کا دار و مدار صرف ہوا پر ہے۔ اب جس چیز کا لباس بستی ایک تار نفس پر مشتمل ہو اسے غرور کہاں تک واست آلا ہے ۔ وہ لاف زنی کرے تو کیوں کرے ۔ حباب کی طرح السان بھی بالكل بنج اوج سے لبريز ہے۔ اب آپ كى مرضى ، اپنى اس مقبقت سے آشنا ہوكر آپ نوحہ خوانی کریں یا ترنم ریزی :

از بوا بریاست بیدل خانه ویم حباب در لباس بستی ما جز نفس یک تار نیست

یک تامل وار ہم کم نیست سامان حباب وای پر مفرور وہمی کز تفس عواہد دوام

نس بتاعی بیدل در چد لاف زند

نفس متاهی بیدل در چد لاف زند بغربهی منگر لاغر آمده است حباب

لبریز کرده الد به بیچم حباب وار بادست وقف ساغر اگر شیشه بشکنم

ہوای بیش تتوان یافت از ساز حباب ابن جا تو خوابی توحد کن خوابی ترنم دل هیں دارد

ایم افض کے لیے ہوا بہارا تکمہ گرینان نئی اور بھم موجود ہو گئے۔ بہاری جنس کی جب اس قدر کساد بازاری ہے تو ہم اننے وجود کو لینٹی کیوں تصورکر این - جس بات نو یہ ہے کہ ہم اس قدر نمین اور کمزور بریکہ باز انس کی وجہ ہے آباد بنوش ہو چکے ہیں - جب یہ حالت ہو تو کوئی اور حسرت دل

حباب کسوتم از دست کاه عجز میرس هواست نیم نامس تکس^م گریبانم

جنس ما باین کسادی قیمتی فهمیده است چون حباب این کاسهٔ ویم از پوا بالیده است

بعرض جویر طاقت درین عبط غموشم کد من ز بار نفس چون حباب آبلد دوشم

چه خیالست کشم حسرت دیگر چو حیاب من که از بار نفس آبله دوش خودم زیادہ خور و فکر کی ضورت بی نہیں ۔ خود حباب کی وضع قطع اس کی حقیقت بیان کر رہیں ہے ۔ اسی لیے حیاب اپنے آپ کو دیکھ کر حیران ہے : پوشیدہ است صورت بیاد زندگی آئیدہ استد اللہ ہر بام و در حیاب

> چەساۋد گر بەحىرانى ئە پرداۋد حباب من ۋىس عربانم ازخود كىموت آليندىمى يوشم

The contraction of the contract

زمان ہے نہ سکان لا اللہ الا اللہ

و ماه پر غور کرنا بیدل بانکل نےممنی سمجھتے تھے : وہم تا کی شمرد سال و مد فرصت کار شیشہ' ساعت موہوم حبابست این جا ان کے ازدیک الباق بال و باہ سامت موہوم سے زیادہ حیثیت نہیں و گھنے وہ کہتے ہیں بالس غم ہوا تو ہارے ضبورا و جنین بھی غم ہو گئے : لئس نباز وائیا ہم تا تاہم کا نشین تردید همیں خبور جاپ و همیں جنین جاپ

یہ وقت کا عام تجربہ تھا۔ اور ایک کو معاوم ہے کہ دلیا میں السان کو بہت کم فرصت ملی ہے بلکہ جو ملی ہے وہ بھی له ملنے کے براادر ہے: بہت کم فرصت ملی ہے بلکہ جو ملی ہے وہ بھی له ملنے کے براادر ہے: درون بیشہ برون پر ارتبادہ است جاب درون بیشہ برون پر ارتبادہ است جاب

عمر انسانی محض فریب نظر ہے۔ جب اس کا وجود ہی کوئی نہیں ، اس کو مفوظ رکھنے کے لیے متردد ہونے کی کیا ضرورت ہے :

کے دروں ہوئے کی میں سرورے ہے. کو فرمتی کہ فکر سلامت کند کسی

آء از سواد کشتی پیانگر حیاب یہ ایک لعاظ ہے کم فرصتی کی شکایت بھی ٹھی۔ کمیتے ہیں نظارے عام تھے لیکن دیکھنے کی مہلت کم ملی ۔ اس احساس کے ذریعے زاندگی با اشک تر

ان کے پہلو میں اتأپ ایشی دکھائی دیتی ہے : حباب از حیرت کم فرصتی ہای زمان بیدل لگابی جانب دریا یہ پشت چشم تر دارد

اس لیے ذات مطابق کے سامنے زمان و مکان کی معدومیت کے باوجود زندگی بیدل کو عزیز تشار آنی ہے :

طرب پیام چه شوق الد قاصدان عدم که جام در گف و گل پرسر آمده است حباب

اس جدید احساس کی بتا پر ان کے دل میں حسوت کود بیدا ہوتی ہے: قائع بجام وضع از برم نیستی کائن فسمت کنند پر ما از یک حیاب لیمی

اور الھیں کالنات کا وجود بھی حقیقی لظر آنے لکتا ہے:

و- سپینے -

اگر بدوادی ِ امکان غبار بی آبیست هجوم آبلد ات از کجا دمالد حباب

بیان وہ اس موڑ بر پہنچ جاتے ہیں جمان سے عظمت انسان کے روح برور مناظر ان کی انگابوں کے سامنے آ کر آئیوں 'بر آزود بنا دیتے ہیں : چار آزو در دل کل اللہ اسد در دامن

جو راکی کہ می آیم چین پرداز میآیم اب کی دخلقہ میں ڈیوں کے دو اس طاح دآماد ہو کے دی کہ انسان

اور حباب کی نے حقیق میں ڈوپ کر وہ اس طرح برآمد ہوتے ہیں کہ انسان کے بغیر انھیں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا ۔

جہاں تک مفکرین کا تعلق ہے سب سے پہلے سوقسطائیوں نے انسان کو معزز اور محترم قرار دیا ۔ الهوں نے کہا کہ السان مرکز کالنات ہے ۔ ان سے ہلر انسان کو عام اجزاے عالم میں سے ایک جزو شار کیا جاتا تھا اور جہاں نک ادیان کا تعلق ہے ، سب سے چلے زاور نے اس بات کا اعلان کیا کہ کرہ ارض انسان کا ورثہ ہے ۔ ویدانت نے انسان کو فریب ادراک قرار دیا اور عیسائیت نے کہا کہ آدم کے گناہ کی وجہ سے انسان پیدائشی طور پر گناہ آلودہ ہے اور یہ ایسی آلودگی ہے جو کسی صورت میں دور نہیں ہو سکٹی ۔ لیکن اسلام نے ''ولقد كرمنا بني آدم" كمه كر نوع انساني كو عزت و تكريم عطاكي اور تخليق آدم كا قصہ بیان کرتے ہوئے قرآن کریم میں 'السجدوا لادم''کا فرمان فرشتوں کے نام یاد دلا کر واضح کر دیا کہ نصب العینی السان کے سامنے فرشتے بھی کم تر درجہ ركهتر يس - نيز قرآن عيد نے اس آيه كريمه كے ذريعے كه السخر لكم ما في السعلوات والارض" اس مقيقت كو الم لشرح كر ديا كه زمين و آسان تمام السان كے ليے مسخر کر دے گئے ہیں ۔ قرآن کریم نے غیر مبہم الفاظ میں یہ بھی کہا کہ السان كو دنيا ميں جترين صلاحيتوں كے سالھ بهيجا كيا ہے ۔ ''لفد خلقنا الانسان نی احسن نفوج " اس ضمن میں سب سے بڑی دلیل ہے ۔ السانی عزت و تکریم کے متعلق اور بھی آیات اور متعدد احادیث بیں ، اس لیے اسلام بی وہ مبارک مذہب

ہے جس نے کالنات میں انسان کے بنند مقام کی توضیح و تعدیق کی ۔ چوں کہ صوفیاے کرام کی زندگی کا تار و پود قرآن اور حدیث کی تعلیات سے

تیار ہوا تھا ، اس لیے انسان کے متعلق غور کرتے ہوئے انھوں نے بنیادی حیثیت بہیشہ قرآن اور حدیث کو دی ۔ جناں چہ بیدل بھی جب اپنی مثنوی

العيط اعظم' کي تمهيد لکھڻا شروع کرتے ہيں تو کھتے ہيں : العمد نشاه آفريني كه ميخاله مقيقت انساني را از نشاء اونقد كرمنا بني آدم' علوي مقاشره بخشياه و بيمانه " شهود جماني را بد تسيم ''و نفخت فید من روحی'' لبریز صهبای بستی گردانید _''

اس کا مطلب یہ ہے کہ بنیادی طور پر انسان کے متعلق بیدل کے نظریات کا خمیر بھی اسلامی تعلیات سے تیار ہوا تیا لیکن بیاں اس امر کو بھی ملحوظ رکیتا ضروری ہے کہ انسانی تعالم و تکریم کے متعلق بیدل کے احساسات اور خیالات کو ان کے عملی اور نظری تصوف سے بھی تقویت چنچی اسی لیے انسان کے متعلق ان کے نظریات دوآتشہ نہیں بلکہ سہ آتشہ ہو کر نکلے ہیں۔ بہارا موضوع مطالعہ بدستور حباب بیدل ہے اور ہم اسی پر اپنی لوجہات مرکوز کرکے

انسانی عظمت کے متعلق ان کے خیالات کا جائزہ لیتے ہیں ۔

عظم مظاہر قدرت کے مقابلے میں انسان جب اپنے آپ کو دیکھٹا ہے تو اپنا مختصر سا جسم اسے بے حد کوتاہ نظر آتا ہے ، حتلی کد سطح ارضی پر اس کے ساتھ رہنے والے دوسرے جانوروں میں سے بعض مثار اژدہا ، ہاتھی ، شیر وغیرہ اسے اپنر مقابلر میں جہانی لعاظ سے بہ درجہا طاقتور نظر آتے ہیں اور ان کو دیکھ كر اس كے دل ميں احساس كمترى پودا ہوتا ہے ـ ليكن بيدل كہتے ہيں اپنے کمزور اور نازک وجود کو دیکھ کر گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ اسی وجود میں ایسی محیرالعقول صلاحیتیں بائی جاتی ہیں کہ ان سے کام لے کر انسان تمام مظاہر قدرت کو مسخر کر سکتا ہے ، بلکہ اگر وہ اپنی ان صلاحیتوں کی توبیت کرے او ان مظاہر کا مسخر کرنا اس کے لیے بائیں بالھ کا کھیل ہوگا، یعنی ان کے ب انتها كالات كا ايك ادائى سا كرشده . اسى بنا ير وه به صد التخار فرمات ين

ېرچند چون حبايم بي دست گاه قدرت تسخير عالم آب بركيست از كلاهم

ید ردیف سیم کا شعر ہے جس میں صیفہ متکلم کے ذریعے شاعر کی 'انا' کو اپنے اظہار کے لیے اڈے مواقع ملتے ہیں ۔ اسی لیے اس شعر کا دوسرا مصرع بڑا کو زور ہے اور اثبات بستی کا بورے جوش و خروش کے ساتھ اظہار کر رہا ہے۔

مالم اور آدم کے اس تعلق بر عمال آوائی کرنے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ جبائی لعاظ سے انسان کا کمزور ہونا تسلیم لیکن موجودات عالم میں سے کوئی بھی اس کا ہم باہد نہیں - کائنات نے ہزاروں کروٹین نے کر ابنی ممام ملاجئوں کو برے کار لاکر ہزاروں جنرن کے بعد انسان کو پیدا کیا ، بینی انسان فعل تمالیتی کا اصلی کر ہے:

ک. دارد طاقت بیم چشمی نارفیر حباب من محبط از خود تمی گردید تا بیدل برون آمد

اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ بیدل نے یہ خیال سواسطالیوں سے مستمار لیا ہے۔ محکن ہے کہ اللاطون اور ارسٹار کے مطالعے کا یہ گمرہ ہو ، ہم جالتے ہیں کے یہ حکمایہ سواسطالیوں کے جالمین تھے۔ بیرحال یہ خیال بیدل کے ضمیر میں ملک ان محکارہ سواسطالیوں کے جالمین تھے۔ بیرحال یہ خیال بیدل کے ضمیر میں

یژی پختگ اختیار کر چکا ہے۔ ایک وباغی میں فرماتے ہیں : صد قطرہ و موج سمو طوفان گردد کمنز دریا گروپری ممبایان گرود

در دریا دوبری تمایان کردد فطرت عمری کند تک و تاز بوس تا نقش ادب یندد و انسان گردد

بیٹل کا یہ بھی خیال ہے کہ جب تمام عالم بڑی تُنفقت اور عبت کے ساتھ تخلیق اور تربیت آدم کے لیے بیتاب ہے ، اگر اس میں کسی طرح آدم کا وجود نہ رہے تو فدرت کا یہ تمام کارشانہ معنال ہو کر خود مجود معدوم ہو جائے گا :

ہے وجود ما ہمین ہستی عدم خواہد شدن تا درین آلیندا پیدا ایم عبالم عبالم است

اسی ضعن میں حباب کے بغیر اس شعر کی طرح ایک اور شعر بھی پڑھ لیں ؛ ردیف سے کا ہے اور شاعر کا اللہ پورے جوش و خروش سے کارفرما ہے :

شور دو جهان آئیند دار نفس ما است نے فتند، ند طوفان ، ند قیاست ، چه پلائیم

ظاہر بے بیدل کاثنات میں انسان کو مرکزی حبثت دے رہے ہیں ۔ ان کے

۔ بیلل کے بان صرف حباب ہی علامت جبن بلکہ آئینہ بھی ہے اور ان کے علاوہ اور بھی کئی الفاظ کی جی حیثیت ہے ۔ خیالات کے مطابق تمام کالنات انسان کے گرد گھوم رہی ہے ۔ لیکن کوپرنیکس کے زمانہ ؑ حال کے پیرو کار ایک مغربی مفکر برٹرینٹرسل کا خیال بیدل کے پالکل خلاف ہے - رسل کاثنات کو ایک ایسی متحرک مشین تسلیم کرنے ہیں جس کے فوانین ابدی ہیں اور جن میں السانی اقدار کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ انسان اگر تحتم بھی ہو جائے تو بھر بھی کارخانہ عالم کی حرکت بورے زور و شور ہے بنستور جاری رہے گی ۔ ادائی تامل سے واضح ہو جاتا ہے کہ رسل کا ٹفکر خالصة واخباق بے اور فکر بيدل كو اس ايے برلرى حاصل ہے كہ اس ميں کشف و وجدان بھی پوری طرح کارفرما ہیں ۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ خود رسل کی زندگی میں آج کل ان کے ہم مشرب ریاضیات اور طبیعیات کے ماہرین خلاے آبانی میں دور دور تک رسائی حاصل کرکے اور جاند پر کمند ڈال کر انسان کے عجز مطابق کے مقابلے میں اختیار مطابق کا برجار کر رہے ہیں ، یعنی کالثات میں انسان کی اہمیت اور عظمت کے قائل ہو رہے ہیں۔

آدم اور عالم کے سلسلے میں بیدل ایک قدم آگے بھی بڑھتر ہیں - کہتر یں کہ انسان معنوی لحاظ سے اپنے الدر اس قدر وسعتیں رکھتا ہے کہ اس کا اس منصر سے عالم میں سأنا ممكن نہيں ۔ اس ليے انسان كے ليے يد فضائيں ايك ففس کی حبیت رکھی ہیں جس میں برادے کی طرح ہو سکیڑ کر بیٹھنا ہڑتا ہے۔ اس کا غنجے کی صورت انحتبار کرکے بیٹھے رہنا مکان کی ٹنگی کی وجہ سے ہے۔ اگر اس غنچے کو پوری طرح کھلنے کا موقع سل جاتا تو اس کا حسن و جال

ديدني بنوتا ۽

یہ فشار تنگی این قفس چو حباب نمنچہ نشستہ ام پر صبح می کشم از بغل همد کر نفس به هوا رسد اور ایک اور شعر میں کمھتے ہیں بالیدگی کا وہ عالم ہے کہ اللہ اتجمن افلاک میں سا نہیں سکتا ہ

نالد ام اما تمي كنجم درين أند انجمن يارب أين مقدار دريا و چه كس باليده ام اس لیے کہتے ہیں کہ جب میں نے اپنے لیے اس دنیا کو تنگ پایا تو دامن

اقشان ٻوکر لاسکان میں چنج گیا :

عرصهٔ آزادی از جوش غبارم تنک بود برسر خود دامنی انشاندم و صحرا شدم

بیدل یہ بھی تصریح کرتے ہیں کہ عزت و تکویم اور الابلدگ کے یہ العامات تمام نوع انسانی کے لیے عام ہیں۔ اگر کوئی نود معروم ہے تو اس کے اپنے نصیب ۔ اس نے بھر کوم میں حباب کی طرح خود اپنے ساغرکو نکوں کر دیا :

بر درا بین به به کاری سود این می می است مکن ز خوان کرم شکوه گر نصبیت نیست که در محیط نگون ساغر آمده است حباب

کہ در محیط نکون ساغر امدہ است حباب انسان کی اس تعظیم و تکریم کا سبب بتائے ہوئے بیدل کہتے ہیں :

انسان کی اس تعظیم و تکریم کا سبب بتائے ہوئے بیدل کہتے ہیں: آئینہ عالم بقاع همد نیرتک جبان کیریام هد

کو سرح و چہ گرداپ ، چہ دریا ، چہ حباب هــر جبائم جداوۃ ایست سایم همد ان کا هقیدہ ہے کہ انسان عالم بتا کا آئیدہ ہے ۔ ڈات مطلق نے اپنا مشاہدہ

ان با عقید به د اساس طام به کا ایست به در استفاق یک باید شاید در استفاق یک باید شاید کرد: کلو گرفت با برای برای کا برای برای کا برای

بر چند پستی من بی مغزی هبایی است دریا سری ندارد جرز در ته کلاهم

دریا بھنی کالنات کا وجود ہی تہ ہوتا آگر اس ہر السان کا سابہ" شفت نہ بڑتا ۔ السان کے مقصد کلفوں کے انکاف میں اس کی میٹٹ کے زیر لفار وہ کمیٹے پیرکم بستی السان تو ایکو چیز ہے ۔ اس کا خیار پسٹی بھی اس قدر لیسٹی ہے کہ ہے۔بایہ اشیاء کو حسن اور ولکھی عطا کر دیتا ہے : کہ ہے۔بایہ اشیاء کو حسن اور ولکھی عطا کر دیتا ہے :

اگر بد دریا ساید الداؤد عبار بستیم از نفس چون فلس مایی رلک می بندد حباب ببدل اسی لیے اسرار انسانی کے مطالعے کی دعوت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ السان کو دیکھو کے تو محبوب ازل کے جلوے لگاہوں کے سامنے آ جائیں گے۔ عبوب ازل کو انسان نے زیر بغل لیا ہوا ہے ۔ اپنے غیرمتناہی جلووں کے باوجود وہ قلب الساني ميں مايا ہوا ہے ، يعني بحر حبيب حباب ميں موجود ہے :

حباب این عیطم مفت دیدن پاست اسرارم پری زیر بغل می کردم از مینای مصوسی

تا بدرنگش وارسی از ننش ما غافل مباش مر در جیب حباب این جا نفس دؤدیده است

محبوب ازل کے اس قرب کو ساسنے رکھ کر بیدل کھتے ہیں کہ بہاری شوخ لکاہوں نے ادھر آدھر دیکھنا شروع کر دیا اور سہجوری بیدا ہو گئی ، ورنہ بیان تو وصال ہی وصال ٹھا ۔ بہارا ذہن مقاصد کی گونا کونی میں اپنر حقیقی مقصد کو نظرالداز کر دیتا ہے ، حالالک، اس کا حصول نے حد سیل تھا ؟

يبدل ز شوخ چشمي خوددر محبط وصل داریم چون حباب ز سر تا بیا نقاب

عظمت انسان کے سلسلے میں بیدل کے عیالات کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم اس منام او جنج چکے اوں جو بے عد لاؤک ہے ۔ جہاں فکر کے اور جائر اوں ، جہاں تصور اظہار عجز کرتا ہے اور جس کے متعلق دم زنی کرنا تخدہ دار پر آویزاں کرانا ہے۔ یعنی اس مقام پر بہنچ کر سالک کو دوئی کا تصور ہی جس آتا ۔ عبد اور معبود ، عاشق اور معشوق ، بندے اور غدا میں بالکل وحدت ہوتی ہے :

تماشای دو رنگی بر نمی دارد حباب من نظر تا بر تو وا کردم زچشم خویش حیرانم

اور بندہ نشہ وحدت سے اس طرح سرشار ہوتا ہے کہ اسے اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ دراصل فلسفہ تنزلات کی روسے وجود کے لحاظ سے خالق اور غاوق میں کوئی فرق نہیں ۔ ذات کے لحاظ سے ایک باق دوسرا فانی ، ایک قدیم دوسرا حادث ، ایک واجب الوجود دوسرا ممکن الوجود ، ایک تائم بالذات دوسرا ادالی سی بات کے لیے محتاج عمیر ۔ اب ذرا راز تخلیق بھی سنیے ! جب ذات بحت کو ظہور منظور ہوا تو مخلوقات چلے صور علمی کی صورت میں ارادۃ اللہی میں تمودار ہوئیں ۔

پھر چوں کہ عدم محض سے کموئی چیز پیدا نہیں ہو سکتی ۔ حتی اعالمٰی کی تجلی یا تشیل سے صور علمی اپنے اقتضامے ذاتی کے مطابق صفت وجود سے بہرہ باب ہوئیں۔ حق و خاتی کی اسی رمز کے متعلق بیدل کمپتر ہیں :

او کاه کد غنجہ گشت لبشگفت حماب رمز حتى و غاتى پېج لد نهفت حباب ليكن نه شنيد موج سرگشته ما آن حرف کہ ہوست کندہ گفت حاب

ہاری بے شعوری ہمیں حقیقت سے آشتا نہیں ہوئے دیثی ، ورند خالق اور مخلوق سی وجود کے اعتبار سے عینیت پائی جاتی ہے ۔ حباب کا پوست آثر جائے تو وہ بحر ہی ہوتا ہے۔ ہم بھی اپنا ظاہری وجود ترک کر دیں تو حق سے وحدت از خود آشکارا ہو جائے گی : غير دريا جيست افسون مايد ناز حباب

می درم پرایم بر خود ز بس بالیده ام اس وحلت کے زیر لظر معنوی لحاظ سے انسان حقیقت یے رنگ ہے۔ یہ تو صورت اظہار ہے ، جس نے اسے کثافتوں سے ملوث کر دیا ۔ معنم اجزای ببرنگ است بیدل جون حباب این قدریا شوخی اظهار دارد خامه ام بنابریں آئینہ پستی عجیب و غریب نزاکت رکھتا ہے۔ آپ ڈرا لگاہ ڈالیں گے تو اس کا یہ وجود آلکھوں کے سامنر تحلیل ہو کر معدوم ہو جائے گا اور بھر

يد ابني آب و تاب لامكان مين دكها في لكر كا : نزاکتیست در آلیند خاله بستی کد چون حباب ہوای نظر محی نابد

اس لیر یہ کہنا ہے جا نہیں ہوگا کہ حقیقت ہے رنگ خود اپنی آلکھوں سے اپنے آپ کو مظاہر کی صورت میں دیکھ رہی ہے : حین حاب آن دم کیرسر آبنگ این دریا شدم در کشاد پردهٔ چشم از سر خود واشدم

اسی بنا پر سالک سر تا یا حبرت بن کر نگران ہے کہ ان مظاہر کے

ترویح کون سی حلیقت پنهاں ، عرباں بدو رہی ہے : جون حباب از پیکر حبرت سرشت ما مہرس نقش ما یک بردہ عربان است پنهاں تربر ہوست

تكريم انسائي كے سلسلے ميں يد نقطه عروج لها . اب ہم مختصر الفاظ ميں انسان کے اس معنوی حاسے کا ذکر کرتے ہیں جسے اصطلاح عام میں دل کہا جاتا ہے ۔ اس سے مراد وہ باطنی عامه ادارک ہے جسے معموسات اور معقولات ہر برتری حاصل ہوتی ہے اور جو مقالق کا ادراک بدرجہ اوالی کرتا ہے۔ صوایا ہے کرام ، شعرا ، حکم ، تمام اس کی اہمیت کے قائل ہیں ۔ برگسان اسے عالم برتر کا نام دیتا ہے اس لیے کہ علل کے ذریعے حقیقت کا ادراک تعلیل اور تدلیل کے طویل مراحل طے کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ لیکن دل یا قلب حقیقت ٹک اپنی باطنی آنکھ کے ذریعے آنا فانا رسائی حاصل کر لیتا ہے ۔ اپنے باطن کو پر قسم کی كتانتوں سے پاک كركے صوفيات كرام ايك جام جہاں كا كے مالك بن جاتے ہیں جس سیں حقائق اشیا برابر منعکس ہوتے رہتے ہیں ۔ بھی کشف اور وجدان ہے ۔ انبیاء چوں کہ نبایت ہی ڈکی الحس اور لطیف مزاج ہوتے میں ، ان کے قلب میں دقیق سے دقیق اور بعید سے بعید حقائق کا العکاس بڑی وضاحت سے ہوتا رہتا ہے۔ اس درجے پر پہنج کر یہ حاسہ ادراک وھی اور البام کہلاتا ہے۔ اب چوں کہ حدیث کنزا کے مطابق تخلیق کا مقصد عرفان اللہی ہے اور قلب ہی وہ آلہ لطیف ہے جس کے ذریعے عرفان حاصل ہوتا ہے ، ہم کہد سکتے ہیں کد تمام ہنگاسہ عالم اسى قلب يا عام الفاظ مين صرف نقطه دل كے ليم يبا كيا گيا۔ بيدل كمتے يوں :

مدعا دل بود اگر تیرنگ امکان ریختند بیر این یک قطره خون صد رنگ طوقان ریختند

اس رئیس الاحقیا کے لیے بھی بیدل جباب کا اینا مجرب استعراد استیال کرتے یہ ۔ جباب اینی مقاطعہ ، تفاقت اور درخشتگی کی بنا پر جام جیاں کا نظر آتا ہے۔ جانبازی اسے تخلیہ جب ہولی ہے تشدید دینا چیخہ دورات ہے والر اس پیا پر یہ اس کے لیے استعارہ اور علاجت کی صورت بھی اختیار کر لینا ہے۔ پیمال

و. كنت كنزاً مخفياً فاحببت ان اعرف فخالت الخلق .

کمپتے ہیں ۔ چوں کہ قاب اطابات اطیاف اسرانر کا سہیط ہے اس اسے اس کی کارگاہ میں سر تا یا ادب بین کر رہا چاہیے اور حالس لیتے ہوئے بھی بڑی احتیاط پرائی جاہیے ، جاتا کوئی سر الطباق و لااڑک ہاری کسی معمولی سی جنش ہے رک کر دل پر افریک نہ بائے اور دل کا کام کارشائہ پکھر جائے :

نہ پانے اور دل کا کمام کارشانہ بکھر جائے : در کارگاہ دل یہ ادب باش و دم مزن پر نازک است صنعت میناگر حباب

پر الزاف است صخدت مینا اثر جاب دل کی دنیا عجیب معجز کما ہے ۔ اس کی سیر کے اواد ہے ہے اگر آپ ڈرا سریکٹریمال ہوں تو حقیقت حقد کی الجیات سانے دکھائی دیں گی ۔ آپ اینے کو آغوش یار میں بائیں کے ۶

ز سير عالم دل عافليم وراد حباب

سری اگر بگریبان فرو برد درباست یہ در اصل عظت السانی کی کرشمہ سازی ہے کہ پیکر السانی کے ڈرے ڈرے سے تعمیر دل ہوئی ہے:

موج برہم خوردہ دارد عرض سامان حباب می توان تعمیر دل کرد از شکست پیکرم

آب عن دیگا یک طرف السال کی طلف در والان کا یہ سالم ہے اور دوروں طرف پیل عصر پر ڈا زور در نے ہیں ۔ اس نے مناسب عملوم ہوتا ہے کہ نواوں دیر کے لیے اس تعاد اور طور کر کیا جائے ۔ بیان کے ہاں میٹ کی خارت کا توان پائے مطرور الار میں افراز کیا جا بیا ہے ، اس ایک ادو بلاز کا ڈکر کا بنا ہے ۔ بیان مطرور الار میں مطالع ہے جائے جا کہ عمام کی اسمون خین بین امکر شدہ کے جہت رکھنا ہے اور اس سے السان کی عمامی کی سور نے بیان میں مورث ہے ۔ ڈاکٹر تجاند جااسکہ حکت رہی میں در

''السان کو فرشنگی سے بھی گزر کر اور اوبر کے دوجات میں جاتا ہے ۔ یہاں لک کی منزلین کو کچھ وہم و گان میں آئی یہ لیکن اس سے اوبر کی منزلین قباس و گان سے بارٹر یہی ۔ آگے کی منزلوں میں وجود کے دوجودہ الداؤوں میں سے کچھ نہیں ند اجسام بین اور لد توبان و حکاف ۔ اس لیے (وقص کے بان) ان کے لیے عدم کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ لیکن ید عدم عدم مطلق نہیں ، بلکد بستی کا ایک ناقابل بیان سرچشمد ے ۔ بحسوسات اور معتولات کی منزل میں ادراک مکانی اور رَبَانَى سانجوں میں ڈھلتا رہتا ہے۔ مکان ابعاد ٹلائد میں اور زمان ماضی ، حال اور مستقبل میں اقسم یذیر ہوتا ہے ، ادالی درجر میں کثرت ظاہر اور وحدت پنہاں رہتی ہے ، لیکن روحانی ترق میں چار سے تین اور تین سے دو اور دو سے آخر میں ایک رہ جاتا ہے ۔ اس سرمدی کیفیت میں دوش و فردا ، امروز 11 w 212 m

خلیفہ صاحب مرحوم کی عدم کے متعلق ان تصریحات کے بعد آپ بیدل کے ان اشعار پر غور قرمائیں۔ یہ اشعار مثنوی عرفان میں روحانی ترقی کے سلسلے میں فنا و بنا ہر بحث کرتے ہوئے کہر گٹر ہیں :

پس عدم چیت بستی جاوید

دو جهان درهٔ ازان خورشید e ilei cilia selli e

نشاء ذوالحلال

دامن از کرد این و آن برزن پس در دامن عدم بشکن

نا عدم نیستی علم داری بستی از تست اگر عدم داری

ان معاتی کے مطابق عدم بستی کا ایک ایسا اثبات ہے جس کے بعد فنا نہیں ، یعنی بقا ہی بقا ہے ۔ اب جو اصحاب بیدل کی عدم دوستی ہر طعتہ زن ہونے ہیں وہ ڈرا غور فرمائس ۔

اس ضمنی وضاحت کے بعد ہم بھر حباب کا تذکرہ چھیڑتے ہیں - بیال سے ایک لیا موضوع شروع ہوتا ہے ؛ کال اختیار و کبریائی کے باوجود بیدل تسلیم یشہ بتے ہیں:

يا بعد سامان قدرت شخص تسليم اعتبار

با كال كبريائي بيكر بيدل لغب

یدال کمیتے ہیں کہ ایک عالم دنیاوی مال و دولت کے لیے سرگردان و اورشائ ہے۔ آئیا بیری ذات ہے جو سرف اعلیٰ اقدار السائی کی برستار ہے۔ کمیتے بین اساب عالم ہے بحملے اس ادستانہ ہے کہ اب تو ان کی عربائی میں الباس بن چک ہے - نیز ان اساب کا ذکر ہی فضول ہے کموں کہ اب تو بار نفس تک کمروز کممون پر الباقات داواری کا موجب بن چک ہے:

سون پر انهاه مسواری ده موجب بن چه یم : غیر من زبن قارم کوبر حبابی کل نکرد عالمی صاحب دل است اما کسی بیدل قشد

که دارد فکر بی سامانی وضع حباب من به رفق گشته ام عربان که گوش ایپرین دارم

به این ہستی ز اسباب دگر تمت مکش بیدل نفسکم نیست آن باری که پردوفر حباب افند لیکن یه کمالے ترک نه تھا ۔ جب تک دل میں ابنی ذات یا خیرانش ج متعلی احساسات و جنبات اور عبالات پی ۔ السان اس وقت تک پستوں میں
روجود ہے ۔ حشی متوان کا فلام ہے اس کا اداراک انٹیں روک میں نینی
روجود ہے ۔ حشی متوان کا فلام ہے اس کا اداراک انٹیں روک پی بن اور بن اللہ میں
ہم دو بیال ہے ۔ اس کے روبول کو ان کرنا والے میں کا اس کی اور اس اس کی اس اس کی
کو اوری مل خیالہ ہے آ را کہ کرنا والے میں کا اس کی میں کا اس کی میں کا
ہو جائے۔ اس کی اور دولت کی فرورہ خیاب ہی ۔ اس کی میں کا میں کہ
ہو بیائے۔ اس کی میں اس کی خوان میں میں کا میں کہ
ہو بیائے۔ اس کی بیان کی میں کی بیان کی میں کی بیان کی میں کی بیان کی خورت کی
ہو بیائے۔ اس کی کار دولت کی فرورہ خیاب کی سی کیوں کہ یہ مصدوری ہوئا ہے کے
ہو کہا تھا اساس کی دیں کیا دولت ہوئی ہوئی کی اس کی میں کی بیان دیس ہوئی خورت کی
ہمانات کیا ہے اس کیا ہے اس کی بیان کی اس کی بیان کی اس کی میں کی بیان کے اس کی بیان کی ہوئی کی بیان کی بیان کی بیان کی ہوئی کی ہوئی کی ہوئی کی بیان کی ہوئی کی بیان کی ہوئی کی بیان کی ہوئی کی ہوئی کی ہوئی کی بیان کی ہوئی کی بیان کی ہوئی کی کر کی ہوئی کی کر کی ہوئی کی کر کر کی کر کر کی کر کر کی کر کر کر کر کی کر ک

برکد از خود شد تهی از پستی ٔ مطلق ^اهر است از حباب من سراغ کوبر نایاب کیر

نقدی دگر نمی شمرد کیسه ٔ حباب پیدل من از تهی شدن خویشتن ^ایرم

ز صهبائے دگر برخود کمی بالد حباب من تبی گردیدن از خود دارد این مقدار سرشارم

ز بجران برون آ تا یہ بئی دست گام خود حب السان اپنی دات سے تم ہو جاتا ہے تو اس قدر وصعت پذیر ہو جاتا جب السان اپنی ذات سے تمی ہو جاتا ہے تو اس قدر وصعت پذیر ہو جاتا ہے کہ جامد' وجود اس کے لیے تنگ ہو جاتا ہے ۔ اس لیے حابا کی طرح وہ

ے در جاس وجود اس کے لیے تنگ ہو جاتا ہے۔ اسی لیے حباب کی طرح وہ -

شخصت سے نجات حاصل کرنے کے بعد حقیقی شخصیت تک بہنچ سکتا ہے ، اور حقیق شخصیت بی بستی, مطلق سے معمور ہوتی ہے ۔ جلد اس سے مستغنی ہو جانا چاہتے ہیں ۔ اپنے آپ کی طرف ایک لگا، بھی نہیں ڈالنا چاہتے ، مبادا وہ معمولی سی نخلت سے تباہی اور بربادی سے ہم کنار ہو جائیں ۔ ید پردہ وجود دور ہو جائے تو جو حقیقت عربان ہو جائے گا :

حباب نیم نفس با نفس کمی سازد زخود می شدگان بر خود این قدر تنگ اند

چو گویر قطره ام تاکی بآپ افتد که برخیزد زبانی کاش در بای حباب افتد که برخیزد

درین محیط مقع تخافلم چو حباب سباد چشم کشودن تمی کند جایم

چون حبایم بردۂ ہستی فریبی بیش لیست بحر عربالست اگر بیرون کئی پیراپتم

روشن گر جمعیت دل جهد خموشی است نتوان چو حباب آند بی ضبط نفس ریخت

چون حباب آلیند' ما از خموشی روشن است لب بهم بستن چراغ عافیت را روغن است

توان به خبط نفس معنی دل انشا کرد حباب شیشه نهنته است در شکستن موج رقی اس عامری کا پر مطلب خیر که روح حیث حکد بے طاقب خر کر دری ہے ۔ یہ عالمیت اد پو اور وی کی در حالی انکان کی کامی ہے دائر آپر آزار اور میں سے اور کامی کروا ہو جاتا ہے ۔ ایپ عالمی دادی کا دو اس از بر پر حمل سے اور کامی کروا ہو جاتا ہے ۔ ایپ عالمی خاص کے فات ایم وال کول آواز اس کی دی اور میں کی حمل میں اس کے اس کی میں اس کے اس کے اس کے کول آزار اس کی بیان کی میں اس کے اس کی کام کرا اور دور کور جازی بیا ہے ۔ آپ سے اس کی اس کی کام کے اس کی کام کر اور دور کور سے تصریح کرنے دیں ۔ مام طرائعاً الحراق ہی کہ کہ اور اس کی کام اے رائع رائی اور سے تصریح کرنے دیں کے اس کی اس کی کام اس کی کام اس کی کام کے اس کی سے اس کی کی دیں گئے کہ جس کی کی دین کہ داتے اگلے والی سازم کی اس کی کار کی کی مد خالی کے گؤری وور دوال ایک بلور کو کی کار اس کی حق کی دیں گئے کہ گؤری دور اس کی کار دی کو کی کار کی کار دین ۔ جب کا کہ سازم کی کار کی کار میں میان کے کار اس کی کار اس کی کار دین ۔ جب کا کسان میں کر دیا ہے کہ دین کی کار دور ایک جب دو دین آزادی کی دور دور اور وزی میان کار میں کی کار میں کیا کہ کی کار دور ایک کے دور دور اور کار دور کار

بر قطره زبن محیط به صوح کهر رسید ما جامه می کشیم پنوز ازبر حیاب

-----درین دریا که پر یک قطره صد دامن گهر دارد

حباب ما بد دل پیچیده آه یے اثر دارد

قرباد کد نقشی نسانید حبایم تا دم زدم این آلیند از تاب نفس رخت

الیبن ابنی آبر نے اثر کا درد ہے۔ دوسروں کو گوپر مقصود بات میں لیے دیکھتے ہیں ، ان کے دل میں وشک بیلا ہوتا ہے ۔ ان کی روح کی گھرالیوں سے فریاد فریاد کی آفازین الیقی ہیں ۔ وہ اپنی آزرو و جستجوکو دہ چند کر دیتے ہیں : دریادی جستجو رابی یا و سر جانج

صحرای آرزو را بی با و سر گیاپیم

آرزوئیں مافا کہ اس طرح تکمیل بذار نہیں ہوایں جس طرح ان کا خیال ہے لیکن اپنے خاوص کی بنا پر انہیں بنین ہے کہ ان کے شیشہ ڈل میں شکست پیدا پوئی تو اس کی آواز ملاء اعالٰی میں چنجے گی :

ور داده استی برا پهنچ ی : چون میام شیشه دل پر کجا خواید شکست آلسوی اند عفل امان مدا خواید شکست

انھیں بتا ہے کّد ان کا گریہ تنہا ان کا گریہ نہیں بلکہ چشم حباب سے اشک جر جاری بیں :

بگریہ متکر از داستان عشق میاش کد اشک بحر ان چشم حیاب می ریزد اس لیے وہ کہتے ہیں بازا ایسر آہ معمول چیز نہیں : زیدلان مشور این کہ تیر آہ حیاب بیک الس گذرد از بزار جوشن موج تشویل استیاظ مد وہ ان کئی سے والد جوشن موج تشویل استیاظ مد وہ ان کئی سے والد جوشن موجز و گذار کی

نشول استياط سد راه اين ککي يه وراس وراو کلار کي به دولت ان کې ذات ايک نهايت ېي ارتقاء يالته وجود کې صورت اختيار کر لينې : تنگ ظرف احتياطم ورايد مااند حباب

بحر می بالد ز آموش گدانر بستیم اس لیے وہ استیاط اور فیطر کردہ ارک کرا جانے بوں۔ انھیں یڈین ہے کہ ان کی یہ جنوں بروری اس حتیر سے حیاب کو لباس بحر میں جلوہ کو کر فسے کی : ز بیراین برون آبی تکنوبی است عربانی

جون کن تا جاہی را لباس جر ہوشاتی آغر وہ کب تک لمیہ خاصوش سے حراف راز عشق بنے رہیں اور اس جلمنے کو کیوں نہ آشکارا کر دیں جو سعندر کی چنالیاں اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے۔ ٹوانائی کے الیے عظم فخیرے کو چھالے کرکھنا کیلے اور کب تک مکن ہے۔

از لیب خاموش نتوان شد حریف واز عشق چند دارد این حباب پرچ عان زیر پوست اشعار بالا سے ظاہر ہے کہ "پر سوز مناجات کی وجد سے سنے میں عظیم

روحانی ٹوت ٹردیت باتی ہے۔ یہ وہ شے ہے جو ختک اعتقادات کے ذریعے پتنے میں

سکتی ۔ اعتقاد جذبے کی آمیزش کے بغیر ہے اثر اور بے جان ہے ۔ ان اشعار میں ببدل اسی لیر جذمے کی تربیت ہر زور دیتر ہیں ۔

یه گرید و سناجات ، یه تزکیه " باطن اور یه درد و سوز مبتدیون کا کام تها ـ منتهی محویت اور استفراق کی صفت سے متصف ہوتے ہیں ۔ محبوب کے جاروں کے مشابدے میں محویت کا وہ عالم ہوتا ہے کہ اپنی ذات کمیں دکھائی نہیں دیتی :

غريق بحر ز فكر حباب مستغنى است رسیده ایم بجای کد بیدل آنها نیست

اور اس استغنا کے قنیجے کے طور پر زر و مال کے کمام پنگامے موج سراب

نظر آنے ہیں ۔ جو انسان محیط سی غواصی کر رہا ہو سراب اسے کیوں فریب دے۔ وہ تو عرفان اور وصال کی حقیقی دولت سے سرشار ہے . بیدل به قلزمیکد تو غواص فطرقی

گویر کره برشته موج سراب داشت

ایسا انسان تو جلوء اللبی کے عین مرکز لک پہنچ چکا ہے۔ دل دریا میں

عوطہ زن ہے۔ حباب اگر حطع آب پر رہتے ہوئے سیلی امواج کے لیے وقف ہو چکا ہے تو ہو ۔ مرد عارف عین دل دریا میں موجود ہونے کی وجہ سے آب گوہر حاصل کر چکا ہے: سيلى امواج وقف خالد بردوش حباب

لنکری چون آب گویر در دل دریا زنند

ارتقاکی انتها پر چنچنر کے بعد حبرت و استعجاب اس مرد کامل کا شعار ہوٹا ہے ۔ کبوں کہ وفور جلوہ کی بنا پر وہ میران ہے کہ کدھر دیکھر کدھر له دیکھے :

نمی دائم چه خواید کرد حبرت با حباب من كد دريا عرض طوفان دارد و من يك دل انتكم

اس مقام پر عارف معمولی سی کردش جشم سے وصال اللی کی دولت سے محظوظ ہونے لگتا ہے ، یعنی نیم نفس میں حباب بحر سے ہم آنحوش ہو جالا ہے : عارف بخدای رسد از گردش چشمی در نم نفس بحر ہم آغوش حباب است

اس وقت حباب کے دل سیں جذبہ خود نمائی پیدا ہوتا ہے اور وہ کمپیں ساتا نظر نہیں آتا :

در محیط از خود نمالیهای نمی گنجد حباب گر نفس بر خود ببالد گوشه٬ دل تنگ نیست

بیاں آخری شدر میں میاب دارے کے وطرحت کی میتیہ کرتا ہے اور اس سے بلے عمر میں دائل کے استدا کا کام دی میں آخری کے اس میں اس کے کام دیں اس کے کام دان اس اس کی طرف اسان کو رہا ہے، یہ میں میں گئے بعدہ نے دائل میں کے بعدہ اس کے دائل اسان کو رہا ہے کہ اس کے دائل اسان کو رہا ہے کہ اس کے دی ہوا کہ میں کہ بیا میں میں کہ اس کے دیا ہے اس کے اس کے دیا ہے کہ اس کے دیا ہے بیک اس میں یہ کہ ایسا انظامی میں اس کے اس کے دیا ہے کہ دیا ہے

ے ساتھ بہت سیحدہ اور سسس کا کے صور پر در حقیقت بیدل ما صاحب کنج بقا است گر بصورت در رہ فقر و فنا افتادہ است

عرفا کا باقی باشہ کی اصطلاح سے بھی مطلب ہوا کرتا ہے اور مقام بٹا پر فائز ہونے کے بعد ارتقاعے ذات غتم نہیں ہو جاتا ، ابدی طور پر جاری رہتا ہے :

یک نفس ساکن دامان حبایم امروز وراد چون آب روان است بهان پیشد" ما

آپ روائی کی چھ جرآت دواری کر افدات ادار "کر رہی ہے۔ رائٹ کر دائیں۔ کا سائل عملی افران کے خواج کی خواج کرتے کہ دائیں۔ کا میں تعلق کی خواج کے خواج کی خ

میں: کمی کنجم بعالم بس کہ از خود گشتہ ام فانی حیایم را لباس بحر تنگ آمد یہ عربانی ارتفاعے اس مقام پر بیدل کو دیکھ کر پمیں ان کی وہ دعا یاد آئی ہے، جو عہد شباب میں انھوں نے مالکی تھی ؛ م ہ سال کی عمر میں 'محیط اعظم' لکھتے ہوئے انھوں نے درگاہ المٰہی میں التجا کی تھی :

اعلمی میں النباق کی میں : کئم گرم بنگاسہ ساز خویش

تكتجم به وبراين راز غويش

اور دو سال بعد مثنوی 'طلسم حیرت' لکھٹے ہوئے انھوں نے پھر اسی آوزو کا ان الفاظ میں اعادہ کیا تھا :

شوم رازی کد در گفتن ند گنجم زنم جوشی کد من در من نکنجم

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی دہائیں مستجاب پر چکی ہیں۔ عرفان کی سائل اونقاء لمے کرنے کے بعد وہ اپنی ذات تو بیائے خود محفل امکان میں نہیں ما سکے ۔ اس لیے وہ فرط مسوت سے اثبات پسٹی کا اعلان ان الفاظ میں کرتے ہیں

> له بری گران فسودگی به غیار پی سر و بالیم که به جرخ می کشد نفس جو حد فران بوراثیم به جیان جلوه رسیده ام ز براز روده دسیده ام گتر خال حقیقم چسن بیار خدایم بازهٔ ماسیق مین حرکت کا ذکتر آیا تیا در نینی اور وصائی

بارهٔ ماسین میں حرکت کا ذکر آیا تھا ۔ ذہنی اور روحاًتی ارتفاء باشن کی حرکت پذیری کے بنہر تا تکن ہے ۔ پیدل شدن سے اس عقیقت کے تاقل ہیں: یہ جنبش دل راہ عمامی تنوان برد یکسر جرس تفاقہ عوج حیاست

جرس حباس مدا کے الرحیل بلند کرنی ہے اور قائلہ موج روان ہو جاتا ہے۔ بینی انسان کا معنوی اراقا جذابت و عبالات اور تصورات میں مسلسل حرکت کے انجر تاکمکن ہے۔ چوں کہ بیدل ایش ارتقا کے قائل بین اس المے وہ حرکت میں بھی دواج جاتے ہیں ء عوامد بالا شعر جان حرکت پر بھی حاوی ہے۔ موج کی تعدید کے غاص وضاحت کو دی ہے۔ بیدل کا فلسلہ جات اتبال کی طرح ائیسر آگر درور اور ایر استرا آگر خلفت کر بداند چید نیایی اوران بازند و ایران تا به ایران

اس حرکت کو خم نہیں ہونے دیتے - یمی راز حیات ہے : در طلب گاہ دل چو موج و حباب

در همب دو دن چو موج و عبب منزل و جاده پر دو در سفر است

اس فلسفہ' حیات کی تعلیم دینے کے بعد مزید جزئیات بھی ڈگاہوں کے ساسنے لاتے ہیں ۔ غور کیجیے : الفعالی کائن بر چیند بساط انتخار

آه ازین تدبیر پرج آنگاه با تقدیر جنگ داد دان تدبیر پرج آنگاه با تقدیر جنگ

 بلند ہمتی کی ترغیب اور پست ہمتی بے لغرت دلاتے ہوئے کہتے ہیں : مباش ہمجو گہر مردہ ریک این دریا قطر بلند کن و ہمت حباب طلب

گورر اور جباب کی تشیبہ پر غور کریں ۔ یدل کے خیال کے مطابق خواص پست پست اور مردہ فطرت یوں ؛ اس لیے دو کمیٹر چوں ، ایسے خواص کی اسپت اورانوارنز عوام ہزار فرمید بیٹر ہی ۔ ہداری بست بھی اور زواول فطرت کو انگ کرنے کی ترفیب دیتے یوں اور سنگل بسندی اخیار کرنے کو کمیٹر یوں :

سجر است بهدل این پسد سختی کشیدلت سندان گرفته بسر از پیکر حباب

خطرات سے بھنے کے لیے دعا مالگتے کی بجائے اوہ الٹا خطرات کو دعوت دیتے یوں کیوں کہ ان کا مردالہ وار مقابلہ کرنے سے انسان پر مصیت سے محفوظ رہنا ہے :

ای حباب از سادگی دست دعا بالا مکن در محیط عشق جز موج خطر محراب لیست

موج خطر بی حباب کے لیے محفوظ عراب ہے ، محبط عشق کا بھی فستور ہے جباب جس تدر خطر بسند ہوگا اس کے احترام میں اسی قدر اخالہ ہوگا۔ غطرات کی بھی میں بڑنے ہے انسان کے جوہر کھٹے ہیں اور اس کی قدو وسٹوٹ زیادہ ہوئی ہے ،

> ز تیغ یار سر ما بلند شد بیدل بد موج خیمه ٔ لاز حباب می بانند

چوں کہ اوتلاے ذات اور اوتقاع ملام شکل ہستدی اور ترک عالیت سے واستہ ہیں ، اس لیے عالیت کا خان تک مل میں نہیں اکا چاہیے : واستہ ہیں ، اس کیے خان ہیں کہ جائج را آت سرشتہ اللہ از منز عالیت سر ہی باہی میں نہیست مار در این کا حالیت سر ہی باہی میں نہیست

عزلت اور زمیں گیری کی حقات بالکل فاپسندیدہ میں ، سفر موجب خطر سہی لیکن حصول ظفر اس کے بغیر ممکن نہیں ۔ پر قدم بر دل میں جو طبش پیدا ہوتی ہے اس پر تمام آرام و آسائش قربان کیے جا سکتے ہیں : تاتوان آزاد بودن دامن عزلت مگیر

موج وا در بر تیش بر وضع گوپر خند، است سفر کے نشیب و فراز کے متعلق معلومات کا موجود نہ پونا سوپان روح کا

باعث تو ہوتا ہے مگر سیاحت برست انسان بھر بھی یا در رکاب روتے ہیں : چوف حبایم داغ دارد حیرت نکایف شوق دانا مصدر کا انتخاب میں انکایف شوق

دیدہ محروم نگاہ و سیر دریا کردنی ست دوسرے مصرع میں لفظ 'کردنی' بڑا معنی خیز ہے اور شاعر کی روح اسی

لفظ میں سعث آئی ہے۔ شاعر چرھال اپنا سفر جاری رکھنا چاپتا ہے۔ وہ معبالب ر سفر سے بچاپتاز ہے کیوں کہ یہ تو لزوم کا درجہ رکھنی ہیں : راہ وو اُز رخ سفر چاوہ ندارد بیدل

راه رو از رخ سفر چاره ندارد بیدل موج دائم ز حباب آباد یا دارد شکلات که دیگه کی ترسی دیا ها دارد

با ہمت انسان مشکلات کو دیکھ کر منیسم ہوتا ہے ۔ شکست اس کے لیے حوصلہ فرسا نہیں ہوتی ۔ اس کا کام ان کو خندہ بیشانی سے برداشت کرنا اور ان کے باوجود آگے بڑھنا ہے :

تو بر شکست کدخوابی حواله ما کن حباب و موج سرایا خمیدن دوشند

باہمت انسان کی سب سے بڑی آوڑو نے باک جولائی ہے۔ کنج قفس میں اس کے لیے بیٹیمنا سخت دوبیر ہے :

> جر جولانگ بیباکی و من پمچو حباب در شکتج قفس از وضع ادب کوش شدم

تخاطب بدیل عفر مام السازن اور مستقل کی استران ہے استانی عبد ان اور کا میں عبد اللہ علم اللہ اور اور اللہ عبد و عبد اللہ عبد عبد مامل تھا۔ کرتے تھے ۔ یہ ایس یہ جس معاشرے کے وہ فرد تھے ، اس کے طور طریقان کو جس اللہ عبد ا موجب نہ رہ گئی بلکہ اصلاح احوال کے اپنے ان کے دل میں ایک ولوانہ پیدا ہوا اور اپنے ہم عصروں کو غاظب کرکے اٹھوں نے ہر اس مرش کی نشان دہی گی جو مغل سوسائٹی کو الدر ہی الدر گھن کی طرح کھائے جا رہی تھی۔

بہ منتقد ہے کہ وابو دول ورانا ورانائی کی وجہ عیلی آمریا منی پرسٹ (ورانائی العائل ہو کے توجہ الدول کے باعث وورر السالیس کی منتقد کا خیال کسی کے دل میں نہ تھا۔ آمرا کی دیکھیا دیکھی میٹومیڈ منتقد کے توکید کے بھی انھی کے العائل تعدید کر لیے ہے الدی میں کے الدی مسال نے میک حصر افرار میں اس کے حرب ہوائے کیے جہے ہے المحاور ویکا ہے۔ مذہب کے ماتات فائی والدیل میٹر ہو چھکی تھی اور سب کچھ تھا بگر

> بیدل امروز در مسلمان به جبز است لیک ایمان نیست

اوراک فراب ها آهر کمی نے قانون کے روز سے امیاح کی کوشش کی مگر خدرہ محسب یوں بہت اور بادیگر تھے کہے کہ کا فاغ بلند کے مسلم اورامزاز ین کہ جم باداخات کو اوراکٹ روز میں ان کی عائلت کا جائیہ بایا باقا ہے جم ان اقالیہ میں مسلم اوراکٹ ایس کے اسلام کا باقا ہے جائیہ بایا باقیا ہے۔ اوراکٹ ایس کر کے افادہ مات کہا ہے کہ میں اس کے اس کا میں میں میں میں میں میں اس کے ان بادی میں مسلم مسلمت کی ہے مائزی اور بہ امال کی وجہ ہے خالات بد ہے بدار ہو گئے ۔ کوئی امالت کی ہے مائزی اور یہ امال کی وجہ ہے خالات بد ہے بدار ہو گئے ۔ کوئی

یہ حالات بدلیل کے لیے حف روح قول ہے۔ انھوں سے مالی بیشی ہے ۔ معاشی اور معاشری اصالاح کے لیے شعر کوئی نے کہا یا ہے بھان جسکیرالات کی میٹر سے الیوان کے امیاب کے صوبیہ اور مرکوب اعتمار سکار کو اصالا کیا گئی ہے۔ اس کے کوئیکلے ماج کے لیے حاباب کا اعتمار جس اقدر میزوں ہے اس کا المالیار پر شخص ٹائٹ کتا ہے ۔ ظاہر ہے جاب ہے ان کی فل اسٹکل کا ایک بسب ان کا میں ماج کس آفاء حزین جون دو انجے ہم عصرون کو مقط روح ، اور ایشی اور حمول جاء و اقبال پر مصر دیکھتے توں توں ان کے دل میں یہ عزم نوی تر ہوتا جاتا کہ ان کی لےمالیکی اور بے جلتی ان پر واضح کی جائے : جہاں یہ شہرت مقبل اجرے می بالد تو میم کمید گردوں رسان بہلے حیاب

پیام حباب یعنی انسانی' نے مالیکی کا ایک پہلو تو وہ تیا جس کا ذکر حقیقت مطابق کے بالعقابل کہا جا چکا ہے اور ایک پہلو یہ ہے جسے اضطاط پذیر اور زوال آمادہ مغل معاشرے کی نسبت سے زار نظر رکھنا چاہیے ۔

در حباب و موج این دریا تفاوت بیش لیست در حباب و موج این دریا تفاوت بیش لیست الذکی باد است در سر صاحب اورتک را

وہ ان شہزادوں کو مقائق پر گہری لگٹہ ڈالنے کو کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ غور سے دیکھا جائے تو دنیا میں ٹروت و غنا ہے تہ سامان غرور ۔ اس لیے تاج حاصل کرنے کے لیے کمام جد و جہد اور سرگرمی فضول اور بے معنی ہے :

جیان ند برگ غنا دارد و ند ساز غرور عرق فروش سر و افسر آمده است حباب

کہتے ہیں ہوس ناج و لکیں اس لعاظ سے بھی بے کار ہے کہ ایک لسعے میں سلیان کے باتھ سے خاتم آتر جاتی ہے : گرہ باد بود دولت بسی جو حباب

تا سلیان نفسی عرضه دید خاتم لیست

کئی بادشاہوں کے ہاتھ سے بیدل آن واحد میں خانم اتر نے دیکھ چکے تھے۔ سلطانی کے اس انجام کو دیکھ کر وہ نام و نگین کو بالکا سے حلیت سجھتے تھے: لئم, زدیم بہ شہرت عدم برون آبد

لئس زدیم به شهرت عدم برون آمد دگر چه نقش ترا شد نگین بنام حیاب

بیام داشت بدعنقا خط جبین حباب کد گرد نام نشستد است بر نگین حباب

یدال نے لکون کو اپنی الکھوں ہے اس قدر بے شیخت دیکھا انھا کہ میلیہ اور لکون میں آمون کوئی کو انداز آدا یہ میں شیال اوران اور میٹی آمونی نہیں یکھ اور مطابقہ کا گرمز یہ نام و لکھی اور میں ہے شیک میں میں سے بر بڑھ میں اس تائے ویں مطابر کشیل ان کا فریسہ عمالی پوٹا ہے۔ دیان مورسے یہ بڑک برات روق بائے ہیں :

معاش جاء ہے عاجز کشی صورت کمی پندد برات رزق شاپان بر دہان مور می باشد

جاگیرداری نظام کے افام عروج میں غراب اور بح کس لوگوں سے بد جذبہ پندودی بیدل کو ایک السان کے لعاظ سے کس قدر بلند دکھانا ہے ۔ بسیمی اص اسم کے خمالات کے لیے مارکس اورایان کا مربہون منت بورے کی ضوورت نہیں بلکد شرخیون صدی عبدوی میں ایک دود دل رکھنے والے صوف نے ان خیالات کا ایک کرل ندر ذخیرہ بسین عملا کر دیا تھا ۔

حباب کے امتعارے سے اپنے عبد کے امرا اور ریداں نے غوب تغید کی ہے۔ کہنے ہیں یہ لوگ الیات نہوں رکھنے ، امور عکمت کو کس طرح اتبام دیں ، بالکل ہے مغز ہیں ، اور ٹنک مراج النے ہیں کہ معمول میں بات ہو آئے سے فاہر ہو جانے ہیں اور معمول میں شکل ہیش آئی ہے تو اوری طرح نا کام ہوئے ہیں: بہ یک لفرس ہر یں مغز می غورد اور شک

جدا ز يشم كلاه حباب مي باقتد

باد پیای سبک مغزیست پر کس چون حباب ساغر خود را نگون در مجلس دریا کند

یہ ان کی سیک دمائی کا تنجہ ہے کہ صاحب بصیرت لوگوں کے پند و لفساغ سے مستنبض خبری بورے - تعداد میں یہ لوگ مور و ماخ سے زیادہ ہیں - ان سیک مزاج اور تنک فطارت امرا کا ایک بے بنا، بچوم بر طرف دکھائی وہنا ہے :

صرت عرب ان ایک کے پیاہ پنجوم پر عرف بر سو پنجوم روی تنک گرد می کند این عرصہ را کہ کرد پر از لشکر حباب

یہ لوگ اشکار حباب ہیں ، معمول میں آزامائش سے ختم پو جانے والے ۔ اس کے الاوجود ان لوگوں کے غرور اور لاکبر کی النہا نہیں ۔ یہ غرور ان کے لیے بینیا ایک ووز مصبیت اور پریشانی کا موجب اینر کا :

تصبی از عافیت لدارد حباب بحر غرور بودن حذر که باد دماغت آخربرغ نفخ شکم نگیرد

مینای حبایی ز دم گرم بیندیش بر طاق بلندیست تماشای غرورت اس غرورکا انجام شکست اور تبایی یے ژ

غرور طاقت ما با شکست نزدیک است دمی که قطره ببالد حباب می گردد

الا گیر از سر بدر کن ورد. مانند حباب عالبت این بادات استک کاسد" سر می شرد یه غرور اور نکتر این کم تل بح کند آن لوگون کو ابدی زندگی حاصل کمر لینے کا گران ہے - السوس یہ نوک موت ہے غائل بین :

ای ز تیخ مرگ نحائل بر نفس چندین مناز لیست جز نفش حباب آن سر کد موجش گردن است بر ایک کا انجام فنا ہے:

چو حباب خیر لباس تو چہ توقع و چہ پراس تو نہ تو مانی و نہ قباس تو چو شکند جاسہ ز پیکرت اس بقنی انجام کے باوجود لوگری کے بے بتیاد قیاسات نے اٹھیں خوش فیمم بنا دیا ہے - ہم نے تو قدر و منزلت اور جاء و مرتبہ کو اندر سے خوب جھالک کر دیکھا ، ہمیں تو کچھ لنلر نہیں آیا ہ

ر نهم سر چي اي : بزار جا کره اعتبار شق کردي به چشم ما بعد دم گوير آمده است حباب

ایسی بیج افر اوج چیز کے لیے دوڑ دھوپ کرتا کی الوائد لنگ ہمت ہے۔ السان پلٹ عور کے مدتکرم ہے۔ تاج چینے ہے اس کے فرق میں اضافہ نیوں ہوتا ۔ السان ایسی مکرم و مترم ذات کر تاج چیانا پائکل اس طرح ہے جس مارے دویا کو جاب کا تاتے چیا دیا جائے :

البال بیج و اوج جہان انک بعت است دریا چہ سر کشی کند از افسر حباب یہ لوگ کس قدر احدق بین ، شابی دریار میں پنے جانے والی دستار کے

یہ نوٹ نس فعر احمدی بین ، تناہی دوبار میں چتے جائے والی دستار کے لئے نے تاب ہو رہے ہیں ۔ اس دستار میں کیا رکھا ہے : کے دلان را برزہ لہ فریند تم دستار پوج جوٹ میاب این قوم سر را ہم ز سر کاکہ دہ اللہ جوٹ میاب این قوم سر را ہم ز سر کاکہ دہ اللہ

عزت و تکریم کی کشت زار عرق انفعال سے سرسبز ہوتی ہے ۔ کاش ید لوگ انفعال کے اس مقام ہر پہنچ جاتے :

سحاب مزرعه اعتبار منفعلی است تو ایم کمی زعرق رایز بر زمین حباب

سنعمب ارست اوگ انا ایل ، سبک منفر ، مفرور اور منکرر ہوئے کے علاوہ زراوت بھی تھے - مکبر اور معلج کی جیٹے سے بیدل اس مرض کی طرف بھی مترجہ سرحے بین اور فرمائے ہیں کہ السان ایسا بقد طارت وجود زرو دال ایسی خبر جرز کے لیے کمون طرا مارا بھرے - کیش گوار اعتبار کرنے کی مبائے دین جہا کہ بابدہ ہونا بچر ہے - انجام نوش کا تفاقا بھی جے

دماغ کسب و کارم نشد کفیل وقا جهان به کیش گهرساخت من بدین حباب اگر حثیقت انجام در نظر داری ز بر کجا گهرت می رسد حیاب طلب زر و مال تو ایک فروب بے ، دیکھنے میں جمک دار اور مرغوب و معلوم مکر حقیقت میں بالکتل نے کار :

حل ہے تار : قریب منصب کو پر نخور کہ پمچو حیاب

ہزار کیسہ دران ہر لیکران خالست لا تعداد لوگوں نے اس کا فراب کمیایا مگر النہام کار ان کے ہاتھ خالی رہے افر جن لوگوں کو کچھ مل کمی اور جورر السالیت سے بائی دھو بیٹھے ۔ کدما بن ، بے مدینی اور ید تیڈنیجی ان کا شعار بین کیا ۔ وہ ایسی آزمانش میں بڑے کہ سب مجھ کمه دائد ۔

> ہے زری ممحن جوہر انسانی نیست آدم آنست کہ مال و حشمش خر لکند

اس لیے ضروری ہے کہ السان حرص و پرا ٹرک کر دے ، شرم و حیر انتخار کرے - دوباری دشتار کا والہ و شیدا انہ ہو ۔ زائدگی کی جو فرصت ملی ہے اسے تشخیت سمجھے ۔ انتی حقیقی جوہر کی کریت کرے ، یہ عالم کام ہے اور اس حقیقت کو ضورو دنداللہ رکھے کہ وہ عام ہے سنعہ "سہود پر آیا اور پھر جلد معدوم جھیت کوانے ور دائللہ رکھے کہ وہ عام ہے سنعہ "سہود پر آیا اور پھر جلد معدوم

> يباد رفته ذوق فضولي ايم بعد سر بوا طليها حباب دستار است

ومقیست فرصت مغننم یہ ہوس فسون امل مدہ چو حباب سعی کمی مدان کہ لفس یہ پیکر خم کشی

یہ ہوا مکئی چو سحر علم یہ حیا آسرن ہوس مدم عدمی عدم عدمی عدم زخم جہ موثہ بری عیت مقل معاشرے کی تصویر اشعار بلا کے مطالع سے جشم تصور میں موجود ہو جاتی ہے لیکن بیلنا آپنے ترکار پن جو والو بڑنات کے قاتل ہوں۔ جب تک وہ یک ایک جو آگر میدان کا واقد عداست هداشت برا در آنها دین . مداش نهای در در اس کا علاقتی برای کا میداش نهای در در اس کا علاقتی با باید تا ویر ان کا عید کلید می در استان کا واقد بیشتر با باید کا میداش باید میداش کا میداشت برای از امارات کا میداش کا میداش کا میداشت برای امارات کا میداش کا میداش کا میداش کا میداش کا میداش کا میداشد کا میداش کا میداش کا میداشت کا میداشت کا میداش کا میداشت کا میداش کا میداشت کا میداش کا میداشت کا م

وضع ہمواری ؤ ابتائے ژمان مطلوب ماست آدمیت گر نباشد پر کہ خوابد خر شود

اسی طرح ایک اور غزل میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ علم و حکت کا مقمود اب صرف ووٹی کاانا ہے - آدمیت اور انسانیت تو اب مطبع نظر بی جب :

این زمان عرض کمالت فکر آب و نان بس است آدمیت داشتی درکار گندم کموده ای

اس طرح مادیت کے غلیے اور وجود انسانی میں حیوالیت کے استبلا کا ذکر ان اُپر سوز الفاظ میں کرتے ہیں:

نور جان در ظلمت آباد بدن گم کرده ام آه ازبن یوسف۳ک من در بیرینگم کرده ام

کلام بیدل میں اس قسم کے سینکڑوں اشعار موجود بین اور ان کو سانتے رکھ کر مثل معاشرے کی صحیح کیلیت پوری تفصیل کے ساتھ بیان کی جا سکتی ہے مگر جون کد اس وقت ہم صوف جیاب بیدل کے طالب علم بین ، اس طرف اب شرعیہ بولا تکن تمبی ۔

جہاں تک بیدل کے بیادی انگار و تصورات کا تعلق ہے جاب کے ذرائع وہ مجام کے کام بھان ہو چکے ہیں۔ بھان کا سازا تخول انھی انگار اور تصورات کے گرد گھونٹا ہے۔ جاپ کے مطابق بھان کے اور انصار بھی ہیں۔ ماڈو رابطیات پدل میں، جو تعلق میں چار بزائر کے قراب ہیں، حیاب نے تعلق رکھنے والے کال تعداد جودر ہیں۔ علاوہ ایرن دولول غرالیات کی مشھر روشین ایسی ہیں جن سے اس اسم صوفی شعرا شروع ہی سے بحر اور حباب کا استعارہ استعال کرتے چلے آئے ہیں۔ یعنی ہودل سے پہلے حباب کے سلسلے میں ایک خاص وجعان پایا جاتا تھا ، لیکن انھوں نے اپنی قوت اجتماد سے کام لے کر اس رحجان کی تکمیل کی ۔ حباب کا استعال کثرت سے کیا ، اس کے معانی میں تنوع پیدا کیا اور اسے معنوبت سے لبریز کر دیا ۔ افھوں نے حباب کے ذریعے ماہمدالطبیعیاتی ، متصوفات، ، انحلاتی ، گدنی اور معاشی مسائل بیان کہے ۔ ان کا عہد جن مسائل سے دو چار تھا ان پر انھوں نے دل کھول کر بحث کی اور اس طرح انھوں نے حباب کے ذریعے اپنے معاشرے کی خوب عکاسی کی ۔ صرف یہی نہیں بلکہ ابنامے زمان تک وہ جو بیغام پہنچانا چاہتے تھے حباب کو ذریعہ اللاغ بنا کر انھوں نے بڑی کاسابی سے پہنچایا۔ حباب ان کے کلام میں نصب العینی آلسان کی حیثیت سے بھی موجود ہے اور الحلاق باخته اور الزَّكار رفته السان كي حيثيت سے بھي ۔ حباب كي صورت ميں انسان فعل تخلیق کا تمر اعالی بھی نظر آنا ہے اور بے حقیقت حادث محلوق بھی ۔ الفرض باکال شاعر نے حباب کو بعدگیر اور بعد رس معنویت کا حامل بنا دیا ہے۔ السانی زندگی کا کوئی چلو ایسا نہیں جس کی نقاب کشائی حباب کے ذریعے نہیں ہوئی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ حباب بیدل کے کلام میں ایک ایسی اکائی کی حیثیت اختیار کر گیا ہے جس میں بے حد جامعیت ہے ، اور علامت کا متصد بھی یمی ہوتا ہے کہ وہ منتشر مطالب کو ایک معنی غیز لفظ میں جسم کر دے تاک ان کے متعلق غور و فکر کرنا اور ان سے لتائج اغذ کرنا آسان ہو جائے۔ رموز و علائم شاعر کی روح میں سے ابھرنے ہیں ، اس کی شخصیت ان کی آبیاری کزق اور شاعر کا عمید اپنی ضعموص قضا میں انہیں بھلنے پھولنے کا موقع دیتا ہے۔ عبد کی مخصوص قضا الهیں راس قد آئے تو بھر ان کا پنینا نامکن ہوجاتا ہے۔ اس لحاظ سے رموز و علائم شاعر کے عہد کی بیداوار ہوتے ہیں اور اس عہد کو اگر بس منظر کے طور پر سامنے اد رکھا جائے تو ان کی معنوبت سے بوری طرح واقفیت حاصل کرنا نائمکن ہو جاتا ہے۔ اس پس منظر کے بغیر ہم ان سے جو نتائج اعد کریں گے وہ سرتایا غلط ہوں گے ۔ رموز و علائم کی مستقل حيثيت كوئى نهي بوتى ، اضافى بوقى بي - جب بم اس بات كو سامنر ركهين " کہ بیدل کا معاشرہ الدر سے بالکل کھوکھلا ہو چکا تھا ، ہم آسانی سے حباب پر ان کے اصرار کی لم سے آگاہ ہو سکتے ہیں ۔ ان کا معاشرہ اپنے متعلق غلط گان میں مبتلا ہو چکا تھا۔ بیدل کے سامنے سب سے بڑی سیم ید تھی کد اس گان باطل کو دور کرکے اپنے ہم عصروں کو حقیق اقدار سے آشنا کریں ۔ وقور دوات و اقتدار نے مغل لوگوں کے دل و دمانع میں ہوا بھر دی تھی۔ اس ہوا کو غارج کیے بغیر الیبن صالح انسان بناقا فاعمکن تھا ۔ ان کے جسموں میں بسیار خوری کی وجه سے وفور خون تھا اور جب تک فصد نہ لی جاتی ، وہ زائدہ لاشے بنے رہتے اور زندگی کی ان سیات کو انجام دینے کے اہل نہ ہو سکتے جن کو حل کرنے کے لیے دل و دماغ کی اعلی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس طریق کار سے ایک بالغ نظر حکم کی حیثیت سے بیدل اپنی قوم کو انعطاط اور زوال سے بجالا جایتے تھے جس کی طرف بدبختی سے وہ بگ ثث دوڑی چلی جا رہی تھی۔ اس پس منظر کے ہوتے ہوئے حباب بیدل ہاری حیات ملی کے ایک خاص مقام کی نشان دہی کر رہا ہے اور علامت کی حیثیت سے ہمیں اپنی اہمیت کا معترف بناتا ہے۔

انے مطالب کی توضع کے لیے ہم اقبال کی ملاومتوں افائلہ اور اندایت' کو اپنی بود ۔ اقبال کے حاصلہ جو افوا موجود فاوی دو فواور فوان کے حراص بدی سیاد اپنی فوی ، بلکہ اس کا خدول اس اور میچا قبال کہ انداز کے دور کے بات کہ اس کے دفر اور ان افواد کے حاصلہ کی کہا جائے کا اگر یہ برصور سے سے چلے اور انزاز مالے کے دوئی بودش بور ہے گوؤی ہو کے ۔ اس کی آقال کے انزاز کا کوام میں مالے کے دوئی بودش بور ہے گوؤی ہو کے ۔ اس کی آقال کے انزاز کا کوام میں لالد اور شاہین کی علامتیں استعال کیں ۔ اقبال ان کے ذریعے ملت اسلامیہ کے وجود میں عنون بھی داخل کرتے ہیں اور خون کو گرم رکھنے کے اسباب بھی ہم چنجائے یں لیکن بیدل کی زلدگی کے ستر سال شاہ جہان ، اورتک زیب اور شاہ عالم کے زمانوں میں گزرہے ، جب کہ پندوستان میں مساانوں کی فاتحالہ حیثیت ابھی قائم تھی ۔ ان کے اقتدار کے خلاف بغاوتیں ہو رہی تھیں مگر اقتدار بمال لھا اور عام خیال یہ تھا کہ اس قسم کی بفاوٹیں وقتی اہمیت رکھتی ہیں اور بہتر تیادت سے فرو ہو سکتی ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کد اپنی زندگی کے باق لو سال میں بیدل نے جہاں دار شاہ اور فرخ سیر کا نسبتاً افسوس ناک زمانہ دیکھا لیکن بھر بھی اقتدار اعلی مسابانوں کے ہاتھ رہا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عمر بھر بدل کے سامنے اقتدار سے عمور معاشرہ رہا اور اس کی اصلاح کے لیے اس کی توعیت مرض کے مطابق انھوں نے علاج تجویز کیا لیکن اقبال جب بیدا ہوئے تو ہندوستان میں مسلان اقتدار اعلى سے مكمل طور إر محروم مو چكے الهے اور يبدل كى وقات (١٠٢٠ع) سے لر کر اقبال کے سن ولادت (۲۱۸۵۳) تک قادر شاہ ایرانی ، احمد شاہ ابدالی ، مرہٹوں ، روبیلوں اور الگریزوں کے تابؤ توڑ منتقانہ حملوں کی وجد سے بندوستان کے مسابلوں کی وہ درگت بنی تھی کہ الامان و الحقیقہ ۔ اور بھر بیرون بند اقبال نے اپنی آلکھوں سے لرکوں کی الم الک رسوائی بھی دیکھی ۔ یعنی ان کے سامنے ایک زوال یافتہ مردہ ملت تھی اور الهوں نے اپنی شاعری کے ذریعے اس کے احیا کے لیے ایسی تداییر اغتیار کیں جو تنافیا ہے وقت کے عین مطابق تھیں۔ ان کے مخصوص رموز و علائم کی حقیق لم یہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عهد کے لعاظ سے جو اہمیت بیدل کی علامت احباب کو حاصل تھی وہی اقبال ع الاله اور اشارین کو حاصل ہوئی ۔ اپنے منصد کے اعتبار سے دونوں شعرا کی علائم ہم جنس ہیں ۔ دونوں کے ہاں تسلسل غیال پایا جاتا ہے ۔ دونوں شاعر ان علامتوں کو استمال کرنے کی وجہ سے برابر غطمت کے حامل ہیں ۔ کوئی کسی سے برتر نہیں ۔ اب ہم رموز و علائم کی اضافی حیثیت سے بخوبی والف ہو چکے ہیں اور ہم کہد سکتے ہیں کہ حباب کی علامت اختیار کرکے بیدل نے وقت کے لقاضر کو پورا کیا ۔

جیسا کد سطور بالا سے واضح ہے ، ہر علامت اپنے مخصوص ماحول کی پیداوار

> درین راه شود پاکال حوادث چو نش قدم برک خوابیده باشد

پاکال ملت کر انبوائے کے لئے ساتان انوطان فوادہ خوروی تھے ۔ اس اپنے انووں کے اور افواد فواد انسی در فواد اور انسی لیے کوکٹ کر کا ایک مرد کامل اور دائیج کے کہا کہ مورد کیا کہ کے کہا کہ انسان کو انسیار کے کہا کہ انسان کے انسان کے خواد مرص سالات کیا چکہ کوروڈ کیا کہ کی انسان کو انسان کیا کہ کا جو انسان کیا کہ کا مرکز کی دوسے تقدر کا ایک جو انداز انسان ڈوٹک کا جو دیا ہو انسان کو انسان کا مرکز چاندی طور اس کی توانات کیا ہو انسان کو کا جو انسان کے اس کرتے کو کا مرکز کے اپنے انکو کا مرکز کے اپنے انسان کو

بیان کروبر ہر کے بیادی انگری اس منافر کو ایان کرنے کے بعد ان بیبادی انگار کا ڈکریم نم ہو جاتا ہے جن کی وجہ سے اس علامت کو ادب فارسی میں مینم بالشان جیت عامل ہوئی اختتام پر لانے جاب کے سلسلے میں آپ دو ایک مزید ادبی اور لئے عامل پر غور کر اپ پر ان ا

یس میں مراح کر جے کہ دیاں گے جہاب والے کام اشعار رہایت لنشل کا اندو کوراو ہیں۔ آپ کہ ایس کے حکومت کے اس کے درائے معالیٰ کا چیدہ خور کیوں کیا گیا ہے۔ مام طور اور یہ تمام میانی اس کے سروائے تاکہ کے درائے ہے۔ تمامی رکھتے ہیں عمل کرمانی اواقات اس انشاء ہے عملی خات المرائی کا کام ایس کیا اس کیا ہے۔ بازہ کی شرعا کے بال اس منعت کری کا بڑا اور ان جان ور مال میں اپنے عہد ہے سائی ور میڈ یوں۔ اس اس میں کے انصار کا کواد فائل میں دن ہے۔

حباب سخت دلیراند می زند بر موج دل گرفته ز شمشیر سر نمی تابد

پمچو من از سر نگونی طالعی دارد حباب کز خم دریای می در جام تنوانست کرد

دگر چه چاره نجز خامشی که پمچو حیاب بر آب کینه ما آه سنگ می باود

رعایت لفظی بیدل کا عام شعار ہے ۔ حباب کے ساتھ ساتھ وہ لفظ بیرابن کے متعلق بھی اسی رعایت کا کھیل جاری رکھتے ہیں ۔ اس قسم کے اشعار پیشتر ازیں الل كي جا حكى به لكن الكن المن الشاء ثالث ها ب سباب كا بروا الطباء الله كل جا حكوم و المن الطباء الله كل حك من المن و المن الطباء الله كل حك من المن الطباء الله كل حك من الطباء المن الله كل حك من الطباء الله كل حك من الله كل من المن كل من من من المن كل من المن من المن كل من المن الله كل من المن المن كل من المن الله كل من المن الله كل من المن الله كل الله كل

ز پیرابن برون آ بی شکوبی نیست عربانی جنون کن تا حبابی را لباس مجر پیوشانی

ا بیراین برون آ تا بدینی دست گاه خود حباب آلینه دریاست از تشریف عربانی

درین دریا که عربانی است یکسر ساز امواجش هباب ما به بیراین رسید از چشم بهوشیدن

نشد هباب غیالم غیار جسانی مباب را تهم برراین است عربانی نمی گنجم بد عالم بسکد از خود گشتد ام فانی حبایم را لباس بحر تنگ آمد بد عربانی

غير دريا چيست افسون مايه ناز حباب مي درم بيرايم بر خود ز بس باليد، ام

حباب از پیربن آلیند داری می کند روشن بیوشش ساختم تا این قدر دیدند عربانم

من هزین جر له کشتی ان کدومی آرم چوف جاب از از هود جاسه ارو می آرم امی ضمن میں صنعت کمایل کا کوانہ بھی ملاحظہ فرمائی : تا فض بست حباب من جولان پوس لیست آرام سری را کہ بوا می بیود

بنائیم را نم اشکل بغارت می برد بیدل به کشتی حبایم می کند یک قطره طوفانی

ادبی عامل کے طلع میں جاپ صد راتک کے ' ایک اور پہلو پر آپ پھر آگاہ ڈائیں۔ شاعر کے صوار ضام میں میں کہ بھا ہوئی ہے۔ اگلیں حسن کی رائیڈیوں سے اکتساب کیف و مسنی تہ کریں تو کسی کا شاعر بننا ممال ہے ۔ ہی وجہ ہے کہ تمام ارشے ابڑے شعراً نہایت ہی تطاب

۔ شتوی اعرفان' میں حیاب ، میدان رزم میں بھی نظر آتا ہے ۔ جنک کے موقع بر قتل و خوں ریزی کا حال بیان کرتے ہوئے بیدل کہتے ہیں : چون حباب از تلاطم سر یا

داشت دریای خون محکم کدوی شنا

احساس حسن رکھتے ہوئے آئے ہیں۔ یعدلی کی صورت بھی بھی ہے ، ان کی اس حس انسیاز کا طاقت بالا تقل القادوں کے اسے پایات ہی مشی خبر اور دل جسپ مرفوع ہے۔ انسلامسوں جب بعد بالد میں خبوبہ کا ڈرکٹے چے ہوتا ہو بھرورز فصاحت کا اظہار کرتے ہیں کہ مقال سلم ان کے فلم کا بے افتار بوجہ کے بات ہے۔ انسان میں اس قسم کے دو شعر پڑھیں اور صحت تشاد کی ایرائی کی داد دن۔ ا

> سرو قد تو مصرع موزونی چمن زاف کج تو خط پریشان آفتاب

خورشید منظری ک. بر آن ساید افگنند ندوس مندلی ک. در آن جا گذر کنند

چی وج∞ ہے کہ ان کی غزنیات میں تغزل کی شان بھی نواف ہے : ہم جو شبتم در تمنای نتار نوگلی داشتم اشکل نمی دائم کہا غلطیدہ است

اب لطف کی بات یہ ہے کہ ایدل کے حسن آفریں قلم نے حباب کو بھی حسن برور بنا دیا اور تغزل کی کرمی اس میں بھی پیدا کر دی ۔ دو ایک شعر مثالے کے آغاز میں درج کیے جا چکے ہیں ، این شعر چاں سلاحظہ فرمائیں ۔

> محبت تممت آلود جفا شد از شکست من حبایم گرد بر دریا فشاند از نماند ویرانی

ز گرم جوشی لعلت بکسوت بت غال حباب بر لب ساغر کیاب می گردد

محیط ناز کانمبا زورق دلیهاست طوقانی حیایش گردش جشم است و موج ایمای ایروی ابل عالم حیاب کو بے خترت سجیتے ہیں تو سجیتے ریں۔ یدل نے اپنی معبر لاکاری ہے ایے ایک عظیم خلیات بنا دیا ہے اور ایسے عجیب و غراب مطالب اور اٹنے ایم حقائق و معارف اس کے ذریعے بیان کیے کہ السان بحو میرت ہے۔ خود کمتے ہیں: خوابی افعی خیال کی و خواد گرد ویم

خوابی نفس خیال کن و خواه کرد ویم چیزی کوده ایم در آلینهٔ حیاب (مجلهٔ افیان عربی و فارسی دانش گاه پنجاب

سای ۱۹۹۳ع – فرفاری داخل به ۱۹۹۳ع) سای ۱۹۹۳ع – فرفاری ۱۹۹۳ع)

كلام بيدل مين لفظ "آئينه"

زاین عرض جوهریک، در آلیند دیده ایم خط بر جریده های هنر می کشیم ما

بیدل کے کلام میں لفظ ِ آئیند بار بار استعمال ہوا ہے ۔ ان کے کلام میں اس لفظ کی اس تدر تکرار ہے کہ اگر وہ اپنی جودت طبع سے بر بار اس میں کوئی تئی خوبی بیدا له کر دیتے تو فاری کی طبیعت بقیناً آکتا جائی اور یہی ایک لفظ ان کے آلیتہ کمالات کے لیے کاف سیاہ بن کر رہ جاتا۔لیکن اب صورت یہ ہے کہ اگرچہ لفظ آئید، ہر مشتمل اشعار کی تعداد سینکڑوں سے گزر کر ہزاروں تک بہنچ گئی ہے مگر پر لئے شعر میں بیدل کی بے نظیر اغلیقی صلاحیتیں لئے الداز سے جلوہ گر ہوتی ہیں۔ لفظر آئینہ سے اکناؤ الھیں زلدگی کی ابتدا میں بی بیدا ہو گیا تھا ۔ اگر ان کی تمانیف کو اس ترتیب سے زار نظر رکھا جائے جس سے وہ معرض وجود میں آئی ہیں تو یہ حلیلت واضح ہو جاتی ہے کہ یہ لفظ شروع بی سے آن کے لیر مرکز توجه بن گیا تھا ۔ انحیط اعظم ان کی اولین مثنوی ہے جو انھوں نے ۳ سال کی عمر میں تصنیف کی ۔ اکٹیات صفدری میں اس مثنوی کے کم ویش دو ہزار شعر ہیں اور ان میں سے کم از کم ۱۳۵ شعر ایسے ہیں جن میں لفظ آئینہ موجود ہے۔ ان کی تمام طویل یا مقابلتاً مختصر تظموں کی حالت یہی ہے اور دیوائر غزلیات میں تو متعدد غزلیات ایسی ہیں جن کی ردیف آئیتہ ہے۔ اور بہت سی ایسی بیں جن میں آئینہ ردیف کو ٹرایب دیتا ہے۔ ویسے بھی ان کی یہ مشکل کوئی ایسی غزل ہوگی جس میں آلیتہ کا لفظ ایک سے لے کر تین چار اشعار میں لہ بانا حاتا به ۔

لفظ آئیتہ ادبیات عالم میں زمالہ الدم سے سوجود ہے۔ ہندی آریائی زبانوں

ہ۔ ان مطالب کے لیے آپ دیکھیں : 'انتقاد' از سید عابد علی عابد ، مقالہ 'کلمہ' آئینہ کی تحقیق -' غمائنالنخات کا انتقال صفحہ بھی مفید رہے گا ۔

لفظ میں وہ وسعت اور جامعیت بیدا ہو گئی کہ ایک روز وہ بے اختیار ہو کر کید المہ :

زبن عرض جوهریکه" در آلیند دیده ایم خط بر جریدههای هغر می کشیم ما

یسی ان کے عبال کے مطابق آوباب پائر کی کوئی علمی اور معنوی تخلیق انتظ آئیدہ کے مقابلے میں میری المهبر سکنی تھی ۔ معانی اور مطالب کی اسی وسعت کے زیر تنظر یہ شعر اس مقالے میں زیسے عنوان ہے ۔

چوں کہ بیدل نے رنگ رنگ کے احساسات و جذبات اور لوع لوع کے الکار و خیالات کو افغار آئینہ کی وساطت سے بیان کیا ہے اس لیے آن کی فكر دقيقه رس نے آئينہ كى نئى سے نئى صفات اور تشبيهات دريافت كيں اور اپنے تازہ اور جدید خیالات کو بیان کرنے کے لیے اس لفظ کے ڈریمے انو بد انو ترکیبات وضم کیں۔ انھوں نے آئینہ کی متعدد مثبت صفات پر ژور دیا ؛ مثلاً صفائی اور یا کیزگی ، صفل بزیری ، آب و ناب اور نور آفرینی ، تمثال یا عکس قبول کرنے کی اہلیت ، رنگ بہ رنگ بیشت آفرین مناظر کو ایک پا کیزہ ماحول میں یک جا دکھاٹا اور دھندلی اثبا کو تتهری تنهری فضا میں واضح طور پر لگاہوں کے سامتے لاتا ، یعنی ان کی حقیقت کو الم فشرح کرنا ۔ اسی طرح آلینہ کا مظہر کال اور جوہر برور ہونا ، اس کا زینت و آرائش کا ذریعہ بننا اور پھر حیرت کی گوناگوں کیفیتوں کی آئیند داری کرانا - علاوہ ازیں اس کی منفی صفات بھی کم اہم نہیں -آلیند میں صرف عکس کا نظر آنا اور متعکس ہونے والی شے کا اس سے ماورا رہنا اور پھر عکس کا آلیتے سے کوئی حقیقی ٹعلق لد ہونا ، اس کا نفس لیم یا معمولی سے غبار سے مکدر ہو جاتا ، اس کی خراش بزیری اور زنگ پزیری ، نزاکت وجود اور شکست آمادگی وغیرہ کمام مثنی صفات سے بھی بیدل نے کئی مطالب بيدا كيے بين جن كا تعلق على غيال آفريني سے نہيں بلكد بڑے سہت بالشان علمي مسائل بين جو با كإل شاعر نے زبان شعر سے بيان كيے ييں ـ

عدی مسان بین جو با بان عامر کے والی تعمر ہے ہیں۔ آئید کے سلمے میں جن سائل محمد کی طرف اندازہ چواہے ان کا ذکر بعد میں آ رہا ہے۔ جال اس ہے ماخوڈ ترکیبات کے متعلق کچھ کہد دینا مناسب ہے۔ الفاظ وہ جامد بین جو افکار و خیالات زیب تن کرکے صورت مجاز

سنسب ہے۔ الفائد وہ جامہ ہیں جو افار و کیادت رئیب بن فریلے صورت بھاڑ میں نمودار ہوا کرنے ہیں ۔ یہ جامد پہنتے سے چلے معانی اپنی تجریدی صورت میں ہارے ادراک کے ساننے اس طرح آنے ہیں جس طرح بھلی کوندتی ہے۔ بیدن صبح بین : تفاوت در نقاب و حسن جز ناسی نمی باشد خوشا آلینہ' صافی کہ لیائی دید محمل را

یعنی دیکھنے والے معمل الفاظ سے لیلاے معانی کے حسن روز الزوں کا تماشا کرتے ہیں -

جولانگه اسرار معانی است عبارت چندانکه پری ناز کند شیشد بباند

لبکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ زبان کی وسعت پزیری واور ِ خیالات کا پورا پورا

> ے بردگیر معنی آئینہ لفظ است فریاد کہ در ساز لگنجید نوایم

ظاہر ہے خیالات آگے آگے رہتے ہیں اور ہیرایہ پانے بیان لیجھے بیچھے ۔ اس طرح زبان ہر آن اور ہر لحظہ ترتی ہزار رہتی ہے۔

عرض مطلب دیگر و اظهار صنعت دیگر است بیدل از آلیند لتوان ساشت وضع جام را

جی وجہ ہےکہ اپنی محبوب تربن علامت یعنی کامہ 'آئینہ کے سلسلے میں بھی انھوں بے بیسبوں ائی تراکیب وضع کی بیں۔ ذیل میں چند ایک کی نیرنگی ملاحظہ فومائیں : جشمه النيد، كسوت النيد، صورت النيد، مرصد النيد، ملكم النيد، سراجر النيد، عوور النيد، موضد النيد، مثالة النيد، رفع النيد، سراجل النيد، چلار النيد، كامر النيد، وجهر النيد، عالي النيد، كامل النيد، مثل النيد، النيد النيد أود، النيد وار النيد كاملة النيد، خاتال، النيد، بارش، النيد بوش،

آلينه جوش، آليند سان ، آليند مشرب . آلينه' وحدت ، آلينه' اسراو ، آلينه' سيتاب ، آلينه' موبوم ، آلينه' لفظ ، آلينه' فاز ، آلينه' جال ، آلينه' حسن ، آلينه بوش ، آلينه' تحقيق .

ان ترکیبات کا تمانی تشهید و استمارہ سے بھی ہے اور کنایہ اور بجائر مرسل کا حسن بھی بیان لفلر افروزی کرتا ہے ۔ علاوہ برین پیدل کے عبد میں اظہار کترت کے لیے عجیب و غریب ترکیبات وضع ہو رہی تھیں ۔ مثلاً خود بیشا کہتے ہیں :

بیدل از مشتر غبار حسرت آلودم میرس یک بیابان خار غارم یک نیستان تالد ام

امی بنا ہر ایک اس قسم کی حسین و جمیل لرکیب آن کے ہاں آئینہ کے سلسلے میں بھی سوجود ہے : صافیر دل بے لیازم دارد از عرض کہال

صافی دن کے بیارہ دارد او عرص دیاں حیرتے گفتہ رہ صد آئیدہ جوہر زدم یک بیابان خارخار ، یک نیستان اللہ ، صد آئید، جوہر کی نحسن آفریں ترآکیب مائم کہ راجانہ کے دائی دیارہ آئا۔ کا دالہ ، حید دالہ

کو پڑھ کر پتا چاتا ہے کہ اگر بیدل نے عبارت آرائی ہے کام لیا ہے تو وہ بھی دراصل معنی بروری اور معنی آفرانی ہے ۔ اس لیے ان کا یہ دعوی بالکل درست ہے : حاصل معنیست یا حسن عبارت حاضان

هاص معنیست به هسن عبارت ساخان کعبد جویان رو بخاک ِ بای یار آورده اند

کخانت بشتری لفظ و بعنم پیدل

پری متاعم و دگائر شیشہگر دارم سطور بالا سے ظاہر ہے کہ بیدل کی جدید نراکیب معانی کی بیداوار ہیں لیکن

آئینہ کے سلسلے میں ان کی نبرنگی ایک خاس حقیقت کی طرف اشارہ کو رہی ہے۔ اور اگرچہ اس سلسلے میں تصویحات بالا خاصی روشنی ڈال ویی بین ، تاہم اس کے متعلق چند لمحات کے لیے مزید غور کر لینا ضروری نظر آنا ہے ٹاکہ یہ غیالات ایک مربوط ساسلهٔ فکر میں منضبط ہو جائیں۔ ایک ڈی الحس اور دقیقہ رس انسان جب کسی چر کو دیکھتا ہے تو اس کی کوئی خاص صفت عجیب معنوی اہمیت کے ساتھ اس کے ذہن میں قرار ایکڑ لیتی ہے ۔ یعنی وہ صفت اس چیز سے علیحدہ ہوکر ایک تمریدی خیال کے طور پر اس کے ڈین میں موجود ہوجاتی ہے۔ یہ تجریدی خیال ایک نظم عیال کی صورت اغتیار کر لیتا ہے اور جس طوح متناطیس فولاد کے فرات کو رہت کے ڈھیر میں سے اپنے اردگرد جمع کرتا چلا جاتا ہے ، اسی طرح اس نقطہ جاذبہ کے اردگرد مشاہدات سے حاصل کردہ ہم جنس خیالات کی ایک جے بڑی تعداد جمع ہو جاتی ہے ۔ یہ تعداد محض گتی کے اعتبار سے زیادہ نہیں ہوتی بلکہ چوں کہ یہ غیالات ہم جنس ہوتے ہیں ، ایک دوسرے سے بیوست ہوکر مذکورہ بالا تقطه ماذید کی نشو و نما کا موجب بنتے ہیں۔ اورے -الکال اسی طرح ہوتا ہے جس طرح پر نیا لقمہ اپنی غذائیت بدن میں تحلیل کر کر سے بعد بدن کو نازہ فوت اور توانائی عطا کرتا ہے ۔ اُس بنیادی تجریدی خیال کی قوت اور قوانائی سیں اس طرح برابر اضافہ ہوتا رہتا ہے ، حتٰی کہ یہ بھیل کر آنانی گبر ہو جاتا ہے اور اس کے افکار کا سلسلہ دواؤ تمام حقائق کو ابنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ یہ سلسلہ افکار عمر بھر ذہن اور خیال میں تعوج بیدا کرنا رہنا ہے اور اسے انسان کی شخصیت سے علیعدہ نہیں کیا جا سکتا۔ مربوط انکارکا یہ تانا بانا در اصل انسان کا معنوی وجود بن جانا ہے اور زلدگی اس کے بغیر متصور بی نہیں ہو سکنی ۔

مرور ایام سے آلینہ کی صفات بھی اسی طرح بیدل کے جامع معنوی وجود کے مترادف بن گئیں ۔ بنیادی طور پر آلیند کا کام کسی چیز کو واضع طور پر لگاہوں کے ساستے لا کھڑا کرنا ہے۔ یعنی اس طرح ظاہر کر دینا کہ وہ من و عن آنکھوں کے سامنے موجود ہو جائے ۔ توضیح اور اظہار کی یہ بنیادی عربی بیدل کے ذہن میں کسی عجیب انفعالی کیفیت کے ساتھ ایک تجریدی غیال کی صورت اختبار كر كئي اور بولے بولے يه خيال ايك توانا سلسله افكار ميں تبديل ہو گيا۔ نخلیتی تجربے کے وقت شاعرکی پوری شخصیت میں جیسج رونما ہوا کرتا ہے ۔ اس لیے لازماً ایسے مواقع پر بیدل کے اس سلسند افکار میں بھی ایک بل چل محودار ہو جایا کرتی تھی۔ اور آلینہ سے تعلق رکھنے والے تمام خیالات جو ویسے

" را ملاق کا آن جایاتی طور اور حسن ایرور اور حتی آنری بوق ہے۔ حسن را میں برای بید اس برای بید را سے جس راکب پی انداز کا دلی اعتبار بالی خود بالد چاہ ہے اس برای بید را اس کا خود اس برای بید را اس کا خود اس برای بید را اس کا در استان کا ایک دلا اس برای بید اس برای بید اس برای بید را اسال کی اسمی برای اسال کی سال بروی اور حتی اورای کا خلاج کی برای اسال کی حسن بروی اور حتی اورای کا خلیج کی برای اسال کی حسن بروی برای میں برای کا میں برای کا خلیج کی برای کا خلیج کی برای کا خلیج کی برای کا کی برای کی کی برای کی برای کی برای کی کی برای کی کی برای کی کی کی برای کی کی کی کی برای کی کی کی برای کی

بیدل کے نظریہ اسلوب و جال کے سلسلے میں حبرت الگنز امر یہ ہے کہ

و مشرق کے کا مدالے قائد کے بھی لڑے ماروں اور آن کے گذاہ میں و کہ موبال آنے کہاں پر اسرائی میں وہ کرید مدیکا مشافلہ کم کے اللہ فاتح کے اللہ اللہ کی جی کا مدالے کہ میں اسرائر کو شرح کے صورود این یوں سائل میں اس کے مارائی کی انسان کے انسان کی کھو کہتے ہیں اس کا آئز میں میں اس مشرک کرنے میں کہ اسائل کو کھر میں جدید چیا ہے اس کا مشافلہ میں کہتے ہیں ہے۔ چیا ہے اس کا مشافلہ بھی کہ مدارت کے طالع تعالیٰ اسرائی کی میں میں میں اس کے اس کے اس کا میں اس کے اس کے اس کی مدارت کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کی مدارت کے اس کے اس کی اس کے مدارت کے اس کی مدارت کے اس کی مدارت کے اس کی مدارت کے اس کی اس کی مدارت کے اس کے اس کے اس کی مدارت کے اس کی مدارت کے اس کی مدارت کے اس کی مدارت کے اس کی اس کی مدارت کے اس کی مدارت کی مدارت کے اس کی مدارت کے اس کی مدارت کی مدارت کے اس کی مدارت کی مدارت کے اس کی اس کی مدارت کی مدارت کے اس کے اس کی مدارت کی مدارت کے اس کی مدارت کی مدارت کی مدارت کے اس کے اس کی مدارت کی مدارت کی مدارت کے اس کی مدارت کے اس کی مدارت کی مدارت کے اس کی مدارت کی مدارت کے اس کی مدارت کی م

بیدل آثری بردهٔ از یاد خرامش طاؤس برون آک خیال تو چمن شد

بلکہ ذاتی طور ہر میرا تو یہ بھی خیال ہے کہ اگر اس شعر کے ممام الفاظ ہر ہوری طرح غور کیا جائے تو پتا چاتا ہے کہ بدل نے آن مطالب کی طرف بھی اشارے کر دیے بیں ، جو اس سلسلے میں مغرب کے تنقید لگار بیکن (Bacon)

ر- پروفیسر مجد شریف (تخلیق ِ حسن) ، صفحہ _{۵۸} ۔

نے بعد کہتے رہے ہیں ۔ شعر میں محبوب کے حسن پرور خرام کا ذکر ظاہر کرتا ہے کہ فنی لحاظ سے تخلیق حسن میں صنف لطیف کی وعنالیوں کا بڑا دخل ہے اور یہ فرالڈ (Freud) کے نظریہ مخلیق حسن کی تائید ہے۔ بھر تمام تنقيد نكار اس بات يرمتفق يين ك حسين اور دل كش مناظر كو ديكهتے بي عمل تفليق شروع نہیں ہو جاتا ، بلکہ وہ منظر عمل بصارت کے ذریعے بہارے حافظے میں چنج کر محفوظ ہو جاتا ہے اور پھر کسی اثر الکیز لمحے اس کی "یاد" شاعر کے باطن میں ایک عجیب نیبج بیدا کر دیتی ہے ۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ تصور اس مکمل منظر کو نگاہوں کے سامنے لا کھڑا کرے بلکہ انفعال کی گھڑاہوں میں اس منظر کی کوئی ایک ادا طبیعت میں بلجل ڈالنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔کسی خاص لمعے خارجی حسن کی کوئی خاص ادا یاد آئی اور شاعر کے اُس وسعت پرور نقطہ ؓ جاذیہ میں تحریک بیدا ہو کئی جس کے اردگرد حسین یادوں کے بے نہار تصورات جع بیں ۔ اسی طرح ذرا سی الکیخت سے شاعر کے تمام تصورات میں التہاب ونگین کی کیفیت بیدا ہو گئی ، تخیل کو بال و ہر لگ گئے اور شاعر کا تمام حلقہ عیال چمن آفریں اور چمن پروو بن گیا ۔ لیکن شاعر صرف اسی بات پر قانع نہیں کہ حسین یادوں نے اس کے خیال کو چین پرور بنا دیا ۔ اس شعر میں ضمیر مناطب کا بار بار استعال اس بات پر زور دے رہا ہے کہ ایسے لمحات میں شاعرکی اپنی شخصیت بھی اپنی ہوری ہوری رنگینی اور رعنائی کے ساتھ جلوہ آرا ہوتی ہے ، کیوں کہ اس کے بغیر تفلیق حسن ناممکن ہے ۔ یہ تو ممکن ہے کہ لفالی ہو جائے سکر معجزۂ فن کا امکان شاعر کی اپنی فطرت کی رنگ آمیزی کے یغیر پرگز پرگز نہیں ہو سکتا ۔ "برون آ" کی ترکیب عمل تخلیق میں اُس حری عنصر کی طرف اشارہ کو رہی ہے جسے اہل مغرب محسوسات حرکی (Motor Sensations) سے تعبیر کرتے ہیں - اس تمام بیان سے ظاہر ہے کہ تخلیق حسن میں شاعر کی اپنی معنویت جت زیادہ دخیل ہوتی ہے۔ ببکل (Hegel) ابھی یہی کمتا ہے۔ یہاں مغرب عے حکم کا تذکرہ کرتے بیدل کی عظمت کو ظاہر کرانا مقصود نہیں - بیدل ان باتوں سے بے بیاز ہیں ۔ ان کی عظمت ان سہاروں پر قائم نہیں ۔ مطلوب صرف

اس موضوع پر پروآیسر څد شریف کے بحولہ بالا انگریزی وسالے کا بالاستیماب
 مطالعہ ضروری ہے -

یہ ظاہر کرنا ہے کہ بیدل کا جالیاتی شعور وڑا جامع ہے اور اسی لیے آئیندگی

علامت کے سلسلے میں الهوں نے اس کا بڑا شان دار مظاہرہ کیا ہے۔ آلیدہ میں مظہر جال بننے کے بے بناہ امکانات مضمر ہیں ۔ اس کی آپ و تاب ، اس کی ہموار سطح اور اس کے الدر متعکس ہونے والی اشیا میں بیرونی مناظر کی نسبت کئی گنا زیادہ دل کشی اور جاذبیت کا پیدا ہو جانا اور پھر اس کی صورت جو حیرت و استعجاب اور وحشت کے جذبات کی تجسیم ہے ، یہ تمام اسور ایسے ہیں جن سے ایک شاعر کا ذہن ِ خلاق حسن کے شاہکار بیدا کر سکتا ہے۔ آئینہ کی یہ تمام صفات بیدل کے ذین میں موجود الھیں۔ آن کے انحیل نے ان جال پرور صفات کو لے کر وہ جولائی دکھائی ہے جو شاذ و فادر دید و شنید میں آئی ہوگی ۔ بےشک وہ حکم ہیں اور تصوف سے بھی انھیں بے انتہا دل چسہی ہے ، لیکن ان کا شاعرانہ نفیل ان تمام افکار کو جب ادراک کی وحدت¹ میں پروقا ہے لو اعلمي درجے کی شاعری جم لیتی ہے اور اُس کا ایک تمایاں پہلو حسن آفرینی بھی ہوتا ہے۔ حسن عبارت کی طرف ان کا ہر زور میلان بتیادی طور پر ان کی حس جال كأ مربون منت بے - انهوں نے تظم اور ائر دونوں میں ایسے جواہر بارے چهوڑے ہیں جو جالیاتی لقطہ لگاہ سے بےحد اہم ہیں ۔ آن کی لعمنیف اچهار عنصراً میں لئر پر مشتمل بهارید ، اعیط اعظم " میں بهارید اشعار ، تمام کی عمام متنوی اطور معرفت ، ان کی غزلیات کے بے شہار اشعار اور پھر بہت سے قطعات ایسے یں جو خالصناً جالیاتی حیثیت سے اڑے گراں قدر ہیں ۔ ان تمام ادور کو سانے رکھ کر بیدل کی حس جال پر ایک بڑا معنی خیز رسالہ (یعنی Thesis) قام بند کیا جا سکتا ہے مگر اس وقت بہارا موضوع ِ مطالعہ صرف آئینہ ہے ۔

آلیند کے سلسلے میں سادہ ترین صفت اُس کی صفائی اور آلب و تاہب ہے ۔ بیدل اس کو لے کر خوب منظر کشی کرنے ہیں ۔ مثنوی 'عبط اعظم' میں بھارید کے یہ دو سعر مالامظہ فرمائیں :

ز آلیند بردازی و بهار تبلی است از باغ دهر آشکار خس و خار از بس طراوت کاست به و آلیند دیوار جوهر کا ست یه اس آب و تاب ، درخشندگی اور طراوت کا بیان تها چو آمد چار پر چارون

و- ئی ۔ ایس ۔ ایلیٹ کا نظریہ : متحدہ ادراک ۔

طرف چشمک زفی شروع کر دیتی ہے لیکن آئینہ کی چنک دمک اپنے کہال پر آئی وقت اقلر آئی ہے جب بیدل شراب معرفت کے افرات بیان کرتے ہیں۔ اب چونکہ کلام میں ان کی معنوب کا انعکاس بھی ہو رہا ہے اس لیے آئینہ کی چشک دمک میں بھی کے حد فروغ پایا جاتا ہے۔ فرباتے ہیں:

ک میں بھی ہے حد فروع (ا) جاتا ہے ۔ فرماتے ہیں : گر آئینہ رو تابد از ساغرش ﴿ زَند موج ِ تَارِ نَظْرِ جَوْمَرش

معرفت بیدل کی روح ہے ، اسی لیے انعکاس تور کے لحاظ ہے آخری شعر میں لفظ آئید کہا اندوان کا مطاهر ہے - بیدل آکر بمض تدرق مناظر کی لفائی کرنے تو کمکن ہے آئیدہ اس طرح چشد نور تہ بننا ۔ لسی مشتری بمجط اعظم میں اس طرح کما آئیکہ شعر صراحی کے متعلق بھی ہے :

ز صافی چو آلینہ ہے تحبار توان دید راز دلش آشکار اب ہم اس ضمن میں متنوی اطور معرف کو لیتے ہیں۔ اس میں حباب کی

نتاشی اس طرح کی گئی ہے : چو او تتوان صفائی سینہ دادن کفس را صبقلی آلینہ دادن چو او تتوان صفائی سینہ دادن

اس شعر میں حباب صولی کے لیے بطور علامت موجود ہے ، امی لیے احساس میں خاصی گرمی بیدا ہوگئی ہے ۔ اس شتوی میں کوپستان پرباٹ میں بارش کا ڈکر کررے ہوئے چکتے ہوئے بادانوں میں سے گرنے والے ہے شار آبادار تعارف کی منظرکتے بھال اس طرح کرنے بن :

> یہ تعیمر دلر مستان روائہ شکستریک جہان آئینہ خانہ

ذرا ملاحظہ فرمائیے ، محولہ بالا آضاد ادراک نے اس شعر کو کس قدر قیامت آفریں بنا دیا ہے -یہ فور کا تذکرہ تیا ، اس میں رنگ کی آسیزش نہیں تنہی ۔ معلوم ہوتا ہے

پیدل کو سبز رنگ سے اتنی زیادہ دل جسی نہیں ۔ ہاؤیہ 'عیط اعظم' میں آلید کی رہایت سے سبز رنگ سے متعلق یہ شعر ملتا ہے : فی رہایت سے سبز رنگ سے متعلق یہ شعر ملتا ہے :

چو طوطیست جوهر در آثینه سبز

یہ سیزے کی بعدگیری کا نذکرہ تھا، بیال طوطی اور آلیندی رہایت ہے لطف پیداکیا گیا ہے اور معنی آفرینی کی گئی ہے ۔ اسی قسم کا ایک شعر مثنوی اطور معرف' میں بھی ہے :

آبد اطراف لبر جو سیزه در جوش کشوده طوطی از آلیت. آغوش

ان دونوں شعروں میں دیکھیں ، کہنا کھائیات اور طربیہ استعارہ موجود ہے۔ بیدل کے کلام میں اس قسم کے استعارے بڑی کثرت سے ملئے ہیں ۔ حسن آفریقی کا بد عالم بہت کم شعرا کے ہاں ہوگا ۔

سبزگی بدائس دیدال کو گلای راک برا مرغوب ہے۔ وہ بڑے مسعور پوکٹر اس راکک کا ڈکر کرنے ہیں۔ اس راکک کی سامراان کیلینہ انتخابی کی وجہ سے دو چند ہو امارہ - کا کا کا بدوار اس کا النے میں مکمل اس بنا اپر اس کے لیے ہے۔ د جافعہ انفران کو رکائش ہے۔ ایک جگہ سائی سے فواہد سموات کا خطابی کرنے ہوئے کا تکرین کا کا کر مطالع ہو جائے تو میں عبسہ جوئی و مسئی اور انکیزی و سائل ہی جائی۔

ایک اور مقام بر جام میں شواب کا ذکر کرنے ہُوئے ایک لطیف اور طربیہ تشہیہ سے یوں حسن بروزی کرنے ہیں : جال سخن راست آئینہ دان

جال ِ سخن راست البند دان چوکل ساخر ِ رنگ را آشیان

لسی طرح متنوی 'طور معرفت' میں آیک جگہ گاستان کا خاکہ کیھینجنے ہوئے اس طرح رنگ آمیزی کی ہے :

تشيمن ها هدد آليت، نعمير زعكس لالد وكل صبح كشمير

دیکھیے ؛ غذیق مسن کے نطاق ہے ایک ہے ایک غیر اڑھ چڑھ کر آ رہا ہے۔ یہ شعر جانم اصور کے سامنے آلیان سے تصریر شدہ ایسے لئیان موجود کر دیتا ہے۔ چو مکریر لاکہ و کل کی وجہ سے صدیر کشدیر کا مثال میں کرنے ہیں۔ صبح کمال آئیانہ برور نہری جون مگر کشیر کی تلموم کے ایے کم فائر رکٹری اور درششاں پنا ڈالا ہے اور اس کی وجہ سے سارا شعر کس قدر دل نواز اور دلآویز بن گیا ہے ۔ پیلل کی گلاوی رنگ ہے مسحورت انکے کال ہر نظر آئی ہے، مہمب آس کا نمشق گروے عموں ہے تشییہ یا استعارے کی صورت میں فائم ہو جاتا ہے ۔ آن کی ایک جالیاتی غزل کا مصدرے ہے :

جائیاں عزں ہ مصرع ہے: زرویت آلینہ صفحہ کل زگیسوت شالہ موج سنبل کس قدر والمہالہ اتداز ہے! اسی طرح ایک مطلع ہے:

ای تماشایت چمن برور بجشم آلید. بی توغیس می برورد جوهر بجشم آلید.

جاں آلینہ میں روے محبوب کی چار دیدتی ہے ۔ روے محبوب پر اگر قطرات عرق چوں اور عکس آلیئے میں پڑ رہا ہو تو بیدل کہہ اٹھتے ہیں : کرد طوفاتها بہشت وکوئر اندر آئینہ

معبوب کی چشم نخدور بھی آلینے میں جلوہ گر ہو کر عجیب انداز سے حسن پروری کرتی ہے :

بدچشم آلیند تا جلوهگر شد پشم_{یر} مخمورت زرمستی چون مزه بر یک دگر افتاد جوهرها

و۔ لفظ آئینہ کے یغیر بیدل کے اس جالیاتی ٹائرکا اندزہ لگانا ہو تو ان کے مندرجہ ذیل اشعارکا مطالعہ کریں :

زیم به شوخی بهار راکات شکت، راکلر خرور اماکان دو ارکست فیلم اکبر می دو ارون سیده کو ستان سخن از کس از کور کراز اکدر زادی در کیم این با بین سها از الاس از موجه بر با بین از روی تو کل مامان بخدر محرب ، بناز جاده ، به داده ایست بخد بخشته ، برات سنیل ، به جیخه با بین بین برخی ، بران تازه در آخری ، بران گسان سعر از کا کرد فرونا میران از در آخری راک گرافری سعر از کا کرد فرونا میران از این در اندان راکد کا فرونی ان کی پر تخلیق میں تمایاں طور پر دیکھ سکتے ہیں ۔ 'عبط اعظم' میں **وسف** مے خالد پیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

بساطش چو آلیند' روی' حور ز موجر صفا جام لبریزر تور جام میں شراب دیکھ کر کہتے ہیں :

ز آلیند اش موج می آشکار چو خواب پریشان چشم نگار

جو خوابر بریشان پشمبر نکار اسی طرح ایک جگد ساتی کو قسم کها کر خاوس اور شدندر آرزوکا اس طرح

> بمبحی که آئیند' روی تست بشامی که درچان گیسوی' تست

صبح اور شام کے تضاد ، صباحت رجبرۂ دامار اور لب پائے لطبی کی طرح شام برور آئی کے کتاروں بر شفق کی راکٹوئی نے کئی ریکوں کی آمیزش سے کیسی کے اور میں میں میں اور جب کہتے ہے شمر سرشار ہے گئے بھی ساتھ شامل کر لیا جائے تو ادراک کتنا تد دو تد تلار آئا ہے۔

۔ لیکن ڈائی طور پر میرا خیال ہے ، رانگ و لور کے باہمی پیچ در پیچ استزاج کے باعث بیدل کے احساس جال کا جو عالم ان کی مثنوی الحور معرفت' میں ہے

ے بہت سے حسن بین ہے۔ سے میں بین ہے۔ واور کیوں نیوں اس منٹری کو لکانے پر چلے جانبان کی وہ اراؤالی تھی کہ بیشکر کو جانا ہے۔ باارہ سو انساز کا اور خیالات میں وہ آمد لھی کہ آدمی دیکھ کر رسان کے وقت بدائوں کی منظر کشن کرتے ہوئے تاثر میں کمپرائی بیدا کرتے رسان کے وقت بدائوں کی منظر کشن کرتے ہوئے تاثر میں کمپرائی بیدا کرتے

رس سے بھور ،سعمہم سہے ہیں: چہ ابر؟ آئینہ' ناز کل و مل

يقين دلاتے ہيں :

جار صد شبستان زلف و کاکل

دوسرے مصرع میں اظہار کئرت کے لیے سعنی پرور اور حسن آفرین ترکیب دیکھیں - لیکن قوس قزح کا حسن راکین و لطبف بیان کرنے کے لیے پیدل کے قلم سے اس مشتوی میں جو شعر نکلا ہے ، وہ اپنی لظیر آپ ہے - الیند کی الهافتين اور جنس لطیف کے حسن کی ٹیرنگیاں اس شعر میں اپنے معراج پر دکھائی دائی بین، اور شعر میں اس قدر بےساتحد بن ہے کہ بیان خین پو سکتا ـ اب قوس قزح کو انگابوں کے سامنے رکھ کر یہ شعر سنبے :

که وا کرد ست بر آلیند آغوش

که عکسش کرد عالم را چمن پوش

حسن بروری کے ننظہ' نگاہ سے مشوی طور معرات آیک قدم اور آگے بڑھاتی ہے ۔ شعر و شاعری کے حق میں اپنے شہرہ آفاق مقالے میں شیلے کہتے' ہیں : ''شاعری دلیا کے بوشیدہ حسن بر سے ننامی آلھاتی ہے اور

الشاعرى دايا ح پوشيده حسن پر سے الله الهائي ہے اور مالوس چيزوں كو اس الداز سے پيش كرتىت ، گويا ہم ان سے واقف لد تھے ۔''

بیافل نے بھی مشتوی اطور معرف میں حسن پرشیدہ کو بے لٹاپ کیا ہے اوراس کے تخیل نے بعض عام اور مالوس انساء میں یہ بری زاد پنیاں دیکھے ہیں جو آج تک کسے کی لگابوں کے سامنے نہیں آئے ۔ کوہ پیراٹ کے مشک و نششت کا آب و رائک بیان کرنے بوئے کہتے ہیں:

ز آب و راک هر سنگی و خشتی انتسایی چهسرهٔ زار پیمشتی دلیر هر ذره اش تخمی پیماری کجا سنگ و چد خشت آلیند زاری

ید پشمت هر کجا خشت و مقالیست زیارت گام عشق و جالیست بد دل تا ی توان ولکتر هوس کاشت در مسکندر غرنب آلیند داشت متبقت تا سر اظامار دارد ازین آلیند ها بسیار دارد

⁻ Defence of Poetry از شولے -

ليز: بي ري

این هر خاک صد گذشن در آغوش کفیر هر خاک صد آئیند بر دوش ید کوهش از صفای طبع خارا شرر جون جوهر از آئیند پیدا

روز این پروانس مید قرائد آن بیان کا ذکر کرنے برے کا کہ استانیلیمین سرم موضی به فرونلی به ایک می مولوں به ایک بر ایک میل کرونلی به ایک بر برے کا برائی بیش برے کے بودیو بیمب شلم بیان کرنے ہیں: او کانیل بیان برے کے بودیو بیمب شلم بیان کرنے ہیں: او کانیل بیان برے کے بودیو بیش برے اس کے برائے میں برے اس کی برائے بیش برے بیش کرنے کے دور بیش فروز میل کو برک کی برائے بیش برے بر کانیل میں کرنے کے برائے بیش برے بر کانیل میں کہ بیش برے برائے بیش کرنے بیش کرنے کے لفاظ ہے کے بیش کرنے کے بیش کرنے میں کہ بیش کرنے میں کہ بیش کرنے بیش کرنے میں کہ بیش کرنے کی کرنے کی کہ بیش کرنے کی کرنے کی کہ بیش کرنے کرنے کی کہ بیش کرنے کی کہ بیش کرنے کی کہ بیش کرنے کی کرنے کی کہ بیش کرنے کرنے کی کہ بیش کرنے کی کہ بیش کرنے کرنے کی کہ بیش کرنے کی کرنے کی کہ بیش کرنے کی کرنے کی کہ بیش کرنے کی کرنے کی کرنے کی کرنے کی کہ کرنے کی کہ کرنے کی کہ بیش کرنے کی کہ کرنے کی کرنے کی کرنے کی کرنے ک

یدل آن گوهر آباب سراغ به محینایست که پرسیدن ایست عکس افتاده در آلینه هوش گل توان گفت ولی چیدن ایست

حین مطاق کے متعلق کس قدر طربہا الوا اور کتنا اطابق استعارہ ہے۔ سطور الا سے فادر ہے کہ بدل کا احساس جال قسین حسن قطرے سے گزو کر قسین، حسن خانی کہ چنج کیا ہے لیکن اب آگر فرضے ہے جائے ڈائٹر بوت حدید خان کی تصیف اگروہ طرف جی سے ایک معنی غیز انتیاس؟

۱- ایروفیسر مجد شراف : Beauty صفحه س. ۵۰ - ۵۰ - ۳- نیاز قنع بوری : به حوالد مجله استقلال ـ

ب فير صح بورى : به عوامد جده استعارات . - قاكتر يوسف حسين خال : "أودو غزل" بد حوالد "شعر البال" از سيد عايد على عايد،

⁻⁷¹⁰⁰⁰

بژه لینا ضروری :

" اسالهم نے رکہ ور بر عرضات منفی ہے ، مؤل
سے خاص بالا کے فیر مر اسال کو خام ہر اسال
سفرو برنا ہے جیسے نئے کی سی کشیت طاری برقی ہے ، میں
سفرو برنا ہے جیسے نئے کی سی کشیت طاری برقی ہے ،
سند بیش ہوا ہے ، بال دولوں کے فرایع استانشور کی بادین
سرائنجہ بیش میں جو سیان کا صابح بین ہیں ۔ رکٹ بین بین ہی ۔ رکٹ بین اسرائنجہ بیش بین جو سیان کا صابح بین ہیں ۔ رکٹ بین ہیں ۔ رکٹ بین سور اور استانسات کے سال میں اس کا کی سال میں کی بین ہیں ہی ہی ہیں ہو رکٹ بین سور اور استانسات ہیں کا کیا کہ اسال میں کہ بین ہو رکٹ ہو رکٹ کے سوا کیے بین میں کاریکن اور شائلت کے سازت ہے ، مؤونائن رنگ کے سوا

الکار مناصر مربوف عے کلما رکا دو اس کے متعلقات کی در بری اور اس کے متعلقات کی در بری اور اس کے اس کا کے اس کا کے اس کا اس کا اس کے اس کا کے سوبود یو اس کے اس کے سوبود یو اس کے اسال کا اصور باغ و جار ہی جاتا ہے موجود یو اس کے اس کا کا اصور باغ و بیشل کے اس کی اس کے اس کے اس کی در بریال کی اس کی در اس کی اس کی اس کی اس کی در بریال کی اس کی در اس کی د

ماہرد رانگون کوجھوڑ کر بیدل کے پیل سرکب رنگٹوں کے سلسلے میں توس توح کا ذکر خاصا منٹی مجبز ہے ۔ مگر اس انعاظ ہے انہیں طاؤس ہے مد عزوز ہے ، کیموں کہ اس میں جت سے غوب صورت راکٹرن کا فیافت ہی حسین اشتراج بیانا جاتا ہے ۔ مشوق طور معرفشا میں ایک مشافراک تصویر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں :

ز طاؤسان رعنا گام پرواز پیشتی در هوا بود آشیان ساز

طاؤسان رہنا کی وجہ سے ہوا میں فردوس بربن کا آشیانہ جمیل دیکھیں ۔ اسی رِلگ بروری کی وجہ سے طاؤس بیدل کی فطرت رنگین کے لیے علامت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ آن کے احساس جال کے سلسلے میں اس شعر کو پیشتر ازیں قفل کہا جا چکا ہے : بیدل اثری بودۂ از بادر خراسش

بيدل الرق برده او ياد خرامش طاؤس برون آک خيال تو چمن شد

خرام طاؤس کس قدر وجد آفران اورکیف برور ہوتا ہے ۔ اس شعر میں اس کی طرف اشارہ کس قدر نظارہ برور اور معنی نحبز ہے اور کس خوب صورتی ہے شاعر کے باطن رنگین کی عکاسی کرتا ہے ۔ اسی شعر ہے ملتا جلتا ایک اور شعر ہے :

عضو عضوم جمن آرائی پر طاؤس است بدخیالز تو هزار آلیند آغوش خودم

حسن, بارنے تخیل کو چینستان بنایا ۔ آمامر کا عضو مقدو بر طاؤس کی طرح چین آزا بوگیا ۔ گریا شاعر کی آغوش میں بزاردن آلینے تھے جو انتخابی رنگین کی وجد یے آئی افزی جگہ بر راکٹون کا مرتج عظیم بن گئے ۔ انتی تخیل کی اس نے تظیر حسن آلرینی کے زیرانظر وہ کمیتے بین ن

به فکر تازه گویان گر خیالم پرتو اندازد پر طاؤس گردد جدول اوراق دیوان ها

آن کے معاصر الاؤہ کو شعرا کو اینی ونکس بیانی پر للز تھا مگر بیمال کمیتے ہیں ، ان کے حسن الدین تغیل کے مثالی جس اللہ کے ساتھ میں جسین بالاگل ہیں۔ اس شعر ہے نتاز ہے کہ شاعر کو اینی فطرت کی طاؤس پرووی پر لاڑ تھا جا طاؤس ان کے لیے علامت کی جست رکھتا ہے ، بہتی اس کا جوہدو رفکای شاعر کے جائیں : ونکای کا مظہر ہے - اس ملسلے میں متعربہ فابل اشعار زبرانظر رکھے جائیں :

دل جر الدیش، طاؤس بهار دیگر است در چه راک افتاده است آلینه کل باز من

طاؤس ما جاز چراغان حیرت است آئیند غالدای بد کاشا رسالده ایم

طاؤس من احرام کاشای که دارد دل گشت سرایای من از آلید، چیدن ندائم کل فروش باغ نیرنگ کیم بیدل هزار آلیند دارد در پر طاقس تمثالم

دام ِ جوهر نسخه ٔ طاؤس دارد در بغل این قدر راکی که شد یا رب شکار آئید.

ان انشعار میں آئینہ اور طاؤس دونوں یکے بعد دیگرے شاعر کے لیے یہ طور علامت موجود ہیں۔ اعلمٰی درجے کے شعرا تجربہ " تنابق کے وقت مجسم ادراک بن جایا کرتے

سین دونوج کے قبار عزید میں میں اس کے دون مجد انوا ان دیا کرے۔
یہ ان آنا کا دونو دیاتی قبار ان کی دست اساس کو جو دین ہے اور ان کے جسل میں اس کے دیں برائے انداز کی دیا دیں اساس کو جو دین ہے دیں برائے مثال میں اس کا کہ اعظام کی جائے دائر میں اس کے مثال میں اس کے مثال میں اس کے مثال میں اس کے مثال میں اس کے انداز میں کہ انداز کے دیا کہ اس کے دیں جاتا ہے کہ اس کے دی اس کے دی میں کہ انداز کے دیا کہ اس کے دیا کہ دیا کہ اس کے دیا کہ د

نگفت و من بشنودم هر آنید گفتن داشت کد در بیان نگمیش کرد بر زبان تقدیم لیش چو نوبت خویش از نگاه بازگرفت فناد سامعد در موج کوثر و تستیم

ان اشدار میں سامعہ ؛ باسرہ اور ڈائٹنگی اس طرح ومدت بائی جائی ہے کہ ایک کا دوسرے سے استیاز ناجکن ہے ۔ بیدل کے بان بھی بعہ وحدت حواس بائی جائی ہے اور چون کہ مطلب عمیر طبق اور آغاز شباب میں ہی اپنا بنظارہ شروع کر دیتی ہے ، بیدل نے جب چوبیں سال کی صد میں شتوی 'میدا اعظام' لکھی تو اس وحدت ہے کہ بیدل نے جب چوبیں سال کی صد میں شتوی 'کرتے ہوئے کہتے ہیں :

و- عابد علي عابد : 'شعر اقبال' ₋

ز آئینه بیکرش در نظر لشد غیر حسن صدا جلوه گر "

چو آڻيند' جام بزم شبود

ز موج صدا تنظیر جوہر نمود ان اشعار میں بصارت اور ساعت کا اشتراک موجود ہے ۔ بیدل کے باں ان حواس کا اشترک بعد میں بھی قائم وہا ۔ شاکر یہ شعر :

در نهان خانه دل مزدهٔ دیداری هست می کشد گوش من از آنینه آواز نگاه

اسی ردیف سی مندوجہ ذیل دو اشعار بھی اسی نوعیت کے ہیں : تا بہ شوخی نکشد زمزمہ ساز لگاہ

آل به شوخی نکشد زمزمه ٔ ساز نگاه مردمک شد ز ازل سرمه ٔ آواز نگاه

راز عموری دیدار نهان نتوان داشت صد زبان در دره دارد لب غاز نگاه

اکرچہ ان اشعار میں معنی آفرینی بھی موجود ہے مگر نیادی طور پر آسی وحدت حواس ک کارفرمائی ہے جو جذبہ تخلیق کی تطبیعر کاملہ کے موقع بر رونما ہوتی بہ ان اشعار میں آئینہ جو بھیسر تھا ، کویا ہوگیا ہے۔ متارجہ ڈیل اشعار بھی اس قسم کے بون :

دل چیست که بی روی تو از درد تبیدن چون آب از آنید توان ناله شنیدن

حیرت آهنگم کد سی فهمد زبان واز من گوش او آلیتد شو نا پشتوی آواز من

> قاصد پیام ما نفس ِ وابسین ِ ماست کر محرمی ز آلیند چیزی شنیده رو

این البمن هنوز ز آثیند غافل است حرف زبان شمعه و روشن نگفته ام

ہے ان کی مثال دنیا کے باق شعرا کے بان بہت کم نظر آئے گی : آتش برست شعاء اندیشہ ات جگر آئینہ دار دائر ہوای تو سینہ ہا

بیست برق جان گداری چون تفافلهای تاز بش ازین آنش مزن در خانه آلیند ها

یس دیده که شد خاک و نشد عرم دیدار آثیت با نیز غیارسیت ازان ها

صد سنگ شد آلیند و صد قطره کهر بست انسوس هان خانه خرابست دل ما -----

یار در آغوش و نام او کمی دائم که چیست سادگی نتم است چون آئیند بر نسیان ما

بدل اقشی نمی بندد که با وحشت ند پیوادد نمی دائم کدامین بے وفا آئیند چید این جا

جوش خزانم آئینہ دار بیار اوست نظارہ کن ز چاک کتان ماہتاب را

تحبر ناسها دارم هزار آلیند دربارم غیال آهنگ دیدارم بجندین ناز میآیم

در دلیر هر ذرهٔ طوفان دیدار است و پس جوهر آلین، دارم تا غبار او شدم

بد قاصد تا كثم از حسرت ديدار ايمائي بحيرت مي روم آليند بر بيغام مي بندم

مشتر نماکم لیک در عرض بهار رنگ و بو عالمی آلیند می پردازد از سیای من

حسن و هزار نسخه ٔ نیرنگ در بغل ما و دلی و یک ورق انشای آلینه تا قیامت جوهر و آلیند سیجوشد جهم از نحبارم پاک نتوان کرد دامان ثها

ادیں اور نئی محاسن کے اس بیان کو ہم بیدل کے شاگرد اور سواغ لگار بتغوا بن داس خوش کو کے مندرجہ ڈیل انتہاس پر غتم کرتے ہیں :

الرؤامية) ويزين الوالتداليات كل عاميه بلوز يما بما شداد المراق المراق المالة والمراق المراق المراق المراق المراق المراق المراق وحدة حرق وحدة حرق وحدة حرق المراق وحدة حرق المراق المراق

أورد وما فرض كرويم كد تركيب ساؤى و لفظ قراشي كد المشرع أغط فراسات ادد و تمام المتعارش بالنصد يا مراز بيت غواهد يود جواب بلد، شد مراشي كد هم يزعم مدعيان صحيح و درست باشد كد مي تواند داد ." درين وادى جسان آرام باشد كراوزاها را كد مع دونش است باريك روان سنك تشانما را (بيدل) كد مع دونش است باريك روان سنك تشانما را (بيدل)

(قلم کار : ادارہ مصنفین یا کستان کی خصوصی بیش کش)

۔ پ۔ شیخ معداللہ کاشن، فارسی اور اردو کے مشہور شاعر بیں جنھیں تاریخ ِ ادب ِ اردو کبھی فراموش نیس کر سکنی ۔

بھی فراوش جود فر حجی ۔ ۔ لوگوں نے بیل نے مواور گذرا کوشن کو کے خلط کہا ، مگر علامہ انبال فرمائے میں : اس ایک عاور نے نے بدل اور غالب کے درمیان بیمادی فرق واضح کر دیا ہے ۔ چون کہ بدل کا خاصہ انہ کے میں اس کے پان بد عاورہ موجود کے۔ خالب کا انتخاب الل یہ سکون ے اس کے پان میں بات نوے کا

بیدل کے هاں لفظ آئینہ کا علمی پس منظر

ابن انجمن هنوز ز "آلیند" نمافل است حرف ِ زبان شمعم و روشن انگفته ام

سراج الشارع عمول من أن المون معاقد قبل (ج. 1909).

بين أن سالها (كل عمولة) الم أكر كل هذا المجال كل المدا المجال المواد المواد

کا قطار کا کرنا ہے جو خطاور کافات کے دروان دوجود ہے۔ ان اس کونے پن کہ جب علا ے مثان کے استان ہے ان کہ کا کہ کا کہ ان کا ان کا کہ ان کا ان کا کہا تا اور کائیا کو پہنا کہا لیکن کانٹان کی تقلق ایک اسے آئیے کی مااند صدار میں آئی جو چہار میں مقاون ہو اورجی میں انتخابی کی ایٹ دو دروان ہے مثان کے اس کا میں کا میں کا اس کے مالی المان کا این مالا کہ و دوجو بیا جو دیاری اسان کا کی ان جے امنی اس جم کی جان چو قبور آئی طرف و دوسرک استانے دو دروان میں دور جو امنی اس جم کی جان

اس میں کوئی شک نہیں کہ زمان و مکان ، خدا ، انسان اور ابدی اہمیت رکھتے والے دیگر مسائل کے متعلق ابن العربی کے افکار و خیالات کو مربوط طور یر پیش کرنے کے لیے ابھی تک کوئی کاسیاب کوشش عمل میں نہیں آئی ، تاہم یہ حقیقت ہے کہ آن کے زمانے سے لے کر اس وات تک مشرقی اور مغرب میں برابر اہل علم ان کی نصنیفات کا ذوق و شوق اور دماغ سوزی سے مطالعہ کرتے چلے آئے ہیں۔ ابن العربی . م ، وع سیں فوت ہوئے ہیں ، ان کی وفات کے فوراً بعد صولانا جلال الدین روسی (وفات جریمءع) کے ایک معاصر اور ہم وطن سولاقا صدرالدین قویتوی قصوص الحکم کا باقاعده درس دیا کرتے تیر - بارے اپنے زمانے میں اس کتاب کے ایک ماہر ہو گزرے ہیں ، جن کا اسم گراسی بر مهر على شاه كواؤوى (وفات ١٩٣٥ع) تها ـ يير صاحب موصوف بيسوين صدى عیسوی کے ایک اعالٰی پانے کے ولی بیں ۔ ظاہر ہے ابن العربی اکابر صوفیائے اسلام میں شروع ہی سے اڑے مقبول چلے آئے ہیں ۔ بنابریں جار و اڑیسہ کے اپنے معنوی اساتذہ سے مناثر ہو کر عبدالقادر بیدل عظیم آبادی ا نے بھی ان کا مطالعہ کیا ۔ خان آرزو ، انند رام مخلص اور بندرانن داس خوش کو ، جو بیدل کے شاگرد اور ہم صحبت ہیں ، کہتے ہیں کہ بیدل اپنے کلام سی آن مسائل کا پر زور طریقے ہر انڈکارہ کیا کرتے تھے جن کا بیان ابن العربی نے علامات کے فریعے فکر انگیز طور پر کیا ہے۔ قدرتی طور پر اس شغف کا نتیجہ یہ ٹکار کہ بیدل کو انظ آئیلہ سے ابن العربی کے خاص نظر بے کے مطابق بڑا لگاؤ بیدا ہو گیا اور اس کے ذریعے

۔ شاہزادہ عظیم الشان کی وجہ سے پشہ کا نام عظیم آباد بڑا۔ بشہ صوبہ بہار کا صدر مقام ہے۔ انھوں نے این العربی کے مخصوص افکار و خیالات کو بیان کیا ۔ کالٹات کے متمثل ابن العربی کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ چی وہ آلینہ ہے جس میں خدا اپنی صفات کا عینی مشاہدہ کرتا ہے اور بیدل کہتے ہیں :

اہی صفات کا عینی مساہدہ دریا ہے اور بیدل نہتے ہیں : بہر طرف نگری شوق محور خود بینی است

بهر طرف نخری شوق بحور نمود بینی است دکان آئید، گرم است چار سوی ترا

انكوان (المري آخري مع الخلف السافل ميز كانف الذه " عبد السافل كال الموادر الدين اسر يمي يمك مدكل الموادر السافل المسافل المسافل الموادر الموا

بی وجود ما همین هستی عدم خواهد شدن تا در این آلیند پیدا ایم عالم است

ان المربي عالمان كي مثل به خالات الموضا المكماً كي ابدا الله يقد أم المراكز كي الموضا في المحد في المراكز كي المداور في المدد في المراكز كي المداور المان كي المدد في المراكز كي المراكز في المراكز المراكز في المراكز كي ا

غیالات سے ہوئی ہے۔ فرمانے بیں :

صورت آلیند خورشید خورشید است و یس بر کمی دارد خیال غیر طبع روشم

بيدل كے اس شعر ميں خيال زيادہ وضاحت سے بيان ہوا ہے جو اس بات كا ثبوت

ہے کہ صوفی کی حیثیت سے اُن کے اپتے تجربہ' روحانی نے اس کی تالید و تصدیق ^آ کی تھے۔۔

کے مثال کہ السال دات مطال کا آئیہ ہے ، اس منید میں رابقا کے ۔ انتشاء مورچ اور بیٹر کیا ہے ۔ لکن اس کے ساتھ میں الدور پڑی مت اور نور میں من در تیجے ویں ۔ وہ کمنے ویں ۔ وہ کمنے ویں کے ساتھ آئیں میں امال بیانے کے اس کے در میں ایک میں امال کے اس کے اس کے اس کا میں اس کا میں اس کا میں اس کا می اندان کا آئیں میں بیال ہے۔ اس امال میں اسان این کیل مکل کے عملی میں اور کچھ چھی دیکھ کا میرکن کہ پر السان این طریق استعمال میں کے معلق میں

خانیست محور خود به نماشای آلینه من نیز دانم از ید بیضای آلینه

اقیدہ پسینہ اپنی توجیت کے مطابق اللہ کے دور کا اللہ کے دائیں۔ آئیدہ پسینہ اپنی توجیت کے مطابق اللہ کا عکم حکومات کے دائیں کا آئیا آئیوہا عکس لازا آئیز کی اپنی مختلف حروزوں کی وجد سے بوا کرانا ہے۔ اس لیے بھایات اللہ کے اعتلاقات وجود منطق کے اپنے قال تفاقدی کی وجد سے ہوں گئے۔ برند بران الیہ تو حرف مدس کرکھاتا ہے۔

بغیر عکس تدائم دگر چه خواهی دید اگر در آلیند بهنی جال یکنا را

الیادا بیدل کے خیال کے مطابق بھی جال یکتا اپنے آئٹے بھٹی انسان کامل سے میشتہ وراء الوراہ رہے کا - بتابرین والانمر بھی کہنا درست ہے کہ حقیقت ہفد سے کامل محرمی کسی کے بس کی بات نمیں - ہر ایک اپنے ہی کال عرفان کا آلینہ بتنا ہے :

آن کیست شود محرم اظهار و غفایت آئینہ غویشند عیانها و بیانها

۔ بیدل کے الزسد کے خواب کو بطور مثال بیش کیا جا سکتا ہے ، جب طوفان انوار میں سے یہ آواز آئی تھی :

ما هم چو توئی دگر چه گوئیم دیکھیں سیرت بیدلل (انگریزی) : صفحہ ۲۰۸ ـ یہ عدا کی ماورائٹ کا ذکر مھا جسے بیدل اور این العربی نے مماثل اللظ میں بیان کے اپنے یہ بات کہ اپنے ماہدالطیمائی اور متصوفات خیالات کے اظہار و املاع کی عامل نظم آئید کے امتحال میں بیدل اس العربی کے مربوط سنت بین ، اظہر من

عاطر لفظ آلیند کے استعمال میں بیدل ابن العربی کے مربوق سنت ہیں ، اظہر من الشمس ہے۔ اس مرحلے ہر ضمناً ہم فلمنے کے ایک نظریے کا الدکرہ کونا جاہتے یں جو مندرجہ بالا مطالب سے مطابقت اور مناسبت رکھتا ہے۔ مغربی فلسفی لیبنیز (Leibniz) (۱۹۳۱ عیسوی تا ۱۵۱۹ عیسوی) جو ایدل (۱۹۸۳ عیسوی تا . ۱۷۳ عیسوی) کا معاصر تھا ، اپنے افکار کی تشریح کے لیے جی تشبید اور استعارہ استمال کرنا ہے ۔ اس کے "مولالا" (Monad) بھی آئینے ہیں جن میں کالنات ، نعکس ہوئی ہے اور ان کا العکاس آلینے کی صفائی اور درخشندگی کے مطابق ہوتا ہے ۔ اس سے آثابت ہوا ہے کہ عنتف موناڈ ، کائنات کو غتاف طریتوں سے ظاہر كرتے ييں . علاوه بريں مليقي الفرادي الا جو ناقابل نقسيم وحدت پوق ہے ، اس ک توضیح کے اسے لیبنیز (Leibniz) کہتے ہیں کہ ہر موناڈ (M and) ایک روح ہوتی ے جو مکان (space) میں بھیلی ہوئی نہیں ہوئی ۔ اسابن العربی (space) تاً . س ۲ عیسوی) اور بیدل کے خیالات بھی اسی نوعیت کے بیں ۔ ان کے آئینے بھی حقیقت حقد کا عکس اپنی اصل کے مطابق دکھاتے ہیں۔ ساتھ ہی ان کی روحانی متاع بی ان کا حقیقی انا ہوتی ہے ۔ لیبنیز (Leibniz) کے فلسفہ موناڈ (Monad) کے متعلق اپنی معمولی معلومات کے بارجود ہم جان ایک اور مماثلت کا بھی تذکرہ کرتے ہیں ۔ دواوں مکاتیب فکر میں ادراک سے مراد حیاثیاتی قوت کا پورا فعل ہے جو انعقل کے لقطہ ؓ آخرین تک چنج جالا ہے ۔ اگرچہ فعل ادراک میں ماثلت ضرور ہوتی ہے مگر جہاں تک مدرکات کا تعلق ہے ، منتاف افراد کے سلسلے میں یہ ادراک مختلف ہوتا ہے ۔ یہ خشک عقلیت نہیں ۔ یہ وجدان سے ہم جنس ہے جسے ہم برگساں (Bergson) کے ہاں زیادہ مربوط صورت میں دیکھتے ہیں ۔

ظاہر ہے کہ ابن العربی ، بیدل اور لینیز (Licionis) کے نصورات کا تقابلی مساحد کا تقابلی سیرت کا مساحد کا تقابلی سیرت کا مسیرت کا مسیرت کا استفادہ کرا توجہ ان العربی اور بیلٹا دونوں کولس صوفی تمبے اور روسائی آردی کے بغیر آخری اور جد کے مشاح کے مشاح

 $\int_{\mathbb{R}^{3}} du_{i} \int y_{i} | y_{i}| v_{i}| v_{i}$

اس میره بر اس امری اصبح می دروی به که اسال این والات کو میفتر مشاه آن الدستور کرنج که اس کیا سال می داد به می دروی برای می در می دروی الدین کو برای و بسیمی این این می داد به می در این که این می دروی به می دروی الا که این دروی این این که امری این داشت می داد به می دروی که امری به در که کلیم به امری که امری به امری که امری به دروی که امری دروی که امری در اسال می در اس که امری به دروی که که امری در در اسال می دروی در که در این که در این که دروی که که دروی که که دروی که در در که در این که در در که در این که در در که در این که دروی که در دروی که دروی که در که دروی که دروی که در که در که دروی که در که در که دروی که دروی که دروی که دروی که دروی که دروی که در که دروی که دروی که دروی که دروی که دروی که در که در که دروی که در که در که در که دروی که دروی که دروی که دروی که در کٹرت سے استمال کیا اور اس سے اس قدر ستوع معانی اور مطالب اغذ کیے کہ اب یہ لفظ ان کے تار و پور فکری کا جزو لایفک بن چکا ہے ۔ اس امر کی توضیح کی خاطر کہ بیدل کے خیال کے مطابق کالنات حسن, ازل

اس امری کی توضع کی خاطر کہ بیدل کے خیال کے مطابق کا ثنات حسنی (لڑل کا آئینہ ہے ، جب کا محرک کی جا کہا ہے ۔ ڈنل میں ان کی ایکٹ روائی دور کی جائی ہے جو اس حلسلے میں الابئر مزاد کا کام دے گی اور اس کے بعد ہم السان کے تعلق نظر آئیز کے شکل اور ڈنل زائدہ تنصیل کے ساتھ خور کرنے گئے کورو کہ تمام موفرعات کی اسبت بیدل کو یہ موضوم زائود مرضوب ہے ۔ گذاری گاٹائٹ کے

متعلق وه كميتر بين: زيك البدء صد ممثال جوشيد زيك برواز چندين بال جوشيد ظهور الديش. أن حسر حاويد كوف البند اسكان در نموشيد

سیور اسیوں کی مسان بدول اس کے مثل بنادہ طور ار بیل کے دل بین یہ خیال آبیوں کے کہ ایک تیء و ال مشت یاک تھی ، بامال بونے والی اور بصیرت سے مکمل طور پر معاوی منابر میرت ہے کہ اس مذیر اور ادنی شے کو ذاتر مق نے آئید کے طور پر کسر ستانے کیا : پر کسر ستانے کیا :

مشت خاک تبره را آلیند کردن حیرت است جلوه ای کردی که ما هم دیدهٔ حیران شدیم

جیسا کہ بیٹن تر ازیں کہا جا چکا ہے اور اس تحد سے بھی ظاہر ہے کہ عض تکری طور پر بیشل نے السان کر آئیہ " می قرار نہیں دیا تھا بلکہ ایک عارف کیال کی حیات سے افیوں اس حیات کا فال تجربہ حاصل تھا۔ نور حفاق نے انھیں اپنا آئید بتایا اور انھوں نے اپنے آپ کر بیسہ تن نور والیا ہے۔

شب که آلید آن آلیند رو گردیدم جلوه ای کرد کدمن هم همه او گردیدم

کلیل الماد کے اس تجربے کے وقت بہارے صوق کامل کو دوق کا خیال تک نہ وہ گیا .

> فكر دولي چيست ما و تولي چيست آليند اى ليست ما خود كالم

اتحاد کے اس تجربے کے وقت اثبات ذات کا جو احساس بیدا ہوتا ہے ، اسے شاعر کی حبثیت سے بیدل نیایت ہی خوب صورت اور ارٹے پر زور اشعار میں بیان کرتے

یں ۔ یہاں اس قسم کی ایک سالم عزل کے صرف مطلع پر آکتفا کیا جاتا ہے : در عالم حلى شهرت باطل چه قروشم جنسم همد ليالي ست بد محمل چد فرونسم

مختلف غزلوں میں اتحاد کا ہے در بے تذکرہ اس کے تواثر کی طرف اشارہ کرتا ہے اور غور کرنے سے بتا جلتا ہے کہ اس کے دوران میں اپنی 'انا' کا احساس غالب ويتا ہے - مندوجہ بالا چار اشعار كو يڑھيں - رديف اميم كے يين - يد رديف انامے ڈاتی کے شدید احساس کی خوب ترجانی کرتی ہے۔ ان اشعار میں صیعہ متکام کا بار بار استعال کیا گیا ہے ، جو تجربہ روحانی کے وقت انامے ذاتی کے غلبے کا ثبوت ہے اور اس قسم کے بعض اشعار میں تو لفظ امن کا بڑا تکرار ہے ۔ یعنی اناے ذاتی صرف خالب ہی نہیں رہتی بلکہ گویا بھی ہو جاتی ہے۔ ذیل میں اس نوعیت کے صرف دو شعر درج کیے جائے ہیں :

قابل برق تجلي تيست جز خاشاک امن ا حسن هر جا جلوه برداز است امن اليند ام لفظ امن بيدل تقاب معنى اظهار اوست هر گجا 'آو' سر بر آرد 'سن' گریبان می کشم

اقائیت یاشعور ذات کے احساس کے ساتھ ساٹھ کسی کے فضل و کرم ، دلی مسرت اور حالی کہ لیخر و استکبار کے احساسات بھی شامل ہوئے ہیں۔ الوہیّیت میں الهذاب کے وقت شعور افسی غیر معمولی قسم کا واولہ وحالی پیدا کرنا ہے۔ یہ عامیانہ تبریہ نہیں ہوتا ۔ اس لیے خدا کے آئینہ کی حیثیت سے براہ راست مجربہ رکھنے کی بنا پر اور شعور ڈات کے احداس سے کامل طور پر سرشار ہونے کی وجہ سے ایک حیرت زا جذبہ خود تمائی کے ساتھ بارا بلند اغتر صوفی شاعر کہتا ہے :

بیدل آئید معشوق نما در بر نست این نیازیکد تو داری نشود ناز چرا

ليباز آئيند اسرار فبازيت شكسم كجكلاهي مي تويسم اشعار بالا میں وجدان ذات کا ذکر تھا ۔ بیدل بار بار اس قسم کے اشعار زبان بر لائے ہیں اور اپنی بستی اور اپنے وجود کا اعلان کرنے ہیں۔ اس لحاظ

سے فلسفہ ؑ وجودیت کے وہ بہت بڑے علم بردار بیں اور وجودی مفکرین جین پال

سارتر (Carl Jasper) جیسری افزار و بیری اورکارل جیسری (Pal Jasper) جیسری افزار جیسر باشد که استان میسده این که استان میساده کی که باشد که بین افزار میساده استان که خواهد میشد شدند که بین کا انسور بیس بدن کا انسور بیس بدن کا انسور بیس بدن کا انسور بیس اول افزار این کا براه راست بیشتر جیسر کے لیے این بالکی عال آنها کیون که اس نے چارتے کی مذہبت میساده کی مذہبت میساده کی دائید کا بیشتر کے لیے ایس کی چارتے کی مذہبت میں انسان کا بیشتری کے دیا دیا تھا کہ انسان کی خوات کی دائید کا بیشتری کے دیا دیا دیا کہ کا دیا کہ دیا کہ

الکار البال آبر آب می استالیستان کے الاتا ہر مس کرتے ہرئے جہا اجہان (وجہ ۱۲ برحرہ کے کی تعلیق الاتات الثانات کا الاتات کرتے ہے ہیں ا فریانے چین کہ انسان کی لی بھی آئی اٹی مطابق کی اللہ مطابق کی اللہ اللہ کی اللہ مطابق کے اللہ وجود مثان اللہ کی تحقیق کی مطابق کی مطابق کے اللہ کے دوسان اور تاتا ہے۔ وراس اور تاتا ہے۔ وراس اور تاتا ہے۔ وراس اور تاتا ہے ہی دوسان و تاتا ہے۔ وراس و تاتا ہم کی خوانہ کی جہان میں مطابق کی اللہ کے اس کا مطابق کی استان کرتے ہے۔ اپنا موق تعامل جب بین کی آبر کی چیخا میں المہان کرتے ہے۔ کہ اسان کرتے ہیں کہ المی کا انسان کرتے ہیں کہ المی اس کا انسان کی اس کی اس کا انسان کی اس کی اس کی انسان کرتے ہیں کہ المیان کے اس کہ المیان کے انسان کا کاریہ ہے کہ المان کا کہتے ہے۔ کہ المیان کا کہتے ہے۔

قلراًم رضت برون شور وجوب و امكان این دو ممثال در آتیند "نمن" بود مقم معمد ابودم "نمن" و می سوخت نقس نسم مسیح "نمن" تقدم می زدم و مستر طلب بود كام بیش از انجاد بامید ظهور احد داشت اور احدم در كشر حاتد مج

ان النحار من السائل كامل كا أربان لول الأولال اور إماناً إذ هي مم كنار يو چكا هي المسائل ولي أن أولي بيانا مين داراد كا شركة للله آت عام المحاصلة المن الوجه ولا يو المحاصلة المنافق و جو أنه مسائل بين جوان يوج كر و بارخ منافق كا أبني طرام الافراك اليي مخت كران بيد كون كه بارك ابن كر اس مفاح كا أبني طرام الافراك اليين مخت كران بيد ان التعارز بي واقع بيا كم أن السائل كام كان المنافق كل مجتب بها المحاصلة المنافق كان مجتب بها والمحاصلة المنافق كان بين التا مجتب بها والمحاصلة المنافق كان مجتب بها والمحاصلة المنافق كان مجتب بدلان بين واللاء مجتال بنی هولد بالا الصنیف سین علامد اقبال فرماتے دیں کہ جب بد تجربہ ووحانی غتم ہو جاتا ہے تو انسان انسان رہ جاتا ہے اور خدا خدا ۔ ابن العربي عنے قرمایا ہے :

والعبد عبد و ان ترتى الرب رب و ان تنزل اور حضرت بيدل كمهتر بين :

جد ممكن است رود داغ بندگي ز جبين زمين فلک شود و آدمي غدا لشود

ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں کہ اگر یہ روحانی تجربہ مستقل ہوتا تو ایک بہت بڑی اخلاقی توت خائع ہو جاتی اور معاشرہ درہم برہم ہو جاتا ۔

فطرت میں مقصدیت کا اظہار اول اول افلاطون نے کیا تھا۔ یونانی حکما نے انسان اور اس کی تاریخ کو تکوینی حیثیت دی ۔ مسلمان مفکرین صرف یونانی الکار کو ایک جگہ سے لے کر دوسری جگہ تک پہنچانے والے نہیں تھے ، بلکہ بنیادی طور پر وہ اسلامی نظریات کے مفسر تھے ۔ بہاری البهامی کتاب قرآن کائنات اور السان دونوں کو باستصد قرار دیتی ہے :

ہم نے آسان ، زمن اور ان کے درمیان وما خلفنا السمدوت والارض وما بينها جو کچھ ہے ، کھیل کھیل سیں نہیں العين ٢٨: ٢٨ يبدا كيا ـ

ہم نے الھیں محکم مقاصد کے لیے ما خلقتاها الا بالحق و لكن اكثرهم پیدا کیا لیکن ان میں سے اکثر 79: mm Valego 47: 77 ے خبر ہیں ۔

کیا تھارا خیال ہے کہ ہم نے تمہیں افحسبتم انما خلتنكم عبثأ و انكم الينا عبت بيدا كيا اور تم لوث كر ماري 110: 11 لا ترجعون ياس نيس آؤ كر ؟

ان قرآنی تعلیات کو بنیاد قرار دے کر مسلمان مفکرین نے اپنے فلسفہ تخلیق کی عارت کھڑی کی اور ساج پسند حیوان کی حیثیت سے انسان اور اس کی لیجرل تاریخ کا علم مدون کیا ۔ آن کے ساتھ صوفیاہے اسلام بھی شامل ہو گئر ، جنھوں نے اپتر تجرید وحانی کی بنا پر اعلان کیا کہ تخلیق کے شاہ کار کی حیثیت سے السان بمافظ کالنات ہے ۔ بقاہے فطرت کے لیے السان کا وجود اولین شرط ہے ، اور اگر السائن کامل آب ہوتا تو طرت بھی متاوہ ہوں۔ سونیاے اسلام کے لادویک السائن کومل آباد کیا تا اور کانامی تاہیر ہے اس کا آتا ہے۔ اور فرمان والے ہو ارکاناک تاہدر ہیں ہے کہ السائن اس کے مسئل کم بھی غور و اکر ہے کام لے اور الے اپنی ابتدائی و دھائی جذبت کی طرف واپس لے جائے۔ بیمان بھی ایس ایس اس انتخاب کی تاہد کر انسان الیاسہ علیہ موقائے اسام کے اس انتخاب کی خوات کرتا ہے۔ اس کے عیال کے مطابق کا میں موقائے

اس کی تقدیر مرکز کائنات میں ۔ فرمانے میں :

شور دو جهان آلینہ دار نفس ما ست نی قتنہ لہ طوفان نہ قیامت جہ بلائم

یدل ساتھ یہ بھی کیے میں کا الدوائی کا ایران کا این اور وہ لور کا اتنا علیم شمیرہ اپنے وجود میں رکھنے ہیں کہ خلاے آسانی کے بے شار حالوں میں اور کالنات کے ذرعے ذرعے میں بےشک تلم کر دیں ، بھیر بھی اس کے حجم میں فرق نہیں آئے گ

بیش ازانست در آئینهٔ مین سایهٔ نور کدید هر ذرّه و خورشید کام تقسیم

خیر، بلکہ وہ یہ بھی کمتے بین کہ اپنے اس فضیرۂ آبو میں سے چاپین تو وہ ایک اور کانات تخلیق کر دیں اور یہ فضیرہ جون کا توں رہے۔ اس سے چلے بھی دولوں جہان آن فراتر اور سے بیدا ہوئے ہیں جو آئینہ' السان کے عبار کے طور اور لیج کر ڈائے تھے : اور لیج کر ڈائے تھے :

السکوتین عباریست کر آلیند، من رفت کو عالم, دیگر از خویش برآرم السان کے مقابلے میں کالنات کی حاجت سندی اور بے وقری اس سے چتر الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی - کالنات النے وجود کے لیے ہر امحاظ سے انسان کی مربہوئی منت ہے۔

ہاں لفظ 'فورا عمّن ہے بدل نے اُس نظرے کی بنا پر استمال کیا ہو جو شبخ شہاب النام شیخ الاشراق منٹول نے بیش کیا تھا ۔ ضبح اشراق بارھویں صدی محسوں کے وصط میں بیدا ہوئے تھے اور آن کا نظریہ ہے کہ کام موہردات کی انتہاں طبخت نور فار ہے ، مینی ابتدائی نور مطابق نے کہن اس مطابد لگرا کا خیال ہے کہ جان جس شعر میں لفظر اور آیا ہے وہ اُنینے کی صفت کے طور پر موجود ہے۔ ناہم شیخ اشراف کے اثرات کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کمیوں کہ بیدل کے فلسفہ' تخلیق کی تفصیلات مختلف منابع ' ہے حاصل کی گئی ہیں ۔

ا- صوق کے الحاظ ہے بھی بدل کے خیالات ظاہر کرنے ہیں کہ وہ غلنف المقد صابح کے مربوش منت ہیں - بھی جان ان کام منابع کی اشان دہی کی ضرورت نہیں ۔ لیکن چون کہ چارا موضوع انظر آلیند اور اس کے مضمرات بین ، بدل کے مندوجہ ذیل شعر میں یہ لفظ جی ماخذ کی طرف اشارہ کر رہا ہے ہم صرف اس کا ذکر کے دیتے ہیں :

> فقر ما آليند رمز هو النايست و پس فيض اين خاک از هزار اکسير نتوان يالتن اس شعر مين مندوجد ذيل قول کی طرف اشاره ہے : ''اذا نم القتر فهو اشا'

جس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی شخص کی ذات میں عملی تصوف اککسل بلام ہوتا ہے تو اللہ کے بغیر باق کچھ نہیں رہ جاتا ۔ عبد کی فنا بلامر مضاف خم ہو چکی ہوتی ہیں اور آس کی ذات کا وہ جوہر برگ و بار لا رہا ہوتا ہے جہ براق رینے والا ہے۔

آپ بینل کے (افراد کی بابالد بہت میں میاناتو چائل رصد الد میں الروز ہو کی کا کے تعداد کے دارے رائے کہ اس کے اس ال کے دارے رائے کہ اس کے دیا کہ جائے کہ دیا کہ

ر آلہ جو زشاری کی گئیری منظرین کا میں افراد حالی کا انجام مولیات کرا آج مار استان کی استان کی مولیات کرا آج می کی اصطلاح میں افراد کیا افراد جسم کا ادخان افراد سے جس میں السان منظمتی شد کا بادر راحت منظامہ کرتا ہے۔ اس روسان میں کے وقت زشان کی گئیرے مد کا بادر راحت منظم کر جو اینا ہیں افراد کے حمل میں استان کی گئیرے کیا ہے کہ بور ۔ اس موالمات اسلام کی طرح ادوا کہ کی اس فوت کو بیٹل میں شدید یا دل کئیر تیں ، اس اس استعماد نشان کے لئی بھی بیشان آئید کی تشہید یا دل

(بقيد حاشيد صفحه گذشتد)

ایک بزرگ قاسم ہوائشمی کا ذکر کرتے ہوئے یہ قول درج کرتے ہیں۔ اس بزرگ کے خفاف ہوائشمی کی وجہ بھی میں قول نظر آنا ہے۔ اس محت سے ہم یہ نتیجہ اغذ کرتے ہیں کہ یہ قول بیدان نے قادری بزرگوں سے سنا اور اپنے ذین میں عفوظ کر لیا۔

مذکورہ بالا شعر میں ہارے صوفی شاعر نے خدا سے کامل اتحادکا ذکر کیا ہے۔ حضرت سلطان باہو کے قول کے مطابق اس وقت خدا سالک کو ان الفاظ میں مخاطب کوٹا ہے :

ااتو عین ذات ما هستی و ما عین تو هستیم در مقیقت

 ای زمرہ جلو، فیان نمانل ز دل مباشید کوری و زشت روایست آئید را ندیدن وہ کمتے ہیں کہ آئید دل وحدت سراہے ہے اور اس میں ماسوا صرف قرش کی حست کریمنا ہم ،

ب. خیال ما سوا فرش است در وحدت سرای دل درون خویش دارد سینه آئینه بورون را شاه به شار خاطب آئینه دارد برد.

نھایت ہی درخشاں بے شار نجلیات آئیں' دل سیں موجود ہیں : سائرے قدوت ر تو ز عکس تجلیات ۔ واقد یہ بحر آئینہ' دل سفینہ ہا

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجربہ" ووحانی کے آلے کے طور پر دل علم کا عظیم تربن سرچشمہ ہے اور اس لیے بیدل پر وقت اس میں جھانکتے رہتے ہیں : از تحاشا کار دل ما را سر برواز نیست

از کماشا گام دل ما را سر برواز لیست طوطی حیران ما داند قفس آلید، را

آلیمہ مُنٹائی کے طور پر بدل کی اللہ ہے جات نے معت میں معرود ہے۔ اس لیے الیوں کے اس ایک اللہ علیہ اس کی اللہ ہے اس لیے اللہ کا اللہ کا میں ایک اللہ کیا ہے۔ اس انکامی کی اللہ کیا ہے۔ اس انکامی کی بدل ہے اس کے اللہ کی کہ اللہ براہ انکامی کیا ہے۔ میں انسانہ کی معید اس انکامی کیا ہے۔ میں انسانہ کی معید کی میں میں میں انسانہ کی اللہ کی اللہ کی اللہ کیا ہے۔ یہ جب لئم کیا ہے۔ یہ جب انسانہ کی اللہ کیا ہے۔ یہ بہ یہ بہ کیا ہے۔ یہ بہ بہ کیا ہے۔ یہ بہ کیا ہے۔ یہ بہ کیا ہے۔ یہ بہ کیا ہے۔ یہ بہ کہ یہ کہ بہ کیا ہے۔ یہ بہ کیا ہے۔ یہ بہ کے کہ بہ کے۔ یہ بہ کہ بہ کے۔ یہ بہ کہ بہ کے۔ یہ بہ کے۔ یہ بہ کہ بہ کے۔ یہ بہ کے۔ یہ بہ کے۔ یہ بہ کہ بہ کے۔ یہ بہ کہ بہ کہ بہ کے۔ یہ بہ کہ بہ کے۔ یہ بہ کے۔ یہ بہ کہ بہ کہ بہ کہ بہ کے۔ یہ بہ کہ بہ کہ بہ کہ بہ کہ بہ کے۔ ی

مدعا دل بود اگر ایرنگ اسکان ویشند چر این یک نظره شون صد رنگ طوفان ویشند چی بلکه وه ید کهتے بین که تمام موجودات ایک عظم قاب کے الدر موجود بین

پی بلکہ وہ یہ دیتے ہیں ادہ تمام موجودات ایک عظم قلب کے الدر موجود ہیں : انشرر نیزلک دو عالم رقم لوح دل است همد از ماست کر این آلیند بر ما بخشند

اس لیے وہ کمیتے ہیں کہ شش جہت میں 'اتخلب'' کے بغیر اور کسی جیز کی کار فرمائی نیس :

شش جهت بيدل همين يک دل قيامت مي کند خاله آلبند اي من هم تماشا مي کم کائنات کا وجود اگر نظر آتا ہے تو اس سے صرف یہ بات نظایر ہوتی ہے کہ ''قلب'' فراکم وحت رکھتا تھا ورنہ پر چیز اس میں اس طرح سا جاتی کہ یہ موجودات کمیں بھی کمھائی نہ دیمیں ۔

یلی داشت وسعت بے نشان بود این چمن رنگ می برون نشست از بس کد مینا تنگ بود

جس مت کا ہارہ مافوق میں ذکر کیا گیا ہے ، فلسفے کی تاریخ میں اسے خیال پرستی کہتے ہیں ، جس کا مطلب یہ ہے کہ خیالات ہی خارجی عالم کی نسير كا موجب بين - اكرچه خيال پرسي كى اصطلاح كا اطلاق يولاني فلسفي برسی نائیڈز (Perminides_pro تا ۱۹۹ ق - م) کے فلسفے پر نہیں ہو سکتا کبوں کہ وہ بڑی سادکی سے احساس اور اس کے موضوع کو ایک ہی شئے تعمور کرتے ہیں۔ تاہم وہی جلے قلسفی ہیں جنھوں نے کہا تھا کہ خیال اور وجود کاسل طور بر ایک جیسے یہ - افلاطون (۲۰۰ تا ۲۰۰ ق - م) کا دعوی تھا کر حقیقت غیر مادی ہے ، جو اپنے حقیقی وجودکی خیالاتکی صورت میں متلاشی رہتی ہے۔ اس کی تعلیم تھی کہ خیالات ہی اصل وجود ہیں ، موجودات تو اپنے وجود کے لیے خیالات پر انعصار رکھتی ہیں۔ بشب برکلے (Bishop Berkley) ١٦٨٥ تا ١٤٥٣ع) جو بارے شاعر بيدل كا خورد سال معاصر تھا ، كمپتا ہے کہ وجود محض خیالات کا تانا بانا ہے ۔ اُس نے جسانی وجود کے نظریے کو باہل قرار دیا اور ایک ایسی خیال پرسی کی تبلیغ کی جو وجود کو مجموعہ خیالات سے ماوری کچھ بھی نہیں سمجھتی ۔ اُس نے یہ بھی کیا کہ کالنات ایک عظم تلب کے اندر موجود ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیدل اور ہشپ برکلے قلب اور مادے کے متعلق ایک ہی جسے خیالات رکھتے ہیں۔ یہ روحانی خیال برستی (Spiritual Idealism) ہے۔ بعد میں ایکل (Spiritual Idealism) کے بھی اپنی منطقیانہ خیال برسی (Logical Idealism) کے فریعر یہ ثابت کیا کہ حو کچھ بھی اصلی یا حقیق ہے وہ روح یا قلب کا مظہر ہے۔ آن کے خیال کے مطابق موجودات روح ِ مطلق کا موضوعی وجود ِ خارجی ہیں ۔ ان تمام مفکرین کے خیالات کا بیدل کے نظریات سے مقابلہ کریں ۔ بتا چل جائے گا کہ مغرب میں جو حقیقت بڑے مراحل سے گزرنے کے بعد الم نشرح ہوئی ، بیدل کی نگام حقیقت رس اس تک یک بارگ بہنچ گئی ۔ نانظروا کیف بده الخاق ثم الله پیشی النشاة الآمترة ـ و و : و : دیکموکد نده وند تعالی نے خاطوق کو کس طور بر اول باور بیدا کیا ـ و وه دگر بار بهی نهیر بیدا کرے گا ـ و ادا شنا بدلنا امتالهم تبدیلا ـ رے : ۸ •

اور جب ہم جایں کے ہم ان کی مائند ایدل ڈائیں گے۔ افسینا بالطفاق الاول بل مے ٹی لیس من خلق جدید ۔ کیا کیا چلی بالر تخلیق سے ہم ٹیک کئے ہیں ؟ یہ لوگ ٹی تخلیق سے سے دلیل

شبه میں ہیں ۔ بزید کی الخلق ما بشاء وہ : ہ

وہ بیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔ این المدری ^{مرم} نے قبدر اشال کی اصطلاح وضح کرکے ان حاائی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ علامہ البال بھی 'شکریلر جدید الشہات اسلامیہ' میں اس مسئلہ کو اینر چھ لائے بین ۔ اب بیدال فرائے ہیں :

نا دم زنی چو آئیند گردانده است وانگ این کارگاه جلوه چه مقدار نازک است دم زدن اور آئید، کا نعلی ظاہر ہے ، سالس کی رطوبات آئید، کی سطح پر فرری تدبرات روکا کا کر دنتی ہے ۔ جس انتری سے یہ تعبرات سطح آئید، پر روکا ہوئے بین ، آئی تیزی ہے ''اکرآئیہ جاو'،' یعنی یہ کانات بھی دکرائیں ہو جال ہے۔ ایک سلئم اعمی الرحود نمی ہوا ہوا تک ایک اور اٹان تر اور زیادہ ریکائین مظلم نکیوں کے سامنے موجود ہو جاتا ہے۔ تبدیلہ کانات اسی طرح بڑی تیز رفتاری

اور انتہا درجے کی دل فریسی کے ساتھ جاری رہتی ہے۔ ادراک حقائق کے لیے پیشتر ازیں دل کا ذکر ہو چکا ہے۔ بیدل کہتے ہیں

کہ امثال کا ہر تجدہ اینی وکئی اور وعائی کا حلوہ آئیں؛ (میں دکھاتا ہے۔ کہ امثال کا ہر تجدہ اینی وکئی اور وعائی کا جلوہ آئیں؛ (ل میں دکھاتا ہے۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ اس کاراکا، کتال میں صرف دل پر قناعت کر لیں اور کالنات کے کام جوابد طالبر اصر جام جہاں کا سن دیکھیں۔

زین کارگام تمثال بادل تناعت اوالست از پر گلی کد خوابی آلیند رنگ دارد کون سا نقش ہے جو اس میں دکھائی نہیں دیتا :

دل صانی کہ نشرہا کہ نہ بست ہم کہ آئینہ است جبران است ہزاروں جلوسے ہیں جو بدیک وقت دل میں نظر آئے ہیں اور انسان کو محور حبرت بنا ڈالٹے ہیں :

دل به هزار جلوه ام چهره کشای حیرت است لمون کا به وفور سو، ادراک کر به کشت برو، حقالت کا اندر احد

جہاں جلوں کا یہ وفور ہو ، ادراک کی یہ کثرت ہو ، مطاقی کا انہو، لحظہ یہ لحظہ ترق بزار ہر ، وہاں طرف دل بھی برابر رصح توبیر رہا ہے ؛ یعنی اضافہ! کاٹنات اور تجدر اسٹال کے ساتھ ساتھ دامنے دل بھی برابر بھیٹاتا چلا جاتا ہے ۔ دل بیٹرینلٹر کر سرو برگ کرکوئن کر ساتھ انٹین علاوں سربی این الذین ہو گ

ملاحد الزال فرمائے ہیں کہ افلاطون کے خیال کے مطابق میرٹ تمام علوم کی ماں ہے کورٹ کہ اس سے اسرار فرانو معلوم کرنے کے لیے قبسی اس طور فقیق کا مادہ چیا ہوا ہے۔ ایکن حافظہ میرٹ ان کے ایکن مادہ سیا میں اس کی میرٹ کے ان کے ایک خشف الدار ہے غور کرنے ہیں۔ بیشل کے نزدیک فرق تائج سے قبل تعلق میرٹ کی افری اندر و فرفت بڑی کران جا ہے۔ اس فین میں علامہ موصولی بدل کا عذور کیل فرم تائی ہدا اور ان جی ن

۱ علاسه موصوف کے الگریزی سی افکار بریشاں ، صفحہ مہم ۔

نزاكت ها ست در أغوش مينا خانه حيرت مژه برهم مزن تا نشکنی رنگ تماندا را

مضامین حبرت کا تعلق تجدد امثال سے ہے ۔ آلینے اور حبرت کا تعلق بھی ظاہر ہے ۔ آئینے کو ہمیشہ حبران باندھتے ہیں ۔ بیدل نے اس لفظ کی رعابت سے حیرت کے موضوع پر کثیر تعداد میں اشعار کھے ہیں ۔ اب ہم دیکھنے ہیں کہ علامہ اقبال کے خیال کے مطابق بیدل کے نزدیک حیرت کی اس قدر کیوں قدر و قيمت ہے ۔

حضرت علامد نے بیدل کا جو شعر نقل فرمایا ہے ، اس کا دوسرا مصرع حیرت کی اہمیت اور قدر و قیمت کو واضح کر رہا ہے۔ نگابیں ایسے سااہدے سے دوچار ہوتی ہے جو صرف آغوش حبرت میں موجود ہوتا ہے ۔ اس کا تصور بھی اور کمیں ڈین میں نہیں آ سکتا اور اگر اسے دیکھتے وقت بے احتیاطی سے ذرا آلکھ جھیکی جائے تو نظارہ بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے ۔ یہ حسن ازل کا مشاہدہ

ہے ۔ اس مشاہدے میں محویت نامہ بصارت افروز ثابت ہوتی ہے : همچو آلیند چشم عارف را ساز حبرت بصارت دگر است

اور یہ کہنا درست ہے کہ اس وقت وجود کا ہر ذرہ چشمہ دیدار بن جاتا ہے : دل هر ذره ما چشمه ديدار تو بود چشم بستم و هزار آثينه نقصان كرديم اس لیے آنکھ جھیکنا یا بند کرنا ہزار آلینہ نفصان کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ حیرت جلووں کے طوفان میں بہنجا دیتی ہے۔ اگرچہ ویسے تو یہ سعادت صرف نبوت کے حصے میں آئی ہے ، جلوۂ طور ایک موسیٰ کی نگرہ نے تاب ہی دیکھ سکتی ہے یا انواز ڈاٹ ایک نبی اسی مح لقب ہی مدرۃ العنتہی سے آگے بڑھ کر دیکھ بائے میں ۔ انبیاک ڈات میں ادراک اور مشاہدے کی اسی بے بناہ توت کی بنا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا گیا ہے کہ :

هم، ا دیده کشته چو ترکس تنش

بيدل بھي اپنے وجود کے ڈرےڈرے کو چشمہ دیدار کھتاہے ، اس لير اگر ایک عارف کامل بھی تاب دیدار کی سعادت حاصل کر لیتا ہے تو اسے فیض نبوت

موق اسی بنا بر حضور سرور دو عالم صلی اند علیه وسلم کو انسان عین الوجود یعنی موجودات کی آنکھ کی مہتلی قرار دیتے ہیں ۔

سعیمنا جاہیے ۔ یعنی عارف بھی نبوت کی ایک امتازی حیتیں سے جوہ ور ہو گیا ۔ حیرت آئیدام میر نبوت دارد تاب دیدار تر بس شاہد اعجاز تکہ انوار ذات کے شناہ ہے کے وقت آئیدہ حیرت اپنے اندو تقش انکان کا معمولی سا عکس بھی تیں بڑے ذیتا ۔

نقش آمکان در چار جرم برائی انہ بست مستد ام عمریست این دفتر بیشتم آلیند بیدل کے بان حمرت کے تمام مضامین میں بنیادی طور اور بین اتکار مضمر بنائر آئے ہیں اور اٹھی انکار عمالیہ کے باعث یہ درفوع کے دند ایم این کیا ہے۔ پہلی اس بات کی طرف الز سر نو المارہ کرنے کی کوئی شوروت نہیں کہ یہ ساوا بیانی بلیک کے ذاتی شخرے کا کا آئید دار ہے :

سحر طرازی گارار حبرت است امروز شکست، رنگی آلینه تماشایم

صرف او مہذم جاداً او مہذم ایسان آور آلیا، چند از او می آوم بیشان این تجربہ زومان کی جا براکستے پریک آدم بیشی السان کانی ماہم جین پر اناز ہو کر اور دل ہے سروکر آدر کہ کر انتخابی انی الدسان کر نیا ہے میں استقراف اور محرب کے طالع میں آدم بعنی عبداللہ جب کم ہو جاتا ہے تو الدا ہی رہا ہے، کیا بالنامی بیٹ اور عدا کا کامل اتحاد ہو جاتا ہے۔ دوبیان میں اور کرف جو ان ان جرن و جاتی :

آلید آغین فرد تمال میآرات حرائی خیابر مطابل بدو روید آلتان اور خدا کی جوت اند با السال اور مطال تا آماد کا اندگر بای سطا جوت آلتان کا جا چکی ہے ۔ دلاد اتفاق میں اُنی گران اسر صیفیات استشکل جوت آلتان الدادت ان جوت کی دوران کی کا دل اتفاق جوت آلتان کی اداد راحاد میں کہ سوسیوے کے اللہ ایک برای دل کی روز امر چا سکی ہے ۔ خطور الا دین اس بات کا التبار تھی ہو چا ہے کم اس خوت کا العال کی میت انکا کیا دران برای انکا کا التبار تھی ہو چا ہے کم سال خوت کا العال کی میت انکا کیا دران برای انکا کا التبار تھی ہو چا ہے میٹ کیا تھی شارش میں میں جو بدا ہما میٹ میٹ کیا تھیا ہو ہیں جو گاہے

۱- قرآن اور تصوف : از مير ولى الدين ، صفحه ١٠٠١ ، ١٠٠٠ -

٣- تشكرل جديد النهيات اسلاميد : ترجيد نذير نيازي ، صفحه سرم تا ٢٠٠٠

ہے ۔ دات حق فراء الوراء ربھی ہے ۔ بیدل کہنے ہیں کہ آئینہ میں تمثال یعنی عکس کے بغیر اور کچھ نہیں ہوتا ۔

اصل شے اس سے دور رہتی ہے -ای ارائیدہ اسبتر مظہر دور عینیت امالہ بنال

آلید، کر همه مشور شدو انتیاد از شخص جز تخال کمتے بین مورا کے انسان کر وقات شکل عاطبرات اس کا آیت اور دیا اس کا عین بیان کہا ۔ لیکن اب عیشت کا دور ختم ہو چکا ہے۔ تخابی کالنات سے پہلے قات میں موجود ہوئے ہوئے صینت تھی۔ اب آئید، اگر کامالاً سامنے بھی

چلے فات میں میں مورد پریت پریٹ منابت تھی ۔ آپ آٹید آگر کنالا مانے بھی آ آ چائے ' ام اس ملکی کے عوالیہ الا الفاظ المشارک کرتے ہوئے ہم آپ ملک اس میں چائے رکے کہ حالات موالات ہو الی کی حوالہ الا الفاظ المشارک کرتے ہوئے ہم آپ مک حکے بین کہ حقاقت سرماندہ و لوگ وی در کامل صوحت کے مانے چھا جائے کے باویوں وزاد افروار دیون کی جانوں تعالی کجنے میں کہ میں سامت معد کو آبار نسوند بھی فراصل کاملے میں اور فودی کرتے ہیں کہ اتحاد کامل تعمیب ہو کیا ، وی

بدرنگ آلید. گر شخص غبر عکس اد بیند

یدھیں وصل من بی خبر خیال پرسم اور ہوتا بھی چی چاہیے ؛ حقیقتر تنزیہ صورت تنبیہ میں کس طرح جلوہ گر ہو سکتی ہے ۔

زان 'بلوء هج ند نمود آنینہ جو مثال سے تقاض را ممال است نصوبر جان کشیدن ایک بار چلے نہی سطور بالا میں نص شہید کے ضروری مظالمین کا ڈکر کرنے ہوئے ڈائن استعداد کے مسلم میں کہا گیا ہے کہ اننے خیال کی رطاق جہاں تک ہوئی چلوہ آئی نوجت کا ہوتا ۔ ایشیات ہوں یا شلبات ، ان کی ڈائے حق تک چنج ڈیں۔ پر نخص کی تحقیق صرف اس کے فاتی انگار کا آلینہ ہوئی ہے ہ یہ معزر ادراک کا اعتراف ہے۔ ان جا کہ بود خبارہ گیمہ حسن کاات ہوں آلینہ عمر است یقینا و گاناہا آلینہ عمود نمے ہے اور فات حق غیر عمود۔ آلینہ کے پاس النی استعداد کمیاں

کہ غیر ممدود کو اپنے ظرف میں جگہ دیے : صد کلستان رنگ دربار است حسن اما چہ سود غانہ' آلینہ' ما نیست جز یک گل زمین

------چو سحر یه عالم جلوه ان خجلم ژئیمت اندکی

نفسی کہ دائمتم آب شد ز حجاب آلینہ ہای تو اس کا مطاب یہ ہے کہ آلینہ حق بھی انجام کار حجاب ثابت ہوا۔ حقیقت مستور

. مستور ابی دلی " آکینہ کی تارسائی کا مزید ملاحظہ ہو ؛ حقیقت مطالقہ کا عکمی اس میں کیسے

پڑ کتا ہے ، وہ بستی تو ذات ہے راک ہے ۔ وہ تو اساسی نور ہے جو بالکل غیرمرنی ہے ۔ رنگوں کی ظاہر کثرت میں موجود بونے بوئے بھی اس کا آلینے محمد علمی ہونا تمکن نہیں ، کیوں کہ اس میں تو صرف رنگوں کا انعکاس ہو سکتا ہے۔

جبهان طوفان رنگ و دل هان مشتاق بی رنگی چد سازد جلوه با آئیند مشکل پسند ما

حسن بی رنگی کد عالم صورت نیرنگ اوست عرض تمثال کد دارد باور اندر آئیند

دوان محفل کہ حسن از جلوۃ خود داشت استفتا من بی ہوش بر آلینہ داری ناز میکردم یہ اسلوب بیان بیدل کو برم کامر اللہ میں پینجا دیتا ہے جہاں ڈات اللمی کی ماورائیت کے بغیر اور کوئی مننی ذرن میں نہیں آتا۔

بيدل اسي طرح بڑے علمي انداز ميں ان دقيق اور وقيع مطالب كا ذكر

کرتے ہیں۔ اس سے چلے آتاد کا انداکرہ بھی انہوں نے بڑی ممبارت کے ساتھ کیا انھا۔ دوسرے انتظام میں قرب اور ماورائیت کے دو انفارت کے دوسان بدل کا انسور بعدا گیونتا وہا ہے۔ ایکن چوں کہ ان کے دل میں عبین البری کا نے پدان فیری فیری دوسان النہی کے لئے آرمنے میں اور انفاق دوسر کے تمامر بھی بین اس لیے شوق دیدار کا اظہار اوا راز خایات ہی خربہصورت اور دید آذریں انداز میں

کرتے ہیں۔ مثال: بیدل آن گوھر ٹایاب سراغ یہ محیطیست کہ پرسیدن نیست عکمی افتادہ در آلینہ ہوش کل تران کنت وئی چیدن نیست

آئیند کا ظاظ بیان بھی موجود نے اور آخری مصرح کے حسن کا نو جواب نہیں۔ آئیند کا ظاظ بیان بھی موجود نے اور آخری مصرح کے حسن کا نو جواب نہیں۔ بےشک السان آگائیں بند کر کے عالم تصور میں اس مصرح کا نکراز کرنا رہے اور طرب و صور کے کی پائے راک ور اور ایک ، اس کے ساتھ رامان دل کو محدور کرا رہے۔ اور میں ایسی الوریت کا ذکر پو روا تھا ، اس کے ساتھ رسانت میں بھی ایشان کا

ابھی ابھی الویت کا ڈکر پر ورا تھا ، اس کے ساتو دسالت بھی بھال کا حاصل ہے۔ تعد کمنے پوٹ چر چرک کے نظام فکر ہیں اس موضوع کو بنیادی حییت حاصل ہے۔ تعد کمنے پوٹ چرک جب کبھی بیلل رسالت کا امر جوئ فقامت کے ساتھ ڈکر کرنے بین تو اس میں آن کے نظام فکر کا یہ تیادی لکتہ روح بن کر موجود ہوتا ہے۔ ہم اپنے اس خیال کی فوضح ان کی مشترجہ فیان رہامی ہے کرتے ہیں:

ایدال رقم جلی و خنی می خواهی اسراز نبی و رمز ول سی خواهی خاص آلیند است نور احمد درباب حق فیم اگر فیم علی می خواهی

 زران کا دورام رہیں وہت ہے۔ راباب تعرف اے کام طرفات اور موجودات کاد اکثیر تیں اس مرتے ہیں مالک دائل می کو اس طی مطرفان کافیا ہے۔ یہ کہ اے این فات کا امیال علم ہے کو انٹی کام نیونات کا افراک ہے۔ یہ یہ افراک رائے کے زرد کام کی مارٹی کا درک بازی کی این اس مارٹی موران ہے ۔ اس لیے رہانہ اور مدت کو فاتوان کا ادا کیے ہیں ، احدیات کا بھیل حقیق ہے۔ ہے اس کرانہ وقت کی حوالت ایک بدے اس کا جیل کیا جاتا ہے افرادیارے تعالمہ اگر

من که بیش از اور کرنا به چاپ و این اصری کے بھال کر مطابق منعد رستی کے بھال کر مطابق مندر کے بھال کر مطابق مندر کے بھال کر مطابق مندر کے بھال کی طابق میں کہ اس اصری نور اس بات اسان کے بھال کی طابق میں کہ اس کے بطابق میں میں اس کے بطابق میں میں کہ اس مطابق میں کہ اس کہ اس میں کہ اس کہ

کامل ظهور جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تنسی آبات میں ہوا ۔ رسالت کا بھی تصور بیدل کے لکر میں ہر جکہ جاری و ساری ہے ۔ مثلاً اُن کی مشوری اطلسم حبرت' کے اس شعر کے حسن' کا ماخذ بھی بھی تصور ہے ۔

ر حقیقت مجدید اور ذات مجدید مین خلق اور مخلوق کا فرق ہے۔ دیکھیں : "توران اور تصوف" از میر ولماللدین صفحہ ۱۵، ۱۵ - ۱۵، خلی اور جلی کے خلاقی

کے زیر لظر اقبال کے اس شعر کو بھی سمجھیں : ایک لشناسی خفی را از جلی ہشیار باش ای گرفتار ابوبکر و علی ہشیار باش

بـ مولانا غلام رسول سهر وقم طُراز بين كد ايام طالب على مين انهون خ
 بـ مولانا غلام رسول سهر وقم طُراز بين كد ايام طالب الله صفح إن

جناب سرور کواین کی نعت لکھتے ہوئے کہتے ہیں : دو عالم چون صاف درھم شکستم کیہ آسد کوھر نامش در دستم

دو است موض الله و ورقع مناسم الله الله الله و ورقع الله ورقع ا الشاكل تخلق بولى جيد - اس توضيح كو سامنے ركم كر بيدل كى مذكورہ بالا مشتوى على اس متحر كو بارغين :

جہان مرآت الوار جالش دل ہر ڈرہ فانوس خیالش ان کی اولین مثنوی محیط اعظم کا یہ شعر بھی ٹور تجدی کی اسی حیثیت کی رف اشارہ کر رہا ہے۔

طرف اشاره کر رہا ہے : ز آلینہ' ذوہ ٹا آلتاب ز نور ِ نماشای' او کاسیاب

بادی النظر میں یہ اشدار صرف ہرواز تخیل سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بہ شور دیکھا جائے تو ان میں حقیقت بچھ کے مشابی ایراب نصوف کے انکار کا خالاجمہ موجود ہے - بہارا دقیق النظر شادر متصوالد مابدالطبیحیات کو کسی وقت بھی الفالداز نہیں کرتما ، اور الشاکی بات یہ ہے کہ آئید کا النزام بر جگہ موجود ہے، جو بہارا دوضوع مقالہ ہے۔

اب تکابیم عن خورکن تکابیم اس می الاراب به اس ایاله فروت کر چین گلی می که کارام بطل سا الله ایک ماه اشته با الصار کی کویشن عد موجود نیزه به ایک به الله نیم عرف امراد السلامی تمویل اور امساملیجات کی لازے کمیرے مطالب بیان کرتا ہے۔ ہم بیان کا بھی مردہ عدد العاد ایش کر کمیج میں میں بورعات کرتان المید و لائیا، و میان وجود اور دوست فیروز میرن ، ماوران ، میں بھی فیرو فوج کا جا کا کے میراد اس میں میں کی در امراد میں امراد میں بھی فیرو فوج کا جا کا کے میراد میراد میں کا میراد کی امراد کی اور ایک برادی اور افروز کی بات کی بھی اور فوج کا جا کا کے انسان المقر میراد کراد میں کہ میراد کر امراد کی امراد کرد کرد کی کرد کی کا در افروز کرد ور کرد کی کے کہ

(بقید حاشید صفحد گذشتم)

مولانا روحی مرحوم سے نکات ایدال سبناً پڑھنے شروع کیے لیکن مولانا روحی شروع ہی میں اس ایک شعر کے حسن میں اس طرح کیو گئے کہ آگے ند بڑھ سکے اور سبق ہمیشد کے لیے ویس مخم ہو گیا ۔ جس طرح آلینے میں چمکتے ہوئے جواہر کا وجود اسے نافص بنا ڈالٹا ہے ، اس کے معاصر مغل امرا کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے درخشاں کالات اور اعلیٰ ذہالت کا بے جا مظاہرہ کرکے اپنے باطن کو تاریک ایہ بتائیں :

دل روشن چه لازم تیره از عرض هنر کردن ز جوهر غاله الليت را زير و زير كردن

لیکن یہ تمام مباحث اس مقالے کو بے حد طویل بنا ڈالتے۔ یہی کس دینا کالی ہے کہ بیدل نے اس لفظ کے ذریعے عظیم اور رابع خیالات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ بہارے سامنے موجود کر دیا ہے اور فکر و ادراک کی ہے شار راہیں کھول دی ہیں -

(غير مطبوعه)

كلام بيدل ميں معنى خيز علامتيں

شروس میں میں میری کے اصاب آخر دیں کے ادارا یہ میں میدادالور بدال کا شور ان کہ مرافائل میں امرین کو خاص اس جب میں میں امرین میرو کاروی کے بیدیستان پر میران کو خاص اس جبان کے امری اور ان میری کاری نظام برخی انہوں کے اس امری امرین کی امرین مرین کاری نظام برخی کا فورید مطالع کا جروب میرین کا ایک نے کہا کہ کہا گیا کا وجہ مطالع کا جروب میرین کا اس جرمے بریا آن ایک نے کہا کہ کہا کہ کا میرین کے امرین کے انٹر کی امرین کیا میری کاران کی واض کے اس میں کا اس کی میرین کے افرین کو اس کا میں امرین کیا میری کاران کے واض کے امرین کی امرین کے افرین کو میرین کو اس میں سیاران کیا میری کاران کے واض کے امرین کی امرین کی امرین کے امرین کی امرین کے امرین کی امرین کے امرین کی امرین کے امرین کی امرین کی امرین کی امرین کی امرین کی امرین کی امرین کے امرین کی امرین کے امرین کی امرین کی امرین کے امرین کی امرین کے امرین کی امرین کے امرین کے

ذات قطر بتطورتان کی استازی عمومت ہے جی وجہ ہے کہ باہتوجان کے قارمی کو شعرا میں ہمار مصدومت کو عام جائز کر دیکتے ہیں ۔ عرق کو اس انعاظ ہے تمام شعرا کا سراح بنشیز کیا جانا ہے مکا پر کے دوسرے اورس کی شعرا کے بان میں اس معام کا انطابی جین ایادہ جو الیے بہ باباری معنی آفرینی کے اعدار ہے ان شعرا کا مطابح جب الحاج ہے۔ ایکن میدال جو ان کم ہاکارل مستر کے بعد بیدا ہوئے اور ان تمام کا مطابع روانات سے مستنفی بردی معنی پوروی اور منی آفرینی کے اعلاظ ہے کہ منام پر فائز نقلز آنے ہیں جہاں وہ جس لفظ کو اپنی ٹوک لفظ پر لائے ہیں آ ہے کیجیدہ معائی باہ طرح ہیں ۔ مداوہ دیری وہ ایک عجیب و غربیہ خضیب کے مالک تھے ؛ انھوں نے مدر بھر صرف اوقائے ڈال حروکار کرتھا ۔ زندگی کے کسی اور خطان کی طرف وہ نقطا مالل فد ہوئے اور چلیات و احسامات کی وہ کلیفت رہی کد وہ اپنے خالے میں صرف سست ہی ٹین انھے

بلکہ اپنی اس روش پر نازاں بھی تھے۔ فرمانے ہیں : بیدل سستر شکوہ حال خواشم شاہنشہ ملک بے زوالر خواشم

بیال سستر شکوه حالیر خویشم نامشته ملک یه زواان خویشم از شوکت و جار خسروانم مفریب قربان خیال فوالجلالی خویشم اس فمن میں ایک اور رباعی بھی بڑی بصیرت الروز ہے - کمتے ہیں : تا زائدہ ام از موس تبرا دارم و ر غلوث معنی انجین ها دارم

ا زباغ و پاری و کرم استفناست شعری می گویم و تماشا دارم از باغ و پاری و کرم استفناست شعری می گویم و تماشا دارم

موردانز عد نیز استفاد کی ایک مجیس کلیت کے سابق وہ ایک عالی میان عالی میں میں بالر کی استفاد کی میں المیس کی می میں با آخریت اور اکس فراحت کی الفاظ اور مثان ایک خاص روح ہے مرحال وی ا نہیں روح ہے کہ آپ کی کا دائیں انگور ایک بالدی خور میں اس کے اس کے اس کا استفاد کی الاستفاد کی استفاد کی استفاد میں اردو کی حاصل وی د اور اس با ایر آن کے کا کوئی حصول دو ملاحوں لکم رودن بند میں ان پر بیارا وہا کے۔ یہ جات ان کی حوال دو ملاحوں

بیل جائے گار مدارت ہے۔ جائے کے عالم نقط تعالی ہوں الما لیکن الے کہ ملات ہے۔ جائے کے عالم نقط تعالی ہے دی گائے وہ مل اللہ کی دی گئے۔ پاکس محل کے دی جائل ہے دی گئے۔ چائل ہوں اللہ کے دی گئے۔ چائل ہوں کہ اللہ مورد کے باللہ کا المورد کے دی جائل ہوں کہ اللہ ک

کہ ان تام طالب اسال کی دیا گریٹ ہے ہا۔ فور کے انون کے ہم ان اور ہا۔ فور کے مور ان کے ہم ان اور ہا۔ فور کے مور ان مور کے اس ان ان بادی ہے۔ اس مور ممالک کا استان مالک کا اعتمال کے اس مال کے دیا کہ ان کہ برائی کا بادی کے اس کی اس کے اس

-حواهی نفس شار کن و خواه گرد وهم چبزی نمودهایم در آئینه ٔ حباب

جیزی کووداع در البتہ عبد کو کا بیتہ میں ایک اور البتہ عبد ولک کے لئے ہے تھی کاڑے یوں اور اس سے معاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے کلام میں حیاب اسرار و معانی کا چیل مل حقیدت کا فراپ ن چا کے اس سے وہ خود در دی آنتا ہیں۔ بہ غور دیکھا جائے تو حیاب کی چت میں مفات ایک موٹی کی مفات ہے

بدخور وہائی جائے اور نوبائی کی جد میران پربان جا میں امان انکو مورق کے مقات ہے۔
ہنچہ کر تھی ہی ، اس کے انفری ہے ، امیران کی مورق کی مقات ہے۔
ہنچہ کر تھی ہے ، میٹر پر وف فر رہی ہے ، میٹر انس کا ایسان میں امیر کی بالات ہے۔
ہر دانا کا مائی ہے ، میٹر امیران کرنے ہوئے کا اگر ان بالا میٹر ہے ، میٹر ان برائے میٹر کی برائے ہیں امیران ہے ، میٹر کی برائے ہیں ہے ، میٹر کے بالا میٹر ہے ، میٹر کے بالا میٹر ہے ، میٹر کے بالا میٹر ہے ، میٹر کے بالا کی بالا کے بالا

ز سیر عالم دل غافلیم وراد حیاب سری اگر به گریبان فرو برد دریاست

در کارگاه دل به ادب باش و دم مزن ایر تازک است صنعت میناگر حباب : اور

کم لاؤک است صنعتر میناگر حیاب تصوف کا مقصد حقیق تکمیل ڈاٹ ہے ۔ جب صوف النے آپ کو ڈاٹ کے لعاظ بے نانی کچنا ہے تو اس کا مظاہر بہ ہونا ہے کہ اُس نے ابنی ڈاٹ کے اُن بہت تر رجیعائٹ کا خاتمہ کر دیا ، جو اے زائدگل کے بست شاہد ہے وابستہ

ے مثل کوبا ہے فراس کہ خطب بہ برطا ہے قد اس کے الین دات کے ان رکتے ہیں ۔ بہت ادامہ کی جنیت علی ویلی ہے اور افراد علاقہ میں سنداند ہے والسہ بنین جہتے ہے۔ رکتے ہیں ۔ بہت روز اللہ کے ان اور البات اداک تا جو بہتے ہیں ۔ ان کے بری السائٹ دائی ویز روز اللہ کے دی جو برو برو الی فرائی فروع کے عاملہ کے ملے کی وجہ ہے کہا جانے کہ اور اللہ کی اللہ کے اس اللہ اللہ کے اس اللہ اللہ کے اس اللہ اللہ کی اللہ کے اللہ کی برونا کیے ہے ، اشار اور اللہ کے اس اللہ خرائی کر دیا ہے اور السائل کی انسیا سائٹ کی کھنست بنی و دور اللہ بھا اور طالع ہے وہ ان کی اوائل میں الراک المائڈ اللہ اللہ کی ادار کا اللہ اللہ اللہ ہے کہ وہ کا کھنس کے کہا تھے کہ وہ کا کھنست کے میں ہے کہ وہ کا کھنست کے اس کرمیا ہے اور اللہ کی اللہ ہے کہ وہ کا کھنست کے میں جو بائے کہ وہ کا کھنست کے اس کرمیا ہے کہ کرمیا ہے اس کرمیا ہے اس کرمیا ہے کہ کرمیا ہے کا میا ہے اس کرمیا ہے کہ کی کرمیا ہے کہ کیا ہے کی کرمیا ہے کہ کرمیا ہے کہ کرمیا ہے کہ کیا ہے کہ کرمیا ہے کہ کرمی

ے ۔ اس حقیقت کا ذکر وہ حیاب کے استعارے سے ' نمی گنجم بہ عالم یس کداز خود گشتہ ام فانی حیابج را لیاس جمر تنگ آمد یہ عربیانی

حبام وا بیاس ہو تنک اعد یہ عربی اسی لیے وہ بالیفکی ذات کے علم بردار ہیں : در عیط از خود کائیاہ اکی کتجہ حباب کرنفس برخود بیالد کوشٹ دل تنک لیست

یہ بالبدی ایک مقام پر جا کر رک نہیں جاتی ۔ صوفی کہتے ہیں "اسزل ما کوریاست" اور چونکہ ذات کریا انام مدود سے ماوری ہے ، اس لیے صوفی کا ارتقا بھی بےانتہا ہے ۔ یدل کہتے ہیں :

یک نفس ساکن دامان حبایم امروز ورندچون آب روان است هان پیشه ما غیر معدود ارتقا حرکت دوام کو لازم قرار دیتا ہے ۔ ایک موتع پر ایک مقام حو معتول بن کر دعوت نظارہ دیتا ہے ، ایک اور نسج بمفی سنگ میل بن کر رہ جاتا ہے۔ واہ آئے سے آئے بڑھنی جلی جان ہے اور حرکت دائمی طور پر جاری ریتی ہے :

در طلب گاه دل جو موج و حالب متزل و جاده هر دو در سفر است

ان انشار کو مدانلز کہ کر بریل کے تصوف کی ماہت پر غور کریں ؛ حیاب کو عام طور ہر اتا بزیری کی عالات سجھا گیا ہے ۔ یہ بیال کی عقلستر تحری کا قبوت ہے کہ انھوں نے جہاب کو بھی دولتر بنا اور حرکتر دوام ہے سالا سال کر دیا ۔

بازة ماسبق میں متنی مقاصد کا ذکر کیا گیا ہے۔ متنی مقاصد سننی جذبات پیدا کرتے ہیں اور ان سے سنی قسم کی شخصیت نشووتما پاتی ہے۔ بعض اوقات انسان کی طبیعت کسی خاص منفی جذمے سے وابستگی پیدا کر لیتی ہے ۔ اس طبعی وابستگی کی وجد سے یہ معمولی سے لاخوش گوار واقعے کی بنا بر بھی بری طرح متهیج ہو جاتا ہے اور اس طرح منفیانہ نوعیت کی شخصیت اور بھی زیادہ پھلتی بھولتی اور آستوار ہوتی رہتی ہے۔ اس شخصیت کا تعلق انسان کے اُن صالح میلاقات سے ڈرہ برابر بھی نہیں ہوتا جو اس کی قطرت میں موجود ہوتے ہیں اور جو غیر اصلی شخصیت کے استبلاکی وجہ سے بالکل دیے رہتے ہیں ۔ السالون کی غالب آکثریت غیر اصلی شخصیت کے اس خول سین ملفوف رائی ہے اور اس طرح اپنی زلدگی گزار دیتی ہے۔ ہارے کرد و پیش لاتعداد انسان شخصیت کا بھی قابل نفرت خول زیب تن کیے بڑے مگن اور خنداں و شاداں پھرتے رہتے ہیں۔ الهیں اس بات کا احساس تک نہیں ہونا کہ انھوں نے اپنے پانھوں اپنی ذات پر کتنا بڑا ظلم کیا ہے۔ ادائی مقاصد ، منفی جذبات ، اثبات ِ ذات کے منافی احساسات الهیں بے مد پسندیدہ ہوتے ہیں ، وہ انہیں مناع بے بیا سمجھتے ہیں۔ لیکن چوں کہ ہاری اصلی شخصیت ان کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہے ، ان کا ترک لاہدی ہے ۔ بیدل کہتے ہیں :

غیر من زین قازم گوهر حبابی کل ند کرد عالمی صاحب دل است اما کسی بیدل نشد

ہاری ذات کو ورطہ' ہلاکت میں ڈالنے والے اس قلزم ِ ذخار میں صرف حباب بننا موجب نجات ہے۔ دل کو بست قسم کی مرعوبات سے وابستہ کرنا موجب فلاح نہیں ۔ فاوح او بیدلی میں ہے۔ یہ بڑی کٹھن منزل ہے۔ اوم انسانی کے لیے اس ہے بڑی آزمائش اور کوئی نہیں ۔ لیکن اگر اس آزمائش کا سامنا مردانہ وار لہ کیا جائے تو انسان اس فیمتی جوہر کو کھو بیٹھٹا ہے جو اس کی نظرت میں ودیعت کر دیا گیا ہے۔ بیدلی انسان کو اُن مثبت راہوں پر جلاتی ہے جو اثبات ذات کا موجب بنتی ہیں ۔ جس طرح حباب اندر سے بالکل نہی ہوتا ہے ، منفی مفاصد اور منفی جذبات کو بھی اپنی ذات میں سے اسی طرح خارج کر دیا جاتا ہے ۔ منفی مقاصد کی جگد مثبت مقاصد لیتے ہیں ، ان کی آبیاری مثبت جذبات سے ہوتی ہے ۔ ائبات ذات اور ارتقامے انسانی کے لیے عظیم ترین مثبت مقصد یافت اور شہود حق يے اور محبوب ترين مثبت جذبه محبت اللهي ـ السان ان ارفع اور اعالمي مرغوبات کو لے کر اپنی ذات کو توجہ اور مشاہدے کا مرکز بنانا ہے ۔ سنی لوعیت کی ہر جیز کو اپنی ذات سے کالٹے کی طرح اکال کر باہر پھینکتا چلا جاتا ہے ، اس طرح منفی شخصیت دم توڑنے لگتی ہے۔ مثبت یا اصلی شخصیت انگڑائیاں لے کر ببدار ہوتی ہے اور ہولے ہولے اُس کا دل بستی مطلق سے معمور ہو جاتا ہے۔ عرفان نفس کی تفسیر بھی ہے اور اسی سے عرفان اللی حاصل ہوتا ہے۔ بیدل فرماتے ہیں:

هر که از خود شد تبی از هستی ٔ مطلق ایر است از حیام بس سراغ گویر نایاب گیر

تصوفالد بابعثالها بحال أن توجه شدا دالسان و رسالت ، حيات بعدالهات ، وأن دعتوالد المعتالهات المعتالهات ، والتي تعدالهات والتي وكا توكين أن كام سالل كل في المحتولة على المعتال كل والتي تعدالهات بالمعتال كل في والا توكين كان المحال الموادي بها ويسان كل أن يوك والا كل أن أن المحتولة المعتال كل في حيات أن جال كل والتي مالات ان جالاً عن ملات ان جالاً عن مالات ان جالاً عن مالات ان جالاً عن مالات ان جالاً عن مالات المعتال لا يوك عالم كل والتعدال إلا

وهم تاکی شمرد سال و سد فرصت کار شیشه ٔ ساعت ِ موهوم حبایست این جا لفس شار زمانم تا نفس نزدن همان شيور حباب و همان ستان حباب

لیکن بیدل مایدالطبیعیات کے اس مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں جو تعینات

وجودی کا قائل ہے۔ ابن العربی ، فریدالدین عطار ، عراقی ، جاسی ، تمام اساتذہ اسی مکتب فکر کے علم بردار گزرے ہیں۔ جب بیدل ان مطالب کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو حباب کا استعارہ از خود وارد ہو جاتا ہے ؛ مثارٌ حتی تعالمٰی کی ذات محض کا بیان ہو رہا ہے اور مرتبہ وحدت پر ذات کے اپنے اجالی علم کا ذکر

مقصود ہے تو یہ شعر قلم سے نکاتا ہے : ند ابروی موچش اشاره قروش

ند چشم حيايش تحير ببدوش عام صوق منش شعراکی طرح بحر اور حباب کا استعارہ بھی استعال کیا ہے اور ذات کے اعتبار سے نمیں بلکہ وجود کے لحاظ سے وحدت کا اظہار کیا ہے :

زیک محر شد حلقہ زن بے حجاب حباب و کف و گوهر و موج و آب

یهکنه قطره و سوج و حباب اگر برسی وجود هيج يک از عين بحر نيست جدا

بیدل کی کمام تصنیفات کو زیر نظر رکھا جائے تو اس طرح لظر آتا ہے کہ مابعدالطبیعیات کے سلسلے میں آن کی تمام تر موشگافیاں اس غرض کے لیے تھیں کہ السان كي عظمت كو عالم آشكارا كرين اور كالنات مين اس كے مقام كو الم نشرح کریں ۔ یہ موضوع الھیں نے حد مرغوب ہے ۔ جیاں کمیں اسے جھیڑا ہے آن کا قلم فصاحت و بلاغت ، زور بیان اور معنی آفرینی کا سرچشمہ بن گیا ہے۔ اور ان کے اسی جوش طبع کا لتبجہ ہے کہ حیاب ، جو عام طرو پر بے حلیاتی کا مظہر ہے ، عظمت و کبریائی کا نشان بن جاتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ دیکھنے میں تو انسان حباب کی طرح بے مقلت ہے مگر اپنے کالات کے لعاظ سے بے نظیر ہے ۔ تسخیر عالم

تو اس کا ادائی کرشمہ ہے: ہر چند چون حبایم ہے دست گاہ قدرت تسخير عالم آب برگيمت از کلاهم

السان فعل تخلیق کا نحر آخریں ہے ، تمام بحر شی ہوا تو یہ حیاب منصہ نسپود بر

جلوه کر ہوا :

کہ دارد طاقت ہم جشمئی ظرف حیاب بن میں از خود تھی گروید تا پیئل پرون آمد ان محدود وسعوں نے ایسان کو پر سکوڑنے پر مجبور کر دیا ہے وراد اس کا میہاڑ تو شرصدود تھا :

بد فشار تنگی این قفس چو حباب غنجد نشستد ام

برر صبح می کشم از بغل عمد گر نفس بد هوا رسد غلوق میں سے کوئی چیز انسان کی ہم باید خیرے ۔ ذات باری تعالیٰ کی کیریائی

السان بی سے ظاہر ہوتی ہے: هر چند هستی من بی مغزی حبابی است دریا ہے کے ادارہ میں دری اس کارہ

دریا سری تفاود جز در تد کلاهم ان تمام مطالب کی تالید میں یہ وہاعی بھی بڑھ ایں و

س مام مندان في بهرون بهر بهري وروندي . آلچينه عدالهم به لماليم همه اسپرلنگ جهان کېريباليم همه چموج وچکودل چمدون چمال همه اور ايست ماليم همه اور اس شعر در ايمي غور کردن .

ا اید ولکش وارسی از نقش ما غافل مباش بحر در جرب حباب این جا نفس دزدیده است

جس جاب کی جیب میں خود بحر بنیاں ہو اُس کی عظمت کا کیا کستا ۔

- April 2. April 2.

تھی۔ اُن کے بڑے بڑے در سر سز ہے فلما تمثل سے فور اُن کی ہے سٹری کی دید۔ میڈس کے در اس کے ہم شری کی دید۔ میڈس ہے۔ میڈس کا دائش ہے۔ میڈس کے دائش کے دائش ہے۔ میڈس کے دائش کے دائش

اور افهون کے جاپ کے انتخارے کے کرنے اور کورٹ کے بارہ بروی کو وہ انتخاب کے بیان کے دور اندری کو وہ کو جہلات کر وہ کو کرنے اور کی کے بارہ بروی کو جہلات اور موسی کا بیان کے بارہ اس کے بیان کے اندری کے بیان کے بیان کے انتخاب کے بیان کے بیان کے انتخاب کے بیان کے بیا

جہان بہ شہرت اقبال ہوج می بالد توہم بہگنید گردون رسان بیام حیاب

مغل معاشرہ افیال و دوات کا جرافدر دیوانہ تھا بیدل نے اس سے صد گنا زور کے سائھ مالل سکندری کا ذکر کیا اور کرۂ اوش پر شاہ و گفا کی مساویانہ حیثیت کو ان الفاظ کے ذریعے واضح کیا :

در حباب و موج این دریا انفادت بیش نیست اندکی باد است در سر صاحب اورنک را جبان تک حباب سے منافر کشی اور معنی آفرینی کا سوال ہے اس کی نہایت

میں عمدہ مثال بدل کی مثنوی طور معرف میں مانی ہے۔ بیدل موسم برات

س اراب مکرات مان کر جدار بربات شربات کی جات این از کامیکرور گیالیات می میشان برای در استان کی میکند کون اور قوص کانی و کی میک کون اور قوص کانی و کی بیک که بیشان برخان می این اور قوص کانی کانی کی بیشان میکند بیشان میکند به بیشان میکند به میکند که بیشان میکند به میکند که بیشان که بیشان میکند که بیشان میکند

رن حدی بر حبیب می مسر علی ی در این منزل که جز آب و هوا نیست کسی با آتش و خاک آشنا لیست زمین و آمایش یک حباب است که هر سو میخرامی باد و آبست

اس طوح کمتے بین کہ بیان مئی کا تو نام و اشان نہیں سٹنا ۔ اگر شمید عشق کو دنن کرنا بڑا تو حیاب کا نابوں بنا کر سٹاہ آب پر چھوڑ دیا جائے گا : شمیدی کر وداع زاندگتی شود آسادۂ ختاک آشیائی

سیا ساز تاوین از حیاش به آبید زمین برده به آبلی اس کے بعد کمیے برت که جات اور فندان یا بھی جا بین چکا ہے : درین وادی کہ طوانا اور دارد له نتیا جا به حکم موج دارد کہ ان جا تا نشان یا جاایست به رفک چنم عادق برج آبست

دہ ابن جا نا نشان یا جابیست یہ رفک چشم عاشق برج ابیست اور جب ابر باران بیابان میں برستا ہے نو چشم آبو کو بھی حباب بنا ڈالنا ہے: وگر سوی بیابان آورد روی بھوشاند حیاب از چشم آھو

لیز بارش کے قطرے زمین ہر گرتے ہیں تو حباب بن کو ابھرتے ہیں : در کان قطرہ ہا یہ عال میں اور

دمی کاین قطره ها بر خاک ریزند به سامان حباب از آب خیزید

یدل کی دوسری منی غیر علارت آئید ہے۔ اس علارت کے سلطے میں بھی ایارے شاعر کے اور ایا ایاک ایش ، دقیقہ رس اور بالغ لگھی دکھائی ہے۔ للظ آئید سکدار افلام کے وقت ہے ادبیات عالم میں ستعمل ہو رہا تھا ۔ پہلوی بانال میں یہ نظ آئیکٹ کی صورت میں صوبود ہے۔ جرب علما نے آئے آئید الڈھا ۔ ضعرا نے اس سے بڑے معانی بیدما کرنے ہیں مگر جس اپنام سے اسے بیدل نے استان کا کہ چو وہ کے انقلاب ہے ان کے بال آئنے سے انعانی کرتانے والے المعار مینکٹروں سے کار کر بزاروں انک بینچ کتے ہیں اور جزایات لکڑوی کا وہ کایا ہے کہ آئیدی کمام مفات اور اس کے کمام متعالقات انتخار میں موجود ہیں۔ اور بیدل معانی اور مطالب کا وہ وفور ہے کہ دیدل کا مکمل فلسفہ حیات ان اشعار کے

فراہے بیان کیا جا سکتا ہے۔ اسی بنا بر وہ کہتے ہیں : زان عرض جوہریکہ در آلیند دیدہ ایم

ران عرص جوهریده در ایند دیده ایم خط بر جریده هاے هنر می کشیم ما

چاں جریدہ باے بغر یعنی تمام حکمیانہ اور انی تصانیف کے بطلان کا دعویٰ دیکھیں۔ آئینہ کی علامت کے ذرایعے لیدل نے ادبی، فنی اور علمی موضوعات پر روشنی ڈالی ہے۔ یہم ان کا مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

یطان آن بالغ قائد مرا مرا میں ہے ہیں جو ان سرف ماضی کے ادبی اورائی سرمائے عے باخبر بورٹ پین الکہ روح شامری ہے دوری طرح اقدنا ہوئے کی وجہ ہے معتقبل کے وسطائت کا بھی انتخاب کی کرنے ہوں منڈالیس کے مسلم ہے بھی آن کی جی بالغ قائری فائر ہوئی ہے۔ اسلوب میں ابلاغ کو زیادہ ایست زبالہ' سال میں صادل ہوئی ہے۔ لیکن بیٹانا ستردواں مددی میں اس کے قائل تھے۔ فرمائے بھی ا

عرض مطلب دیگر و اللبهار صنعت دیگر است بیدل از آئیند انتوان ساخت وضع جام را

وہ مخض صفحت گری کی -بایت میں کرتے اینکہ منتاج مدائے کے مرتی این ہدا انک موقع بدیں کہ الحالی داخش میں کہ ایس داس نشر میں من جام کی کر کیے جس جابائی الفاق کے داؤ بھی ہے جان چاہ چاہ کہ ایک دیاں کہ الکارکی کی مدائی مدائی میں میں الراکیزی میں معاملی جواب مدائی سے ایدا ہوتا ہے ۔ آپ کے خیال کے مطابق مدائی میں جس فیسر ماراس موجود ہوں کے جانون کو لیں این ایدائی عاملی ہوکی ۔ مدائی کے بغیر عبارت کی انشوار کا انکانی ہے ۔ کمیٹر یہ دیا

جولانگہ اسرار معانیت عبارت چندان کہ بری لناز کند شہنہ بیاند تغلیق تجریح کے دوران میں انھوں نے بارہا بڑے درد و کرب کے ساتھ پسہات محسوس کی ہے کہ جن مطالب و معانی کو وہ بیان کرنا چاہتے ہیں ، الفاظ ان کا ساتھ نہیں دے سکتے ۔ بیان اور ابلاغ کے مروجہ سانچے ان خیالات کو ادا کرنے ہے انہیں عاجز المار آئے جو ان کے فین میں وارد ہوئے تھے ۔ لائونا آئ خیالات کے بعض پالو الفاظ کی گرفت میں لہ آ سکے اور انھیں یہ صد المف کمیا ایل ! بی یہ دکل معذبہ آلت، لفظ است فیادہ کرد در سان الکتحد لدان

یہ بردگر معنی آئینہ لفظ است فرواد کہ در ساؤ تکنیید ٹواچ الفاظ کا اس عامی کو دور کرنے کے لیے افھوں نے جدید اراکیپ وقع کریں۔ چنان جہ آئید کی رہایت سے ایمی افھوں نے کثیر تعداد میں تراکیپ اعتمام کیں جن جن سے دھنی قبل جن درج این إ

معانی اور خیالات کو بنیادی اہمیت دینے کے بعد ایلاغ کو اصل اسلوب قرار دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ بیدل ان برائے فن کے قائل نہیں تھے ۔

سرار میدس ده و بوب بر دیوس او اراغی ع قابل میں نئے ۔ غلقی مسن کے اطلاع کے آئیہ کے مقات جال کو لئے کر غوب خلاق ککیائی ہے اور امام قابس کو ایام دیار با ما یا ہے۔ کہیں اس کی دوششش اور مطائی کو لے کر منظرکشی کی ہے، کہیں سیز راک کے افتخاس کا ذکر کرکے لیاف اس ہور کا کرد منظرکشی کی ہے، کہیں سیز راک کے افتخاس کا ذکر کرکے لیاف اس ہو سیزہ کا

نفت، اس طرح کهینجتے بیں : بد اطراف لب مجو سبزہ در جوش کشودہ طوطی از آئیند آنھوش

لیکن سبز کی اسبت گلابی وائک بیدل کے لیے زیادہ جاذب لظر ہے اور جب یہ آئنے میں منعکس ہو رہا ہو نو اس کی سامزانہ کیابت سے بڑے سائلر ہوئے ہیں۔ اسی منتوی 'طور معرف'' میں کاسنان کا ذکر کرنے ہوئے 'کہتے ہیں'

لنتیمن ها همہ آئینہ تعمیر ز عکن لالہ وکال صبح کشمیر دوسرے مصرع کی راکینیوں کو ذرا نگاہ تصور کے سامنے لائیں اور پھر کسک کے اسم میں الآثار ایک

دیکھیں کہ کیا عجیب و غریب النہاب رنگین ہے۔اس گلای رنگت کا تعلق اگر صنف انزک ہے ہو تو آئیٹے میں اس کا العکاس اور بھی زیادہ مسعور کن ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا ا ہے کہ بیدل کے لیے آئینہ کی لطانیں اور جس لطیف کے حسن کی ٹیرلڈیال اننے معراج اور چنج گئی ہیں ۔ مشوی 'طور معرفت' کے ایک اور شعر میں قوس فزح کے متعلق کہنے ہیں :

> که وا کردست برآلیند آغــوش کدعکسش کرد عالم را چمن پوش

لیکن ایدل کو معراج حایثی آص وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ حسن، بجازی ہے کرکر حسن، حقق کا ذکر کرنے این ۔،ابعد الطبعیاتی حسن کے دھندلے تصور کو مگرود فراق لفتے میں جب طرب افزا اور انظیف استدارے سے بیان کیا گیا ہے وہ صوف بیدل کا حصد ہے :

بیدل آن گوهر نبایباب سراغ بد محیطیست که پرسیدن نیست عکس افتساده در آلینهٔ عسوش کل توان گفت ولی چیدن نیست

ان الممار سے ظاہر ہے کہ بیدل کی جالیاتی حس کس قدر نے نظیر تھی اور اس حس کی ترویت میں لفظ آئیہ نے کہا کردار اتبام دیا تھا ۔ قاالواقعہ ان کا تفیق رنگینی اور وعلقائی کا بیکر لطیف بن چکا تھا ۔ اس سلسلے میں متدرجہ ذیل شعر بڑے معنی خبز یں ج

دل چر اندیشہ طاؤس بہار دیگر اس در چہ رنگ افتادہ است آلینہ کل باتر س

اسی بنا پر اپنے عید کے اتازہ کر شدہ اکو خاطر میں انہ لاتے ہوئے وہ کہتے ہیں ; بہ فکر تازہ کو فیال کرنے انہ کر خاطر میں انہ لاتے ہوئے وہ کہتے ہیں ; پر طائع کرد جدول اورائی داوان ہا
> بیدل اثری بردهٔ از پساد خرامش طاؤس برون آک خیال ٍ تو چمن شد

First Δm open range of Δm open Δm

آتش برست شعاد" الدیشہ ات جگر آلیدہ دار ِ داغ ِ هوای تو سید، ها

بس دیده کدشد خاک و نشد محرم ِ دیدار آلینه ٔ ما نیز غباریست ازان ها صد سنک شد آئینہ و صد قطرہ گہر بست افسوس ہان خانہ خرابست دل ِ ما

یدل فتشی نمی پندد کرباو حشت ندییوندد کمی دائم گذامرین نے وفا آلینہ چید اینجا

تحیر نام ها دارم هزار آثیند دربارم خیال آهنگ دیدارم بدچندین نازمی آیم

حسن و هزار نسخه نیرنگ در پفل ما و دلی و یک ورق انشای آلید،

اب کلام بیال میں آئیندی علمی حیث کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ اس کے متعدد پھاو ہیں اور ان کا و لے کر الاصالف ایک کتاب تصنیف کی جا سکتی ہے۔ مگر یہ عقالہ النی طوائٹ کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔ ہم چلے بیدل کے تصور شدا کا ذکر کررتے ہیں۔

یں لیے '' صور هذا کی بیاد حکایے نمام کے جالات پر ہے ، لیے نے
انہوں کے آئی کی روسے ہے تھا ہو اسلام کے جالات پر ہے ، لیے نے
تیزیہ ، وسٹ اور وقتی اور قال میں ہے وکاک ، مورٹ اور کاکی ، مراد ور صنی اور داتی و برخی اور داتی وی برخی اسلام کی اسلام کی اور انہوا ہی برخی میں برخی اسلام کی دائی اسلام کی اسلام کی دائی اسلام کی اسلام کی دائی کی کی دائی کی دا

ہے ماورا بین - پر ایک اپنے خیالات کے مطابق آن کا ذکر کرتا ہے - یہ کالنات ڈاٹ اٹسی کا آئینہ نہیں بو سکتی - سائے سے خورشید بعیشہ دور رہتا ہے - السان کی کیا جال کہ بڑم کریا میں نمودار ہو سکے - ڈاٹ کریا کا خیال تک لئس انڈن کو عو کر دیا ہے - وہ ڈاٹ لے لشان ہے - آس کی منزل کا سرائح کسے لکایا جا سکتا ہے:

آن کیست شود محرم اظهار و خفایت آلینه ٔ خویشند عیان ها و بیان ها

خورشید ز ظلمت کدهٔ ساید برون است ناکی ز حدوث آلیند سازید قدم را

به بزم کبریا مارا چه امکانست پیدائی مثال خاک نتوان دید در آئیند گردون

خبانش لقش امكان عوكرد از صفحه شوقم به صورت پي تبرد آلينه معلى پرستر من

ز سراغ منزل نے نشان چہ اثر برد لک و تاز دل کہ چر قام سپر الکند جو نفی در آئیند کام او اس کے باوجود اس ڈاٹ کا چارہ شش جہت میں موجود ہے : شش جہت آئینہ دار شویخی اظامار اوست یہ ڈیوامہ خدید شد کی نظار میں اس ، ''

ہر فرہ اس خورشید کو بغل میں لیے ہوئے ہے: کنام فرہ کہ خورشید لیست دو بغلش حزار آئی۔ طرار حقیقت خوردین ہو فات ہر لحظہ تئی شان سے طالم میں جلوہ کر ہوئی ہے: روز تنس صد فاکمی گیرد عنان جلوہ کر تا کند شوخی عرف آئید، می روزد جا بیدل حسن نظرت ہے اثبات توجید کرنے بیں اور کہتے ہیں کہ بساط عالم کو اس خوبی ہے آرامنہ کیا گیا ہے جسے کسی حسین نے بیام ہمبت کے طور پر کل جسنہ رلکین بھیجا ہو اور دھوت نظارہ دی ہو :

يو اور دهوت اشاره دی چو ؛ بوی پياسی از چين جلوه می رسد از ديده تا دل آکيند الهاد می کنم

اس کا مطلب یہ کے کہ بیدل کے خیال کے مطابق ڈاٹ الٹمی ماورا ہونے کے باوجود قریب تر اور بے حد شفیق اور کرتم ہے ۔

آئیسے کے فریع میلیا زمان دکان کے گئیے۔ سال کا عمل اگرے کے بھی۔ آبان و حال ان کے خال کے مطابق حال مال کے ہی ملکی کے ملکی کے تفاقف چلو میں اس کے لوٹوک النوبی زمان حقیقت النامہ ہے اور یہ حقیقت مشمدی صفحت ہے جو اوال اور ایسان ہے۔ زمان کرنی دوران عملی ہے جو امریز کی آئیز وطاحت کی صورت میں دورد ہے اور کے جے مائمی آختے بین وامروز گزشتہ ہے اور جو مستقبل ہے وہ امروز آلفتہ ہوا :

پیش ازان کر وهم دی آلیند زنگاری کند در نظر ها روشن است امروز فردائیکه نیست

بہاری نکابوں کا غلفا مشاہدہ پر العب فرزا کو امروز میں منتقل ہوئے اور امروز کو مائیں بھتے دکھانا ہے دارہ یہ سب تلسم نے معنی ہے - معین معنول میں امروز بی جارہ کر ہے- لوگ اپنے مائیں ہے مایوس ہو کر حال کو بھی تباہ کر لینے بین اور مستقبل ہے اسیدس وابستہ کرتے بین جو مودوم ہے:

سستغیل اگر همدگال است این جا از عالم اوبام و خیال است این جا آئیند حال خلق یاس ماشی است مد داع تعسور هلال است این جا

الوبی زمان کے مقابلے میں یہ کوئی زمان بالکل بےحقیقت ہے : گاھی فردا و کمبی دینہ کہ چہ

کہ عشرت ممہرو کہ غم کبتہ کہ چہ

تمثال حقیقت بد لوح عدم است ای صورت هیچ این همد آلیند کد چد

اسی نقطہ' نگاہ سے وہ سکان کو بھی بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ وسان و سکان فاتم بالـذات نہیں قائم بالمحق میں ء اس لیے یہ کمام نسبتی امور میں ۔

مِرْدہ ہے بلکہ عالم صورت بھی جی ہے ۔ اب بیدل کہتے ہیں :

نش لیرنگ دو عالم رقم لوح دل است همد از ماست کر این آئینه بر ما بخشند

ہمد از ماست در این الینہ پر ما مجتند اور یہ عالم کیوں وجود سیں آیا ؟ اس کے متعلق بھی بیدل کی زبان سے سنے :

بدل از بسک جلو، مشتاق شدم بی برد، ز آلیت اطلاق شدم بوشیدن خویشم این زمان تمکن لیست عربان شدم آن قدر که آفاق شدم

یہ یکی عش حسن مطال کی مشتہ خود نینی کناریں آفاق کا موجب بنی ۔ شیخ آکرمی البندان الدین (وہ ۱ و جست ۱۹ م ع) کی دوسے الاگر المدول میں ایک عشار الدائی مرکز م ہوتا ہے ۔ شیخ آکرے الدین مراز الم حرق می کار تھے اور اعوں کے اپنے آکر کر ایان آکریش کے لیے استعارہ اور تشییم ہے کام لیا۔ کم ایم آلیم میں مواد تک بلاچ ہے ماری ریا میں وقت کک اس بین نصب العشاری اسان بھی آدم " محروار انہ ہوا۔ جہم آکریا میں کہ مدیر بین فرمانے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدیر بین کہ مالنہ اللہ تعالیٰ کی مالنہ اللہ تعالیٰ کی مالنہ کو مالنہ کی مالنہ اللہ کی مالنہ کی مالنہ کی مالنہ کی مالنہ کی مالنہ کے مالنہ کی م

السام عربی میاف کے این العربی کے خیالات کو اپنا کر عالم اور آدم کے لیے آئینہ کو علامت قرار دیا اور ایس کال اتمار کئے جن میں ان سے آئینہ عتی ہوئے پر اظہار اناز کیا ہے ۔ شلا عالم کے متعلق پر شعر :

میر طرف نگری شوق بحو خود بیسی است دکان آلینه کرم است چار سوی" ترا اور انسان کے متعلق یہ اشعار پڑھیں

لیاز آئینہ اسرار نازیست شکستم کع کلابی می نویسم

صورت آلینه' خورشید خورشید است و پس در نمیدراد خیال غیر طبع روشنم ------

این انجمن حنوز زآئیند نمانل است حرف زبان شمعم و روشن لکفتم ام آخری شعر جس عزل میں وارد ہوا ہے وہ ان مطالب کے بیان اور

احری شعر جس عزل میں وارد ہوا ہے وہ ان مطالب کے بیان اور حسن تفول کے اعتبار سے شاہکار ہے۔ اس کے صرف دو مزید شعر سن این :

زاں نور بےزوال کہ در پردۂ دل است بہآنتاب آن ہمہ روشن نگفتہ ام کلھا جندہ ہرزہ گربیان دریدہ اند من حرق از لب تو بہ کلشن نگفتہ ام لیکن عارف اتحاد کے اس مکاشفے سے جب عاری ہوتا ہے تو اسے اپنے اور یاں ذات مطلق کے درمیان اس قدر فرق نظر آنا ہے کہ اسے اپنی اور اپنے ساتھ تمام كالنات كى كجه حقيقت إلى نظر 'جين آتى . اس مقام بر بيدل عالم اور آدم كے آلینہ ہونے کے متعلق منفی لنقید شروع کر دیتے ہیں اور فوماتے ہیں :

بغير عكس ندائم دكرجه خواهي ديد

اگر در آلیند بینی جال یکتا را

اس مطلب کو بیان کرنے کے لیے لفظ ممثال کو لے کر الهوں نے بہت سے اشعار کبھر میں اور کمثال کو انسان کی نے حقیقی کی علامت کے طور یو استعمال : 4 15

برنگی آب می کردم ز شرم خود کائی با که سیلایی کند در عانه آلیته تمثالم

اور اس بات پر زور دیا ہے کہ : آئیتہ کر ہمہ حضور شود

ندنماید ز شخص جز تمثال انسان کامل اور انسان ربانی کے متعلق آلینہ کی رعایت سے بیدل نے جو کچھ کہا ہے وہ طویل بیان چاہتا ہے۔ اور جی چاہتا ہے کہ اس کا تذکرہ کیا جائے الک، وہ لوگ جو روحالیت کے ان بیکروں کے متعلق اپنے دلوں میں شکوک رکھتے ہیں اور ذات مطلق سے رابطہ کی نوعتیت سے ناوانف ہونے کی بنا پر ان کے بعض افوال کو طامات اور شطاحیات سے تعبیر کرنے میں ، اپنے انداز فکر میں کچھ مثبت تبدیلی بیدا کر سکیں مگر افسوس کہ مقالے کی حدود اس بیان کی اجازت نہیں دیتیں ۔ اپنے خطبات میں علامہ اقبال صحیح فرماتے ہیں کہ فرائڈ نے نفسیات الساني کي عاميات سطح پر جذبه * جنسي کا مطالعہ کوكے قابل قدر کام انجام ديا ہے ، مگر افسوس سے کہنا بڑتا ہے کہ اس نے نفسیائی اعتبار سے ان لوگوں کی واردات (Religious Experience) کا مطالعہ نہیں کیا جو اپنی بیٹر سیرت کی وجد سے معاشرے میں ہمیشہ اورتر سطح ہو رہے ہیں ۔ ایبال کے خیال کے مطابق اس قسم کے السان تکمیل کے درجہ اعلی بر پہنچ کر اور کا ایسا ذخیرۂ علمیم بن جائے

یں کہ کالنات کا ہر چھوٹا بڑا وجود اس سے بیرہ ور اور مستنبر ہوتا ہے : بيش ازان ست در آليند من مايد" نور كدابد هر ذره وخورشيد تمايم تقسيم

اس بنا بر بیدل کمتے ہیں کہ انسان کی حقیات ہے آگاہ ہونا آسان نہیں : نشد آلید، کیفیت ما ظاهر آزائ نہان ماتدیم جون معنی بسیندین لفظ چیدائی

آئیدات دانی چرا غاز نیست زانکد زنگار از رغش مماز نیست

آئینہ کو زنگ و آلائش جدا است ہر شعاع نور خورشید خدا است لیکن پیدل نے یہ استعارہ اس کثرت سے استمال کیا ہے کہ کہا جا سکتا ہے اب یہ ان ہی کے لیے غنص ہو گیا ہے ۔ دل کے متعلق ان کے یہ دو شعر دیدنی ہیں :

آلها که دل طرب کدهٔ عرض نازهاست خوبان جرا کنند کمنای آلیته

دل نیست گوهری که به خاکش توان نیفت آلینه است آنچه نمد دوش کرد:

دل کے ساتھ ساتھ صفائی دل اور غوابش و حسوت ویدار کا بھی بیان ہے اور بیان صفار آلینہ بینے خوب معانی پیدا کہے ہیں صفار : صفال آلینہ دارد المفتم در کار دل

کز بحراش هر الف یک شمع روشق سی کنم

بہ صیفل کم نمی گردد غرور رنگ خود بھی مکر آلینہ بر سٹگ زند روشن گر عشقم

از صفائی دل توهم بیدل سراغ رازگیر حسن معنی دید اسکندر بچشم آلیند

صفائی دل ته پسندد غبار آرائثر به دست آئینه رنگ حنا چه می جول

سواد ِ تسخد ٔ دیدار اگر روشن توان کردن بد آب حیرت آلیند باید شست دفترها

باز از جبان حسرت دیدار می رسم آلید، در بغل بدر یار می رسم

بہ قابعہ کا کم از حسرت دیدار ایمائی یہ حیرت می روم آئینہ پر بیٹام می بندم حیرت اور اس کے سبب کے معلق منادرجہ ذیل دو شعر کائی روم گے : حیرت صفی کہ زد نشتر پہنم آئینہ خشک می بھر رگ چرھر پہنم آئینہ

> دویں کلشن بهار حبرتم آلیند" دارد اگر طائر شوم طاؤسم وگر نخل بادامم

دوسرے شعر میں طاقوس اور قتل بادام بھی حبرت بدل کا آئینہ ہیں۔ یہ بل کے باباں استعارہ کر احتمارہ کے دولڑے اس طاح کیلئے جائے ہیں۔ خاکے پر ہو کہا دنیا عالمیں دیے کا کہ انڈائینہ کو کے کر کہا گاڑا شام کے حاج اور مثل المثالثی کا ڈکر بھی کیا ہے ، ضبناً اپنے معاصرین کے اشکاری پر کراؤی لکتہ چینی کی ہے اور عشق و محبت ، جو الحلاق عاليد كا جوهر ہے ، اس كا بھى لطف لے كر بيان كيا ہے ـ مثلاً :

> آن چه ما در حلقهٔ دام محبت دیده ایم نی سکندر دید در آلینه نی در جام جم

به وصل آلينه الزم ، به هجران پردة وازم به حسن عشق ميهازم اگر پيدا وگر بنيان

عنی الهلاق کے مسلمے میں وہ اظہار کہال کو بڑا بھاری عیب سجھتے ہیں۔ کمنے بین اس سے دل ٹری ہو جانا ہے ، معنوی ترقی رک جاتی ہے اور السان دیدائر الٹمی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس مسلمے میں جوہر آئینہ سے معنی آفرینی کی ہے :

دل روشن جد لازم تیره از عرض هغر کردن ز جوهر خانه* آثینه را زیر و زیر کردن

عرض جوهر شد حجاب معنی آگاهم دیده در مژگان نهفت آلیند ٔ فولاد من

بیدل اظهار بتر محروبی دیدار بود خار راه جنودها شد جوهر اندر آلینه

ہ ہم نے سابق (الا میں بدان کی دو ملائیوں کا عشر طرور برڈ کر کا ہے۔ اس کی منانی افزرید اور سال اس کروں انگر کر سکتا ہے ۔ اس کم ایسال کی منانی افزرید اس کے اس کا میں اس کے اس کا می ہے اپنا جائے کے کہ میں کے کس اس دو انتخابات کی میں کے کام ان اور انتخابات کے اس کا میں کہ اس کا استخابات کی جی میں اس کا میں کی کم ان ہے کہ بیشل کی علاوتیں تمی استزار ہے جانبیت اور چگن کا انتخابار کرتی ہیں ۔ میں اس کا میں میں موجود ہے اس کے اس کی علاوتیں تمی استزار ہے جانبیت اور چگن کا انتخابار کرتی ہیں ۔ اس (15) 16) $-d_{10} - a_{10} - a_{11} (a_1 + b_2 + b_3) + a_{11} (b_3) + a_{12} (a_1 + b_3) + a_{12} (a_1 + b_3) + a_{13} (b_3) + a_{12} - a_{13} (a_1 + b_3) + a_{13} (b_3) + a_{12} (a_1 + b_3) + a_{13} (b_3) + a_{13} (a_1 + b_3) + a_{13} (a$

غرور رستمی گنتم بخاکش کیست اندازد ز پا آفتادگان گفتند زور ثاتوانی ها

مندوجہ بالا کام مطالب کو سامنے رکھیں تو اس دعوے کی حقیقت دل پر ثبت ہو جائی ہے جو ہم نے اس مطالع کی افتتامی مطار میں کیا تھا۔ پیدل کے عمید سے کے کر اب تک پر تراف میں اعالی دوجے کے شعرا اور ابان فکر کی بیدل سے واسٹک کا داؤ میں ہے۔

(ساقی ، کراچی ، فروری ۱۹۹۳ع)

خمیمہ ٭ تذکرۂ بیدل

لعل کنور
 ایک غیر مطبوعه نخمس

حرف ِ ناسنطور دل یک نقطه هم بیش است و بس معنى دل خواه اگر صد نسخه باشد هم كم است يبدل

١- تذكرة بيدل

[بالخصوص آن شعراء اور دلدادگان ِ سخن کا ذکر جنہیں سیرزا عبدالفادر بیدل سے آن کی زندگی کے مختلف ادوار میں واسطد رہا]

ایسے شعراء اور دل دادگان سخن کی ایک بھاری تعداد ہے جنھیں میرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی کی زندگی سی آن سے واسطہ رہا ۔ جب میرزا کا عمید طفلی تھا تو بہت سے اہل کمال نے ان کی موزونی طبع سے متاثر ہو کر آن کی تربیت کرنا چاہی یا آن کی ہمت افزائی کی - جب آن کے شباب کا زمالہ تھا اور آن کی شعرگوئی بھی اپنے شباب پر تھی تو کئی ایک سربرآوردہ شعرا نے ان کے جوش طبع کو بمعوار راہوں ہر ڈالنے کی کوشش کی ۔ کئی ایک شعراء اپنی اشخاص نے بیدل کے درخشاں مستقبل اور اُن کی نے نظیر شاعرانہ صلاحیتوں کا الدازه لكا كر أن سے عهد رفاقت بالدها اور بهر تمام عمر أن كے واادار رہے -جب بیدل کی پختگ کا زمانہ تھا اور وہ شاہ جہان آباد میں اقامت گزیں ہو چکے تھے تو اکثر نومشق شعراء نے اُن کے سامنے زانوے تلمذ تبہ کیا۔ اُمراء اور سلاطین نے کچھ فکر سخن کے شوق میں اور کچھ بیدل کی وجہ سے شہرت عام اور بقاے دوام حاصل کرنے کی خاطر اُن سے راہ و رسم بیدا کی ۔ علاوہ بربن شعر و سخن سے دل جسی رکھنے والے دیگر حضرات نے ویسے بیدل کو ابنا ملجا و ماوئ سمجها - بهت سے شعراء ایسے بھی لیے جنہیں اتفاقاً بیدل سے ، الاقات کا موقع مل گیا اور بعض بزرگ ایسے بھی نکل آئیں گے جو ویسے تو بیدل سے دور رہے لیکن آنھوں نے آن کی عظمت کا اعتراف کیا ۔ ان کمام سخن دوست اصحاب کی فہرست بڑی طویل ہے اور اُن کے مفصل تذکرے کے لیے ایک مستقل تصنیف درکار ہے لیکن بیاں ہم اُن کا ذکر اجالا کریں گے اور کوشش کریں گے کہ میرزا بیدل کی زندگی کے غلف ادوار کو ساستر رکھ کے تمام اصحاب کا ذکر كيا جائے تاكد تسلسل زمان قائم رہے -

طفلی اور ابتدائی شباب

(LS a1 . LO = 01 . Or)

ميزا عبداللفور طبات سنتون به مين طفيه آلفه باشد مي بدا بوغ ل كان 2 والله ماية كان المراقب عدد كان كان المواد من كان كان الدارات ميزا بعال لي نشخ آفاد دول ساكر داره ميسى، تمكن ادور تماييري مين گزارات سن كر بعد دو بناچهان الذي طرف كي ادور مورد جواره الايست كی طرف ند لوگ افزار الدون كه منظوره فران اچل وارد بود. مورد بود سال كي عدر مين الايست كي الدون الدين تكفي : حين ماشي كي دور دور ادور شنام الرون بيرخ دين كا تمريات مين تكفي :

یارم هر گاه در حفن می آید بوئے عجبش از دهن می آید این بوی فرنفلست یا نکمیتگل با رائعہ مشک ختن می آیید

ا _ سرزا قلندر :

مبرزا بدل کے چوا تھے۔ جب بیدل کوئی باغ سال کے تھے تو میرزا عبدالخالق کے وفات بانے پر مبرزا فقدر نے آن کی پرووش شروع کی۔ مین داوی؟ بیدل مکتب میں 'کافیہ' ختم کر چکے تھے اور 'شرح ملا جامی' بڑھ رہے تھے تو

ر۔ کایات حقدری : چهار عنصر ، صفحہ _۲ ۔

⁻ کلیات صفدری : چهار عنصر ، صفحہ ۲۰ - خوشکو : معارف مئی ۲۰،۹۱ - -اشتر عشق : ق ، ، صفحہ ۲۰٫۳ ب -

ان کے استادی کو جت و بیاحثہ کے دوران ایک دوبرے نے بھر کالای کرنے میں کہ پروز انقدرے کا ایس کی آئی ہے آئیا کہ اور کہا کہ پستادیہ انتخار مختصیے کی نظر و اگر کا مطالبہ کرنے اور اکا دیا اور کہا کہ پستادیہ انتخار اور لائے گا بالزر انفر محمد علی محمد انکام کی انتخاب کی جب بعض اوالان بازے بیزرا انتشار انتخار میں نے کہا کہ انتخاب کی جیست اور انتخار کی۔ لائے جی تھے اور اندید نمر کینے کہ جائے تھے جیال چیاز متعرا میں لائٹے ورکد آئی کا اور انسین جیٹی کہ دیران انسیار کیا کہی ان کیا کہا

پر بالدہ رکھی تھی ۔ کسی نے استفسار کیا تو اُلھوں نے فیالبدیہ کہا :

محرومثی دیدار تو خون در چگر انداخت چشمم چه کند چشم تو اش از نظر انداخت

جب سپرؤا قلندر ہے۔ ، ہ میں فوت ہوئے تو بیدل نے مرثیہ؟ لکھا اور یہ ناریخ کمیں :

تلندر يافت وصل جاوداني ١٠٤٦ه - شاه كال :

مصرع بڑھا : بیدل از پی نشان جہ گوید باز

۵- تشتر عشنی قلمی : صلحه م. y ب ـ

و- کلیات صفدری : جهار عنصر ، صفحہ برج - ۲۸۰۰ ۲- کلیات صفدری : تطعان ، صفحہ برج -۳- کلیات صفدری : جهار عنصر ، صفحہ بر و -ج- خوشکو در معارف : معارف ، شی بربر و رع -

تو طبیقت بر اعتزازک کیئیت طاری ہو گئی اور ناقد، بڑھ کر حافظ کی روح نے استعدادا چاہی اور بھر اپنا تخلص تبدیل کر لیا ۔ مین ممکن ہے تخلص تبدیل کرتے وقت بدل نے شاہ کال سے بھی مشورہ لیا ہو۔

م. شاه ملوک^۳ :

رید کر بخوب سے اور ان ساگر کے قریب مرائے بناس میں اونے لئے۔
ہیں برا انتظار ان ساگر جا کر انوبار کا ہے اور قائد مطابع میں اونے لئے۔
کے باس بوران فائد اور ان کا کر کہ اوبار کا ہے اور قائد مطابع میں انکو کی ان کہ بنا کرتے تھے ہے۔
کے باس بوران فائد ان نے انوبا کہ کا کرتے تھے ۔ ایک دی مال جہنے
میں اس کی کم اور ان پھر ان اور بان بیان کی ان کرتے ہے۔
میں اس کم کو ان اپنے کہ اور ان ایک باس کر کیاری ان کی سازی ہے۔
میں کے باس کر ان ور ان میں ان ان کے ان کے باس برائے کی ان کی سرائے ہے۔
انکے دور بھر میں ان این اور ان میں میں والدات کی اصطلاحات اندیاں کی گئی۔
اندوں میں ان ایک اور ان میں میں والدات کی اصطلاحات اندیاں کی وی گئی۔
اندوں میں ان ان کی دور بھر میں ان کی ان کا عملہ بنان کہ میں کرنے کا دور بھر کرنے کا کے دائیں گرم کا کے انسی گرم کی ان کا عملہ بنان کہ ساؤک کے انسی گرم کی کا

ہـ. شاہ فاضل": بلند بایہ بزرگ نئے۔ نفسیر اور حدیث کے ماہر ہونے کے علاوہ

مابددالطبیعبات اور عامر بیان میں بھی بد طولیلی رکھتے تھے ۔ پیدلی ان کی لظم و نگر کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور انھیں اپنے اساتالمہ میں تنبار کرتے ہیں۔ ان کی عدمت میں پر بدل ، میرنز انتشار کے ساتھ پہنچے ۔ میں بدل کا مدادا ''

هـ تناه قاسم هواللَّمِي :

جب بیدل ۱۰٬۰۱ میں اپنے ماموں میرزا غراف کے ساتھ بسلسلہ تجارت

۔ و۔ حسین قلی خان سعدی کا نام لیتے ہیں لیکن یہ قربن قیاس نہیں ۔ ج-کایات صندری : جہار عنصر ، صنحہ ہے ۔

۳- کلیات صفدری : جهار عنصر ، صفحه

المجانب عرافراندون تكت بين كي از دوليا ما ماحب بوطرات بين مارات بردا.
المجانب فضي إذا أنه إلى الرائد العرب دولان كين مادل بودا.
العارزادا كرن انه إدار بيال كروبي أراح كروبي أراح كي لم إدايا كروبي كراح كي فرات بحرف عربي نمواند
كراك إذا ربطان كي دوليات كراح كي طوانات بيم كي أو ربطاني من نموان
كياك كراد المدت الفريد فرات برائد ما ماسين عيد مستحد كي أو ان ياليا مين المحافظة المحافظة الموازدات بين المحرف المحافظة المح

ندم و شاعری کے ملسلے میں بیجی عصاص کی ایک مجب کا ذکر کرئے بین ، جس میں مقوط اور فیر مقوط صنعتوں کے متعلق گفتگو ہوئی ۔ اس موقع پر پیال کے صنعت منقوط میں یہ سمر کہا :

بینیش آنیم زن چین جینش تحضب بدتی تدین تنش جینش ساہ صاحب نے اس تصری بازی تعریف کی اور بعد بین بیدل ہے اپنی مثنوی طلسم میرت میں نمان^{© ک}ر لیا ۔ شاہ صاحب بیدل کی تظام و لائر کی بھی اصلاح^{م ت}وبایا کرنے تھے۔

پ- واله هروی :

شاہ قاسم ہوالشی کی صعبت میں جب منفوط اور غیرستوط صندتوں کا ذکر پو رہا تھا تو والہ بھی وہیں سوجود سے ۔ بیدل انھیں تازہ کو شاعر کہتے ہیں اور تمکین عبارت اور راکینٹی مضامین کی بنا ہر ان کی تعربف کرتے ہیں۔

ر کلیات صفدری : جبهار عنصر ، صفحه و و ... ب کلیات صفدری : جبهار عنصر ، صفحه سرم ...

⁻ کلیات صفدری : جهار عنصر ، صفحه ۱۵-۲۰ مطعات ، صفحه ۵۰ -

ہے۔ کلیات صفدری ؛ جہار عنصر ، صفحہ ۵۵-۵۹ -۵۔ کلیات صفدری ؛ طلسم حیرت ، صفحہ ۲۳ -

لیات صفدری و طلسم حیرت و صفحه ۲۳ -

 ⁻ کلیات صفدری : چیار عنصر ، صفحه سه -

کاپات الشعرا میں ان کا مختصر ا ذکر موجود ہے۔ ٥٥٠١ه مين جب بيدل الإيسد سے واپس آ جكر تھر او ان كے مادون مد زا ظ نف کا انتقال مو گیا ۔ بیدل نے ایک قطعہ وفات ا لکھا اور .

واليك فرحام عاقبت محدودا -

ہے!تاریخ لکالی ۔ بیدل اب بے بارومددگار نہے ۔ سبرزا فلندر" بنگل جا چکے نہے ۔ گزران مشکل ہو گئی۔ افلاس م سے ڈر کر اور احباب کے سنورے پر شاہجیان آباد کا

رستہ لیا اور روانگی کے وقت یہ قطعہ کہا ہ از ملک بیار سوی دهلی جون اشک روان سدیم بیکس

هندوش شهود قضل بيجون همراه حضور قيض أفندس

سال تناریخ این عزیمت دریاب که راهبر خدا بس

(ب) جار سے روانگی کے بعد اور شاہجھان آباد میں مستقل اقامت اختمار کرنے تک کا زمانہ : ۲۵، ۵۰ - ۲۹، ۹۶

زندگی کے یہ یس سال بیدل نے شاہجمان آباد ، اکبر آباد اور اسلام آباد ا (متهرا) میں آئے جائے گزارے ۔ ایک بار سیر کی غرض سے سرائے نکودر سے

٥- كلات الشعرا ؛ صفحد سرور -

 بـ کابات صفدری و قطعات و صفحه بربـ ـ س کلیات صفدری و جنیار عنصر ، صفحہ سے ، ب

س۔ توائے وطن: صفحہ . ے۔ ا ہے ۔

ہ۔ کلیات صفدری و مطعات ، صفحہ رہے ۔

 اورنگ زیب عالمکیر . ۸ . ۱۵ میں متهرا گئے - وہاں غیر معمولی بت برستی بائی جاتی نہی ۔ اس کی بیخ کئی کے لیے ایک سمجد تعمیر کرائی اور شہر کا

نام اسلام آباد رکها . دیکھیں : ساقی ، ماثر عالمگری ، صفحد یہ و . ے۔ کابات صفدری : جہار عنصر ، صفحہ ہے ۔ ، ، ، ، ، ، ، ، و تطعات ، صفحہ و ہ ۔ قررتے ہوئے لاہور اور حین ابدال بھی گئے۔ انھی سالوں میں شادی ا بھی کی اور فوج میں بھی ملاؤم ہوئے لیکن چت جالد ستعنی ہو گئے ۔ بیدل کے حالات رائیگی کے حتفق ان اشارات کے بعد بھم اپنے اس مورضو کی طرف ردوم کرتے ہیں اور آن شعرا اور سامن دوست لوگوں کا ذکر کرتے ہیں جن کے تعقاف اس دوران ین کسی اند کسی بنا در بدلل ہے تاتم برخ ۔

ے۔ عاقل خال رازی :

میر عسکری نام آنها ۔ سادات خواف ^م میں سے آنھے اور اوراک زیب کے محبوب دربازی صوفی منش شاعر آنھے اور مثنوی مولانا روم کے اسرار و معارف کو خوب سجھتے نھے ۔ 'امرتھ'' مثنوی معنوی کی تنلیذ میں لکھی ۔

بدل حب باز حرق علی بعض او تروی من بی نامل عاد رازی در اهد بدا بدل می در این ما استان می در این در اهد بدار من الده بدید بین می شود بدین می فاوشد بدین می فاوشد بدین می فاوشد بدین می فاوشد بدی میشود بدین می فاوشد بدین میشود بدین میش

و. کلیات صندری : تطعات ، صفحہ و ہ ۔

. ويان فيدوى : فلفان ، فلماه ، وج - كان الشعرا : صفحه م ذالي حاشيد -بـ مرأة الخيال : صفحه ، ج ، ي ج ، ي م ، م ، ماثر الامراء : جلد دوم ، ماثر عالمكبرى : صفحه ، ج ، ي ج ، ي م ، م ، ماثر الامراء : جلد دوم ،

- ATT - AT1 1004.00

- ۱۲ مفعه ۲۱ مفعه ۲۰ - ۱۲ م

م. رقعات ببدل : نولكشور ايثيشن ، صفحه مم - ٨٢ - ٨٢ -

موشکو تکھتے ہیں ⁴کہ بیدل نے شاہری اور نصوف میں عائل خان واڑی ہے چت کجھ سکھا اور جب 'نہیں ان کی طرف سے بدلل کو قسین مشی تھی تو کیڑے ہو جو انکی افراد کی اس کا میں انکی الماری کیا بر ان نہا بلکہ ان کے ماہم و نفشل کی وجہ سے انها - بیدل کا ایک تعلق مدھیر؟ ان کی شاہر مدومور ہے کہ ان میں بیان الم ایس انسان تمان اکانچے ہیں۔ ۱۱۸۸م میں ان کی واضح برمار نے کہ کا نصر کا ایکا اور ان

"سهدی جمعاه عاقل خان کالد"

سے تاریخ وفات نکالی ۔

۸- شهزاده اعظم شاه :

برسرگرم تائير بين كه آمايل شاه مدخ كين في اور انقاد مين اور فرونوال في في در يا كه دوار من كه المائي كل في در يا در به من كه المائي كل في در يا در به من كه المائي كل من در كور و را كل بيل المائي و الموال به في بخوا المائي و الموال به في بخوا المائي و مناسبة بين من الموال به في المائي مناسبة بين من الموال به في المائي و المائي المائي الموال به في المائي المائي الموال الموال به في المائي المائي الموال المائي الموال المائي الموال الموال المائي الموال المائي الموال المائي الموال المائي الموال المائي الموال المائي الموال الموال الموال المائي الموال الموال الموال الموال المائي الموال المو

صورت احوالم از طرز تخلص روشن است پدلیها حیده ام بر خود ز وضع روزگار گر شود ابر هنایت آبیار مزرعم خوند، سان از یای تا سر جملد دل آرم بهاو

ر- خونگو در معارف : جولائی ۱۹۳۲ ع -ج- کلیات صفدری : نظمات ، صفحہ مرد -

سر خوشگو در معارف : جولائی ۱۹۳۲ع -

٥- كلبات صفدري : تطعات و تعبالد ، صفعه

خوش گوا کا ایان ہے کہ بعد میں شاہزادے نے اپنے قلم سے بیدل کو اڑ سر او ملازمت قبول کرنے کے لیے لکھا اور اضافہ منصب کا وعدہ کیا ، لیکن بیدل نے ایک عزل ا لکھ کرجس کا مطلع منصوبہ فبل ہے ، شاہزادے کو ٹال دیا :

اگر خورشید کردونم و گرغاک سر راهم گذای حضرت نناهم گذای حضرت شاهم

الدائی حصرت ساہم دادی حصرت ساہم م اورنگ زیب کی وفات کے ہد جنگ تفت نشینی میں جب جاجو کے مقام پر ۱۱۱۶ میں اعظم شاہ اور ان کے بیٹے بیدار بخب مارے گئے تو بدل کو دلی للق ماا"۔

۹- حکیم حسین شهرت⁷ :

فافسل طیب ہوئے کے علاق ایک بلند باید شاعر بھی تھے ۔ جوں کہ اطلم شاہ کی ملاؤنت میں تھے اس لیے بیدل سے تعاول ہو کیا اور دوستی بیدا ہو گئی ۔ بیدل کے ہم طرح تھے ۔ اعظم شاہ کے مارے جانے پر حکیم صاحب نے دیلی میں افاست اختیار کرنی ۔ وفاف یہ م و ہ ۔

. 1- سير عهد احسن ايجاد^د

ان کی تازع وفات میں وہ ورپی بیدل عشونت بیدا بوئی۔ اجاد تخلص بدل کا عظیہ تھا اور بیدل کے شاگرد بھی ٹھے۔ بیدل خے ان کی خارش لواپ حسین تلی مان کے باس کی - فرخ میں کے عہد میں شاہانا، لکھنے پر مامور بوئے اور عبد فرخ میں لک مکمل کیا ۔ غطاب شاہانا، لکھنے پر مامور بوئے اور عبد فرخ میں لک مکمل کیا ۔ غطاب

و خوشکو در معارف ا سنی ۱۹۳۲ ع -

بـ خوش گو در معاف : مثى ۲ به ۱ ع - كليات صفدرى : قطعات ، صفحه به ـ

ب. رفعات بیدل : هینجه به ۱۱ -ب. سرو آزاد : هینجه ۲.۱ - خنوشگو در معاف : جولائی ۱۹۳۴ع -

هـ خزانه عامره: صفحه ۴۸ ـ رتعات بيدل: صفحه ۱۹۸ ـ خوش كو در معارف:

جولائي ١٩٣٢ع -

و و - حاجي تجد اسلم سالم ' :

اعظم نناہ کی ملازمت میں بیدل کے ہم نشین اور ہم طرح تھے ۔ اعظم شاہ کے مارے جانے پر دیلی وارد ہوئے ۔ بیدل سے اخلاص تنج کی بنا پر سانے کے لیر آئے اور دیر تک شعر و سخن کی صحبت وہی ۔ بیدل نے جند شعر سنائے لیکن سالم نے باصرار بیدل کا ٹاؤہ کلام سنا ٹاکہ ٹرقی فکر معلوم کرے۔ بیدل نے عمر بھر کسی زندہ شاعر کا دیوان نلاش ند کرایا ، لیکن سالم کا دیوان شاص طور ير منكا كر چند روز زير مطالعه ركها . ان كي وفات ١١١٩ مين يوفي -

١٠٠ شيخ سعد الله كلشن " :

(وقات وہم رہ) ۔ مخلص بیدل کا عطا کردہ ہے ۔ شاہ کل ان کے مرشد طریقت تھر ، اس مناسبت سے بیدل نے گلشن تخلص تجویز کیا ۔ اعظم شاہ کی سلازمت میں بیدل سے تعارف ہوا ۔ شروع شروع میں سرخوش کے شاگرد تھے ، لیکن بعد میں فطری رجحان کی بنا ہر بیدل سے نسبت تلمذ قائم کی ۔ بڑے بگر کو شاعر ابھر ۔ کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ سعر کھر تھر۔

۱۳- خواجه عبدانته ساقی":

اعظم شاہ کی سرکار میں بیدل سے دوستی بیدا کی ۔ شاہجہان آباد میں بھی

دونوں کی صحبت رہی ۔ لاہوری تھے ۔ وفات . ١١٥٠ هـ س. . مولانا عيدالعزيز عزت" :

ملا عبدالرشيد آکبر آبادي کے فرزند ارجمند تھے ۔ علوم معقول و منقول ميں

۽ نسم انجين ۽ صفحہ ۾ ۽ ۽ خوش کو در معارف ۽ جولائي بر۾ ۽ ۽ ۔ م. كالتالشعرا: صفحه به به . سرو أزاد: صفحه مه ب . اسيرتكر: جلد اول ، صفحه

۱۲۸ و ۱۵۸ - خوش کو در معارف: جولائی ۱۹۸۲ ء -م. خوش کو در معارف : جولائی ۲۸،۹۱۹ مـ صبح کلشن : صفحه ۱۹۵ ـ

ہے۔ کات الشعرا ؛ صنحہ مرے - مآثر عالم کبری ؛ صنعہ مو ۔ وو ۔ رقعات بيدل ؛ لولکشور ایشیشن ، صنعه کلیات صندری : قطعات ،

عم ، ه . ه . کایات صفدری : رقعات ، صفحه م ـ

اہر تھے ۔ فیز اشا اور شرکول میں ابنی نظرت کی تھے ۔ اس کے طلاق بنی جرب ہے۔ جس بھی سیارت اللہ حاصل تھی ۔ ہیں ، ہم جس اکمر آباد میں اورنگ رئیس کے دونار میں حاضر ہونے اور اللہ میں مدائلہ مال میں خاص میں مدائلہ مال ملائی کا جمعہ دفتا چاہتے تھے لیکن فیتمہ اجاس کے دونالا کر جہت بدل اتحاظ ممال میں اس خار فردات مولانا کے ادا ہیں۔ ایک خط صحت کے اللہ عمر ہے۔ زمانت بدلل میں جار زمانت مولانا کے ادام ہیں۔ ایک خط صحت کے اللہ میں ہے۔

اسی کے ساتھ ایک بے نقط غزل بھی ہے جس کا مقطع یہ ہے : در طلوع کہال بیدل سا ماہ در ہالہ سما گردد

4..٩٩ میں جب سولانا کی وفات برس سال کی عمر میں ہوئی، نو بیدل نے دو تطعات لکھے اور دو تاریخیں لکالیں:

بردند آدر از جراغ عالمـــاور " جيل و بشت سالد مرد ۱۹۳۰ ـ ۱۹ ميں جب مولانا کے مزار کے قریب "زاویہ" عزیزیہ" کے لام ہے ایک مدرے کا افتتاح ہوا تو بیدل نے "ستام فضلا" ہے تاریخ تکال ۔

۱۵ حال ولد جبدة الملک جعفر خال *

و- کلمات مفدری : چهار عنصر ، صفحه به - غوش گر در معاوف و مئی به و و ع - مرا آناخال : مثل و نوکشور مرا آناخال : صفحه و و ب ماگرماله گیری : صفحه و . و ر قامات بدل : نوکشور البلی : البلیت ن ، صفحه و . و . - اگره از البلیت : صفحه و . و . - اگره از البلیت : صفحه و . و .

سے تاریخ وفات لکالی گئی ہے۔ 19۔ عبدالرحیم ' :

شاعر تھے۔ جب میں ۱۸۱۱ میں بدل کا اکبر آباد میں قیام تھا تو ایک روز اُن کی ہاتی میں عبدالرحم نے یہ شعر لکھ کو مھینکا۔ انھیں بیدل کے ربش صاف کوائے ہر اعتراض تھا؟

جد خطا در خط آستاد ازل دید آیا کہ ادارح خط و ریض بد ناز افتاد است پیدل نے قالدیہ یہ جواب لکھ دیا مختصر کن یہ تفافل ہوت جنگ و جدل سند سروشت تحقیق دواز افتاد است

12. مولوی پد سعید اعجاز اکبر آبادی":

علوم معقول اور ستقول میں بڑا درک حاصل بھا ۔ شیخ عبدالعزیز عزت سے استفادۂ اصلاح کیا کرنے لئے ۔ سبرزا بیدل ، میر معز نظرت اور فاصر علی کے

ر خوشکر در معارف: سی ۱۹۸۲ ع – ۳- اسی تسم کا ایک واقعه تذکرهٔ حسینی (صفحه سر) مین درج ہے۔ حسین دوست بود رقم طراز بین : ''گریند میرزا از دستار بد بهنامہ و از ریش بد بیما' ریش

بعد ام هرا بین : "ویت میرا از دستان به بهشد و از روش به: اکنتا کرده بود - طریخی این بت بر بارهٔ کاغذ لوشت گرافتت وفت . بهشد و راش میراز بدل _ بهد و راش و چه و دستان جون نظر میراز ایر آن کاغذ افتاد ، بر ظهرش این راغی را اثبت کرد : ما معند خرد شهار شویش سپاش میشد .

عباصد و بزرگ اندیش سباش کریک سر موست آدمیت کافیست چون خرس زفرق قا باقدم ریش مباش

- كات الشعرا : صنحه به ما نشتر عشق قلمي : صنحه ٢٠١٠-

ہم صحبت تھے اور اُن کی اکثر طرحی غزلیات پر طبع آزمائی فرمایا کرنے تھے ۔

۱۸- سیر علی نےکس':

ستهرا کے قاضی زادوں میں سے بیں - جب سیرزا بیدل س و . ١ - ٩٩ . ١ ه میں شھرا میں تھے انو غالباً انھی دنوں میں بےکس ان کے یاس سٹق سٹن کیا - كر2 تهر -

و ١- عاشق عد هيت؟ :

بیدل کے ہم صحبت میں ۔ اسلام آباد (منهرا) میں دونوں سل کر رہے ۔ ہمت نے اپنے ممدوح کی تعریف میں طالب آسلی کے مقابلے میں ایک قصدہ لکھا اور تمایاں کامیابی حاصل کی ۔ بیدل همت کو جمن طراز فطرت کمیتر میں ۔

. ۲- حکم سرماد شهید^{۳۳} :

شیخ مجد آکرام فرود کوثر' میں 'کابات الشعرا' تذکرۂ سرخوش کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ایک دن سرخوش ، ناصر علی سربندی اور میرزا عبداتقادر ببدل جامع مسجد دہلی میں حوض کے کناوے بیٹھ کر شعرخوانی کر رہے تھر کہ سرمد آئے ،

الهیں دیکھ کر مسکرائے اور یہ نعر پڑھا :

"عمريست كر اقبياله" منصور كبين شد سن از سر نو جلوه دهم دار و رسن را"

چنامیں اس کے جلد ہی بعد قتل ہوئے ۔ مگر صادق علی دلاوری کے تصحیح کردہ تذكرة سرخوش ميں حكيم سرمد كا ذكر تو سوجود ہے ، يہ واقعہ درج نہيں ـ سرخوش

و۔ صبح کلشن : صفحہ سے۔ و- كابات الشعرا" و صفحه وج و - رقعات ببدل و صفحه برو -

سـ رود كوثر ؛ صفحه ٢٠٥٥ ـ ٢٠٩٠ - كابات الشعرا ؛ صفحه . ٥ ـ ٢٠٠٠ ـ مآثر عالمكيري: صفحه ٩ - ١ - ١ دُاكثر ربو : صفحه ١٠٨٩ ب - مرأةالخيال :

- TAT WALL

لکھتے ہیں کہ حکیم مردہ نشاہ طالبکی کے جاری کے اوائل میں العاد اور عرایا کی تا او مرابانے وائی کے توزیح کے مطابق قان ہوئے ۔ یہ طالبکیزی کا مال جلوس انٹرانامین کے کتاب میں اور بردہ کے دور اور کیکم موصوف ریں۔ یہ کو کو ان حرید - اور بندان دیں۔ اور کر اور میں انترانی کے میں افاوان سے خوافوزی ہو کر اونے ویں اس نے حکم سرمد اور بندان کی حریم اور کانے کے والد کے اس کے لیے ویں اس نے حکم سرمد اور بندان کی موتاد اور لین انکانات ہے۔

۲۱۔ نواب شکر اللہ خاں خاکسار:

مثانی خان (زر) کے فاطر آنے۔ آن کے اور بدل کے ایس کے ایس متعدان کا اگر پانسلمبل انڈرک کیا جائے اور طبیعت ایسٹ درگور ہے۔ اگریت ان کے بدل ان پہلے ہو کہ کیا جائیں میں اسوار آندران اور جوارٹ کے بعد میار بین جہاں ان کو پیم اسلمبان آرائی سر کرنے ورٹ مواجئے ہیں اور مطالعہ کرنے ہی کہ ان پیم سے کہتے اور میں بحث کے اس اس میں کا باور ان کیا گیا۔ جہاں ان کے خلوص پیم سے کچھ بڑی مد تک لواب ماسب موصوف کی اورجیات اور ان کے خلوص دو صدی کا جمہریت سنتے ہے۔ اس لیے مدال کا ورٹ ان کیا گیا۔ انڈرک ماکار نواب سرحی کا کہ کو خراج معدن بور کرتے چیز انگرین کر کو نکل ان کرتے انگرین کا کو نکل انگرین کار نواب سرحی کا کہ

ِ خراج نحسین بیش کیے بغیر اپنے تذکرے کو مکمل نہیں . انواب صاحب خود شاعر تھے ' ۔ ان کا ایک شعر ہے :

الانی همد بی رحمی و جفای شا ایک اگاه ادا شد زهی ادای شا

مثنوی سولانا روم کی تفسیر لکھنے کی وجہ سے انھیں نڑی شہرت حاصل تھی۔ پابٹنہ شرع اور صوفی مزاج لھے ۔ تحراکی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے ۔ ناصر علی سربندی آپ کے خاص طور پر احسان مند بھے ۔

بیدل نے ان کے اندلاق حسنہ کے لذکرے سن کرابنی مثنوی اطلمہ حیرت

و ـ سرو آزاد : صنحه و ۱۸ ـ مرآةالخيال : ۲۰ و مسم ۲۰ - خوشگو در معارف : جولائی ۲۰۱۳ و ۶ ـ تذکرهٔ حسینی : صفحه ۵ ـ

الهين بهبجي اور رتعے ميں خوش ہو کر لکھا ۽ شاد باش ای دل که آخر عقده ات وا می شود فطرة ما مي رسد جاليكه دريا مي شود

نواب شکراللہ خال نے اس مثنوی کے عنوانات فائم کیے اور اس کے مضامین کا ملخص بھی الیار کیا ۔ بہت جلد انواب صاحب کو بیدل سے اتنی عاتیدت بیدا يوكئي كد ١٠٩٣ م ١٠٩ مين الهين النے بال ديلي مين سهان؟ كي حيثيت سے ركها ـ جب ٩٦ . ٩٦ سين بيدل اپنے اپل و عيال سعيت متهرا سے مستقل طور بر ديلي آ گئے تو تواب شکراش عال اور ان کے فرزند شاکر عال نے انہیں دیلی دروازے سے باہر یعنی دیلی کہند میں کھیکریوں کے علے کی ایک طرف گزرگھاٹ کے قریب دریاہے جمنا کے کتارے ایک شخص لطف علی کی حویلی . . . ن روبے میں خرید کر نذرکی اور دو رویے بوب متررکیا جو ہم سال نک تا دم مرک بیدل کو

اس کے بعد نہایت ہی 'برخلوص ، روح برور اور ذہن افروز تعلنات شروع ہوگئے ۔ سیرزا صاحب کی شاید ہی کوئی ایسی نصنیف م ہو جو یا تو ٹواب شکراتیہ خان کو بیش انہ کی گئی ہو ، یا وہ اواب صاحب کی وجہ سے معرض وجود میں نہ آئی ہو ، یا اس کا ذکر بیدل نے ان ہے نہ کیا ہو ۔ دولوں کے درمیان ایسا معتوی اتحاد قائم ہوگیا تھا کہ اس کی مثال ڈھونڈنا مشکل ہے۔ محیط اعظم ، طلسم حیرت اور کل زرد انھیں بیش کی گئی نھیں۔متنوی طور معرف ، گذڑی ناسد اور چشم و دل کے متعلق بیدل کا قطعہ اواب صاحب کی وجہ سر معرض تدر میں آئے ۔ جہاں تک غزلبات کا تعلق ہے ان کا تواب شکراللہ خاں نے انتخاب نیار کیا تھا ۔ اس موقع بر بیدل نے لکھا

"الطف كريم بهالم جوست هركه وا بسنديد بسنديد و هر حد وا

و_ رقعات بيدل : صفحه - _

٧- رافعات بيدل : صفحه ٣٠ -س خوشگو در معارف : سلی ۱۹۳۲ ع -

برگزید برگزید ۔''

فریاد کان جال گرم در جهان نمانید طاؤس جانوه روز درین آمیان نمانید طوفان گریه بس که زهر مجمع جوش زد جز دجله در ممالک مندوستان نمانید

ح ـ عهد عالم گیری کا خاتمه

(۱۰۹۱ه سے ۱۱۱۸ه تک)

اورنک زیب عالمگیر ۹۳ ، ۳۹ سے دکن میں مریشوں کی سرکوبی میں منہمک نھے، اور جوں کہ قابل ترین امراء اور جرنیل ان کے ساتھ تھے ، شالی بندگا

. و ۱۹۰۹ -۱- رقعات بیدل : صفحه برج -۱- کلیات صفدری : قطعات ، صفحه برج ، ۱۹۰ - رقعات بیدل : صفحه ۱۹۰ - ۱۹۵ -

سـ ماار عالم کیری : صفحه ۲۱۵ -

السنة البرنسين على الرائد من مرافزت عن كاست كا الرائد من المرافزة في الرائد ولى الحرافزة الول الحرافزة المرافزة الموافزة الموافزة

۲۰۰ معى الدين اورنگ زيب عاليگير:

یہ نسیشناہ منظلم شعر کو بھی تھے اور نعم فیمیہ " نہیں ۔ شہر و معنی ہے ان کی دوسیکی آئی کی اور انداز کیا کی اور دوسیکی کے دوسیکی کا سے زیادہ نوری اور کیا کی اور دیکا ہے جمعہ کے ایک خاصر اجھا مطالعو بدلیا کی میروان عاصلی کرنے اس کے عالمہ کا اور حول میں نجی بنکہ النے شہریا گائی اور دوسیکی استعادی کے استان کی اور حول میں نجی بنکہ النے شہریا گائی کے دوسائل کے دیا ہے ایک رقبے میں انظامیہ کے ایک رقبے میں انظامیہ کے ایک رقبے میں انظامیہ کے دیا ہے۔

⁻ کلیات صفدری : جهار عنصر ، صفحه ۱۲۸ تا ۲۳۲ -

پ رفعات ایدل : صفحہ ۸٫۱ -پ ربو : فنهرست تخطوطات ، لنڈن میوزیم ، صفحہ ۲٫۱ ب ـ

بهـ خوشکو در معارف : منی ۲۲،۹۱۹ ع -

۵- بزم تیموریه : صفحه ۲۹۲ -

منات عالمگیری : صفحه م ...

کا جلد خاممہ کیا جائے اور بھر ببدل کا یہ شعر درج کیا ہے : من کمی گویم زبان کن یا بفکر سود باش ای زفرصت بی خبر در هر چه باشی زود باش ایک اور رتعے اسمیں اعظم شاہ کو مظلوموں کی داد رسی کرنے کی ہدایت کی

ہے اور بیدل کا ایک اور شعر درج کیا ہے: بترس از آه مظلومان که هنگام دعا کردن

اجابت از در حتی چر استنبال سیآید یمی شعر ایک بار^۳ اسد خان کو بھی بیدل کے حوالے سے لکھا ۔ ایک اور^س موقع بر

بيدل كا يد مقطر استعال كيا ہے: حرص قائم ليست بيدل ورقد اسياب معاش

آلهد ما در کار داریم آکثری درکار نیست

دوسری طرف جہاں نک بیدل کا تعانی ہے وہ عالم گیر کی دین داری اور دین پروری کو بڑا سراہتا ؓ ہے۔ اور جب عالم گیر کو ذکن میں فتوحات شروع ہولیں نو اس بنا پر کہ یہ فتوحات جمعیت عالم کا سبب بنی تھیں ، بیدل نے الویخیں ہ کېين اور ان کې تارځ : با زن و فرزند سنبها شد اسير

تو مآثر الامراء میں بھی درج ہے۔ نواب ظفر جنگ نے بھی ان تعومات کے ستعلق تاریخیں لکھنے کے لیے بیدل کو کہا تھا ۔ مطلوبہ تطعات لکھنے کی مندوجہ بالا وجہ بیان کرنے کے بعد بیدل نواب شکر اللہ خان کو عالم استعنا میں وقع طراؤ ہیں : الوگرند چاد نواپ و کدام مستطاب بلکه چه عالم گیر و کدام بدر مندر بد طریق

شوق بے پرواء نکاشتنی دارد و به آهنگ ساز بی نیازی سر از بردہ برون سی آرد ூ

- والعات عالم گیری : صفحه و و - يه شعر دراصل سعدي كا ي - قاراين كرام درستي فرما لين ـ

- رتعات عالم كبرى : صنحد pm -

- و وافعات عالم گیری · صفحہ ہے ۔ م. کلیات مفدری : قطعات ، pm .

۵- کلیات صفدی : قطعات ، به م - نیز سائرالامهاء : جلد دوم ، صفحه . ۳۵ -

ب. رفعات بيدل : صفحه مهم ..

٣٣- قاضي عبدالرحم :

وقات ہے ہے۔ ساء ولی اللہ محدث دیلوی کے والد ساجد ۔ ساعری ا اور ادب میں بھی بلند بایہ رکھتے تھے ۔ بے لیازی کا یہ عالم بھا کہ نسبتشاہ عالم کیر نے دعوت بھیجی مکر سلاقات کے لیے لہ گئے ۔ لیکن ایک شخص جو با جبروت نسپنشاہ کو در خور اعتنا نہیں سمجھتا ابھا ، اس نے ایک درویش کے سامنے سر نیاز خم کر دیا ۔ بیدل کی معرف میں نظم و تئر اکھی جس کے جواب میں بیدل نے تحراير كيا و

"ایاد نفراء حرکت احت از نفاب ازادت ہے جونی ۔ در ہر دلی کہ پرتو توجہ أن نافت خود را آلبنددار هان كيفيت دريافت ـ خطرات قلوب خاصان ك. ملهم

م ٢- ناصر على سرهندى :

ایک وقت نواب شکر اللہ خال انہیں ہے حد جاپتے " تھے۔ غالباً جب نواب صاحب سربند کے صوبہ دار تھے او تعانات قائم ہوئے ہوں گے۔ الصر علی کجھ عرصے کے لیے کوناٹک میں اواب ذوالفنار علی خان کے ساتھ جلے گئے اور جب بارہوں صدی ہجری کی ابندا میں واپس شاہجہان آباد بہنجر تو وہاں بیدل کا طوطی بولنا تھا ، لیکن لاصر علی کے قوامے ذابتی پر انحطاط * طاری ہو چکا تھا اس لیے کچھ لہ کر سکتے تھے ۔ ایک دن ان کی موجودگی میں بیدل نے نواب شکو اللہ خال کے سامنے ایک غزل ایڑھی جس کا مطلع یہ تھا :

نبلد آليدا كينيت ما ظاهر آرائي نهان مالديم جون معنى بجندين لعظ بيدائي

> و_ حیات ولی : صنعہ ۱۱۱ ، ۱۱۳ ، ۱۹۹ -ج۔ وقعات بيدل ۽ صفحہ ۽ ۽ ۽ ۔

٣- مرأةالخيال : صفحد ٢٩٢ كا ٥٠٠ -م. سرو آزاد · صفحہ برو -

ه- خوش گو درسعارف : جولائی ۲۰۰۴ دع -

- مرأةالخيال : صفحه ٢٩٠-٢٩٠ -

ناصر على معترض ہوئے کہ معنی الفاظ کے تابع ہوتے ہیں ۔ جب الفاظ ظاہر ہو گئے تو معنی بھی خود بخود واقعے ہو گئے ۔ بیدل مسکرائے ۔ کنھا الجس سعنی کو آپ الفاظ کے ٹابع بیان کرتے ہیں ، خود ایک لفظ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھنا ۔ لنظ 'السان' کو آیں ۔ کیا اس کی نفسیر سیں اللی ضخیم مجلدات لکھ دینے کے بعد بھی یہ آج لک ایک واز نہیں ہے ؟'' ناصر علی خاموش ہو گئے لیکن دل میں آگ سلکنی رہی اور مختلف مواتع پر اپنے دوست مجد افضل سرخوش کو بہدل کے مقابلے کے لیے آمادہ کیا۔ خوش گوا کہتے ہیں کہ جب رجب ۱۱۰۸ میں ناصر علی داھی اجل کو لبیک کب، گئے تو بیدل نے بہ ٹاریخ کبھی : ''ارنگ ناز شکست'' لیکن کلیات میں یہ کمپیں نظر نہیں پڑی ۔

٥٦- احمد عبرت":

بالے مقتون تخلص ابھا ۔ بیدل نے البدیل کر کے عبرت کر دیا ۔ بیدل کے عبوب شاگرد تھے۔ جب د١١٢ه ميں ان کي وفات ہوئي تو يدل دير تک اشک بار رہے ۔ جب ناصر علی سربندی نے مندوجہ ذیل مطلع والی غزل کسی تو شاہجہاں آباد میں اعلان کیا کہ اگر کوئی اس کا جواب لکھے گا نو میں اسے غدا ہے سخن مانوں کا و

مقیم کوی تو سختی کشان دل تنگ ابد كَدُ لَالَدُكُرُ لَكُنْدُ فَاضَ آلَشَ سَنْكُ اللَّهُ احمد عبرت نے بیدل کی ایما ہر جواب میں غزل کہے ، مطلع تھا ، بوادی تو که واماندگان دل ننگ الد ز اشک خوبش روان همجو جشمعا سنگ اند

٣٧- افضل سرخوش":

سرخوش کی برورش سریند میں ہوئی تھی ، وہاں ناصر طلی سے مل کر

 او خوش كو در معارف : جولائی ۱۹۳۳ ع -- سرأةالخيال: صفحد ٢٠٠٢- m

٣- كالتالشعرا ، ديباجه: صفحه ، ، ٣ ، م - سرو آزاد : صفحه صه ، - كالتالشعرا :

صنعد ١٥ ـ خوش كو در معارف : جولائي ١٩٣٢ع -

مشیء خن کیا کرتے ہیے ۔ دیرید، روابط اہے۔ جب کرنالک سے واپسی ابر نامبر علی شامچیاں آفہ میں حجم ہوئے ۔ او سرخوش بھی ویں اوابد اشدیں ہو یک لئے تھے۔ نامبر علی کے کہتے ہر سرخوش نے کئی مواقع پر بدل کا مقابلہ کرتے کی کوشش کی ، کابات الشعرا میں ڈکٹر صوبود ہے ۔ سرخوش نے بدل کے کئی مصرموں پر ایس مصور انکا کر افریس مقامع بنا دیا ۔ بدل کا ایک شعر ہے :

اب فرصت لگنبی آغر است المعبیلم برات ونگم و برگل لوشتد الد مرا نوش نے اسے یوں مطلم کی صورت دی ،

سرخوش نے اسے یوں مطلع کی صورت دی : ز بی ثباتی عشرت سرشتہ الد مرا

ز بی امیان عشرت سرتند الد مرا ایرات ولگم و برگل نوشته الد مرا اینل مصرع واقعی صاف بوگیا بے لیکن افرحت آگاء' اور ایرات ولگ' میں

ر ایش بھرنج وابھی مصاب ہو یہ چی ہمیں خورس میں اور ارس دین فیام بھالت اور بناسیا میں وہ بھی بنائے چی ہمی ہے ، ایک حرفے پر مؤتکر ہے شیخ سفائٹ گلشن کی وساطت سے کوئشی کی کم سرموش اور بیٹل میں مطالعت آگرائی جائے لیکن سرموش نے جواب دیا ''آگرون باٹھیوں کی جنگ دیکھنا چاہتے ہو۔'' اس قوایت کے باوجود سرموش نے اپنے انڈ کرڈ کیاتالشعراء میں بیدل کی دل کھول کر توبائی کے بے کر کر کرنے کے اپنے انڈ کرڈ کیاتالشعراء میں بیدل کی دل کھول

٧- مير كرم الله عاقل خان عاشق ' :

لواپ شکرالٹ خان کے سب سے جھوٹے فرزند ایسے اور بیدل کے صاحب وقتون شاکرد بیدل کے طرز ارسر کرنے تھے۔ ایک موقع ریدل کے کہا لها کہ دسترونوں میں میر کروالٹ تھے ہیاری لے کے بین -میر صاحب سے بیدل کو بڑی مجب تھی - اس کا الدارہ ان انسان سے ہوسکا ہے جو انھوں نے میر صاحب کے دوبرہ جانے اور خالد اندائیج پر دھے تھے:

مب کے سویں جانے اور علم ندیجھے ور نسمے تھے : غبار بائنم بد ہر طیبدن ہرار بیداد میںکارم بسرمہ فرسود خامہ اما ہنوز فریاد میںکارم

و۔ رتعات بیدل : صفحہ م. و ۔ خوشکو در معارف : جولائی عمم وع - کاپات الشعرا : صفحہ ۸۰ - دماع لظمی تدارم اکنون که ریزم از نوک خامه ایروق ز نیش دل جسته مصرع خون به نیش فصاد میآگارم نفافلت کرد پائیالم جسان نگریم جرا تنالم

فراستیهای رنگ حالم فراست باد مینگارم ایک موقع پر کرماند خان عاشق کی مالی حالت خراب تھی۔ بیدل نے

انهیں دو صد النرق دی جو انهیں نواب ذوالفقار شان نے بھیجی تھی - ۱۹۲۸ میں سیر صاحب کی وفات پر بیدل بڑے مغموم ہوئے اور دیر تک رونے رہے۔

۲۸- میر عنایت الله شاکر خال :

نواب شکرائے خان کے منجیلے بیٹے ۔ شعر او نہ کمپتے تھے لیکن قدردان رحفن نھر اور بدل کے بے حد خدمت گزار ۔ ذکن میں انھوں نے ببدل کو شہنشاہ سے جاگیر لے کر دی ایکن بیدل نے قبول نہ کی ۔ بیدل کے بہت سے رفعات ان کے نام بین اور جو اشعار دعائیہ یا دوسرے ان مین موجود میں ان کی سلاست ، روائی اور اثر انکیوی بیدل کے خلوص کی آئینہ دار ہے ۔ مثلاً دعا دیتے ہیں :

یه محفل نسمع تمایان در گلستان رنگ و بو باسی

اللهي هر كجا باشي جسار آبرو باشي سیر شاکر خان کی آمد کی خونسی میں ایک نہابت سی برزور اور طویل قطعہ

کلیات میں موجود ہے ۔ علاوہ یونیں اور قطعات بھی ہیں ۔

و بـ مير قبرالدين شاكر؟ :

فازیالدین خال فیروزجنگ کے فرزند ارجمند میں ۔ اورنگ زیب نے انہیں

و. تذکرة بے لظیر : صفحہ وج . کلیات صفدری : قطعات ، صفحہ سب ، ج س ، ه د ، چ د ، . و د رفعات بدل : صعود هم ، و م ، وغيره ـ

پ خزانه عامره : صفحه ۵ م . ماثر عالم گیری : صفحه . مم - کلیات صفدری : تطمات، صنحه مهم، در به خوسگو در معارف : سنی و جولائی ۴، ۱۹۵۹ - سرو آزاد : صفحہ وے و - الدكرة نے تقابر : صفحہ وہ - رفعات بيدل : صفحہ س ، ١٣٨ ، ١٣٩ وغيره - ديوان شاكر : صفحه ١١ ، ١٥ ، ١٣١ ، ١٣٠ -

ديوان آصف : صفحہ ۽۔۔۔۔

جن فلیج خان کا خطاب دیا اور بیادر شاہ نے نظام الملک کا۔ بعد میں آمف جاہ ہوئے اور آمف کے تخلص سے شعر کہنے رہے - بغت بازاری امیر کیمر تھے - دکنی میں ملطنتر آمفیہ کے چی باقی ہیں - یعدل کے شاکرد تھے - نواب صاحب کے دیوان بین ایسی طرفات موجود دیں جو بدل کی آرین میں لکنی گئی ہیں ، دیگو .

سی غزلیات موجود بین جو بیدل کی زمین میں لکھی گئی ہیں ، شاؤ بیدل : گد از موی میان شمہرت دہد نازک خیالی را گھی از جین ابرو سکتہ خواند بیت عالی را

دین از جین ابرو سکند خواند بیت عالی را آمف : لگاه می فروشش ^ابر کند مینای خالی را

رخش از خوی تری بخشد بهار برشگالی را ایک جگد بیدل کے مصرع پر تضمین کی گئی ہے ۔ کمینے بیں :

يدل صاحب دل شاكر جد خوش فرموده است

ہر جہ لیلنل گویدم باید ز محمل بشنوم بیدل کے مکان بر حاضر ہوتے تھے اور دیر تک استفادہ کرتے رہتے تھے

اور جب بطان آن کے حکان اور انتہاں کے جائے تھے اور امراز انتخابال کی اور انتخابال کے ایک تھے اور امراز انتخابال کی منظمات کی جائے تھے اور امراز انتخابال کی افراد انتخابات کی فروند تھے ۔ بدل کا کی ورفاد ان کے دائم منظمات کی آخرون میں دیکٹروں میں ان کے دائم منظمات کی اور ویڈا کے کا ویڈا کے انتخابات بالیہ کے اور بدل کے کائے دائم کی انتخابات کار انتخابات کی انتخابات ک

دنیا اگر دهند نه جنم ز جای خونش من بست. ام هنای تناعت به پای خونش

نواب صاحب نے اپنا دیوان بینل کے مشورے سے مرتب کیا تھا۔ معد نواب سعادت اللہ خال :

ب دواب سعادت الله حال :

شعر و حغن سے بڑا لگاؤ تھا ۔ ان کی ایک تصنیف ''گلشن حادث'' قلمی صورت میں ہنجاب یولیورشی لاابربری میں سوجود ہے ۔ گلشن سعادت میں ایک رقعہ

: ماترالامراه : جند دوم ، صفحہ ۱۵۰ - گلشن حادث ق : إنجاب يوليورسثي لاتېرباری کېر ۲۸۰۹ - راو : فارسي مخطوطات ، لنائن مبوزیم ، زیر کېر ۲۸۰۰ و - بدل کر ادبیم در قرافر فران بالبندال ہے . دائیوں ؛ الاگر دفری اوارت بدائی امیان کر ادبیا کا بالد بالد است کا اوارت اور ادبیا برخان و کا الملک کشتر کران اور کا الملک کشتر کر اور دوران اور نظا شکت. کشتر کرد سفور چی کا رو در گزار دوران ویکن محفول است جوار اور می محفول است جوار اور می محفول است جوار اور می محفول است جوار اور خان کی دوران میشان کا در جاری چید برای خود برای میشان کا در ایسان کا در دوران میشان کا در ایسان کا در ایسان میشان کا در ایسان کشتر المیان ویا ایسان کا در ایسان کشتر المیان ویا ایسان کا در ایسان کا در

وجد مير عبدالصمد سخن :

تفنی بدل کا مطاکرده بید ایک روز البون نے بریان بور کی ساخت کی ایک خوش اساوب جدول می جدهد بیدال کو لفز کی میرزا صاحب نے فرانیا از "انکرکپ این جدهد به نشان بریان بور بریان قاط است کابان اور پیم اس سلطیت بری دو ایام عطا کئے جروباک میر جدالتحد فیلی البیخات منصب وارون کے سالم وقع تعلیم کا لیڈا تنگ دست رہا کرتے بھے اس لیے ایک دن یہ شعر بڑھا :

فلاطون کر بیاید سی شود عاجز یہ تدبیرم کہ سنصب آنشین داغی شد و جاگیر جان گیرم

یدل نے اسی وقت اصلاح کر کے آئشیں کے جائے آئشک کر دیا ۔ عہد فرخ سیر میں ان کی واقت ہوئی ۔ یدل کے ایک وقعے سے بتا چلتا ہے کہ میر عبدالعمد نے اپنے اشعار بیدل کی خدمت میں اصلاح کے لیے بھمجے ۔ یدل

ان کی تعریف کرتے ہیں اور دعا دیتے ہیں :

رنگیشی بهار حض لایزال باد

- خوش کو در معارف : جولانی ۱۹۰ ع - صبح کلشن : صفحہ ۱۱۹ - اسپرلکر : پسبشه بهار ، صفحہ ۱۲۰ - وقعات بیدل : صفحہ ۲۵ -

٣٠ لاله شيو رام حيا كالستها:

احد خان وزیر عالم گیر کے ملازمین میں سے نھے اور بیدل کے شاگرد ۔ نسخه کادشت بهار اوم ، جهار هنصر ببدل کی طرز مین لکھی ۔ وفات سم ، ، ه .

٣٣. لاله سكه راج سبقت":

وفات ۱۱۳۸ه بیدل کے شاگرد تھے . سیرزا آکٹر فرمابا کرتے تھے کہ سبقت بارے تمام بندو شاگردوں بر فائق ہے۔ ان کا دس بزار شعر کا دیوان تھا جو ضائع ہوگیا ۔ انھوں نے سندرجہ ذیل رہاعی بیدل کی بیدائش کے ستعلق لکھ کر ان

کی خدمت میں بیش کی تھی :

آن ذات ابد تدرت ننزید مقام عبدالقادر مجود تشبيهش نام آمد دگر اکنون پی احیای کلام شد زنده یکل چر میسحائی دین

سر- مجد عطاء الله عطا":

بیدل کے نماگرد تھے اور امروبہ ضلع مراد آباد وطن تھا ، طبع رسا رکھتے تھے۔ طبعت کا میلان انطائف اور ظرائف کی طرف زیادہ انھا۔ جب کبھی میرزا بیدل کی بڑم شریف میں رسائی تصبیب ہوتی تھی تو سیرزا ان کے لیے موحداند اشعار ترک كركے بزليات دوميان ميں لاتے تھے اور آكثر فرمايا كرتے تھے كہ ديوان بزليات کے تتبع اور اللمذ کا استحقاق عطا کو حاصل ہے۔ ایک دن میرزا صاحب نے ابنا قلم دان اور اپنے سنخب اشعار کی بیاض انہیں عنایت فرمائی۔ عطا نے

ر خوش کو در معارف: جولانی جم و رع ـ صبح کلشن: صفحہ سم ، ـ بمیشہ بهار ۽ صفحہ ۱۳۱ - نشتر عشق قلبی : صلحہ ۱۵۹ -

ب صبح گلشن : صفحہ مرور ، ووز روشن : صفحہ و بر ـ الشقر عشق قلمی : صفحہ

۱۳۹ - خوشکو در معارف : سئی ۲۰۰۹ اع -جـ خوشكو در معارف : جولائي چمه رع - صبح كاشن : صفحه ٢٨٠ ـ الميرنگر :

پمیشد بهار ، صفحه ۱۲۹ ـ

ادائے شکریہ کے طور پر یہ رہائی کہی : از گوشہ چشم کا نظر داشت بمن بہدل شدہ اقبلیم کہال ھر قن از روی عنایت تلم دان و پیاشی فدر دا داشت کا کا سیاد

ہے اور اسپرنگر بعیشہ بہار کے حوالے سے ۱۱۳۵ ان سے جول کد عوشکہ

ار وری ساخت می میان و بیشن منط اینی حرکات کاکین کی بها بر زیانت مجالس تیها - میرزا پیدل کی تاریخ وفات خاتی بازی کے وزن میں 'اعیدالعادر پیدل اونت' کمیں لیکن اس میں جار عدد زائد پین ج سب لک زائد دیے 4 میرزا کے دولر ابر عرب میں مجمع کی ووفی ان کی وجد بیا خاتر رب خوشکو و فات مهم را به میں کانجنا ہے۔ معی کانٹرومین عہم را یہ درج

معاصر لهے اس لیے انهی کی تاریخ صحیح ہوگی ۔ ۵- پندوا بن داس خوشگوا :

المارت الشعرا بين الهيم بدلاناً كا شاؤه كمها كل جد تفضى بيدل جد ماصل المارة كل بها حقوق بيدل جد ماصل المارة الموجود بدلاناً في ماصل المارة الموجود بدلاناً خير المارة المارة بدل حلى المستقبل المارة مارة المارة ال

- خوش کو در معارف : مئی و جولانی ۱۹۳۲ مع - اسپرتگر : مقالات الشعراء ،

- 100 -

۳۹- برخوردار بیک فدوی :

وفات ۱۱۱۹هـ بيدل کے شاکرد تھے۔

ع- گور بخش حضوری :

بڑے ہوسے تک بیدل کی صحبت میں رہے اور شعر کوئی میں سہارت تاسہ حاصل کی ۔

٣٨- مغل خان قابل":

پہلے صنعت تخلص تھا لیکن بیدل کے کہتے پر تبدیل کر دیا ۔ ان کے شاگرد کھے ۔ بیدل کی تاریخ وفات ''نشم کلام'' سے نکال لیکن اس میں دو کا اضافہ چاہیے ۔ ۱۳۸ میں فوت ہوئے ۔

٩٠٠ آقا الراهيم فيضان ":

آتا بجد حسین خان ناجی کے بیٹے تھے ۔ اکثر اوقات آن کے باں مجمع شعرا پوا کرتا تھا اور بیٹل کو بھی مدعو کرتے تھے ۔ صحبت بالے ولکین واقع ہوا کرتی تیوں ۔ خوشکو کہتا ہے کہ وہ آن مجالس کے فیوفات کا ریزہ جیں ہے ۔ مہر رہ میں وفات ہوئی ۔

- 471 14 400 6000 1460

. سر محد زمان خال واسخ : وفات یـ م ـ بيدل کے ہم طرح تهر اور ان کے گهرے دوست ـ

,۔ خوشکو در معارف ؛ جولائی ۲،۹۴۰ ء ۔

۽ عنوان جو دار مستول ۽ جودي ڄمهها ع -٣- روز روشن ۽ صنعه ١٨٠ - خوش کو در سعارف ۽ جولائي ڄم ۽ ١٩ ع -

م۔ صبح گلئن : صفحہ ۴۲۵ ـ محوشکو در معارف : جولائی ۱۹۳۴ع ـ م۔ خوشکو در معارف : جولائی ۱۹۳۶ع ـ

م. هوسمو در معارف : جودی چم ۱۹۹ ع -د- مرآدالخیال : صفحه ۲۰۹ - شمع الجمن : صفحه ۱۲۸ - سرو آزاد : صفحه ۱۲۸ -

خوشکو در معارف ؛ جولائی ۲۰۰۴ وع -

وم. ايزد بخش رسا ا

روان و را رو معالمزر فرمت کے لگار والے دسم سے شی رکی گلے روی تھی رکھا دیا ایک بلنگ رسال کے رست ارا آخا اور اس لے آک کے قست قبا کے رولیز در اخیر رک آب مورٹ نے قبل کیا ۔ کورٹے ہو گئے اور سلے وا اور علی اس اس کے اس میں اس کے اور چوں رہا کے رسال کا قس است اکا قس است اس علی اس اور اس کا اس کی سے اور چوں رہا کے رسال کا قس است اس کا بھی اور اس کی اس میں مورٹ ہے ۔ ان میں انکہ چکہ دو ہے جو ''اسال مد دل اور اس میں اس کا میں اس کا میں اس کا میں اس کا اس اس کا اس اس میں ''اب کورٹ میں میں اس کا کھی میں کہ میں اس کے اس کا میں اس کا گھری میں کی نے مورٹ کی اس کا کھی میں کہ میں کہ اس کی سال کی سال کی کی اس کی سال کی سال کے اس گھری میں کی اس کا میں کی کی کہ کہ میں کہ کام میں کہ کام کی کی کورٹ کے دیا کہ کی کر در اس کے کہ کی کر در اس کے کہ کی کر در اس کے کیا جو در اس کی سے کہ کی کر در اس کی کی کر در اس کے کیا کہ در اس کے کیا جو در اس کی کی کر در اس کی کی کر در کی کی کر در اس کی کر در اس کی کی کر در اس کر در کر دی کر در اس کی کر در اس کی کر در اس کی کر در اس ک

٣٠٠- څه اسين عرفان :

منصب دار تینے اور بدل کے شاکرد ۔ جب بیدل تواب شکر لئے خان کے ساتھ میوات بن گئے اور بیسات بین بیرائی کے چاؤوں کے مناظر سے متالی ہو کر اپنی غیر فانی منٹری ''طور معرف'' لکھی تو واپسی بر اس مشتوی کی ففل وہ آورد کے طور بر آئیں بھیجی ۔ کے طور بر آئیں بھیجی ۔

٣٣٠ عد صادق القام:

یدل کے شاگرد تھے۔ کابات الشعراء میں الفا کا ذکر موجود ہے اور چوںکہ اس تذکرے میں 1115ء تک کے واقعات بھی آگئے ہیں، اس لیے اگر

، وقعات ایدل : صفحه مهم - بهم - خوشکو در معارف : جولائی ۱۹۳۳ -رقعات ایزد بخش زما (للمی) : صفحه بر الف و نے پ ، بهم الف -

یہ تذکرہ عبوب الزمن : حصد دوم ، صفحہ مرر . ر - رفعات بیدل : صفحہ مرہ ۔ جہ صبح گلشن : صفحہ مرم ۔ اسپرتکر : بجوالہ جمیشہ چار ، صفحہ ۱۱۸ ۔

كابات الشعرا : صفحه بر ، ديباجه صفحه جرم ان

اس سال تک بھی الفا زلمہ تھے تو پھر بھی بقیناً وہ عمید عالم گیری میں بینل سے مستفیض ہوئے رہے ۔

سهم. شير خال لودهي! :

مراً الخال کے مصنف ، یدل سے صحبت تھی۔ مراً الخال میں بینل کا جو تذکرہ موجود ہے ، وہ شہر خال نے انھیں دکھایا تھا۔ اس تذکرے کا سنہ تصنیف ، روم ہے۔

هم. ميرزا عباد الله" :

بيال کے ماموں زاد بھائی تھے اور موزوں طبع رکھتے تھے۔ ان کا ایک شعر ہے:

برنگی دوخت بلبل چشم برگل که شد بیراهن گل چشم بلبل

رفعات میں بیدل انہیں ''اخوانی بند'' کے لئے سے خاتاب کرنے ہیں۔ عباداتہ بدل کے باس این خاترات اصلاح کے بیوہ کرنے کے فی سندی طور مرتب کا اختیار بیدل نے انہیں بھی بیجا آیا۔ بیدل کی وفات پر میروا بداتہ کے کے بیٹے میروا فید سید بیدل کے سیادہ اشین تھے۔ میبردہ' نفر بین میروا میداد انہ کی اولاد میں سے میروا فیدل انہ بانی تھی اورو کے ایک شامر کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

٣- رفيع خال باذل" :

وقات ۱۱۳۳هـ شاپدامدکی محر میں رسول عم مقبول اور حضرت علی ^{وط} کی تعریف میں ایک جلیل القدو مشتری 'حملہ' حیدری' لکھی جس کے نومے بزار شعر ہیں۔

١- مرأة الخيال : صفحه ١٩٩٠ -

ہے۔ خوش کو در معاوف و سٹی جہ ہے ، وقعات بیدل و صفحہ جج ، جہ ، دم-39 ۔ مجموعہ' افغز و جلد دوم ، صفحہ ہے۔

- رقعات بيدل : صفحه و م - كالت الشعرا : صفحه . و - سرو آزاد : صفحه ١٨١ -

باذل بیدل کے دوست تھے۔ ایک رقعے میں بیدل نے ایک شخص میر تھ اور اس کے رفتاء کی رفیع خال باڈل کے باس سفارش کی ہے۔ وہ ان دنوں غالباً بانس بربلی کے صوبے دار تھے ۔

ے ہے۔ نواب حسین قلی خال ^۱ :

خان دوران خطاب تھا اور شاعر نھے ۔ ببدل کے باس انٹی غزلیات بغرض اصلاح بھرجا کرنے تھر ۔ بندل کے بان لواب صاحب کا دیوان بڑا آبھا جس میں ان کی غزلبات شامل کر کے بیدل نے اُٹھیں لکھا کہ دیوان کا از سر نو بنظر غائر مطالعہ کر ایا گیا ہے۔ اسے اب کانب کو کتابت کے لیر دیے دیا جائے ۔ حسين قلي خاں بيدل كا نتبع كرئے لھے ، ليكن حوں كدان كے بعض الفاظ محل اعتراض تھر ، ایک بار ببدل نے انہیں سنورہ دیا کہ ان کی لظم و ٹشر کا مطالعہ كبا جائي - ماأرالامراه ، ماأر عالمكيري منتخب الاباب با خزاند عامره مين ان كا خاص عليجده تذكره نهين مل سكا ـ البتد مأثرالامراء جلد سوم كے صفحه عام بر ضمناً ایک شخص حسین قلیج خال بیادر کا تذکرہ موجود ہے جو عمید عالم گیری کے یجاسواں سال میں بیجابور کے صوبہ دار تھے ۔ ایک رفعے میں بیدل حسین قلی خال کی دکن سے آکبر آباد واپسی بر خوشی کا اظہار بھی کرنے ہیں۔ ممکن ہے حسین قلبح خال بهادر بی حسین قلی خال ہوں ۔

٨٣- لعبت خال عالي؟ :

عہد عالم گیری کے ایک مشہور شاعر ہیں۔ ان کا ایک دیوان بھی بایا جاتا ہے - اور بنی کئی کتب کے مصنف ہیں جن میں سے ایک وقائم نعمت خال عالی ہے - کبھی کبھی پنجو بھی کنیہ لیا کرنے تھے۔ جب کبھی ان کا ذکر بوتا ، بيدل كما كرتے تھے: "حاجي بجوي ـ" بياض بيدل ميں تعمت خال عالی کا ارادت خاں واضع کے نام ایک رقعہ ہے۔ علاوہ بریں ببدل نے ان کے

و- وقعات بيدل: صفحه مه ، مم ، ١ ، ١١١ ، ١١٤ ، ١١٨ ، ١٣٠ - ما ثر الامراء: جلد سوم ۽ صفحہ ۾ ۽ ۔

٣- خوش كو درمعارف : جولائي ٣- ١٩ ع ـ ديوان نعمت خان عالى : فهرست

مفطوطات لنذن ميوزيم ، صفحه ٨٠٥ - الف ، ب -

رسالہ' حسن و عشق کے انتخابات بھی دیے ہیں ۔ ٩٣٠ ولي دكني':

١١١٦ه مين ديلي آنے - بيدل وين تھے - كنها جانا ہے كد ولى نے ديلي آکر شبخ سعد اللہ گاشن کا بڑا انر قبول کیا اور سعد اللہ گاشن بیدل کے گہرے دوست اور پر وقت کے ملاقاتی تھے ۔ اگر ولی سے ملاقات نہیں نو کم از کم ان کی اُردو میں غزل سرائی کا علم بیدل کو ضرور ہوگا ۔ تذکرہ طور کام میں لکھا ہے کد جب ۱۹۳۴ ه میں ولی کا دیوان دیلی پہنچا تو سیر معز موسوی خان فطرت ، میرزا عبدالفادر بیدل اور میرزا عبدالغنی بیک تبول نے اس کی تنلید کی ۔ میرزا يبدل كي تاريخ وفات م صفر ١١٣٠ ه به اور محرم كا بيشتر حصد وه بيار رب آني-بہاری سے جند روز بیشتر تھکے ماندے اور مضمحل لاہور میں دو سال سادات بارہم کے خوف سے گزارنے کے بعد وہ واس آنے تھے ۔ اس لیے میرا یہ تطعی خیال ہے کہ بیدل کو ول کے دیوان کی تقلید کے لیے وقت ہی نہیں سلا ۔ ممکن ہے ولی کی دیلی سبی آسد کا اثر بیدل پر یہ ہوا ہو کہ انہوں نے اُردو زبان میں دو ایک سعر کہ ہے ہوں ، لیکن ذاتی طور پر میرا یہ خیال ہے کہ بیدل نے جو تین اسعار أردو زبان میں کہے ہیں اور جو اذکروں میں موجود ہیں ، اُن کی وجہ اُردو کی طرف اپل، زماته كا عام سيلان تها ـ ابهي بيدل مجے بي تھے كه الهوں نے شاہ سلوك كى زبان سے رختہ میں اشعار سنے بھے اور بھر بقول شاد عظیم آبادی جب وہ افلاس سے ڈرکر بٹنے کو جھوڑنے لگے ہیں تو اننی سہربان کبڑن کو الوداء کہتے ہوئے يد شعر إؤها و

سر پر جب کوئی نہیں سے داخن آبن کسی یلتہ لکری جہاڑ کر اب بیدل چلے بدیس

اب جب وہ شاہجہان آباد سیں سے جو اُردو کا گہوارہ تھا ، ان کا وہاں مزید دو ایک شعر کم، لینا اسی ماحول کی وجد سے انھا ۔

و : كليات ولى : ديباچد، صفحہ ج، _ طور كايم : صفحہ ج _ مفزن لكات : صفحہ ج، _

د ـ عهد شاه عالم بهادر شاه (۱۱۱۹ه سے ۱۱۲۳ه تک)

اورلک زیب عالم گیر ۱۹۱۸ میں دکن میں وفات پاکٹر ۔ تخت نشینی کے لیے ایک خوں خوار جنگ کے بعد عبد معالم تخت طاؤس کے مالک بنے۔ اس عمید میں بھی بیدل کے مقدر کا سٹارہ اپنے اوج پر وہا ۔ قدر دانان ِ سخن پروالوں کی طرح ان کے گرد جمع ہو رہے تھے -

. ٥- شاء عالم جادر شاء ' :

شمنشاه معظم ايني وزير منعم خان خانخانان كو أكثر فرمايا كرتي كدسيرزا يبدل کو اشاہ اللہ الکھنے کے لیے کہا جائے ۔ خان خاناں بیدل کے دیرینہ آسنا تھے۔ انھوں نے باتج جہ بار لکھ کر درخواست کی لیکن میرزا بیدل آمادہ لہ ہوئے ۔ انجام کار درشت جواب دیا :

الرُّ خواه مخراه مزاج پادشاه بدین یل. است ، من قایرم ، جنگ نمی توانم کرد . ترک ممالک محروسہ ممودہ بولایت سی روم ۔''

و ٥٠ منعم خان خاغانان؟ و

منعم تخلص انها ۔ البهامات منعمی اور امکاشفات منعمی وغیرہ کے مصنف یں ۔ شاہ عالِم کے وزار کل تھے اور بیدل کے مربی اور دوست ۔ جہورہ میں وفات ہوئی ۔ انھوں نے ایک بار تین شعر کسے ، آخری یہ تھا :

سيندم شعلد أم سوز دل بروانه" عشقم كدامين ندمع محفل سوغانن هاكرد بعليمم

شاہزادہ اطلم شاہ کو جو غزل ببدل نے بھیجی نہی، وہ انھی اشعار کے جواب میں انھی - اس کا مطلع اوبر درج ہے - معطم بھال سلاحظہ فرمالیں : جدا زان آستان ديگر جد كويم جيستم يبدل غمم درد دلم داغم سرشكم لالد ام آهم

۵- خوشگو در معارف : سنی ۱۹۳۲ ع

یـ خوش کو درسارف: شی و جولانی ۲۳،۹ ع - کابات صندری: قطعات، مينجد سره .

٠٥٠ سيد جعفر زللي :

عبد عالم گیری کے برال اور نحن کو شاعر۔ شاہزادہ کام بخش کے ذکن میں دادلازم علی لنگ کی جو لکھنے کی دیم سے ملازت سے عامدہ کر دیے گئے۔ اورنک زیب اور میدل کے بغیر ابنے عبد کا شاید ہی کوئی آئیں ان کی دربیدہ دیئی سے مختوفا وہا ہو ۔ ایک واب زائل ، بعدل کی تعریف میں ایک منتوی باتھ میں اسے ان

چه عرق چه فیضی به ایش او بهش

یدل نے فوراً اثرک دیا۔ دو اشرقان دے کر کہا ''آپ کا شکریا۔ میں تو ایک معمولی ما دووش یوں ۔'' سرویہ بران اسائلڈ فدیم کی شان میں ایسے الناظ میں نہیں سکتا ۔ خوال اور دیکر خاصات نے خوش کی اگلے معموم میں پیش کہ قالیہ تو سپریائی کر کے ستے دیا جائے سکر پیٹل تد مانے۔

ہیں تا حالیا ہو معاول کی طرح کے ساتے دیا ہے۔ ایک اور موقع اور زائمی بدل کے باس اُس وقت گئے جب وہ فکر سطن میں محو تھے۔ ہوچھا کون سا مصرہ الکا ہوا ہے۔ بدل نے فزمانیا :

لاند برسیند داغ چون دارد دال نا جداد کسا برسید کدار بادند و

زالل نے جیٹ کہا ، یہ بھی کوئی بات ہے : " چونکی سبز زیر کون - دارد

بیدل سخت برہم ہوئے۔ زائلی کو شہنشاہ فرخ سیر نے ان کے متعلق زائلیانہ سکد کہتر ہر قال کوا دیا دیا ۔

مه مير عظمت الله نج خبر بلگراسي :

صوفی منشی ساعر نہیے ۔ اپنے ساینہ نے خبر میں بیدل سے ایک ملافات کا ذکر لکھتے ہیں جسے آزاد بلگراسی نے ''سرو آزاد'' میں قال کر دیا ہتے ۔ بے خبر

ارمہ کالیات قابلی ر صفحہ و م م م م م م م م ح التا الشعراء صفحہ م م عنزن اکانتی : صفحہ م م حضرات و معارف ، منی م م واح م الکارہ شعرائے اوروج صفحہ م م م سبحاب میں اردو : صفحہ ہے وہ ، م رواء ، م م م م ج م سرق آزاد : صفحہ رواج م شیداً نے خبر تقدی : صفحہ م ، اللہ ، ب - کہتے ہیں کہ چننی دیر بیدل سے سلاقات رہی اشعار ذوق کے بغیر اور کچھ درمیان میں لد آیا ۔ بیخبر بیدل کے حسن اخلاق ، حسن مذاق اور ان کی صوفیالہ ساعری کی تعریف کرتے ہیں ۔

مهـ مير عبدالجليل وأسطى بلكوامي' :

بڑے بلتہ باید صوفی منش شاعر تھر ۔ ایئر عبد میں ان کا بڑا احترام کیا جانا تها ـ الهين اور ان كے بيٹے سيد خد كو كئي بار بيدل سے ملاقات كا موقع ملا ـ يبدل کے مصرع:

روز سوار سب کند اسب جراء یا یر میں عبدالجلیل نے یہ بیش مصرء لگایا تھا و

غره مشوكه ابلق ايام رام تست ایک روز میر عبدالجلیل واسطی کی مجلس میں اس بات کا ذکر ہو رہا تھا کہ بیدل نے اسرار تصوف بیان کرنے میں کال کر دکھایا ہے۔ اُٹھوں نے قالغور

سعدی کے مصرع اور یول انصمین کی : ادی کسی گفت میرزا بیدل

خوب گفت ست در تصوف واز مصرعي در جواب خوالد عليا. بيدل از بي تشان جه كويد باز"

ه ۵- سيد جعفر روحي " :

وفات مرہ و ہ ۔ شاہ عالم کے عمید میں شاہ جمال آباد آئے اور بیدل سے ملاقات کی ۔

۳۵۰ را*س*":

بیدل کا ایک بندو شاگرد تھا۔ بیدل نے ایک مجلس میں اسے اصبحت کی تھی

اد الذكرة جلوة خضر : صفحه ع ٩ د در المتثور قلمي : صفحه ٣٥ - سرو آزاد :

٣- سرو آزاد : صفحه ١٠٠ شمع الجمن : صفحه ١٣٥ -

م. الذَّكرة جلوة تحضر : صفحه ع.٩ .

کہ اکابر کے سامنے بلند بایہ شعر بٹرمنے چاہئیں ۔ اس مبلس میں دوسروں کے علاوہ بیدل ، سید بجد ولد میر عبدالجلیل بلکراسی اور راسی موجود تھے ۔

ے۔ عمدةالملک نواب امیر خان انجام' : وفات و دوروہ ۔ بیمال کے شاکرد تھے ۔

٨٥- حافظ عد جال تلاش؟ :

وفات ، ۱۹۲۸ء یفل کے شاگرہ انہے اور تخلص انہی کا عطا کردہ ہے ۔ شاہ ہالم کے زمانے میں بیمل کی مجالس میں نظر آیا کرتے نہے ۔ بیمل کو نلاش کا یہ شعر بڑا پسند نہا :

> ''بروز عيد هر شاه و گداگم سي کند خود را تو راتي بر سمند ناز و سن از خويشتن رنته''

۹۵- میرزا سهراب رونق":
 ان کے مراسم بیدل سے بڑے گہرے تھے ۔ بیدل لکھتے ہیں کہ رونق کی

لٹر جمیل ہے اور لظم متین اور اس کے علاوہ آبور کے جوہر سے بھی آراستہ ہیں۔ ان کی سفاوش شاہ عالم کے بخشی سپرزا نعم سے کی تھی ۔ . وہ قدم خال فدائی " :

عاقل نمان رازی کے بیٹے تیے - شعر کہنے نہے اور اپنا کلام اصلاح کے لیے بیدل کے باس بھیجا کرتے تھے ۔

رب عنهد جنهاندار شاء (سربووه)

شاہ عالم لاہور میں 19 محرمالحرام سے117ھ کو نوت پو گئے ۔ لاہور کے تواہب

ر۔ اور سخن : صفحہ ۾ ۽ عقد آريا : صفحہ ۽ ۔ تذکرہ ريختہ کوياں : صفحہ ۽ ۔ ج۔ صبح کلشن : صفحہ ، ۽ ۔ خوش کو در معارف : جولانی ١٩٣٣ ع ۔ ج۔ رقعات بيدل : صفحہ ٻہ ۔

م- رقعات بيدل : منحه ه ، ١١١ -

ان کے بار دیوں ۔ جالدار دادہ مظاہلات روبالدات اور جالات شاہ کے دربات کی درین 20 سے بعث جاری رہی ۔ آئم جہائار ڈاد دوسرے سرابات جارے گئے ۔ اور اواب مدائمہ شاہ ان کہ دی جالہ آئے ۔ دوسرے سرابات عراجے گئے ۔ تفتی تاتیج کا جد بدائم انداز میں انداز میں انداز کے انداز میں انداز کی انداز میں کردان میں انداز میں انداز کی ا بدائی اور انداز کی جالار انداز کی انداز انداز میں داورات کی انداز میں داورات کی انداز انداز کی ادار انداز میں انداز کی انداز انداز کی انداز انداز کی ادار انداز کی ادار انداز میں دائی دیار انداز خاص کی انداز کی ادار انداز کی ادار انداز کی ادار انداز کی ادار انداز کی انداز انداز کی ادار انداز کی انداز کی ادار انداز کی داد انداز کی انداز کی داد کی داد کی داد انداز کی داد کی داد انداز کی داد انداز کی داد کی در انداز کی داد کی در در انداز کی داد کی داد کی در داد کی در داد کی در داد کی در در کی در در انداز کی در داد کی در داد کی در در داد کی در داد کی در داد کی در در داد کی در در داد کی در در داد کی داد کی در داد کی در داد کی در داد کی در داد کی

چو نارسین صفی نمین : *انص شرف شاه زمان نجمالنبدی فیاض ملک کشور کشا موسیل عصا گرتی ستان و جم نگین''

لیکن اس عهد میں بے جائی ، کے تحریق اور شراب و رہاب کو رواج بزایر دیکھ کر وہ مایوس جو گئے اور پیشین گوئی کی : دور بی غیرت ندارد استداد سال و ماه ا

اور اس کے علاوہ کہا :

''نظتیان نا کی بهادر زنجاب تا چند شاہ'' اس عمید میں بیدل کے صوف ایک لئے عقیدت مندکا پتا چلتا ہے اور یہ بھی دراصل درینہ علیدت مند نھا -

، - نواب ذوالففار خان :

اورنگ زیب کے مشہور و معروف جزئیل - جیاادار تناہ کو تتح آنھی کی وجہ سے حاصل ہوئی نوی اور اس لیے ان کے وزرالہالکہ تیے ۔ لاہور سے آلھوں کے بدل کو قدم کے طور ہر سیب اور انان بھیج ۔ چیل کے ایک قطعے میں شکریہ ادا کیا ۔ ایک موقع بر انھوں نے بیدل کو دو حد اسرایاں تقرکیں چو بدل کے بحر کوافقہ اور عابات کر دنی۔

ہ۔ اس تمام شفرے کے لیے سندید ذیل حوالدہات دیکھیں : منتخبہالذیاب۔ جلد دوم حضد مرہمہ ور یا 2 مہم - حیالانتخباری : حضد مو الل ۱۹ مرا کلمات بدال قامی : مشوشہ کتاجاتاتہ اسلامات کابل ء حضد و ۱۹۰۱ تا ۲۰۰۲ مراجہ ا ۲- کابات صفری : تقامات ، حضحہ جم - خوشکر : معارف جولائی ۱۹۳۳ م

س _ عنهد فرخ سير

(سروره سے وجورہ تک)

فرخ میں نے مللم افاوہ ابتدہ میں رضح برطن حیااتار اشا کے علاق فرج آگئی کی دنوع میر جماداتر اشا کے فیان عقاباتاتان کے لئے ہے ۔ مسن علی مال اور حمین علی عالی مادات بارسے نے فرع میر کی دائر کی اگر کیا اور کے ترب جنگ رینی جہاناتر اضافہ تکسیر کیا گیا کہ ان کی حمود افران کا کو در حیث دایا بھاک کیا گیا گئی بعد میں جائی دائی اس میں خواج کا کے دائر افران کے اس کا فروان کے دوران آنے لک کی گیا۔ بھی آپ و داب بدا بود کی ۔ اثر افر خاکرہ اورائے کے دوران آنے لک کی

۹۲- عد فرخ سير" :

٣٠٠٠ حسن على عبدالله خال" :

قطب الملک۔ مشمور و معروف بادنناء کر سید ہیں اور سادات باربد میں سے تھے۔ فرخ سیر کے وزیراعظم تھے اور ہفت ہزاری ہفت ہزار منصب تھا ۔ بیدل دو تین بار

ر مشخب اللباب : جلد دوم ، صفحه ۱۸۵ تا ۱۸۵ تا ۲۸۵ - سیرالمثاغرین : صفحه ۱۵ تا ۱۸ - کایات ایدل قلمی ، مقبوضه کنابخانه ، معارف کایل : صفحه ۱۳۰ ، ۲

۰- خوشکو در معارف: مئی ۳۰،۶ م - شاد عظیم آبادی: توائے وطن، صفحه ۲۰-۰- منتخباللباب: جلد دوم، صفحه ۲۰۲۸ - خوشکر در معارف: مئی ۲۹،۳۲ م ان کے طلب کرنے پر ان کے ہاں گئے ۔جوں بی کہ بیدل پر ان کی نظر بؤتی تھی ، کرمی سے آٹھ پڑنے تھے ۔ آگے بڑہ کر سمائند کرتے اور ٹکبہ اور مسند ان کے لیے چیوڑ دانے تھے ۔

سه. اسرالامرا سيد حسين على خان :

حدن علی کے جھوٹے بھائی آئیے ۔ اڑے والا مرابت ، بلند بعث اور سبغن دوست اور حضن سخم امیر تھے ۔ بعال ہے قابری تصاول تھا ۔ ان کے باس اپنے انتظام اصلاح ؟ کے لیے بیمیا کرتے تھے ۔ بن دنوں امیرالاسرا عالک وکن کے شعر کا کئی : شعر کا کئی : شعر کا کئی : شعر کا کئی :

"ای نش" بیاند" قدرت یجه کاری سبت اثری بیا پی اداراج خاری می در قدمی کل بسری جام بدستی رنگ چمنی موج کلی جوش بهاری"

اسرو آزاد' میں صرف بہی دو شعر درج ہیں لیکن 'کلیات صفدری' میں دس نسر موجود ہیں ۔

لمبرالاما" الك دفته مدم و حقير كل عاليه حوار مواكن في كالمبالاما المبرالاما" الك دفته مدم و حقيق كل الأولار ا دين جاريه في ما الله عن المبال مبال مبال على المبال على المبال على المبال عبال حكم المبال حكم المبال حكم المبا والله عالم والمبال عبد الله على المبال عبد الله والمبال عبد المبال عبد المب

- رفعات بيدل : صفحه ۵۸ -

- سرو آزاد : صفحه ۱ مه ۱ ـ کلیات : صفدری قطعات ، صفحه سری ـ

بهم مجموعه" تغز : صفحه ۱۱۵ -

تو قبول کر ایے لیکن آلدوس قتر قائم رکھنے کے لیے بعد میں بڑی دالش مندی سے کہا کہ فتر کی چیوبلزی میں ان تعمون کے لیے جگہ۔کہاں ؟ آپ سے زیادہ اس دار کونے ہے آپ کے باس امالت رہیں، جب ضرورت بڑے کی لے لوں کا ان گہرے اور تخلصاتہ روایڈ کے بافوجہ جب آل دولوں بیالیوں نے

ان مہرے اور محصد رواید کے پاوجود جب ان دونوں بھالیوں کے شریف اور کریمالطبع شہنشاہ فرخ سپر کو تفت سے آثارنے کے بعد پہلے الدھا کرکے اپنر قبل کر دیا تو بیدل نے تاریخ آ کہیں :

دیدی کد جد باشاه گراسی کردند صد جور و جفا ز راه خاسی کردند تداریخ چو از خرد جستم فرسود سادان بوی تمک حراسی کردند

41171

بیدل کی زبان سے انگلی ہوئی تاریخ نمیں اور بھر اس تدر موزوں ، جلد مشہور ہو گئی - مادات کے انتخام لینا جایا - اس لیے میزذا متوحش ہو کر لامور نواب میدائیسدہ کا کی نام جائے کہا جائے ہوئے رہتے میں تووی کے مقام پر مارے گئے؟ اور حافات بارید کا اقتدار جائے ہوئے رہتے میں تووی کے مقام پر مارے گئے؟ اور حافات بارید کا اقتدار

ه.- سير جمله قاضي عبدالله توراني":

ہ طبح سر نے البیعی بفت ہواری بفت ہزار منصب دیا تھا ۔ بظاہر نو دیوان خاص اور ڈاکٹ کے داروغہ تھے لیکن دواصل فرخ سیر کے بعد میں ادو بعد از اویم والز تھے اور دستینظی عاصر کے تعداداتران انھیں سواب دیے گئے تھے۔ فرخ میں ادر حادات وابعہ کے درمیان نزاع کی اصل بتناد ہیں تھی ۔ سرجند اور بدئل کے حسلے میں بھی

۱- سرو آزاد : صنحد ۹۰۰۱ -

 جـ سيرالمناخرين : صفحه و به ، و ، من منتخب اللباب : صفحه بر ، تا ج. بو - م حـ خـوش كو در معارف : مثى جـ بو بو ، ع ـ ميـ زا كـ مـرش الموت كـ ينان بــ اس امـر
 كـ تصديق بوق بـ بـ -

م. خوشکو در معارف : مئی چم و اع ـ ستتخباللبان ؛ جلد دوم ، صفحه و ـ ۲۸ ـ -

ایک خانوت مثل ہے ؛ ایک روز بیدان کا ایک مشی میر جلد کے باس ہے آئیہ اور اور کینے کا کہ اس ایس میں ہے جلد کید رہے تھے ہیں سے آخے ہیں۔ آئو دیکھا جین بنائے اسلامی جلے بھی انٹر آئیا کہ دوس پر طبیہ کیا ہے انسان کامل انڈر آئے وی لیکن آئیک میپ انڈر آیا؛ اور بھر رہتی کی طرف ادارہ بندار تینے اس کا کر بیدال کے جواب بیا "آئے ہے درسان نا و ایشان انفاوت بندار تینے اس کا کر بیدال کے جواب بیا "آئے ہے درسان نا و ایشان انفاوت بندار تینے اس کا ایشان داراد و ما اندازی ،"

۳ به الند رام مخلص (۱۱۱۱ شت ۱۱۹۳) :

راح قاضل بدور فنے اور عنداف امرا کے ذکیل رہے تھے ۔ اردو اور فارسی دوروں زیاوں میں مرتبر نے کہ کے کاداموں کے مصف میں ، اتھا میں میزیا بیدل کے خارہ دینا کو ناکل مورس کا کہ اے اساس الجے لیے ہے ان اس میزا کا ایکا متعلق دیوان تمام اور دیوان میں میزیا کی شہم بھی موجود تھی۔ اللہ وام میریا کو خارف کیاں اکامنے ہیں ، اور کہتے ہیں میزیا نموق کو کام علوم سے پہنر محیضے سے

مه. تا احسن سامع دیلوی :

بیدل کے شاگرد نیے لیکن ان کی وفات کے معد حکیم حسین شہرت کے شاکرد ننے اور بیدل کے جملہ حقوق کو فراموش کر دیا ۔

۹۸- کل مجد معنی باب خان شاعر" :

وقات ع ۱۱۵ هـ بيدل كے شاكردوں ميں استياز حاصل كيا ـ بيدل كو ان سے

خزاله عامره : صفحه ۵ بس - مخلص کے النے باله کا لکھا ہوا ورق مقبوضه
 مولوی څخ شفیع صاحب - جنستان عالمی : صفحه ۸٫۸ - لکات الشعراء : صفحه ۸٫۸ - نکات الشعراء : صفحه ۸٫۸ - نکات الشعراء : صفحه ۸٫۸ - نکات الشعراء : صفحه ۱٫۸ تا ۱۹۸۸

٧- روز روسَن ؛ صفحه مهم ٧- اسپرنگر بحوالماً مقالات الشعراء ؛ صفحه ١٥٩ ـ خوشگو در معارف : جولائی ۲مه ١٩٥ -

در ساوف : جولائی ۱۹۰۳ و ع -م. تسع انجمن : صفحه ۱۹۳۳ ـ سرو آزاد : صفحه ۱۹۳۵ ـ خوشکو در معارف :

جولاتی ۱۹۳۲ع -

بڑی محبت نہی اور انہیں ایک عصا اور ایک شمشیر عنایت کی جو داہر لک ان کے پاس رہی۔ ہمیشہ بیدل کے متعلقین کی خدمت کیا کرتے تھے اور جب لک زندہ رہے ان کی وجد سے سرزا کے عرس کا پنگلمہ گرم رہا۔

و ب− شاه فصيح افصح¹:

اُردو اور فارسی دونوں کے شاعر نیے ۔ بیدل کی شاگردی کا شرف حاصل تھا۔ ان کا فارسی کا دنوان ان کے استاد کی طرح تصوف کا مذاق رکھتا ہے ۔ وقات ۔ ۔ ۔ ۔

. 2- سيرزا محسن ذوالقدر":

فرخ میر کے عمید میں وفات ہوئی - جہتے سے ان کا اور بیدل کا شمر و سخن بیں مقابلہ رہتا تھا ۔ ابتدا بیں شاہزادہ شجاع کی سلاؤست بیں تھے ۔ دوش کو خے بیدل کے باس افہمی کمال دیری میں ، جہب کہ ان کی عمر نوے سال سے متجاوز نھی ، دیکھا ۔

۱۵- سیرزا مبارک الله ارادت خان واضح :

رائے آنند رام مخاص نے الھین عبد فرخ سیر میں عارف کامل میرزا عبدالغادر بیدل کے پاس دیکھا تھا۔ ان کا کایات ترس بزار اشعار پر مشتمل لیھا ۔ چار شربتہر قتبل میں آنھیں میرزا بیدل کا شاگرد درج کیا گیا ہے ۔ وفات ۱۲۸ ھ ۔

٢٠- سراج الدين على خان آړزو" :

خود ابنے نذکرہ مجمع النقائس میں لکھتے ہیں کہ انھیں دو بار عبد فرخ سیر -----

و- كلشن بند : صفحه . م ـ اسپرنكر : صلحه ١٥٥ ـ تذكرة لـعراے أردو :

ج۔ مرآةالخیال: صفحہ ہے ہے۔ خوشکو در معارف: چولائی جمہ رع ۔ ج۔ مرآةالاصلاح: مخطوطہ، ، صفحہ جہ ر الف ۔ چار شربت قتیل : صفحہ ہے ہے ۔

سرو آزاد : صفحہ بسم ب

سـ مجمع النقائس : مخطوط، ، صفحه بهاي الف ـ مرقع ديلي : صفحه سرم ، ي.م ـ

میں ببدل کی خدمت میں حاضر ہونے اور مستغید ہونے کا موقع ملا۔ درگاہ قلی خان ابنی احتیف مرقع دہلی میں لکھتے ہیں کہ شاگرد ہونے کی بنا پر سراج الدین علی خان آوڑو عرس بیدل کے روز او گوں کو خاص طور ہر ملاقات کا موقع دیا کرتے لھے ۔ خان آرزو نے بیدل کی وفات پر ایک مہائیہ لکھا جو کابل میں بایا جاتا ہے اور جس کا ایک مصرع متدوجہ ڈیل ہے: "ابن العربي بود به قرس"

٣ _ سير ابوالفيض ست :

ببدل سے اشعار کی اصلاح کرایا کرتے تھے اور ان کی وفات کے بعد شیخ حمین شہرت کی شاگردی اغتیار کی ۔

مے۔ سر کد ہاشم جرأت؟ :

موسوی خان خطاب نها ـ اسرالامراء حسین علی خان کی ملاؤمت میں نهر۔ أن كے ماند دكن سے ١١٣٦ه ميں ديلي آئے اور ميرزا ببدل اور مير عبدالجليل بلگراسی کی صحبت کا فخر حاصل کیا ۔ وفات ۲۰۵۵ هـ

دے۔ ناظم خان" : تاریخ فرخ شاہی کے مصنف ہیں۔ ایک روز انھوں نے بیدل کو دعوت پر طلب کیا ۔ طعام سے فارغ ہونے کے بعد ناظم خان کہنے لگے : "میرؤا صاحب ! آب کے اس شعر میں روزمرہ بڑا کاڑہ ہے:

لو لگری ک. دم از قتر سی زند غلط است

إه موی کاسهٔ جینی نمید ممی بافند سیرزا صاحب نے جواب میں فرمایا ''اسیں اتنا احمق نہیں ہوں کہ آپ کے

١- صبح كلشن : صفحه ٢.٠٠ ـ ٣- سرو آزاد : صفحه ٢٣٠ - شمع انجمن : صفحه ١٠٠ - نشتر عشق : قلمي :

منح، و ۱۹ الف ، ب ـ ہـ خوشكو در معارف : سئى جمہ وع -

طعتے کو اد سجھ بحوں۔'' مثان مباحث نے مقرر کیا ''اباقد یہ روزمرہ آپ کی انتقراع ہے۔'' حضرت بدل نے فرمایا ''آپ شعرائے قدیم میں سے کوئ سے مشاعر کر عصیدی، وقری، معرفی، مسعود حمد سائن ، خواجہ سائن اور دیگر اسائقہ نے 'دنیائی کے روزمرہ کی صحت کے بدارے میں زیادہ مسلم اور معتبر معرفی کے ''

کے معتقد رہے ۔

معلوم بوقا سے بدل کے اعزاز بین آگئر دعوتیں بوا کرتی توبی، فلمبالسلک سید عبداللہ عادا کی دعوتوں کا ذکر بیشتر ازبن کہا جا چا ہے ۔ یہاں خود اپنے ایک ملف میں اس قسم کی دعوتوں کا ڈکر کرکے بوئے المبابار سرت کرتے ہیں اور فرمانے میں کہ ان کی وجہ سے بازدینر اسباب کے مواقع سسرآ جائے ہیں :

مفت این عصر است بیدل گرمیان دوستان کابی کابی دید و وادیدی بدعوت می شود

ص _ متفرق شعرا

جن کے متعلق یہ کہتا مشکل ہے کہ کون سے عمید میں میرزا صاحب ک خدمت میں خاضر ہوئے ۔

٢٥- سير محد على رائخ ' :

- E19er

وطن سیالکوٹ تھا ۔کہا جاتا ہےکہ میرزا بیدل کر غالبانہ شاگرد تھے ۔ اپنے وطن میں عزلت اور قناعت کی زلدگی بسر کرتے تھے ۔میرزا صاحب کے ہم طرح بھی تھے ۔

22- حكيم چند لدوت' :

بازبا سرزا صاحب کی صحبت سے فیض باب ہوئے۔

۸ یـ تصرت^۲ :

كشميري الاصل ، لابور سكونت تهي . خوش كو لكهتر بين كد يبدل كي يد بیت لاہور میں تصرت کے نام سے مشہور ہے اور خود دیوان میں موجود ہے: چشم پوشیده توان کرد مفر

حد قد راه فنا همواه است

فاضی عبدالودود معارف جولائی چم ہے ، میں خوش کو کے متدرجہ بالا بیان کے بعد ذیلی حانسے میں لکھتے ہیں کہ بانگی،ور لاابربری میں سفیتہ خوشگو کا جو اسخد موجود ہے وہ عزات کے قبضر میں رہ جکا ہے۔ اس کے حاشیر میں عزلت نے لکھا ہے کہ انھوں نے یہ شعر مقرر نصرت کی زبان سے سنا اور وہ اپنے آپ کو بیدل کا شاگرد کیتے تھے ۔

بدل کے دیوان مطبوعہ میں ایک غزل اس زمین میں ہے لیکن یہ شعر نہیں۔ ديوان غزليات مطبوعه كابل مين بهي يه تمعر نهيي بايا جاتا ـ ادهر سرو آزاد مين بھی یہ شعر تصرت کے تام مندوج ہے۔

و ہے۔ امانت رام امانت" :

ایر کو شاعر تھے اور بیدل کے شاگرد ۔

. ۸- بار اید اشر**ی ح**سرت^م للاملة سيرزا عبدالقادر بيدل مين صاحب ذهن سليم و فكر نيكو تهير ـ

، خوش کو در معارف : جولائی چم و ، ع ـ صبح کلشن : صفحہ ۲ ، ۵ ـ

٣- خوشگو در معارف : جولائی ٣٣ اع -

ے۔ صبح گلشن : صفحہ ہے ۔ لذکرۂ حسینی : صفحہ ہم ۔

سـ خوشگو درمعارف: جولانی ۱۹۳۲ع - صبح کلشن : صفحه ۱۰۰ ـ لشتر عشتی نلم وعفده ووس

٨٠ سيد ابوالفيض معني ' :

گلاب باڑی ، شاہ جہان آباد میں مسکن تھا۔ میرزا عبدالفادر بیدل کے شاگردوں میں سے نھے اور جادۂ تجرید پر گامزن تھے ۔

۸۰ سری گوبال تمبزا:

میروا بیدل کے تلامذہ میں سے تھے۔ وفات عمروہ۔

٨٣- سيد مرتضى قانع" :

کھا جانا ہے کہ بیدل کے شاگرد تھے ۔ سرے میں تجد معصوم وجدان " :

کجھ عرصہ بیدل کے شاگرد رہے۔

۸۵ عد بناہ کاسل": تلمیڈ بیدل ۔ تذکرہ نے نظیر میں تخلص 'قابل' درج ہے ۔

۸_{۸ غلام} نبی وحشت^۲:

مہزا عبدالقادر بیدل کے معاصر تھے اور نظم و نثر میں ان کے کلام کا تنبع کیا کرتے تھر ۔

کیا کرتے تھے ۔ ہم۔ عبدالعزیز ایجاد^ہ:

مرد جب مرد ہے۔ . شاید ۱۱۳۹ میں زندہ تھے ۔ بیدل کے شاگرد تھے ۔

چ روز روشن : صفحہ ۱۳۵۵ ـ خوشم کو در معارف : جولائی ۱۳۰۳ ع – سے کالتالشفرا: صفحہ ۱۳۵۰ عرض کو در معارف : جولائی ۱۳۵۳ ع – بہ خوش کو در معارف : جولائی ۱۳۹۳ ع – وے تذکرتی نے لفتر، صفحہ میں ، عضیفکو در معارف : جولائی ۱۹۳۷ ع –

ہ۔ تذکرۂ نے نظیر : صفحہ م . 1 ۔ نموشکو در معارف : جولائی ۱۹۶۲ع ۔ 9۔ روز روشن : صفحہ ۱۵۲ ۔

پ اسپرنگر و بحوالہ'' بمیشہ بھار ، صفحہ ۱۱۸ ۔

۸۸- میرزا نادرالزمان قصیع : شاگرد بیدل -ه د. عصمت الله قابل " •

شاگرد بيدل ـ

. 4۔ میں رضی وہدت'' : بدل کے سعند تھر ۔ رتمان بیدل سے بنا چلتا ہے کہ ایک بار میرزا کو

leng was

، ٥- شاه فقير الله آفرين":

سهم۱۱ ه (۱٬۷۳۱) تالیخ وفات ہے ۔ اننے زمانے کے لاہور کے اہم نصراہ میں سے بی ۔ میاں ناصر علی سرینڈی (وفات ۱٬۱۰۸ / ۱۹۹۹) نے شاہ آلرین کو اپنی (یوسف ازبیخا کی زمین والی) مشتوی تبرکہ (بھیجی جس کا مطلع ہے :

النہی ذرہ دردی جاں ریز شرر در پنیہ زار استعوان ریز میرزا بیدل نے شاہ آئرین کو دیکھا ہوا نہیں تھا مکر نمالیالہ ان کی تعریف و نوصف کیا کرتے تھے اور ان کا یہ شعر انہیں بڑا بسند تھا :

طرحے موج اور ان ان په سعو انجیان برا پسند انها : حجاب عشقم نداداد رخصت سوال اوس از دهان اندگش از و نجی آید این صروت زمن نجی آید این تفاضا

و. اسپرنگر : بحوالدا مثالات الشعراء ، صفحد ۱۵۸ ـ

ې۔ اسېرنگر ؛ خواله مقالات الشعراء ، صفحه ۵۸ . م. رفعات بيدل : صفحه يرم .

سر۔ انڈکرۂ مردم دیدہ : از عبدالحکیم حاکم ، مطبوعہ لابدو ، ۱۹۹ ع بابتهام ڈاکٹر سید عبداللہ ، صفحہ ہے ۔ ۔ ۱۹ ۔

٥- كابات الشعراء : عد انضل سرعوش ، صنعه يري -

م و_ عارف الدين خال اورنگ آبادي¹ :

'لاکرڈ مردہ دیدہ کے مصنف عبدالعکیم ماکم ۱۱_{۵۵ ما}م ۱_{۵۵ م}ام ۱_{۵۵ م}ام اورنگ آبادی اورنگ آباد^م میں یہ ندگری لکھ رہے تھے ۔ عارف الدین خان اورنگ آبادی کے سندن لکھتے ہیں کہ شعراء میں سے کسی کو خاطر میں نجن لاتے اور صرف معرفاً بیشان کے معتقد ہیں ۔

۳۰- بنرور خال عاقل":

منٹہا کے مدید لک آمف جاہ تظاہرالملک کے ساتھ رہے ۔ آمر دکن سے شاہ جیان آباد دیلی میں آٹ اور وہیں جوار رحمت ایردی میں بہرست ہوئے ۔ سراج الندن علی خان آرزوز کو گان ہے کہ عائل میرزا عبد الثلاد پیدل کے شاکرہ تھے کیوں کس تعر طرز بعل میں لکھا کرنے تھے ۔ میرزا بعل کی تاریخ وات بھی روٹ کمی تھی :

سال تاریخ وفات بیدل رضوان مقام از سر بی تابی ٔ دل گفته ام ختر کلام ۳

خعر و شاعری کے سلسلے میں بیدل سے تعلق رکھنے والوں کی بعد مکمل فیمرست نہیں۔ اگر بہم وقعات بیدل کا سطالعہ کریں ⁶ فومبرزا تجہ ابواہیم ، میرزا سعین ، شیخ بچہ ماء ، میرزا دواردار ، میرزا نضالی، میرزا تعبر ، سیال لعل بچہ ، میرزا سابان ،

١- تذكرة مردم ديده : صنحه ١٥٥ -

- تذكره نويسي فارسي در پند.و باكستان : ذكاتر سيد على رضا لفوى ، طبع تهران ۱۹۶۳ ع مفحه ۱۹۹ –

ہ۔ بجمع النقائس : تخطوطہ إنجاب يوابورشني ، صفحہ ١٣٩ -حــ ميرزا بيدل کی تاريخ وفات ١١٣٣ هـ ۽ - انتم کلام' کے اعداد (١١٣١٠)

بنتے ہیں۔ ۵- رفعات بیدل: صفحہ ۱۲، ۲۲، ۲۲، ۱۵، ۱۵، ۲۵، ۲۵، ۲۳، ۲۳، ۲۳،

- 170 (1-0 (40 (91 (44 (4. (47 (74 (74

ميروًا زين العابدين ، فتو خان ، ميروًا عطالقه ، شكرالله خان ثاني ا يسر شكر الله خان اول ، سلا باقر گیلانی ، سیرزا ابوالخیر ، سیرزا محسن ، سنشی قائل خان ، میرزا خسرو بیک اور میرزا ابوالوقار کے نام بھی ساتے ہیں ۔ ان کے ساتھ بھی راہ و رسم ینیناً اسی سلسلے میں بیدا ہوئی ہوگی ۔ اس طرح یہ تعداد ۱۱۱ تک پہنچ جاتی ہے۔

ہ- شکر اللہ خان اول کی وفات کے بعد اورنگ زیب عالمگیر نے ان کے فرزند اکبر لطف اللہ خال کو شکراتہ خال ثانی کا خطاب دیا۔ بیدل نے مبارک باد

کے طور تر جو تطعہ لکھا ، اس کے مندرجہ ذیل این شعر پڑھیں :

مير لطف الله نور چشم شكر الله خان آن بهار معرف آن شمع آگایی نظر

بی نیازی را به ذایش نسبت موج و محیط سرم را باطینت او الغت آب و گهر

ساء عالمكير شكرالله خان كردش خطاب

نور جون بالد هان خورشبد سي كردد ممر

رفعات بیدل میں چت سے رقعات اس شکرائے خان کے نام بھی ہیں ۔ یہ التباس بادی النظر میں مغالطہ آمیز ہے لیکن الداؤ تحریر اور تاریخی واقعات کی طرف الناروں سے بخوبی واضع ہو جاتا ہے کہ کون سے شکر اللہ خان مراد ہیں۔ مجہ حسین آزاد نے حسب معمول حوالہ دیے بغیر نگارستان فارس میں انواب لعلف الله خان شکرانہ خان کا ایک واقعہ درج کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ایک کابلی سوداگر اثار بندوستان میں بیجنے کے لیے لایا ، انقاقاً سب اثار اس کے کل گئے ۔ حیران ہو کر چند اللہ جو باق نھے ، بطریق نذر میرؤا کے باس لایا اور عرض حال کیا ۔ سرزا نے ایک شعر اسے لکھ دنا اور نواب لطف اللہ خال کے باس بھرج دیا ۔ وہ شعر یہ ہے :

بخيراً كفشم اكر دادان نما هد عيب نيست

خنده دارد چرخ هم بر هرزه گردریای من نواب اسے حسن طلب سمجنے کہ شاید میرزا کی جوتی ٹوٹ گئی ہے ۔ سوفع کو غنیمت سمجھا ، اسی وقت ایک لاکھ روبیہ بھیج دیا ۔ میرزا نے کل روبیہ اسی کابلی کو دے دیا ۔ تفلمات بیدل میں بھی جت سے اور نام درج یں لیکن حالات اد ملنے کی بنا اور انھیں اس تفکرے میں نظر انداز کیا گیا ہے ۔ طلاع دیاں جت سے لوگوں کے نام ایس کشم اور ایسے تفلیوطات میں دوجود ہوں کے جو باری نظر سے نہیں گزرے۔ ساتھ میں خواد ایسے لوگ ہوں گے جن کا نام کسی قلمی یا مطبوعہ کتاب جد وہج نہیں ہو حکا ۔

ر میں اور اور است کے اور کہا جا چاہے ، میرزا بیدل سر مقرا ، ۱۹۳۹ م کو رہ کراے عالم جاودان ہو گئے ۔ انہیں اپنے گھر کے صحن بیں دفن کیا گیا ۔ خوش گو نے میرزا صاحب مرحوم کی مندوجہ ذبل تاریخ وفاتا کمیں :

افسوس کہ بیلل از جہان روی نہفت وان جوہر پاک در تہ خاک بنفت خوشگو چو ز عقل کرد تاریخ سوال ''از عالم رفت سیرزا بیدل'' گفت

میرزا صاهب کی وفات کے وقت خوش کو دیلی میں تھا اور سوم میں شامل ہوا ۔ بارھویں صدی بجری کے اختتام تک پر سال آن کی قبر پر عرص منایا جاتا تھا ،

پر موری عالی چرک کے استام مادیر برای میں امریز میں میں دیر اور مورسی بوت میں ہے۔ چر میں کیا آخر میں اور ان کیا کہ اور ان کیا کہ اور ان کیا کہ اور ان کیا کہ اور ان کیا ہے۔ پر ان میں کیا کہ اور ان کیا کہ اور ان کیا کہ ان کیا کہ اور ان کیا کہ ان کہ ان کیا کہ ان کیا کہ ان کہ ان کہ ان کہ ان کہ ان کیا کہ ان کہ ان

ہے اور اس طرح ایک دن کا فرق پڑ گیا ہے ۔ نیز مزار بھی صحیح مقام پر شہیں بنا ۔

پہلی جوں بیدل کے عرس کی الرواب ایک عرصے سے غم ہو چکی ہے لیکن کا جو بہا میں ہر حال مثل بیال ہے اور اس میں کائل کے جو میا مائی کے شعراء ، ا داراء اور فقد کہ حال انکی جارح اللہ کے بعد بناتی کرنا ، کامار ان آف شان مطلع مروز خان کا کرنا امیادی ، پائٹم شائل آفادی ، جناب صولی بیناب اور ڈاکٹر انس مشمل روا کرتے ہیں ۔ فائم حوال کے علاوہ مینا خوال ہوئی ہے ۔ اپنا اپنا کلام متابا جاتا ہے اور جانبات کا تطابع ہوتا ہے ۔

(اورینشل کالج میگزین ، جون ۱۹۵۳ع)

[۔] انہوں نے حال ہی میں بیدل کے حالات پر مشتمل زبانی فارسی میں ایک کتابی لکھی ہے جو کال میں طبح ہوئی ہے۔ اس کا کاکر حرف اول میں موجود ہے۔ ج۔ سروز امیر کول دسمبر جہ 11ج میں ویکرائے عالم بینا ہر گئے ۔ رائم ہے علمی دوست تھے ۔ اند تمانی اندین فروق رحست فربائیں ۔ آمیں۔ ہاتم شائی آفادی بعد سال بہتے فرت ہو کے تمیے ۔ وضعدار بزرگ تھے ۔

۲ لعل کنور '

نورہ اور خوبوں کے اطار اور زوان کا لاغ ایک دنیاے مائی اور الدائم اور اور زوان کا مقاب میں اور الدائم اور کا مقاب میں ان اور کا مقاب میں ان کے کہ تو کا مقاب میں ان کے کہ وہ کہ دلیسی نور ایس بوت کا مقاب میں اس نے کچھ کہ دلیسی نور میں دوران میں کا مقاب میں ان میں کہ دلیسی سازے کے کرنے بین اور قبل داؤل کا 1960ء کے کاران کا 1960ء میں ان میں جو ان اور الدین میں دائم کی میں ان میں جو ان کہ ان کہ میں میں اگر نویس میں میں اگر نویس میں میں اگر نویس میں ان کہ میں میں ان کہ میں میں ان کہ میں میں ان کہ میں میں میں ان کی اور ان میں میں میں ان اور کہ میں کی اور ان کرنے میں میں ان اور کہ کی میں ان اور ان کی دو ان کید دو ان کید دو ان کی دو ان کید دو کید دو ان کید دو کید دو ان کید دو کید دو کید دو ان کید دو ک

رہا کی تھار کے دولوں یار براہر سائے موجود ہیں اور دونین کے اللہ انتخاب کے جس میں امیرہ مالا کیا ہے۔ اس میروٹ کیا کہ اس میروٹ کیا کہ اس میروٹ کیا کہ ان کے فردشان مالی اور ان کے دوسائوں کی اور ان کے دوسائوں کی اور ان کے دوساؤس کی انواز ان کے امیروٹ کی دوسائوں کی دو

ہ۔ سیرالمتاخرین میں یہ نام الال کنور' درج ہے لیکن خاق خاں نے العل کنور' الکھا ہے۔

نیں ہو کی ۔ ہر مغیر باک و پند میں مسابل عروج و ادبار کے تمام ادوار کے گام ادوار کے گزرے یں ایک ان کی کارنج کا یہ کی تھو السوس باک پیلو ہے کہ جود ہی عروج کی کی ج رور داستان غتم ہوئی ہے ، مورخین کے قلم سست بڑ جاتے ہیں اور عیشر عرب غیز اور میں آمزز البات ہے اوجوال ہو جاتا ہے جو ایک عالم کے لیے عرب غیز اور میں آمزز البات ہو حکما ہے ۔ میرا اواد ہے کہ اس محبت میں

اس باب کے صرف ایک گوشے کو سے فقاب کرنے کی کوشش کروں ۔ سرزا تان سین عبد اکبری کاشہرہ آناق مغنی تھا۔ اکبر کے دربار میں پہنچنے

سروا مادی سرا امادی سرا امری و صوره اس اور آوری به این طرح اور این پیچند کر اس کی ا ہے بڑی امری اگر افزار میراز کا خاصال بایا ، اگر کیا کا باک میری ان میری اگر اس اس کا اسام طرح آن کا افزار آخر کیا ہے اس کا میری کا کا میری ہے امری افزار اور اس کارافرار میں اس خانا کا افزار آخر کا کیا ہے ، حق اس میری اور اور اس کارافرار میں امری کا میری اس میری کی افزار اس کے اعتقال اور اس کی اور اگر کی میری کردار کی کردار امری کان کے اس کا دور میدی میری کا دور مقدمی کے اس کار و میری کردار کی کردار کردار کی کردار کی کردار کی کردار امرائی کان کے اس کار کو در مقدمی کے دور کارو کا کردار میری کارو کارو کردار کی دور کارو کی کردار کی کردار کی دور کارو کردار کی دور کارو کی کردار کی دور کارو کی کردار کی دور کارو کی کردار کی دور کارو کردار کی دور کارو کردار کی دور کارو کی کردار کی دور کارو کردار کی دور کی دور کی در کارو کردار کی دار کیا کردار کی دارو کی کردار کردار کی در کارو کردار کردار کردار کردار کردار کی در کردار کردار کردار کردار کی در کردار ک

پہلوں پہلے خر حراں رابہ کی واور ہے۔ عہد عالم کریں میں تان جن کی اسل سے ایک شخص خصوصیت خان تھا ۔ اس کے گھر ایک زارہ جیس لاگی الدلکتور پیلا ہوئی جو جوان ہوئے اور اپنے حسن وجال اور لاز و ادا کے اعتبار سے تنالہ' عالم ثابت ہوئی۔ اورتک زیب کا

ا۔ اس موضوع او جت سی کتابوں مائی ہیں اور ان سے استفادہ کرنے ہوئے معاملی میں نے بڑی تنقیق ہے مقبل انملاق کے واقعات کو فلمیانڈ کیا ہے ایکن جسا کہ خود اس کے دل میں احساس موجود ہے ، اس نے صرف کسی فلسلی مورخ کے لیے رہتہ صاف کیا ہے ۔

چل بار اکبر کے دوبار میں انعد سرائی کرنے پر آنان میں کو ایک لاکھ ووبیہ
 العام بشنا گیا ۔ آئین اکبری، ترجید الکربزی، پلائمیں : صاحب بی می دوزار سائی
 کے اسلے میں بینی کتاب صفحہ ۲ ہر یہ اور (اعمید مشکید میں المارسی علم وادب")
 مصند عبدالتی : حصد سوم ، صفحہ یہ ، فیلی طائب

٣- اروين : صفحه ٨٠٠ ، ذيلي حاشيه ، جلد اول -

به غوبي لعل كنور نام او بود شكر گفتار سم اندام او بود

یادو قائی قاند او اس کے جارہ فائین کے دوبان حسب دستون قدت لشنی کے لیے جنگ میران اور بعد میں کتابے بین کہ اس جنگ میں امال کریں معرائات سے مال ساتھ میرود شیع ، جب فورسے اور جائی قائی کے اس کے جائے کے بعد میں مقرم میں اس کو معرائات اور جبان قدا ہے وہ رسائلہ کی اور جبان تقد بین کی جبان تعدم نے کہا کے خاتیا کے وہمائلہ کی میں اس کے اس کے بین کی جبان تعدم نے کے خاتیا کے بین میں میں کے اس کے اس کا اس انتقادی میں کی جبان تعدم نے کہ کے خاتیا کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس میں خرا بنان کے ایک کرتا کو بالو اس کی جبان کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس میں خرا بنان کے لیے کرتا کو بالو اس کی جبان کے ان کرتا ہے منا میں کیا ہیں کہ وہرائی کور ان کے اس میں خرا بنان کے لیے کرتا کو بالو اس کی میں میں کا اس کے دیا کہ اس کے اس کے دیا کہ کرتا ہے دیا کہ خوال کے دیا کہ کرتا ہے دیا کرتا ہے دیا کہ کرتا ہے دی

۔۔ خانی خان اور نحلام حسین اس کے عشق کے عجیب و لحریب قصے بیان کرتے میں ۔ آگے تمام حوالے آ رہے ہیں ۔

1- خافى خان : منتخب الباب ، حصد دود ، صفحد ، مه - غلام حسين : سيرالمتاخرين ،

پہنچ گیا جس نے لعل کنورکو تجات دلائی ۔ ادھر ڈوالنداز خان ¹ کے ایک چال چاکر چیان شامکر شکست دے دی اور اس کا عز نقلہ کرکے معرالدین کی خدست جد بیش کیا ۔ دن کو اس طرح سکے بیانی کا سر معرالدین کے نقر کیا گیا اور رات کو اینے خدجے میں وہ لعل کنور کے ساتھ داد میش کا دے راتا کیا گیا۔

ر منر مرہ رہ مرکز کے معرائدین کی رسم تالج بوشی لابھور شہر سے بابر اداکی گئی اور اس نے اموالنتج جہاں دار شاہ کا اشہد افتیار کیا ۔ اب بالماکنور ایک مثل استواد سے کی عددی کچانے شہدیانہ بنگ مالکہ تھی اور اسے وی مقام حاسل ہوا جد اورجہاں اور متالز عمل کو اثنے اپنے زمانے میں حاصل تھا۔

۔ ایک تادور توران امیر ، جس نے عہد عالم گیری میں مریانوں کے خلاق دوپ جور مردان دکھا کے : جس کے مشہور و سعوف تلکے کا ناتا بھی ہی تھا جو بعد میں جہان دار شاہ کا فرزار اعلم بنا - ناخ سر کے اپنے باب اور پیناک کا بداد لینے کے لیے اسے تک کرا دیا - مائزالامراء ، جلد دوم ، مقدم ہے ۔

يـ سيرالمتاخرين : صفحه ١١ -

م. سيرالمتاخرين : صفحہ 11 -

میں لائی گئی اور اسے لعل کنور کے سامنے اپنے بدقست مسافروں ا کے ساتھ دریا میں غرق کر دیا گیا ۔

جہان دار شاہ کے انفاقت الدیشانہ فرامیوی وجہ ہے غلہ مینکا ہوگیا۔ ایک بار تجمع دونوو شاہ بر اور آغایا کے جوئے جما بازے تا رہے نیل کر انورکا میں میں میں میں میں اس کے ان کی دونو مشمن برج سے دیگر اور ان کی جائی ہے ان کہ دونوو کر کر روبوہا اسامی غلے کی آئی آئیست ادا کی ہے ''اب جواب مالا ''کرنی بان سات ردیے۔'' وہ منعجہ رقم کے پاک سات جرتا ماری ''

صوف اس آخرون عن 2 اتفار رص الفائد فری بوا ته پالکه اس کا بورا عائدان اس کو بید م تعاوی کی حالت کا تعاوی کی در اعتدان الکتاب می استان الرون و در بود قدید این الرون و در بود بازان کا باشد بازان باشد با در الرون باشد بازان باشد با در الرون باشد بازان الرون الرو

شاہ جہاں آباد کی بعض بہترین عالی شان عارتیں فبط کر کے ان کالاونتوں کو دے دی گئیں، جو وہاں اسما کے سے ابھائھ بااٹھ سے دبنے لگے ۔ کام ور مجمح

ہ۔ خوش حال چند : صلحہ . ہ م ب، بہ حوالہ اووین، جلد اول، صفحہ ، ہ ہ ، - اسی صفحے بر فیلی حاشیے سین اووین کامراج کا حوالہ دیتا ہے کہ ڈوالفنار خاں نے

کشتی ڈبونے سے روکا نھا ۔ کشتی ڈبونے سے روکا نھا ۔

٣- ايضاً خوش حال چند ـ

ي منتخب اللباب : حصر دوم ، صفحه ١٨٩ -

کہنا ہے کہ طابق کے لئیس (افون کے اصرف این آگر نئے ۔ (فلون کی کی اور آکہ گروار اور افزاروں جب آفراد ہیں گئی ہے۔ ہر نسم کی الازیا خرکات کرنے نئیل اور معدم اور جب کرہ کی کو سخب الباس چھائے تھے۔ ان ایک کا کی بابل مختب ہے کہ دایل اور نشت دایل ان داوں نشس موالی کے ایک ایک کا بی بابل میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کی اس میں کہاں بھی۔ یہ بھی تھی جہاں ہے مراب خد سال ابن اورائی زیس انسانی میں کا بھی چھائے ہے۔ ان بھی میں ان کے اس ایس اس اس کی کسی میں میں کہا تھی چھائے ہے۔ بھی میں کرتے تھی اور میں کا کوئی کی میں اس میں دو ناک طرفی ہے اتفاقہ میں اس کے حدول میں کی میں کہا ہے۔ اس میں دو ناک طرفی ہے اتفاقہ میں ہیں ہے۔ میں ایس کہ معدول میں کا فلون کو کر گئی تھی وہ سال سے میں ہیں ہیں کہ معروب در کا راس اس کی کہ میں بھی انکہ معدول میں کا فلون کو کر گئی تھی وہ سال سے میں کہ میں کہ میں کہ اس کا میں کہا ہے۔ میں کہتے ہے۔ میں اس کی معدول میں کا فلون کو کرکٹ تھی وہ ہو سال سے میں کہتا ہے اس میں میں کہا ہے۔

۔ جااسار اللہ نے اس آخرور کی میٹردوں کے لیے اس کے بالڈ موٹی مال علی کو آگر آباد کا موبیدار '' افروز کر دیا - موبیداری کی حد وزرایات کی اس فرزایات کی اس فرزایات کی اس فرزایات کی مو موٹی اللہ عالی ہے ایک براز راشور کا مطالبہ کیا ۔ اس نے دوڑ موبیدار کے موبیدار کی جو موٹی اس کے اس میٹر اکان کی کہ براز کا مال کے اس میر انجا ہے کہ کی بات خرب تھی ۔ امد فروالٹار کان معر تھے ۔ خوٹی مال عمل کے اس کشور کی بات خرب تھی ۔ امد فروالٹار کان معر تھے ۔ خوٹی مال عمل کے اس کشور برات ہے آپ کو مائل موجا ہے ۔ کہ انداز عمل میں تھی ہے بھی ہے میں اس کہ بران اس کے بہ

۱- کام ورز صفحه ۱۱۹ - بحبلی: صفحه ۱۱۹ الف ، بحوالد اووین، جلد اول، صفحه ۱۹۰ -۲- ولندیزی ڈائری ویلشین ، جلد جهارم ، صفحه ۲۹۸ - بحوالد اروین جلد اول

- 194 while

ب- منتخب الذاب: حصد دوم صفحه ۹۸۵ - وارد: صفحه ۸۰ - خوش حال چند:
 صفحه ۹۸۹ ب - وارد اور خوش حال چند عوالد اروین جلد اول صفحه ۹۵۰ -

وزیرالمالک نے عرض کیا ''جہاں پناہ مذاق نہیں ، حقیقت ہے ۔ جب قوال اور ''کلاوات اسمار کا کام سنبھال رہے ہیں ، بعدہ اس کے لیے طنبور حاصل کرنا چاپتا ہے تاکہ مصول مطافی کے لیے یہ غانہ زاد شائرہ ، ان مازندوں کا بیشہ اختیار کر لیں ''' شہنشاہ نے ''سرمندہ ہو کر ہی ، جادی الثانی جبیء ، کو یہ حکم ''

آس خوصال عان کے پسٹانے دن ایک فیمن اور بادمت عرب رئی تھی ۔ یہ اس کی مصدی کے درج تھا اور آخران کاری کر فرام ہے اور آخران کر کر فرام کی کر کر اس جائز کر کر کر کر اس کی کر کردی گی۔ رئیس افغالا کرتا تھا اس میشن کے دور کے ذوالفالا میان کے اس جائز کردی گی۔ افزائی اور سے جبر ان کی گئی کہ خوصال عامل میشیول ہو گئی اس می کردی ہے کہ میشیول کردی کے دور کردی کردی کردی کہ سے کہ کے حقوق ہے کہ کردی ہوئے میشیول خان کے گئی اور میٹر کردی کردی کہ سے کہ سے کو بی ہوئے میشیول خان کے گئی اور میٹر کا کردی میٹر کہ اور میٹ کا خاتار مظاہرہ کردے ہوئے میشیول میں کردی کردی کردی ہوئے

لمال کورر کی ایک سیطی زاره تھی۔ وہ در اصل سیزی فروش تھی لیکن چپ لمال کورر ملکہ امام ان کمی تو کس طرح محکن تیا کہ زارہ کا سازہ قدست لدچکا کہ اے بھی ماگیر اور معصب عالزار کیا - یہ وفاق عورت باتھی پر معرار پر کرتھ میں اصرائے کے الدرانا بانا کرتی میں اور کے جائے اس کے سلازم رستے میں افران کو تک کیا کرتے تھے۔ ایک روز زورہ حسب مصدل آ رہی تھی کہ افدور ہے جن نظے خاص کی گارکر کر تھے۔ اس اس سے کتراکر

۔ اروین : صفحہ مرہ و ، د ذیلی حاشیہ جلد اول ۔ اصلی حوالد ویلٹین صفحہ ہوہ ۔ -۔ سیرالمتاخرین : صفحہ ہو ۔

جـ سيرالمتاخرين : صفحه و و ـ

یہ نظام الملک آصف جاہ بائل ''سلمانہ' آصفیہ دکان ۔ جادر شاہ ہے۔ خان دوران جادر کا خطاب دیا تھا ۔ ان کا اصلی نام چین فلج خان تھا۔ بڑے حالی ظرف امیر نھے ۔ شاعر میں تھے ۔ سرو آزاد میں ان کا ڈکر موجود ہے ۔ ڈاکٹر بوصف حمین نے ان کے مشکل الکربزری میں ایک

عققاؤ، مقالہ لکھا ہے جو حیدر آباد دکن میں شائع ہو جکا ہے۔

دوسرا راستہ اختیار کر رہے تھے کہ زیرہ کے سلاؤمین نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ زیرہ کو جب معلوم ہوا کہ جین قلیج خان کی بالکی ہے تو اس نے ابناً برده الها كركمها ؛ "جبن قليج خان بسركور توثي" - نواب موصوف ابني اور مهموم الدهے ا باب کی بتک برداشت انہ کر سکے ۔ خدام کو اندارہ کیا ۔ زیرہ کو عاری سے نیچے گیسٹ ماگیا اور بنول صاحب سیرالتاخرین اسے "زبرلکد و مشت گرقتند'' زیرہ روتی بیٹتی لعل کنور کے باس پہنچی ۔ لعل کنور نے جہاندار شاہ کو بھڑکایا ۔ وہ انتقام لینے کے لیے تبار ہوگیا ۔ لیکن اس دوران میں جین قلیج محال ذوالنقار خان کے پاس چاج کر تمام ماجرا سنا چکے تھے۔ ذوالفقار خان نے شهنشاه کو بیغام بهیجا که خانه زادوں کی عزت مشترک ہے۔ چناں چہ وہ ڻهنڌا ٻو گيا ۔

صرف امرا بی لعل کنورکی وجہ سے دل برداشتہ اور آزردہ خاطر نہیں تھے ، بلکہ تمام کا ممام شاہی خاندان بھی نالاں تھا ۔ ان دنوں جبھاں دار شاہ کی ایک بهویهی زبنت النما بیگم ا زاده لهی - عمر اکثر سال تهی - باک بازی ، اتقاء اور علوم دینے، سے نمغف اور واقفیت کے لحاظ سے وہ اپنے دین پرور اور عظیم المرتبت والد مرحوم اورتک زیب عالمگیر کا زائدہ تمونہ تیں ۔ ۱۱۱۹ع میں انھوں نے اپنے خرج سے دیلی میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی جس کا نام زیتت المساجد رکھا گیا۔ دکن کی جنگوں میں عالمگیر کی والت تک بورے بیس سال شمنشاہ

ان کی شاعری کا ذکر معارف اعظم گڑھ بابت مئی عمر و ع اور بزم تیموریہ میں بوجود ہے۔

ہ۔ ان کا نام غازیالدین تھا ۔ زلنگ کے آخری یس سال اندھ وہے ۔ بھر بھی افواج کی قیادت کرتے تھے۔ مفصل حالات کے لیے ماثرالامراء حصد دوم منحہ ۲۵۸ دیکھیں ۔

⁻ عيمل: صفحه و و الف - سكات : صفحه م ٨ - شاعره يهي تهيى ، م م و و ه سين وفات پائی۔ زینت المساجد میں الهمی دفن کیا گیا۔ تبر پر ان کا اپنا یہ شعر منقوش ہے۔

مولس ما در لجد فضل خدا تنها بس است سایه ٔ از ابر رحمت قبر پوش ما بس است

∑ فاق امورکا انسانه اور السرام الل کر فیر به اور منظف پادنداد. یکم تنها ... پادنداد میگر تنها ... کام شامی انسانه امر آن طرح الله استان در آخر این سازه کی امراح الماس این عراض اور امراح المی این عراض این امراح المی انسانه می خواندی اور استانه می کمک کو کم کمی امراح المی امراح المی

المن الكوري أبي الالاحق المن الدوالات غلط كالوريون في المس جهوائرين هذا به هم المات مركات المناطقة المناطقة المن كل كروي من في المناطقة المناطقة

⁻ وقات ۱۳ رمضان ۵۵ م جیان دار شاه کے جاکر نهائے کا واقعہ کام ور خان : صفحہ ۱۲ - کامراج : عبرت نامد، صفحہ ۱۳ ب بحوالہ اروین حلہ اول صفحہ ۱۹ -

دکھائی دے ۔ تھوڑی دیر میں شہنشاہ سلامت ابھی بجاس سال کی عمر میں اس ڈھلوان سے نبچے اٹرھکتے ہوئے دیکھے گئے ۔

او را میں جیہاں بیدہ ہوے سے ہے۔ ایک روز امل کرور کی اتا و روام پر ساز ہو کر جہالدار تاہ باؤاروں میں چکر لکانا ہوا امل کنور کی ایک سیطی کے سختا کہ میں پہنچ گیا ۔ وہاں جا کر خوب نے اوش کی ۔ جانے ہوئے اس نے اوران مورت کو بیش بھا العامات دیے اور ایک گزاری بھی جہ جس کا سرائے میچ تھی تھ جہنشانا ۔ واحدت اور امل کارور دونوں مذہوش تھے اور عو خواب ۔ خاصابای امل کنور کو تیام کر اتفار کے گئیں

. - خوشحال چند : صفحه . وجالف . ارادت خان بحواله سکاف . اروین : جلد اول صفحه د ده د .

صفحہ 194 -ب۔ درشن کا یہ سلسلہ بھی بعد میں اورنگ زیب نے 20,4 میں بند کر دیا تھا ۔

اس مصلح اعظم کی آسلاحات میں ہے ایک یہ بھی تھی ۔ -- منتخب النباب : حصد دوم ، صفحہ ، ویہ : خوشحال جند : جوالد اروبن

ے۔ ستنظمیا الباب : حصد دوم ، صفحہ ، ۱۹ : خوشحال جند : افواند اوقائی صفحہ ۱۹۹ -سے اورنگ زیب نے اپنے عمید میں سوسائٹی کی اصلاح کے لیے بڑی جد و جمید

. اورتک زیسے نے اپنے عید میں موسائٹی کی اصلاح کے لیے ابڑی جد و چید کی ۔ لیکن اس کی وفات کے بعد طالات بالکار ایکٹر کئے تیے ۔ شراب لوزش عام بو کئی تئی ۔ مرآۃ الاصطلاح تطفیرہ بتجاب بولوورشی لااجرائی کے متحدہ ہے الف پر درج ہے کہ لواب اللہ وردی خان کا بٹا الیام اب مدہوشی کے عالم میں انبی جدہ کے بستر پر پہنچا جو کنیزوں کے درسان سو رہی تھی۔ کے عالم میں انبی جدہ کے بستر پر پہنچا جو کنیزوں کے درسان سو رہی تھی۔ لیکن جہاندار شاہ کا کسی کو بھی خیال نہ رہا اور رہتا بھی کیسے ۔ اُن داوں مرکزی حبثیت تو امل کنور کو حاصل تھی ۔ رتبہ بان بھی مدہوش تھا ۔ مستی کی حالت میں رتھ اصطبل میں چیوڑ کر چلا گیا ۔ اب جب تلاش شروع ہوئی تو لال قلعہ اور نخت طاؤس کا مالک محل سرائے سے دو تین میل دور اصطیل میں رتھ کے الدر نفسور پڑا تھا ۔ جگانے پر کہنے لگا ''میں کون ہوں ؟ تم کون ؟ یہ کون سی جگہ ہے ؟" ادھر جمالدار شاہ ، شاہ جمال آباد میں لعل کنور کے عشق سين فنا اور غرق نها ، أدهر عظيم آباد پثنه سين اس كا بهتيجا فرخ سير جو عظيم الشان کا بیٹا تھا ، حسین علی خان ا اور حسن علی خان سید بھائیوں کی اعانت سے تخت پر فایض ہونے کے لیے تیاریاں کر وہا تھا ۔ جہاندارشاہ نے فرخ سیر کے مقابلے کے لیے اپنے بیٹے عزالدین کو ایک لشکر جرار دے کر بھیجا مگر اسے شکست فاش بوئی - آخر جہاندار شاہ خود ایک ثلی دل فوج کے ساتھ اُدھر گیا اور ۳٫ ذی العجد ۱٫۲٫ ء کو آگرہ کی فیصلہ کن جنگ لڑی گئی ۔ ابتدا میں جباندار شاه کا ید؛ بهاری تها ـ حسین علی خان دست بدست لڑتا ہوا رُغمی ہو کر گر بڑا ۔ اس وقت اس کا بڑا بھائی حسن علی خان مضطرب اور پریشان حال ایک بلند پشتے ا پر پہنجا۔ جہاندار شاہ کی فتح کے شادیانے بج رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں سادات باریہ کا ایک گروہ حسن علی خاں کے اردگرد جمع ہو گیا ۔ حسن علی خال نے دیکھا کہ قریب ہی زنانہ سواریاں ہیں اور ان کی طرف سے غفلت برتی جا رہی ہے۔ سادات بارہہ بڑی تندی سے اُن سواریوں پر حملہ آور ہوئے ۔ لعل کنور اور دیگر نغمہ سراؤں کے ہاتھی حسن علی خان اور اس کے جری ساٹھیوں کے تیروں کی بوچھاڑ کے ساسنے ٹھمیر نہ سکے ۔ بے قابو ہوکر ادھر اُدھر بھاگے ۔ جہاندار شاہ کا ہانھی بھی بے قابو ہوگیا ۔ وہ اثر کر گھوڑے بر سوار ہوا ایکن کلاونتوں کی اولاد سے استمامت اور مردانگی کی توقع کب ہو سکتی تھی۔ لعل کنور حواس باغتہ اپنے پاتھی پر چینج کئی اور جہاندار شاہ کو اپنی هاری میں بٹھا کر آگرہ بھاگ گئی ۔ شیر دل تورانی لواب ڈوالفقار خاں ڈٹا رہا ۔ لیکن اب اس کی جرأت اور بعت کے کار تھی ۔ لعل کنور کی وجہ سے فتح و ظفر

ان دونوں بھالیوں کا مفصل حال سرو آزاد میں دیکھیں ۔
 ہے۔ منتخب اللباب : حصہ دوم ، صفحہ ہے ۔

کے شادیانے غم و اندوہ کے طبل بن چکے انھے ۔ جہاندارشاہ بھیس بدل کر زاالہ گاؤی میں لعل کنور کے ساتھ دیلی چنجا ، وہاں اسے تید کر دیا گیا اور فرخ سیر کے چاہانے او ۱۹ محرم ۱۱۳۵ کو قتل ہؤا۔ کہتر ہیں جب جلاد جمالدارشاہ کی کوٹھری میں بہنجر تو لعل کنور بڑی جبخی جلائی لیکن اسے زبردستی جدا کرکے سیڑھیوں کے آبیجے پہنجایا گیا ۔ جمالدار شاہ کے انال کے بعد اس نے اپنی زندگی کے باقی ایام سماک بورہ میں گزار دیے جمان مرحوم شمنشاہوں کی بیوائیں رہا کرتی نہیں ۔

(يثرب لايور ، ١٥٩١ع)

٣۔ بیدل کی ایک غیرمطبوعہ مخمس'

موسوم به شپرآشوب

الصلا اى سرخوشان جام البال طرب السرور اى عشرت آهنگان قالون ادب النويد اى سروران دين و دولت را سبب الخضور اى تبلان عقل اسرار رب المضور اى تبلان عقل اسرار رب السلام اى ووشان عيم فضل اللہ

ال آگور کے تعلق عالم ارتباع کے دمہ اس فیم الدین آلا الدین الدی

الدید ای ملک و تعظیم آفتاب و سه چم تافید از اوج عزت بر اسران ظلم کل کند یارب تلاقیهای این رخ قدم ین کسی را ماید افکندید برفرق از کرم

افدسید برخرف از مرم بیدلیها وا رهاندید از فراق عمرگاه م از چرخ دون انباشتید

مدتی تشویش طبع از چرخ دون الباشتید در زمین خوشکساران انهم الفت کانستید حیله ستجافرا انیس عرمی پنداشتید بی تخف سیر دلهای پریشان داشتید بی تخف سیر دلهای پریشان داشتید

ساعتی در چشم ما باید فشاندن گرد راه

گرچه بود آن دیدلیها صورت نادیدی معنی معاوم شد مجبول نافهبیدی گشت باری متکشف کیفیت مااق دنی استعانی داشت لفش شیوهٔ کیر و منی

گرجه رسوالیست برپا این ندامت کارگاه

(بتید حانبید صفحہ گزشتہ) کرایا گیا او پھر کربھی موقع انہ آئے گا۔ کابل والے تو ابنا فوض بحسن و خوبی

ادا کر چکے ، اہل علم آک اسے پہنجانے کی آپ صرف یہ سپیل پائل و. گئی تھی ۔ یدل کی ایک اور بھی شہر آئنوب تخس ہے جس کا چلا بند یہ ہے : ابن خبرہ سری چند کدنی حال و اید نال الد

و ز جیل رسا متکر اوباب کال اند حیزند و لایم اند و مذیب اند و ضلال اند حال انگونسار تلاش زر و سال اند

فطرت اگر این است خران درجه خیال اند

لیکن یہ شمس کابل کے مذکورہ بالا نئے طبع شدہ کایات بیدل میں موجود ہے ۔

آلش نے زینہار افتادہ در جسم حسود شش جیت در تیرگی خوابیدہ از طوفان دود برچنین منگلہ تا کی چشم می بایاد کشود زان صفی بی ننگ جستی بی کراساتی تبود

ے جسی بی دراسای ببود حیف غیرتما کہ دوزد مرد بر خنشل لگاہ

عرصه دهر از تک و تاز غنت گرد بیخت عاقبت با عنت از کر و نر حزان گرینت شخص محکین نـد لکون آب رخ اتبال رضت هر کج! سر رشته الماوس تحرتها گسیخت

مرد را باید بعصمتگاه حتی بردن پناه

فضل بزدان شد چر صورت دلیل آگیی تا ره جهدیکت ضائع بود زد بر کوټمی عبرت آکنون نوحه دارد بر امیری و شمپی کشوری کز آفتاب و ماه و انجم شد تمی

ا نیست چیزی بر سرش جز سایه روز سیاه

رفت آن عبدیک، غیرت داشت با عالم گیز کرد بی قدری عرفها را مبدل با کمیز کارها شد منحصر بر نرقه ٔ دیئرت و جیز آبروی لیست جز آب سی با هیچ جیز آبروی لیست جز آب سی با هیچ جیز

ووزگار اکنون عیار مردسی گیرد زباها

و۔ بدناء رائکطے کے عدد بین جب الغرفاء مصد آور برداء اولیاب وقرق فل خان کے برائر دیل کے الایا کہ کتاب لکسی جس بین آن دقوق کی مشکل کوئیں کا فلٹنہ کیلیجاء والیاس ماہمیں نے آن مشات کا ذکر کرایا جیال مورایی دادھیتی دینے کے لیے افغاز سنگار کر کے آیا کرئی لئیں۔ یہ حالات بدل کے اپنے والے میں شوری ہو چکے تھے۔ وہ ، وہ یہ میں میں توجہ بوخ اور للاہ شاہ وہ بردی ہو مسافر اور والے آسدید ای سلک و تعللم آفتاب و سه بهم تافتید از اوج هزت بر اسران ظلم کل کند یارب تلافیهای این رخ قدم پی کسی را سایه افکندید برفرق از کرم پی کسی را سایه افکندید برفرق از کرم

مدتی تشویش طبع از چرخ دون الباشتید در زمین خوشکساوان اقدم الفت کالدتید حیله ستجالزا الیس محرمی پنداشتید بی اکاف سیر دلهای پریشان داشتید

ساعتی در چشم ما باید قشاندن گرد راه

گرچه بود آن دیدلیها صورت تادیدنی مدی معلوم شد ججبول تاقهبدینی گشت بازی متکشف کیفیت علق دنی امتعانی داشت نقش شیوة کبر و مئی

گرجه رسوالیست برپا این نداست کارگاه

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کرایا گیا تو پھر کبھ

کرایا گیا تو پھر کبھی موقع نہ آئے گا۔کابل والے تو اپنا فرض بحسن و شوپی ادا کر چکے ، اہل علم تک اسے پنجانے کی اب صرف یہ سیبل بائی وہ گئی تھی۔ بدل کی ایک اور بھی شہر آموب عنس سے ج سن کا چلا بند یہ ہے :

این خبره سری چند که فی حال و نه تال اند و ز جهل رسا منکر ارباب کال اند حیزند و لئیم اند و سفید اند و خبلال اند حال نکونسار تلاش زر و مال اند

فطرت اگر ابن است خران درجہ خیال الد لیکن یہ نخس کابل کے مذکورہ بالا لئے طبع شدہ کابات بیدل میں موجود ہے ۔ آتش کے زینیار افتادہ در جع حسود شش جبت در تیرکی خوابیدہ از طوفان دور پرچنین هنگلست تاکی چشم سی باید کشود زان صفی بی تنگ جستن بی کراماتی نبود

ک جسن بی تراماتی لبود حیف غیرتها که دوزد مرد بر نمتثیل لگاه

عرصاً دهر از تک و تاز غنث گرد بیخت عاقبت با غنت از کر و فر حیزان گرینت شخص محکین شد لکون آب رخ انبال رفت هر کج! سر رشتهٔ فلموس نحرتها گدیبخت

مرد را باید ومصمتگاه حق بردن پناه

فضل بزدان شد چر صورت دلیل آگیی ۱۱ ره جیدیک، خالع بود زد بر کوشی عبرت آکنون توحه دارد بر امیری و شبی کشوری کز آفتاب و ماه و انجم شد تمیی

نیست چیزی بر سرش جز سایه روز سیاه

رفت آن عهدیک غیرت داشت با عالم کمیز کرد بی قدری عرفها را مبدل با کمیز کارها شد متحصر بر فرقهٔ دیتوث و حیز آمروی لیست جز آب سنی با هیچ چیز آمروی لیست جز آب سنی با هیچ چیز

روزگار اکنون عبار مردسی گیرد زیاه ا

إ- يدعاء ولكول كے مبدين جب تلاوشاء هملہ أور پواء أولي دورات لولي غان عالى على على حريق اللہ على ا

دهر بر نرق جهانی خاک ننگ و عار ریخت معجری وا پین کرده بر سر دستار ریخت ماده تر گردیده، نر بر مادگی یک بار ریخت دور اتبال ها برگشت و این ادبار ریخت

ساید" بال زغن افتاد بر شاه و سیاد روز تا مجلس اوروزد شدم می جوشد ز شب می کند شب از عمود صبح سامان طرب اینجه جوراست اینجه طور است اینجه دور است ای عجب زن یا تسکین شوهر هر طرف شوهر طلب

همچان مرد از برای خدست زن مرد خواه سردی دوران زبان اهل جرأت کرد لال زبر شد یک سر بم هنگامه ساز رحال

دست که طم طراق و رستمی ها گشت زال کوس گیر و دار مردی نم کشید از انقدال این زبان آوازهٔ طبل و انتیر آه است ۱. پیچسی جند از غرور ساز غفات طبتی چیده در پستی دکان از گردون فطرق

چیده در بستی دکان ناز گردون نظران ایش ازان کز یاس چیند مایه بی عزقی سایه وار آفتاده است از ذات دون همتی رو خاک و بایی در کل سر بستگ و تن براه

تر دماغیها در آب این و آن انگنده بنگ کم خرابی تیشه ها دارد ایاز پای لنگ کرد جولان تعین عالمی را کرد تنگ می دود سر بر هوا نمانی و در پیش است سنگ

سی رود غلطان جبانی کور و مشتاق است چاه از حجوم اسب و لیل و تصر و طاق ازراکار دشت و در را ننگ دارد ستلای اعتبار

تا کجا باید بنای خودسران بی وقار این بخود بالباد ها و بے تمیز و نابکار جسم مردار الد کز آماس میگردد لباء

بنای عدل و رافت کرد وبرانی کمین كشت از المايني معموره ها صحرا نشين داد رس گردید از خواب گران گاو زسین يركه ذالد خلق مسكين در جنين دور لعين

ابر خشک و خاک بن نم وای بر مشت گیا، كرشش غفلت سرشتان غفات انجام است و بس سعی باطل پایمال کرد ابرام است و بس نان اگر دارد تنور کروفر خام است و بس نعمت ماری خور خوان هوس نام است و پس

سير مي گردد بيک شد خوردني شطرنخ شاه بر حباب بوج کس تنش نگین ند نشاند، است تا نفس باليد، باشد يادش از سر رانده است استحان زين لسخه ها سطر وقا كم خوانده است بی تامل دقتر حیرت ورق گردانده است

التفاری میکشد مزگان به تحریک وحشت کار جهان را با تونف کار نیست

آن چه امروز است فردا کشتش دشوار نیست گرمے هنگامه طول امل بسیار تیست تا سحر زین شمع انبالی که جز ادبار نیست می دمد داغ از سریر و می چکد مغز از کلاه

زین ننکوه و جاه باطل عشوه خوردن هیج نیست نقد نیرنگ شررها تا شمردن هیج نیست یاد در دست است فرصت با شمردن هیج لیست در بساط آتش خس جز فسردن هیج لیست

دور بی غیرت لدارد استداد سال و

دهر بر نرق جبانی خاک لنک و عار ریخت معجری را پین کرده بر سر دستار ریخت ماده نر گردیده، نر بر مادگی یک بار ریخت دور انبال ها برگشت و این ادبار ریخت

سایه" بال زمان افتاد بر شاه و سیاه روز تا مجلس فروزد شدم می جوشد ژ شب می کند شب از عمود صبح سامان طرب اینجه جوراست اینجه دوراست اینجه دادرات شده دراست اینجه دراست در

هنجنان مرد از برای غدمت زن مرد عواه

سردی* دوران زبان اهل جرات کرد لال زیر شد یک سر بم منگله* ساز رجان دست که شم طراق و رستمی ها گشت زال کوس گرو د دار مهردی تم کشید از انقدال این زبان آوازهٔ طبل و لذیر آه است آه

بیحسی چند از غیور ساز غفلت طبتنی چیده در بستی دکان قاز گردون نظرتی ایش ازان کز پاس چیند ساید" بی عزتی سایه وار افتاده است از ذلت دون همنی

رم باشده الله او دانی دول همی رو بخاک و بایی در گل سر بستگ و تن براه اغسیا در آب اید و آن افکنده ایک

تر دماغیها در آب این و آن انگذیه بنگ کچ خرامی تیشه ها دارد لباز پای لنگ کرد جولان تمین عالمی را کرد تنگ می دود سر بر هوا خاتی و در پیش است سنگ

می رود غلطان جبانی کور و مشتاق است چاه از هجوم اسب و نیل و قسر و طاق زرنگار دشت و در را ننگ دارد ستلای اعتبار تا کجا باید بنای خودسران بی وقار اين بخود باليده ها و يے تميز و نابكار

جسم مردار الد کز آماس میگردد تباه

بر بنای عدل و رافت کرد ویرانی کمین كشت از ناايمني معموره ها صحرا نشين داد رس گردید از خواب گران گاو زمین يركه قالد خلق مسكين در چنين دور لعين

ابر خشک و خاک بی نم وای بر مشت گیا، كوشش غفلت سرشتان غفات الهام است و بس سعی اطل پایمال گرد ابرام است و بس نان اگر دارد تنور کروفر خام است و اس تعمت ساری خور خوان هوس نام است و بس

سیر می گردد بیک شد خوردنی شطریخ شاه بر حباب ہوج کس نقش نگین کہ نشائدہ است تا قفس باليده باشد يادش از سر رائده است استجان زين نسخه ها سطر وفا كم خوالده است

بی تامل دفتر حیرت ورق گردانده است التظاری می کشد مزگان به تحریک

وحشت کار جمهان را با توانف کار نیست آن چه امروز است فردا کشتش دشوار لیست گرمی" هنگامه" طول امل بسیار تیست تا سحر زین شمع اتبالی که جز ادبار نیست می دمد داغ از سرار و می چکد مغز از کلاه

زین شکوه و جاه باطل عشوه خوردن هیج نیست لقد قبرتک شررها تا شمردن هیچ تیست باد در دست است ترصف باشمردن هیچ تیست در بساط آتش خس جز فسردن هیچ نیست

دور یی غیرت تدارد ابتداد سال و ماه

داد نومیدی جهانی را بسیلاب گدار عالمي آواره شد زين غافل يي امتياز كاشكد از يا نشيند اين غيار هرزه تاز لعنت الله بر نعین گر باین وضعست فاز خاک بر فرق بزرگ گر باین رنگست جاه شاد داشید ای جوان مردان کمکین آب رنگ بر صفای نشأ اوقات میسندید زنگ گردش احوال لامردان میمنواهد درنگ

زود برهم می خورد این مجمع آثار ننگ فاتبان تا کی بهادر زنجلب تا چند گر فلک کج بافت با نقش خیال آورد راست در بساط معنی آگاهان چه افزود و چه کاست بیدماغی نیست کر دل ناگزیر انزواست از کنار عرصه چندی سیر عبرت مفت ماست

عالم است این بنک هم می غندد اینجا کاه کاه

ف هنگ اصطلاحات

أحديت

: اس سے مراد حق تعالی کی ذات عض ہے جو اپنی کنیہ اور حقیقت کے لحاظ سے نامعلوم و ناقابل علم ہے۔ یہ ہے والی اور ہے کینی کا مرتبہ ہے اور معرفت سے بالاتر ۔ : صفاے باطن کے بعد عبت اللہی سے اپنی ذات کی تربیت ۔ ارتقامے ذات ارباب تصوف کا کہتا ہے کہ اس طرح بہاری ڈات نے مد توانا اور لازوال بن جاتی ہے ۔

و ایک لفظ کا استمال مستعار لینا . مثار شیر کا لفظ ایک أستعازه بہادر جوان کے لیے استعال کرانا ۔ اسلوب کا ترجها بن: (Reflex Art) تغیل افروز طریقے سے اپنے دل کی بات

دوسروں کا ذکر کر کے بیان کرنا ۔ : اس کے لغوی معانی ہیں نورکا ادھر اُدھر پھیلنا ۔ اصطلاح اشعاع و تور

اشراق فلسفد سے متعلق ہے جس کے مطابق حقیقی وجود نور ہے اور اس کا اقتضاء ظہور ہے اور جو اپنی شعاعیں نمام اشیاء ہر منعکس کر کے ان میں زندگی کی لیر دوڑا دیتا ہے۔ اس سے جو تجلیات ظہور پذیر ہوئی ہیں ان کی تعداد لاعدود ہے ۔ اس نور قاہر کی شعاعی جوں جیں اینر مرکز سے دور ہوتی چلی جاتی ہیں ، ان کی شدت میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور روشنی میں بتدریج انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔ اسی انعطاط کے باعث مادی وجود ظہور پذیر - 01 24

: الله تعالیٰ کی شان ِ مطانیت جو قید ِ تشبید اور تید ِ لنزید Alks. ہر دو سے آزاد ہے ۔

تقسیم ہے نہ ترتیب نہ تغیر ۔ یہ دوام ہے بھی بالالر پ اور اس کا نہ آغاز ہے نہ اقیام اس وقت میں سازی تاریخ عالم علت و معلول کے سلملے ہے آزاد ہو کر ایک ماتوق الدوام ''ااب'' میں ساجاتی ہے۔ : کئن پونا - امطلاعی معانی کئن اوجود کے ذیل میں

دیکھیے ۔ (cso) اپنی ذات اور اس کا احساس ۔ (God man) انسان کامل جو خداولد تعالمی کی نمان

مطانبت کا مظہر ہوتا ہے۔ : (Perfect Man) سوفیائے کرام کے نزدیک انسان کا ل کا ظہرور ہی تغلیق کالنات کی طابت ہے۔ مصوف کا لئرچور انسان کامل کی دریافت اور تربیت کے لیے منید معلومات

سے اجراز ہے ۔ : ہندوؤں کے نظریہ' تملیق کے مطابق بریہا کی پیدائش بشن کی ناف سے ہوتی ہے ۔ بشن کو فکر اسلامی کے مطابق افراد أنوهى زمان

أتوهى زمان

اسكان

انا انسان ربانی انسان کامل

السان, ده

16,6

دات واجب (الجود كما جا مكا ہے اور اس طرح ویرا کو جم مثل اول کید بدر ۔ اس بخالش کے بعد برما انتخاع كافات كرنا ہے۔ بهر سال و بدا کے اوار خورے بود جائے ہی جن جن بدی در دور تعالمی لاکم میں بزار سال کا بواج - إذات کے جسے بارے دور کے بعد بارے بارے باری کا جی بدئی تعلقہ کافات دور میں بہر جائے ہے۔ ویرا کا علی مائیہ جو بارے ہے۔ محلی و دیا کا کاف اور فوق قامت کے بہ مکر قرم حقم طور پر جارای رہے ۔ محلی و دیا کافات اور وقع قامت کے بہ مکر قرم حقم طور پر ہواری رہے ور اس

 بساط کا النظ اسلوب بیان کے طور پر وارد ہوا ہے اور اس ترکیب کا مطلب ذات باری تعالٰی کی کبریائی ہے ۔
 جسا کہ برہا کے سلسلے میں بتایا گیا ہے ، فکر بندی میں

یشن سے مراد ذات واجب الوجود ہے . : یہ وہ اسلوب ِ غزل گوئی ہے جسے عہد مغلبہ میں پندوستان

رب من سووب حرس دویی جے مصدمتمد، یہ بدوستان مرح حاصل اور خال آفریقی ، وکری بیالی، عدول پر عام عالم حرست تراکب اس کے عاصر برحت شاہد اس اور کے ساتھ کیا ہے۔ مثالیہ در زور دیا جاتا تھا ۔ ان امور کے ساتھ کا جہم حاتان ، آیائیت اور کا جاتھ کا اس کے جائے تو اس سیک کے کام حاصر انگاہوں کے ساتھ جائے تو اس سیک کے کام حاصر انگاہوں کے ساتھ جو کر ایک نازہ الموب بدلا کے۔

ز لغوی معنی جوا کراا ۔ تمون کی اصطلاح میں عبت اللی
میں کتام دلیاوی چیزوں سے علیحدگی ۔ للسنے میں اس سے
مراد غذات چیزوں میں سے شدر شدگرک لے لینا ہے ۔ جب
یہ ذینی عمل اس النہا کو پہنچنا ہے جس وقت ذایاہے
میراد غذاتی حمل اس النہا کو پہنچنا ہے جس وقت ذایاہے
تیراد کالی کرتے ہیں اس کی کوئی افادیت بائی نہیں رہتی تو اسے
تیرید محمل کہتے ہیں۔

يساط كعريا

يساط قبر يشير

تازه کوئی

تجريد

و اس کے معنی ہیں جمکنا۔ اس میں یہ تصور موجود ہے کہ گویا اشد ایک نور ہے ۔ یہ نور گویا خود صورتوں میں مجسم ہو کر جمکنا ہے ، اسی لیے تجلی یا ظہور سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب یہ ٹور بر نفس خود چمکتا ہے تو یہ تجلی بنفسہ ہوتی ہے۔ جب سالک صفات اللہی کا جلوہ دیکھنا ہے تو یہ تجلٰی صفاتی کا جلوہ ہوا اور اگر ذات ِ اللہی

کا جلوہ ہو تو تجلی' ذاتی کا مشاہدہ ہوتا ہے ۔

و ایک چمک کی صورت میں ذہن کا ادراک خالق کرنا ۔

وجدان کی یہی صورت ہے -: أبلي كا مفهوم سطور بالا مين موجود ہے۔ يبال اس بات كى طرف توجہ دلالا مقصود ہے کہ فلسفہ تنولات کے مطابق مرتبه واحديت مرتبه الوبيت ب - اسى مرتبع مين ذات ِ مطالق ، اللہ کے نام سے موسوم و معروف ہوتی ہے۔

كويا تبلي اللبي كا تعلق مرتبه واحديت سے ہے۔ تنزلات اور واحدیت کے لیے سطور آلندہ کا ملاحظہ فرمائیں ۔ یاد رے احدیث ؛ واحدیت وغیرہ مرابع محض رتبی ہیں اور ازلی اور لازم ذات میں اور ذات سے ابدأ جدا نہیں ۔

: اس کے لفظی معنی مشابہت دینا ہیں اور علم کلام کی اصطلاح میں غالق کو مفلوق کی صفات سے متصف کرنے

ع س ـ : ان سے تنزلات مراد ہیں ۔ ضروری شرح تنزلات کے ضمن

س ديکهيں -

و ذات بحض جو صفت اطلاق سے بھی منزہ ہے ، ظہور انمتیار کرتی ہے تو اس کا ہر مرتبہ تعین کہلاتا ہے۔ و ذات مطلق اپنے حال ، اوصاف اور ذات سے جیسی کہ ہے ویسی رہنے ہوئے اور کسی تسم کے تغیر یا تبدل یا تحول

کے بغیر مظاہر مختلفہ میں ظہور ہزیر ہوتی ہے - صوفیاہے كرام كى اصطلاح ميں اسے نزول كينے ہيں - بس قنزل كے تهلياتي شعور

أعلى

تجلى" النهي

نشبيه

تعينات وجودي

تعمن حقيقت

لنولات

مش تقد با تعن بوث - بد وجود مفن ہے وجود بقد کما فون ادار کا با ہے - بد اورل کے ہے دار مراب ہیں -لیک کل امل اعداد ہے ان ہے جو میں ادار ہے جاتے ہی ہو میر تلاز حکم/لائے ہیں ، بد طال الزبیا اداری و مشدن ، وحدت ، واحدت ، اس میں میں اس استون ، وحدت ، اور واحدت مراب الیہ کمیلائے میں حمل ان جند ، وحد گرفتے ہیں ، اما کہ الاکر لیمی کی ۔ ان حال کا نسل مؤلون و آباد ہے کہ افزاد کی الان کے ادارہ ان کے اندازہ اس کا نسل

کے لیے کتاب و سنت کو معبار قرار دیتے ہیں۔
خدادار تعالیٰ کو ان کام بائزی ہے مبرا بنین کرنا ہو
اے فاولانا سے مشاہد کونی ہوں یا اس کیا اگل و قدوست
اور عظمت و کبربائل کے خلاف ہوں ۔ صوفیاے کرام
انزیم اور تشہید کو موروز عمت بھا کر میں اور خلق کے
متنائی عبرت انگیز افزار بائز کرنے ہیں۔

: ہندوؤں کی اصطلاح میں دور زمان ۔ : حادث وہ شی جو زمان و مکان کی مدود میں ظاہر ہوتی ہے

حادث وہ شئی جو زمان و مکان کی مدود میں ظاہر ہولی ہے اور بھر معدوم ہو جاتی ہے ۔ اور قدیم وہ جو ازلی اور ایدی ہے ۔ النزجه

حدلت

جادت ، قدم مادت ، قدم ؛ اصطلاح نصوف مين حال وه كيفيت يه جو خداكي طرف سے سالک کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ جب حال طاری ہوتا ہے تو کوشش سے دور نہیں گیا جا سکتا اور جب غائب ہو جاتا ہے تو اکلف سے طاری نہیں کیا جا سکتا ۔ قرب ، عبت ، خوف ، رجا ، شوق وغيره حال يين ـ مقام کا تعلق مجاہدے سے ہے۔ سالک خداکی راہ میں کوشش اور كسب كى كوئى صورت اختيار كرتا ہے - مقامات كى ابتدا نوبر سے ہوتی ہے ، اس کے بعد انابت ، زید ، ٹوکل وغیرہ متامات بین جو رضا بر ختم ہوتے ہیں۔ رضا کو حال بھی شار کیا جاتا ہے لیکن یہ اس وقت ہواتا ہے جب کسب اور کوشش ستطع ہو کر محبت اور جوش کا راگ اختبار كر ليتے بين - صاحب كشف المحجوب كے الفاظ مين مقام كوشش ہے اور حال بخشش -

: اس سے مراد احدیت ہے -

: انزلات مته میں سے یہ دوسرا مرتبہ ہے اور وحدت کمہلاتا ہے ۔ یہ تعین اول ہے ۔ اناے مطلق اور اس کے توابعات کا ظہور بہاں کاسل ہے۔ چوں کہ اطلاقیت کا ظہور باتی اشیاء کی نسبت ذوات ِ انسانی میں زیادہ ہے اور السانوں میں بھی حضور انور صلی اللہ علید وسلم کی ذات مبارک مظہر اتم ہے ، اطلاقیت کے اس ظہور کے لعاظ سے وحدت کو ذات مجنی کی حقیقت کہا جاتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ حقیلت مجدی رب ہے اور ڈات مجدی عبد ۔

: حلیقت سے ذات حقہ مراد ہے اور مجاز سے ماسواہ ۔ و شخصیت سے مراد وہ انسان ہے جو ہر شخص کی ذات میں

حها ہو تا ہے اور ممام اعال کا سرچشمہ بتتا ہے۔ مستور ہوئے کے باوجود یہی اصل انسان ہوتا ہے ۔ اب حقیقی شخصیت اس مستور وجود کے اقدر اس طرح پائی جاتی ہے جس طرح ریاز کے بالائی بردوں کے اندر اُس کا اصلی حصہ ہوتا ہے۔ حفيقت ِ ہےرنگ

حال و مقام

حقيقت بجديد

حقيقت و محاز خليقي شخصيت

r+1	
حذیتی شخصیت کو بروئے کار لانا جان جوکھوں کاکام ہے	
اور اس کے بغیر اپنے آپ کو انسان نصور کرنا انسالیت کا	
ىك چۋالا ہے ـ	
: عرفان نفس ـ من ميں ڈوب کر اپنی حقيفت کو پا جانا ـ	خود آگاهی
: یہ اصطلاح اسلوب بیان (Style) سے تعلق رکھتی ہے۔	خيال آفريني
شعراء یا ادیب قوت واہمہ (Fancy) سے کام لے کر نشے نشے	
خیالات (Conecits) کی آفرینش عمل میں لاتے ہیں ـ	
: (Idealism) فلسفے کی اصطلاح ہے ۔ اس کی رو سے خیال	خبال برستى
بی اشیاء کی اصل قرار باتی ہے ۔	
: نزول کے جھ مراتب میں سے دوسرا وحدت کہلاتا ہے۔	ذات النبي
اور ذات اللبي وحدت كا دوسرا نام ہے۔ وحدت كا ايك نام	
حلیقت پلایہ بھی ہے ۔	
: حق تعالیل کی ذات محض _ احدیت ذات محت کا مرتبہ ہے ـ	ذات ٍ بمت
: خلق کے منابلے میں خداوند تعالیٰ کو ذات حق کہا	ذات ِ حق
جانا ہے۔	
: يدمى آبد وحدت ير بوتا ہے ۔ مزيد شرح وحدت كى اصطلاح	ذاتكا علم اجإلى
کے زار دیکھیں ۔	
: وہ ڈات جس کا عدم النابل تصور ہے اور جس کا وجود	دات واجب الوجود
حقیقی ، ذانی اور دوامی ہے ۔ انگریزی میں اس کے لیے	
Necessary کی اصطلاح مستعمل ہے ۔	

ذات واجبا

: اس سے ذات مطلق مراد ہے۔ روح کل وعايت لفظى : ایک بی لفظ سے نئے نئے معنی نکالنا - یعنی جب بھی استعال میں آئے ، کوئی جدت بیدا کر دینا۔ وعايت معنوى

: ایک ہی معنی مختلف پیرایہ ؓ بیان کے ساتھ بیش کرنا اور اس غرض کے لیے خوب تر پیرائے کی اللاش میں وینا ۔ : تلاش حق میں شریعت کے تقاضوں کا پورا پورا احترام ىانك.

كرت بوئ طريقت كى راه بر جلنے والا صاحب عزم و اراد، بزرگ ۔ لفظ Sophist کے مادوڈ پائیوان صدی عبدوی میں یوانان کے اصاباتہ انسانہ کا گروہ جو دلائل پر زور دیا تھا۔
 ذات کی اقابات کریٹ کو شیوانات کرتے ہیں۔
 ذمر کے پیلے مصدوع میں کشوری لیوش کرنا اور درسرے میں "اضاورال انتازا" ہے مثال کے ذویح ایس طرح
 دلیل لانا کد دعوی انان ہو جائے۔
 دلیل لانا کد دعوی انان ہو جائے۔

دلیل لانا کہ دعوی ثابت ہو جائے۔ : ان ہے امیان خیان مراد ہیں۔ ان کو ذوات خینی اور حقائق کوانے بھی کہتے ہیں جو ذات حق میں متنی اور علم میں مندرج میں۔ المبا کی ذوات تبل تخلیق عالم اللہی میں ثابت ہیں۔ تبوت علمی رکھتی ہیں اور معلومات حق ہیں۔

سنراج بین - اصیا یی دوات بین طبیع شام انسی مین ثابت بین - آبوت علمی رکافی بین اور مطومات حق بین : اس بی مراد انسان بی - حکما کمنے بین کد دیکھتے میں تو بیر عالم اصدر (Microcosmos) ہے مگر حقیقت میں عالم اکبر (Macrocosmos) ہے - یمال بھی کہتے بین :

بمعنی محیط و بصورت نمی اس سے مراد ساری کالنات ہے ۔

حقیقت مجنی کو عنل اول کہا جاتا ہے۔ عقل اول اجالی طور پر کمام حقائق اشیاء پر ممبط ہے۔ عقل نہم - تفصیل 'لہ آمان کے ضمن میں دیکھیے۔

: عقل نہم - تفصیل آلہ اسان کے ضمن میں دیکھیے ۔ : اشیا کو غیر ذات حق نہیں بلکہ عین حق قرار دینا۔ : ضروری شرح تنزلات کے ضمن میں دیکھیر ۔

ر مراد حق تعالی جو اپنی ذات سے قائم ہے۔ حادث کے ذیل میں دیکھیے ۔ : طادث کے ذیل میں دیکھیے ۔ : Mind اور مادہ Matter ان دونوں کی مابیت کے متعلق

یمیں تدیم سے آریں ہیں - صوابات کرام قلب سے مراد باطقی ادراک کا آلد بھی لیتے ہیں -اس کے لفوی معنی میں کھولنا - ٹور باطن کے ذریعے

اس کے لفوی معنی ہیں کھولنا ۔ ٹور باطن کے ڈریعے وانعات و مقالش کا ادراک کشف کمپلاتا ہے ۔ کشف کے ذریعے مادی اور روحانی دونوں قسم کے مقالتن نگہ باطنی سوفسطائی شیونات صنعتر ممثول

دلیل لاتا دلیل لاتا صور علمی : ان سے امر کولیہ بھ

عالم اصغر

عالم آکبر عقل اول

عقل تاسع عينيت دا دد تنالات

فلسفة تنزلات قائم بالذات قديم اور حادث

قلب :

کشف : ۱-وا د کے سامنے آتے ہیں ۔ کشف کی بنا پر دل کے اسرار معلوم کرنا کشف الصدور اور قبروں کے حالات معلوم کرنا کشف النبور کھلاتا ہے ۔ یہ ظنی علم نہیں تا ہم اکابر صوفیہ اسے جندان اہمیت نہیں دیتے ۔ بلکہ فرماتے ہیں :

"كفش برسر كشف زن و راه خويش بكير _" ; عالم كون و فساد مين جوكچه واقع پنونے والا بنو اس سے

آگایی ۔ حضرت موسیل ؓ کے مقابلے میں حضرت خضر ؓ کو كشف تكويني حاصل ثها ـ

کابات بصورت کائنات : اس سے وہ نظام فکر مراد ہے جس کی رو سے مظاہر تخلیق مختلف اساے اللہی کا مظہر ہیں ۔ مثار انسان اسم جاسم

کا مظہر ہے۔ : فبن میں کسی جیز کو کسی اور جیز سے تشبیہ دے کو

مشبد نخفی رکھتا اور مشبد پد کو مذکور کرنا ۔ مثا^ق ، او او از ترکس فرو بارید و کل را آب داد

و ز تکرگ روح برور مالش عناب داد

اس شعر میں متعدد چیزیں جو مشہد ہیں ، مخنی ہیں ۔ : بندو عورت جو کرشن سهاراج کی محبت سے سرشار ہو کر

الركالدنيا ہو جاتی ہے -: ذات حق كا ادراك سے ماوراء بونا . يه مرتبه بويت ہے

جو بطون البطون اور خفاء الخفاء ہے ۔ یہ احدیت کے دیگر نام ہیں ۔ : (Metaphysics) یہ ارسطو کا رکھا ہؤا نام ہے ۔ اس کا

تعلق ان ارام اصولوں سے ہوتا ہے جن سے کالنات کی تشریح کی جاتی ہے - ساتھ ہی اس کے ذریعے کاثنات کا وہ نظریہ بیش کیا جاتا ہے جو ان اصولوں پر مبنی ہوتا ہے۔ مذَّاب اور تصوف كے مسائل بھى اس طرح فلسفيان، مباحث بن جاتے ہیں۔

: صنعت تمثيل مراد ہے جس كا ذكر ہو جكا ہے -

كشف تكويني

كنايه

کوی لاادريت

مانعدالطسعات

مثالبه

مجاز مرسل

غرد

auc

 علم بیان کی اصطلاح میں مجاز مرسل سے مراد وہ انتفا ہے جو اپنے خلیتی معنی کی بجائے مجازی معنی میں استمال ہو اور اس کے حلیتی اور مجازی معنوں میں تشہید کے سواکوئی اور تعلی ہو ۔ مثاہ :

حدد محمد مر عدای پاک را

آن کہ ایمان داد مشت خاک را بیاں مشت خاک سے مراد انسان ہے ، اور حقیقی اور بیازی معنوں میں تشہیہ کے سوا یہ تعلق ہے کہ السان

وجُوْد میں آنے سے پلنے شاک تھا۔ النظ تجربہ سے بنا ہے جس کی تشریح کی جا چکل ہے۔ اس کے مطابق تصوف میں اس کا معنی پڑا علایق اور ان کی احتیاج سے باک ، اور فلسٹے میں اس کا مطلب پڑا

انمذ کردہ ڈبئی تنبجہ ۔ • فلسفے میں مجرد کی ضد ۔ مجسم ابعاد ثلاثہ رکھتا ہے جبکہ مجبّرد ایک ڈبئی حنبت ہے ۔

مدارج قصوف : أن سے مراد فناق الشبخ ، فناق الرسول ، فناق اللہ اور باق باللہ كے مدارج يوں ـ

ے مدارج ہیں ۔ مراالب ِ عقول : ان نے عقول عشرہ مراد ہیں ۔ اند آسان کے ذیل میں نشانہ داک ۔

تشریح دیکھیے۔ مراتب کولیہ : تنزلات منہ میں سے روح ؛ مثال اور جسم کو مراتب

کولید کہتے ہیں ۔ مراثب وجود : ان سے مراد تنزلات سند ہیں ۔ مراغاةانظام : آنس میں مناسبت رکھنے والے الفاظ کی رعایت کرنا ۔ مناق

کل و خار ، جر و ہر ۔ مرتبۂ جامع : اس سے مراد انسان ہے جو خلق کی تمام صفات کا

جامع ہے ۔ معروضی ; (Objective) غارجی یا ظاہری ۔ سكن الوجود : وه ہے جس كا قد تو عدم ثاقابل تعمور ہو ، قد وجود ثاقابل العماد :

موں : قطب ، غوث ، فرد ، قطب وحدت وغیرہ ۔ حصول سناصب میں اگرچہ مجاہدہ کا بڑا دخل ہے مگر انجام کا انحصار بخشش

میں افزید مجاہدہ ہ ایزا دخل ہے سخر انجام کا اعتصار بخشش پر ہے۔ : بنموم صفات جو بہاری شخصیت کو عبروح کرتی ہیں اور اپنے صحیح طور پر نشو و کا نہیں پانے دیش ۔

• موفاے گرام ہستہ ملاق کو مشار اللہ بناے پرے لفظ کے ایک ایک جائے ہیں اور اس و براڈ فراعالسال کے لیے اسٹان این کیا ہے ۔ مائی روز (موفات 1988) میں خاطب بنا کو شریک گفتگر کرانا ہے اور میٹی اسٹان کیا ہا اس میٹی انسان کا خاصتی انسان کے بان میں اس کے بان میں اس اس کے بان میں کے بان میں کروز امسان کیا جہ میٹی اس کے بان میں اس اس کیا ہی میٹی میٹی کے بان میں اس اس کیا ہی میٹی کے بان میں اس اس کیا ہی میٹی کے بان میں کروز میٹی لیا کیا ہی جائے ہیں کہا ہی میں کروز میٹی لیا گیا ہی جائے ہی بان کے بان میں کروز میٹی لیا گیا ہی جائے ہی جائے کیا دیا جے دیل کا یہ میٹی موضور ہے اور عامل کیا کیا میٹی میٹی موضور ہے اور عامل کے بان میٹی موضور ہے اور عامل کیا یہ میٹی موضور ہے اور عامل کیا کہ میٹی کے اس کی موضور ہے اور عامل کیا کہ موضور ہے اور عامل کے اس کی کر اس کے اس کی کر اس کر اس کی کر اس کی کر اس کی کر اس کی کر اس کر اس کی ک

(subjective) داغل با باطنی (مینا نمایش کی اصل ثوت یا نمایت ترار دینا (دینا نمایش کی اصل ثوت یا نمایت ترار دینا نمایش خرابی اور اندرون (Immanent) بوقی ہے - اس قسم کی بر اکان کر وہ سائل (Monand) کینا ہے - جس طرح الیال سائی نامد میں خودی کے متعلق کھیا ہے:

یں موناڈ بھی مفتل میں مقارت تشین یہ موناڈ بھی مفتل میں رہتے ہوئے خفوت تشیع ہوئے ہیں۔ ان کے دووازے دوسروں کے لیے نوب کھلے ، بدفتی لد یہ ''کسی کا اثر قبول 'کرنے ہیں اور نہ ہی کسی ہر اثر الداڑ برنے نیم ۔ امیر کے آزادات میں کسی اور اثر الداؤ بغیر رہتے ہیں ۔ اس کے باوجود پر موناڈ الانجاء مناصب تصوف

منفى رجحانات

من و تو

موضوعی مولاڈ اور اپنی ذات میں تام کاتفات کی تالشکن کر رہا ہوتا ہے۔
ایک افراد کے انکام کاتفات کی تالشکن کر رہا ہوتا ہے۔
ایک زائدہ وحدت آغم کردیتا ہے۔ وہ مواڈ میں دورے
کی دراخت کے سالہ کاتاب کی کاتفائی کرتا ہے۔
کی دراخت کے سالہ کاتاب کی کاتفائی کرتا ہے۔
انسان میڈر انکام کے الحال کی اسالہ کی دراخت کے دائل کیا ہے۔
انسان میڈر سرائی کاتفائی کرتا ہے۔ اس ایے وہ اس ایے وہ اسالہ کے اسالہ کی انسان کی کاتفائی کرتا ہے۔ اس ایے وہ اسالہ کی انسان کی انسان کی دراخت (company)

نصب العيني انسان : (Ideal Man) ـ وه انسان كاسل جو نصب الدين كي صورت مين سامنے رہتا ہے ـ

1036 14

بہ مرتبہ و مدت یا حقیقت بجدی ہے۔ اس کی توجہ، بھی حقیقت بجدی کی طوح کی جائی ہے - جولکہ ڈاٹ بھدی (ملے آفد علیہ وسلم) کامل و احمل ہے اس لیے کامل لوور کا جو الاے کامل کا ایک اعتبار ہے ، اس بین ظبور ہوتا ہے اور اس کامل تورے اعباء کی تخلیق ہوتی ہے ۔ اس لیے

کہا جاتا ہے اور مجدی ہے اشیا کی تخلیق ہوئی ہے۔ چاں بھی باڈ دیے اور بخدی دی ہے ہے : فلاطوئی : فلاطوئوں (Flottings) کا اس ہے متعلق ۔ یہ مشکر (ج. ۳ تا ۱۳۶۲) مصر کا رہنے والا تھا ۔ المشار الشرائٹ کا اہائے ہے۔ جس کی روے والا تھا ۔ المشار

نیوں بالکہ عین حلی قرار دیا گیا لیکن نئی زور لفٹر ہو تو اسلام بعد الروست کی تعام دینا ہے 'له آمان : ان سبنا کے لفاریہ 'لفنی کے مطابق اللہ معالی نے علل اول بیدا کہا ۔ علق اول نے علل دور اور فلکی اول کی

واجب الوجود : ذات واجب الرجود كے تحت تصریح دیكھیے . واحدیت : جب سالک من كی ذات كو اس اعتبار سے ملحوظ ركھنا ہے کہ وہ ذات اپنا تفصیل عام رکیتی ہے ، اپنے اساء و صفات و معلومات کو جملہ تفصیلات اور باہمی امتیازات کے ساتھ جانتی ہے تو اس مراہے کو واحدیت یا تعین ثانی يا حقيقت الساليد كمهتے بين -

ا: یہ واجب کی صفت ہے۔ : جب سالک حق العالمي کي ذات کا اس اعتبار سے لحاظ کرتا ہے کہ وہ ذات اپنا اجالی علم رکھتی ہے ، اپنی ذات کا تمام شہونات کے سانھ بطریق اجال ادراک کرتی ہے کہ

انا و لاغیری یعنی میں ہی موجود ہوں اور میرہے سوا کوئی موجود نہیں اور مجھ میں ظہور کی قابلیت اور صلاحیت موجود ہے ، تو اس مرتبے کو وحدیت یا تعین ِ اول یا حقیقت مجدید کنها جاتا ہے ۔ اس مرابے کو انائے مطابق سے بھی معبیر کیا جاتا ہے ۔

: جو کجے نظر آ رہا ہے ، وہ وحدت ہے ۔ وحدت شمود شبخ مجدد الف ثاني مح نزديك وحدت وجودكي تعبير ہے -وجود حقیقی ایک ہے ۔ باق اس کے اظلال اور شیون ہیں۔ یہ این العربی تا کا نظریہ ہے اور اکثر صوفیائے کرام کا نظریہ بھی یہی ہے - اس نظریے کے ذریعے خدا اور کالنات

ی ثنویت دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ : عرفاء کے لزدیک وجود (بمعنی موجود) کا اطلاق صرف

حن تمالٰی پر ہوتا ہے ، یعنی وجود حنیتی حق تعالٰی ہی کا ہے۔ ان کا غیر عدم ہے اور عدم لاسٹی محض ہے۔ وجود كو صنت ذات بين قرار ديا جاتا بلكد عين ذات تسلم کیا جاتا ہے کیوں کہ ڈات کا وجود کے بغیر موجود ہوانا بداها عال ہے -

: (Existentialism) . یہ فلسفہ وجود ہے اور بوریی فکر کا جدید ترین ببرایہ اظہار ہے۔ اس میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ فرد کا وجود اس کے جوہر (Essence) ہر مقدم

وحوب

وحدت شهود وحدت وجود

وجود

وحوديت

> جنیں ہے ۔ : ہندوؤں کا نظام ککر اور اصول تزکیہ' باطن ۔

ويدائت

كتابيات

(أردو کی امدادی کتب کے سلسلے میں بھی انگریزی کی طرح مصنف کا نام پہلے دیا گیا ہے)

(الف) أردو كتب

این انعری : فصوص الحکم . ابوالفضل : آذین اکبری . ابوالکلام آزاد : ترجان القرآن . آزاد بلکرامی : خزالد عامره -آزاد بلکرامی : سرور آزاد . آزاد ، بهد حسین : آب حیات .

آزاد ، تجد حسين ۽ آب حيات ـ آزاد ، تجد حسين ۽ سخندان فارس ـ آزاد ، تجد حسين ۽ نکارستان ِ فارس ـ اقبال ، بالکر درا -

اقبال : فدب کایم -اقبال : فلسفه عجم (ترجم از انگریزی) -

اقبال: تشكيل جديد اللبيات اسلاميد (ارجمه لذير ليازي) -

الجيلى : انسان كامل (ترجمه أردو) .. انند رام غناص : چمنستان (ق) .. انند رام غنام : مرآةالاصطلاح (ق) ..

الند رام بخانس: نلمی ورق ، مقبوض مولانا عدشتیع مرحوم . اوربئتل کالج میکزین: بابت اپریل ۱۹۹۳ع - ۱۹۵۳ع . ایزد بخش رسا: رقعات (قلم) .

ايزد بخش رسا ؛ رقعات (غلمي) . يشيرالدين : واقعات دارالحكومت دالي . دالي .

بربان/الدین احمد فاروقی: مجدد سربندی کا نظریہ' توحید _ بیدل : کلیات مطبوعہ صفدری پریس تحقی _

بمبئي -بيدل كابات مقبوضه كتابخالد ممارق كابل ، كانب خلام حدين -بيدل ، والعات مفارعه نواكشور بردس -فندكره تقديلا حباب في تذكرة الاسحاب ، مطبوعه تلفقد .

تذكره : دور المنثور -

شاد عقلبر آبادی : تواثے وطن ۔ ساہ نواز خان : مآزالامراہ ۔ شیلی لعانی : شعرالعجم ۔ شیر خان لودھی : مرآزالخیال ۔ مار دا عالم دان دانداد

عابد على عابد: انتفاد .
عابد على عابد: نصر البال .
عابد على عابد: نصر البال .
عبدالتها خان : يتكرة عبوب الزمن .
عبدالحكيم خاكم : تذكرة مردم ديده .
عبدالحكيم خليف : واستان دائش .
عبدالحكيم خليف : كتكر اقبال .
عبدالحكيم خليف : ككر اقبال .
عبدالحكيم خليف : ككر اتوان

عبدالحق : غرابت نگار -

عباللحى: تذكرة كل وعنا ...
عبدالرجان جيورى: ديوان غالب ...
عبدالرجان جيورى: ديوان غالب ...
عبداللجون جيورى: ديوان شعراء ...
عبداللوباب افتخار: تذكرة بي تظير ...
عبدالشخان فارى: اديبات ...
عبدالشخان فارى: اديبات ...
عبدالشخان فارى: انسينا ...
على حزين ، شيخ : كليات ... عبر ...
على حزين ، شيخ : كليات ... عبر ...
على حزين ، شيخ : كليات ... عبر ...

هلی جزیں ، شیخ : کایات . علی حسن نمال : صبح کاشن . علی حسن نمال : اوزم سخن . علی رضا نقوی ، دکتر سید : تذکر. لویسی نارسی در بند و پاکستان . علی لطف ، میرزا : کلشن بند .

على بجويري أ كشف المحجوب _

تذکره ؛ مقالات الشعراء (بحواله سپرتگر) -تذکره ؛ بمیشه بهار (بحواله سپرنگر) -

تلاکره : بمیشه بهار (بحواله" سپرنکر) -انائب کانوری : انتخاب سودا -حالی ، الطاق حسین : یادگار غالب -حسین دوست : تذکرهٔ حسینی -حسین قل خال : لشتر عشق (ف) -

حسين فلى خان : لشتر عشق (ق) -خاق عان : منتخباللياب -خان آوزو : بمعماللغائس -خليق احمد نظامي : تاريخ مشالخ

چشت ـ خوشکو : سنیند ـ درگاه قلی خان : مرقع دیل ـ دیوان آصف : (نظام الملک) ـ دیوان شاکر • (نظام الملک) ـ

رمان عَلى : تذكرهٔ علماً ے بند ـ رحبم بخش : حیات وال ـ رضیالدین صدیقی : اقبال كا تصور زمان ـ

رائلی : کایات . ساق مستند خان : ماآثر عالم گیری . سر خوش : کایات الشعراه . سر سید احمد : آثارالمعنادید . سلطان باهو" : نور الهدئ . سلطان باهو" : ضرسالعارفین .

سلطان باہو" : شمرالعارفین _ سلطان باہو" : رسالہ" روحی _ سید سلیان ندوی : سفر کابل _ سید سلیان ندوی : حیات ٍ شیل _

ئىلام ھىيىن : سىرالىتاخرىن ـ ئىلام بىمدانى مىمجنى : عقد ئريا ـ ئىياتاللىقات ـ

فتح على حسيني : الذكرة ويخند گويان ـ فرۇلد اخمد^م صفير فملكوامي ـ الذكرة حاوة شغير ـ

نتيل : چار شريت ـ قيامالدين قائم : عنزن ِ نكات ـ

کابل سکزین کے ۱۹۵۱ع تک کے عیلے -کاشانی: شرح فصوص الحکم -کاشن سعات مخطوطہ پنجاب یونیورسٹی۔

لچمهی فران شفیق - چمنستان رشعراه -عبدد الف کانی ۳ : مکتوبات -مجله آردو : جنوری ۵۸ و وع -عبلہ سویرا : سالنامہ ۵٫ ووع -عبلہ سویرا : البریار ، وو وع -عبلہ سام نو : ابریل ، ۱۹۶۱ع -

مجلد معارف : اعظم گڑھ ، جنوری ۱۹۳۰ع : منی ۱۹۳۳ع ، جولائی ۱۹۳۲ع -مجلد بدید آئیس : کابل -

نج اکرام : رود کوار . بح صالح کدبوه : عمل صالح . بح صدیق حسن : شعر انجن . بحد صدیق حسن : روز روشن . بحد طاہر تصرآبادی : تذکرہ تصرآبادی .

یج: عالم شاه : مزارات ادلیا به دیلی -یج: علی تبهانوی : اصطلاحات الفنون -یج: لطف: : آگره -محمود شیرانی : پنجاب مین اردو -

چه تطبیع : ۱ تره ... محمود شیرانی : پنجاب مین اردو ... معین الدین : بهار اور آردو شاعری ... میر نتی میر : لکات الشعراء ... میر درد : دیوان (عکس از مخطوط: »

میر دود: دیوان (عکس از عطوط ، مایوضہ ڈاکار وحید قریشی) ۔ میر حسن دیلوی : تذکرۂ شعراے آودو۔

اردو-میرزا مهدی : نارنج جمال کشای نادوی میر قدرت آلته قاسم : مجموعه نفز ـ میر ولیالدین : قرآن اور تصوف ـ نصیر احمد ناصر : جالیک (قرآن کریم

کی روشنی میں) ۔ نورالدین خان : تذکرہ طور کام ۔ نورالدین ظفر آبادی : تجلی نور ۔ آئی شریدین کبر ۱ ۔ آئی فرودین کبر ۱ ۔ والد داعستانی : ریاض الشحراء ۔ والد داعستانی : ریاض الشحراء ۔ پرسل حسین خان : آزدر غزل ۔

يوسف حسين خان : تظام الملک آصف جاه ـ آصف جاه ـ

(ب) الگریزی کتب

Abdul Hakim, Khalifa, Metaphysics of Rumi.

Abdul Ghani, Doctor, Life and works of Bedil.

Abdul Ghani, Professor, History of Persian Literature at the Mughul Court.

Cambridge History of India.

Catalogue of the Arabic and Persian Manuscripts in the Oriental

Public Library at Bankipur. Elphinstone, M. History of India.

Fergusson, Mughul Architecture.

Iqbal, Dr. Mubammad, Stray Reflections. Irvine, Later Muphuls,

James, William, Varieties of Religious Experience.

Muhammad Sharif, Professor, Beauty. Nicholson, The Mystics of Islam.

Nicholson, Kashful Mahjub (tr.).

Nicholson, The Idea of Personality in suffism. Nicholson, Studies in Islamic Mystleism.

Rieu, Dr., Catalogue of Persian Mss. in the British Museum London. Russel. History of Philosophy.

Sharma, Mughul Empire in India. Shushtrey, A.M.A., Outlines of Islamic Culture-

Sprenger, Catalogue of the Arabic, Persian and Hindustaney Mss. Wahid Mirza. Life and Works of Amir Khusrau.

Windelband, Dr. W., A History of Philosophy.

اشارید مرتبه : احمد رضا

-1	اشتخاص . •	•	٠	•	٠	•	٠	~**
-۲	مقامات اور ادار_							~ 42
-٣	کتب ، رسائل ،	الات			٠			~~~
-14	اصطلاحات و تلم	ات						rb.

ابراہم ادھم : ٥-- -ابرايم فيضان : ٣٦١ -ايرايم موبينوف : ١٠٠١ - ١٣٠٠ -

fire that are a not received in FTTF F TAT TTATE 191 fern f rio (r.n f 199

الني سينا : و ۽ ۽ ۽ ۽ ۽ ۽ ۽ ۽ ۽ ۽ ۽ ۽ ۾ ۽ ابوالحسن خرقاني ، شيخ : ١٥ -ابوالخبر ، معرؤا : ١٠٨٠ -

ابوالفيض مست : ٣٤٦ -ابوالفيض معني ، سيد : ١-٠-ابوالوقار ، سيرزا: ٢٨٠ -

ابوبکر صدیق ، حضرت ؛ ۲۱۳۰ ابوبكر طوسى : ١٣٦ -احبد اس بندی ، حضرت ۰ س ،

- 17 4 6 17 4

آدم عليه السلام ؛ حضرت : ٢٢٠ ؛ - TT4 ' TAT TAD ' TT#

أزاد بلكرامي : ١٠٠٠ ، ١١٠٠ ، ١١٠ ، - 174 1110 أصف حاء آصف ، نظام الملك • ١٥٠٠

- --آصف جاء سابع : ۲۵۰ ۲۸۳۰ -آقا ابرایم فیضان(رک: ابرایم فیضان) -

آقا مجد حسين خان ناجي (رک: بد حدين خال ناجي) ـ آقای سردار فیض عد خان زکریا : (رک : فیض عد خان زکریا)

آقای سور خان گویا · (رک · سرور خاں گویا) ۔ آقای عالم شادر • (رک • عالم شایر

آقای عبدالحی حبیبی : (رک : عبدالحي حبيبي) -آؤ سنسکی: ۱۱ ^۱ ۱۸۶ -

احمد شاء ابدالي ٠ ١٠٠٠ ، ١٠٠٨ احيد عبرت ۽ ۽ ۽ ۾ ۽ ۽ ۾ ۽ ۔

- 14 : est ارادت خان : ۳۹۰ -ارادت خال واضع ،ميرزا مبارك الله :

- 7 - 0 1 730 -----לנפוני : דאד י פאד יל פרד י

. - - - - - - - -اسرنگر: ۱۳۵۹ ، ۲۵۸ ، ۲۵۹ ، 1 740 1 747 1 FTF 1 FT.

اسد (غالب بهی دیکهیر) : ۱۳۵

- 135 اسد خال : ۲۵۳ ، ۲۵۳ ا

اعظم شاه ، شيزاده ؛ وج ، جد ، for the Ungertainte fras frea tree for

(T 1 1 (19T (109 : ~ : 11) - T. . . TAA . TTO

اقبال ، علامہ ، ڈاکٹر : ج ، ۱۱ ، (* . (* . () 4 () 5 () 6 combined are contracted 1 100 1 101 1 184 1 180 CTT | 1 104 (107 (109 FAT F TOO IT TOT F TE.

FRIT FTTA FT. I F. - U

اكم الد آبادى : ٣٣ -اكبر ، جلال الدين عد ، بادشاه : وج ، ----الجيل: ٢٩٢-القه وردی . ۱۰ م م ۱۰ امانت رام امانت : ۲۷۸ -

امتباز محل (لعل كنور بهي ديكهبر) : - 71. 1 700 امبر خان انبام ، نواب ، عمدة الملك : - F74 (177 (17. ابنی کسرو : ۳۰ تا در تا ۱۳۵ تا - 7.9 - 197 انس ، ڈاکٹر ، (رک ، ڈاکٹر انس) -

اند رام غلص : ١٠٠٠ ١٠١١ ١ " TAO " 191 " IT. " 110 الوب باني . محم - 44 f m. : (2) اورنگ زیب عالم کر ۱۰،۰۰۰

77 (AT U A. (F. (F9 1 A7 1 AT 1 40 1 40 1 77 U f rem f rel 183 f les . Tri . Tr. . TOT . TO FAT U TA. I THE FRAT 1 Fee 5 Fig 5 Fin 5 For

اياز: ١٦ -

باعم، وام تروكا : ١٨٠٠ -

بایزید بسطامی د در ۱ و ۱ و ۱ و ۱ و ۱ - 157 (1.0 C OF

دكات احد ، سد ، ه . برگسا**ن** : ۲۲۹ ، ۲۸۸ ، ۲۳. برهان الدين راز اللهي : ١٦٠ -بشب برکار: ۲۹۸ -

- - - - - - - - W بتدوا در داس خوشگه ٠ (رک ٠ خوش کر بندرا بر داس) -يوير : (رک : مارثن بوير) -بوساني ، پروفيسر : ١٩ -שונן شום: בשו בחוצה והחדו בחבי

- F91 ' TAG مار ، بلك الشعرا : ٢٠٠ -يدار غت : جمع -بيدل ، معرزا عبدالفادر - (تقريباً بر صفح بر ان کا ذکر موجود ہے) -

- TTT + TTA : 054

بادشاء بيكم: ٢٩٠ -

ابرد بخش رسا : ۱۰۰۰ ، ۲۰۲۰ -

تان سن ، معرزا . سر ، برا برا المعروب تيموز ، امير : ۵۰ ، ۱۱۳ ، ۱۱۸ -- 179 : شاه : 179 -

برسى ئائيڈز : ١٩٨٠ -

ئى - ايس - ايليك : ٢٠٠٠

جامى، مولانا ؛ ور، وس، ور، - FIA . 14+ جعفر خان ، جمدة الملك : ١٠٠٠ - *** جعفر زالي ، مير : ٢٩ ، ٨٨ ، ١٣٠ -

جلال الدين دواني : ٨٠٠٠ -حيدة الملك · (اك · حقد خال حمدة الملك) .. دنید بغدادی · ۲۰ وس ۲ سم ۱ - - - - - - 147

حيالدادشاه ٠٠٠٠ س ۽ ٨٠٠ هـ ١٠٠٠ Brig iric iror i tro 1 T1 . 1 TAS 1 TAA 1 T41 --- 5 جيان شاء: ٢٨٠ ، ٢٨٠ -

حيانكم بادشاه و در و در و در و - - - - .

جو-پر : ۱۱ : ۱۸۹ ؛ ۱۸۹ ؛ ۲۹۲ جين پال سارٽر : ۲۹۱ ؛ ۲۹۱ -

6

چنگیز خال : ۲۹ -چین قلیج خال : ۲۹۱ - ۲۹۲ -

۲

حافظ : (رک : خواجه حافظ) ـ حالی ، خواجه الطاف هسین : ۱۳۷ ، ۱۳۰ -

حابد على خان ، مولانا : ، -حبام الدين : ٢٥ -حين على عبدالله خان : ٢٤ - ١ ، ٢ ، ٢ ، ٢ ، ٢

تا ۱۳۸۱ ۲۰۱۱ ۲۰۳۰ - ۲۸۳ -صبح دوست : ۲۰۰۹ -صبح على غان باريده اميرالامرا : ۲۰۰۱ ۱۳۶۵ - ۲۰۰۲ ۲۰۰۲ - ۲۰۰۱ ۲۰۰۲ (۲۰۲۲)

۳۳۰ ۲۳۸ ۲۳۲ ۱۳۵ ۱.۳۰ - ۳۶۰ حليظ جالدهري : ۱۳۵ -

هکيم چند لدرت : ۲۵۸ -هکم هستن شمرت : ۲۸۳ - ۲۸۳ -

هکیم دیو جالس کایی : ۹۹ -هکیم سرماد شهیاد : ۲۳۸ ، ۲۳۸ -

خانی خان: ۲۸۵ ، ۲۸۹ ، ۲۸۹ -خاقانی: ۱۵.۱ -غالده عینی: ۱۵ -

عاقان: د.: -عان آرود: (رک: سراح الدین علی عائد آرود: (رک: سراح الدین علی انداز والد علی ۲۰۰۹ -غیرو با امر : (رک : امیر غیرو) -غیرو با امر : (رک : امیر غیرو) -غیرو علی الدلام: ۲۰۰۳ -غیر علی الدلام: ۲۰۰۳ -غیر علی الدلام: ۲۰۰۳ -غیلی شده المالین ۲۰۱۳ -

عمر مقد السلام (۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳ | ۱۳۳ | ۱۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۳ | ۱۳

- ۱۹۹۰ | ۲۹۹۰ - ۲۹۹۰ - ۲۹۹۰ - ۲۹۹۰ خواجه عبد الرشيد، کرنل : ۱۹۱۱ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱ - ۲

خواج، معين الدين جشتى اجبيرى: ٢٨ -خواج، نظام الدين اوليا ٢٨ : ٣٩ -خوش حال جند : ٥٥ -خوش حال خاك . . ٥٣ : ١ و ٣٠ -

1 TAT 1 TEQ 1 TET 1 TES

دارا شکوه : ۲۰ / ۳۰ / ۲۰ -دانش بغاران : ۱۷ -دانش : ۱۳۹ / ۱۵۰ / ۲۵۰ / ۲۵۰ /

درد : خواجہ میر : ۲۵ : ۱۱۹ : ۱۳۱ -درگاہ قلی خان : تواب : ۱.۸ : تا

درگاه قلی خان ، نواب : ۱۰٫۸ تا رسا ۱۱۱۱ / ۱۱۵ ۱۲۱ / ۱۲۵ : رفا ۳۹۹٬۳۷۹ -

\$ فاكثر ابرايم موسنوف : (رَك: ابرايم موسنوف ، فاكثرا . فاكثر انس : ۲۰۰۰ فاكثر رود : (رَك: رود ، فاكثر) . فاكثر عبدالغني : (رَك: عبدالغني ،

ڈاکٹر)۔ ڈاکٹر سید عبداللہ : (رک : سبد بهدعبداللہ ، ڈاکٹر) : ڈاکٹر بهد باقر : (رک : بهدباقر، ڈاکٹر)۔

ذاكتر) -ڈاكٹر وحيد قريشي : (رَك : وحيد قريش ، ڈاكٹر) -ڈاكٹر بوط حسين : (رَك : يوط حسين ، ڈاكٹر) -ذاكٹر اوط خسين ، ڈاكٹر) -

دوالفتار خان ، لواپ : ۲۵۰ ، ۲۵۰ ، ۲۵۰ ، ۲۵۰ ، ۲۵۰ ، ۲۵۰ تا ۲۹۰ تا ۲۹۰ ، ۲۵۰ تا ۲۹۰ تا ۲۵۰ نواق ، الرابم : ۲۱۱ -

وادها کرشن ، قاکش : ۲۳۰ وامی : ۲۹۸ -وسم خال : ۲۸۵ -رضی وحدت ، میر : ۲۸۰ -رضی وحدت ، میر : ۲۸۰ -

رفیع الدوله : ۲۸۵ -رفیع الشان ، شهوزاده : ۳۵۰ -رفیع خان بافل : ۳۲۳ - ۳۲۳ -رونوی احمد بی - آل : ۳۳ -رونوی : ۳۳ تا ۸۸ ، ۳۳۳ -رونوی ، مولانا : (رک : مولانا روسی) -

(ecg): rm -(erg): reff!: (r): Ar): pG: rr): rr: Ar: Pr: 6-1: nr: rr: rr: 7r: 4-2: rr: 1rr: ror: 6Ar:

۲۰۰۹ (۱۳۵۱) ۱۳۱۹ (۱۳۵۱) ۱۳۵۱ (۱۳۵۱) ۱۳۵۱ (۱۳۵۱) ۱۳۵۸ (۱۳۵۱) ۱۳۵۸ (۱۳۵۱) ۱۳۵۸ (۱۳۵۱) ۱۳۵۸ (۱۳۵۱)

ؤ ؤبردست خان : ۲۸۵ -ؤبره : ۲۹۲ (۲۹۱ -ژبن المابدین ، مجرزا : ۲۸۲ -ژبنت النسا بیگم : ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۳ -

زېنو : ۲۰۰۰ - س

سارتر: ۱۱ : ۱۸۹۰ -سپير شكوه: ۳۵ -سراج الدين على خان آرزو: ۲۵ : ۳۳ : ۲۱۰ ، ۱۱ تا ۱۱۲ :

سعدی شیرازی ، شیخ مصلح الدین : مه اماره کرد را ۱۹۳۱ و ۲۳۰ - ۲۳۰

سلتان باهوش: ۱۹۵۵ - ۲۹۹ سلتان مصدود غزاوی زادی ۱۹۱ ۸۵ - ۲۹۹ - سلتان شکوه زاجی -ساتان (۲۹۱ - ۲۹۱ - ۱۹۱۵ - ۱۱۵ - ۱۱۵ - ۱۵

سيد جعفر باشا : ۱۳۰۰ -سيد جعفر روحي : ۲۹، ۲۹، -سيد سرور خان باجا : ۲۳، ۱۳۰۰ -سيد سليان ندوى : ۲۳، -سيد عبد الله ، قطب الملك : ۲۳، ۲۰

۱۳۵۰ مید علی پخواری : ۲۸ -سید کان : ۲۲۸ و ۲۲۹ -سید کان داؤد حسین خطاط: ۱۲۷ تا

۱۳۹ -سید بهد عبد انقد ، ڈاکٹر : م ، ۲۸۰ -سید مرتضیٰ : ۲۷۹ -سید بدایت انقد چاہ بایی : ۱۳۰ -سید بدایت انقد چاہ بایی : ۱۳۰

ش

شاد عظیم آبادی : ۱۱۹ ، ۲۳۵ ، ۲۵۱ -شاکر خال : ۱۲۵ ، ۱۲۵ ، ۲۹۱ ، ۲۹۱

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

-1-7 (1-1)

شاه حاتم : ۱۲۳ -شاه سلیان پهلواری ، مولانا : ۱۲۵ ، ۳۸۳ -

شاه عالم بهادر شاه : ۲۲۸ ، ۲۲۸ -شاه عالم ثانی : ۱۱۳ نه ۲۵۳ ، ۲۵۳ ،

۳۳۹ - ۳۳۹ - شاه فاضل : ۳۳۸ - ۳۳۵ (ک. ۳۳۵ - ۳۵۵) شاه فعیج افعیج : ۳۲۵ (ک. : تاسم هواللین : (رک : تاسم ماللان ، داد)

سته تعجيع الفسخ : ۲۰۱۰ (ک : تاسم شاه قالم هواللهی : (رک : تاسم هواللهی ساه) -شاه کابل : ۲۰ -شاه کلم اش جبان آبادی : ۲۸ : ۵ -شاه کل : ۳۲ : ۳۲ - ۳۲ -

شاه کل : ۱۳۹۰ هاه ملوک : ۱۲۲ (۱۱۸) ۱۱۹ (۱۱۹) ۱۳۰۸ (۲۳۰ هاه ایروز آبادی : ۳۳۹ شاه فلما الله ایروز آبادی : ۳۳۹ ۱۳۰۰ (۲۱۰)

۳۸۲ -شکر الله خال ثانی : (لطف الله ، نواب بهی دیکهیے) : ۲۸۳ -شیخ احمد سربندی : ۲۹ -شیخ حسن شهوت : ۲۵۳ -

شيخ سعد القد گلشن : ۲۸ ، ۹۳ ، * TEF \$ TAT \$ 11. * 110 - 770 ' 77. ' 700 شيخ شهاب الدين ، شيخ الأشراق :

- 140 1 140 شيخ على حزين : ١٥٨٠ / ١٥٨ -شيخ کيو : ١٩٠١،١٠-

- TA: US FRA شيخ بد اكرام : ٢٠٠٠ -- PA1 : ele 48 pint شير خال لودهي : ٣٦٣ -شکسیتر : ۱۳۳ ، ۱۳۹ -- TLS : 1 mc : Jul

صادق على دلاورى : ١٠٠٠ -صائب کشمیری : ۳۱ ، ۳۰ - ۳۰ صدر الدبن عيني : ١٥ -صدر الدين قويني ، مولانا : ٢٨٥ -صديق اكبر . (زك ، الديك صديق) -صوفى عبدالحق بيتاب : ٢٨٠١ ، ٣٨٠٠ -

ضمير على بدايوني : ١٨٧ -

طالب آملي: ٢٣٥ -طالسطاني : ١٨٩ -

ظهری: ۲۲ -عابد على عابد ، سيد : ۲ ، ۲ ، ۲ ، ۲ ، - 141 (147 (171 (181

عاجز افغان : ١٢٩ -عارف الدين خال اورنگ آبادی - 101 عاشق محد بمت : ۲۸۹ ، ۲۸۲ -عاقل خال رازی ، تواب : ۳۳ تا

- 1

ظیوری ترشیزی : ۱۹۹ ، ۱۹۲ ،

- 771 17.9

ظیم فاریانی : ۲۰۰۰ مے -

F FFF (FF1 (AA (34 - 734 F TEA عالم شابي ، آقا : ١٣٨ -عالم كير ، بادشاه : ١٣٠ ، ١٣٠ ، " TAT " TAT " TOA " 10T

ماداته اختر ۱۰ کی خواس ماداته - (rist

عبدالجليل واسطى بلكراسي : ٣٦٨ ، عبدالعكم حاكم : ٢٨٠ ، ٣٨٠ -عبدالحكم ، خليفه ، ڈاكٹر ٠٠٠ ، عزلت ٠ ٨٠٠ -

عبدالحي حبيبي : ١٩ ، ١٣٤ تا - 177 (175 عبدالخالق ؛ و ۲ ، ۲ ۸ ، ۲ ۸ ، ۱۳۱ -

عبدالرحان بجنوري: ۱۳۵ ، ۱۳۹ -عبدالرحان چفتائی : ۱۵۹ ، ۱۵۹ -عبدالرحم: ١١١ ٢٣٦ -عبدالصمد خان ۽ نواپ : ٢٠٠٥ ۽

عبدالصمد سخنء محرح ويرعيهم

عبدالعزيز ايجاد ب مرس هدالعزيز عزت : عد : ٨٨ : ١٠٠٠ تا

عبدالغني (ڏاکٽر): ٣٠٠ ٥٥٠ -عبدالغي (بروفيسر) . ٢٨٦ -عبدالفنی بیگ قبول ، معرزا : ٥٠٠ -عبدالقادر جبلانی ، شیخ : ۱۰۸ ،

عبدالقادر ببدل (رک و ببدل و معرزا عبدالنادر) _ عبدالله حفنائي ، ذاكم ٠ ٨٠ -

- tir - re cities dellas عراق : ۱۳۱۵ م. ۳ -1 741 1 174 1 A1 1 77 : da

> عزالدوله: ۲۹۳-عزالدين: ٢٩٥ -

عبدالحي: ١١٣ -

- Tac 1 97 : Came عصمت الله قابل ٠٠٠٠٠ - ٠٠٠٠ عطار : (رک : فریدالدین عطار) -عطاء الله عطا : جو ، ع و ، جو ،

عطاء الله ، ميرزا : ٢٨٠ -عظمت الله نے خبر ، دس : ور ، - 734 1 734 1 45 عظم الشان ، شهزاده : ٢٠ ، ١٠٠٠ - 710 57 . 1

على ، حضرت : ٨٥ تا ٠٠ ، ٥٠٠ ، - ----على احمد بوبل ، دكتور : ٢٥٠ -على حسن خال بارېد ، سيد : ١٠٠٠ -علی رضا نفوی ، دکتر ، سید : ۲۸۱ -على شعر توائي : ١٨ -

على لطف ، سرزا ٠ ١ ١ - ١ -منايت القه، بحر و ١١ ١٥ ه - 707 عنصری: ۸۵ -

غازى الدين: ١٠٥٠ -غازى الدين غان فروز جنگ : ٢٥٠ -غالب ، ميرزا اسد الله خان ؛ با تا 1 112 (Fa (Y.) 1 .) 1 1 6 f 177 (17. (114 (11c

1 pm | U 150 1 150 1 157 1 17F 1 109 1 100 1 100

غزالي : ۱۹۲ ، ۹۲ ، ۱۹۲ ، ۲۱۲ ،

غلام حسين : ٢٨٧ -غلام حسين شاكر : ٢٣ ، ١٢٣ -علام حسين كابلي : ١٩٥٠ -غلام رسول سهر ، مولانا : ۲ ، ۲ ، ۳ -

علام على آزاد بلكواسي (رك : آزاد بلکرامی) -غلام قادر روبيله: ١١٣ -غلام لبي وحشت : ٢٧٩ -غني كاشمرى : ١٦٢ ، ٢٠٠٠ -

ئارونى : ٥١ -لتو خال : ۲۸۳ -فرائل: ۲۲۸ ، ۲۲۹ -ارخ سیر ، شہنشاہ : ۲۹ ، ۲۵ ، ۵۵ ،

1 TOT 1 ITT 1 1. T 1 6A " TET " TTE " TOA " FMT 1 790 1 TAA 1 TEO 1 FAT

ارخى: ٩٣ ؛ ٢٥٠ -لريد الدين عطار ، شيخ : ١٥ ، ١٦ ، - 710 (177 (00 (77 (04

فضولي : ١٥ -

فقبرالله آفرين ، شاه : ۳۸۰ -فلاطينوس: ١٩٥٠ مراء -فيضى مجد خال زكريا : ١٠٨ ، ٣٨٠ -فيضي: ۲۰۹ ، ۸۹ ، ۲۹ - ۳۰

قارى عبدالله خال ، ملك الشعرا : - 119

قاسم هواللهي ، شاه : ٨٠٠ ، ٥٠ ، - TT9 (TTA (T93 قاضي عبدالرحيم : ٣٥٣ -

فاضى عبدالودود : ٣٦٠ ، ٣٤٨ -فائل خال ، منشى : ٢٨٦ -فطب الدين ، شيخ : ٣٩٣ -قلندر شاه : ۱۹۰ -فلو يطره: ٢٨٨ -البح خان : ٥٥٠ -فمر الدين شاكر ، مير : ٣٥٦ -فيوم خال قدائي : ١٦٠ ، ٢٦٩ -

كارل جيمر: ٢٩٢ -كام بخش ، شيهزاده : ۲۹ ، ۲۹۷ -كام راج : ۲۸۹ ، ۲۹۲ -- TTT (TT. (TAT : 19 PT كبؤن: ٢٦٥ -كرشن ميازاج : سه ، ۱۹۴ ، ۱۰۰

مازكس: و ، ٢٠٠٦ -سارة خاك ٠ م ٠ ـ عدد الف ثاني مي مي مي . سي - - 10 (0) عدد سرېندی : ده -

- 10. * 014 مجنوں گورکھبوری : م تا ۱۰، ۱۹، عدارابع: ٢٨١ -

عد احسن سامع دیلوی : ۱۳۵۳ -عد اسلم سالم ، حاجي : ٨٩ ، ٣٣٠ -پد اشراق حسرت ، محر · ۸ رس ـ يد افضل سرخوش (رک : سرخوش ، عد انضل)

عد باق، ڈاکٹر ، ور ، بات ، سار ، عد امين عبر خال ٠ . ٠ ، ، ٠ . ٠ . ٠ عد بن قاسم : ۲۵ -عد بناه : و ۲۰۰۰ يد جان قدسي ، حاجي : ١٦٠ -عد حال تلاش ، حافظ ، و و م .. عد حسن آزاد ، معلانا ٠ ١٠٠ ١ ١٠٠ fore fore fore fore

عد حسن خال ناحي ، آقا - ١٠٠٠ -

کرمالقه خال ، نواب : ۲۸ ، ۲۸ ، - 74 . 1 707 1 1 . 1 1 8 # - 11. : 205 - 10x 1 x1 : -5 كويونيكس: ٢١٩ ، ٢٢٩ -- ۱۸۳ : ميثان

5 کل بد معنی باب خان ؛ سو ، . . .

گور بخش حضوری : ۳۶۱ -- 100 1 109 : 205

لال كنور (لعل كنور بهي ديكهمر) : - TAO (T41 (TE لاله سكهراج سبقت : ١٨١ ١٠٨٠ - 701

لالد شيورام حيا كانسته : ٥٥ - -لطف الله خان مجذوب بي ، ، ، ، ، TAT (1. # (1. # (1. 1 لطف على: وصح -لطيف : دسم -

لعل كنور : س ، ٥٥ ، ٣٣٣ ، - 794 U TAB (T4. FOR FORTING TAN : TAN : - 100 107 : 144 - 1777 : 04 عد رسول الله (صلى الله عليه وسلم) : FTIT FTI F DA F D4 F PT (TTT (T. . U T. A (T.) و رافق حوده ی بی د اے ۲ م ۲ -Car car cr. - Nullicala de free floo flor for

پد شریف ، پروفیسر : ۲۲۸ ، ۲۲۹ ، مغار خان قابل ٠ ١٠٠٠ ملا باقر كيلاني . ٢٨٠ -الد شفیم ، ڈاکٹر ، مولوی : ۵۵ ، ملا صدرا ٠ . - -- TAP (177 (1.F مال عبدالرشيد اكبر آبادي -ملا يد جونيوري : ٥٠٠٠ خ کام

عد صادق الفا : ٢٦٢ -مهد صالح کمبوه : ۱ ۵ -عد عالم شاه ٠ ١٠٦ -عد عزلز بی ۔ اے : ۱۰۰۰ -عد عطاء الرحان عطاكا كوى ، يروفيسر ،

- -- 4

ېد سعياد : ۸۰ -

- 17 - 44 هد على تهانوى : ٥٩ -عد معزالدن . ١٠٠٠ -غد معصوم وجدان ، بجر : و ۲۰ -الدمعظم: ١٣٦٦ ، ١٨٦٠ غد باشم جرأت ، سر : ۲۵۳ -صريح (يا صريم زماني) : ١٨٠٠ -سعود سعد سلان - جو و ر رج ـ مصحفی ، غلام سمدانی - سرو

- 17A - 174 - 170 - 17F مضمون : ۵۰۰ -مظمر حان جال ، ميرزا : ١٢١ -معز الدوله : ١٩٠٠ -معزالدين: ٢٨٨ -معز موسوی خال قطرت : ۲۳۳ معنى باب خان (رک ، عد احسن اعاد و کل عد معنی یاب) ۔

ملا معى الدين موين : . ن -محاز محل : ۲۸۸ -متعم خان خان خانان ٠ . . ، و و ٠ - -موسرار عليم السلام ، حضرت ٠ ١٠٠٠ - - 1 1 5 - 1 مولانا روحي : ٢٠٠٠ -- ma 1 ma 1 ms : JU = 0 مولوی بد سعید اعجاز اکبر آبادی . مومنوف (اک ۱ اد اسم مومنوف ڈاکٹر)

مهر علی ہے کس: ۲۳۷ -

مر باقر داباد ٠ . ٠ ـ

سهر على شاء كولژوى : ٢٨٥ -

بیر تفی میر: بسر جداد - ۱۳۳۱ توراق : ۳۵۳ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۰ - میرا اورانالسم ترمذی : ۱۳۵۵ - بیرا : میراز اورانالسم ترمذی : ۱۳۵۵ - بیراز دولوار : ۲۸۳ - ا میراز دولوار : ۲۸۳ - ا میراز اسفال احداد : ۳۳ - ا میراز اسفار : ۲۸۳ - اسال : ۲۸۳ - ۱۸

برزا طائب: ۱۶۲۰ -برزا ظرف : ۲۰۰۸ - ۲۰۰۵ - ۲۰۰۵ ۱۳۵۸ - ۲۲۰ / ۲۲۰ - ۳۰۰۵ - ۲۰۰۵

برا عبد الخالق : ۲۸ ، ۵۵ ، ۸۸ ، ۵۰ ، ۲۳۳ - ۲۵ ، ۲۸ ، ۲۸ ، ۲۸ ، ۲۸ ، ۲۸ ، ۲۸ ، ۲۳۳ -

بعرزا سيراب ٠ و ٨ -

ميرزا عبد اللطيف: من -ميرزا فضائل: ٣٨٣ -ميرزا فضل الله: ٣٦٣ - ٣٦٣ -معرزا فضل الله: ٣٨٣ - ٣٦٣ -

بيرزا بد ابراهم : ٢٦٠ -بيرزا بد ابراهم : ٢٦٠ -بيرزا بد ابراهم : ٢٦٠ -

ميرزا محسن: ٣٨٠ -

میرزا مراد کام مکرم خان : ۲۸۷ -میرزا معین : ۲۸۳ -میر عسکوی : (رک : عالل خان رازی) -میرکاسکار : ۲۸ -

نادرالزمان قصیح ، میرزا ژ ۲۸ -نادر شاه : ۲۰۸ ، ۲۰۱۹ ، ۱۱۲

۱۱۳ / ۱۹۳۳ - ۱۹۳۳ تا ۱۹۳۳ تا ۱۹۳۰ تا ۱۹۳۰ تا ۱۹۳۳ تا ۱۹۳۳ تا ۱۹۳۳ تا ۱۹۳۳ تا ۱۹۳۳ تا ۱۳۳۳ تا ۱۳۳ تا ۱۳۳۳ تا ۱۳۳ تا ۱۳ تا ۲۳ تا ۱۳۳ تا ۱۳۳ تا ۲۳ تا ۲۳ تا ۲۳ تا ۲۳ تا ۲۳ تا ۲۳ تا ۲۳

العداد خان : ۲٫۹۳ -۱۰ - الشيرى ، مولانا : ۱٫۱۳ -۱۰ - الذير نيازى : ۲۰۰ -اسفى : ۲۰۹ -لصرائة خان ، شهزاده : ۱۳۳ -لعرت : ۲۰۵ -

تصبرالدین محمود جراغ دیلی: ۳۹۳ انظام الدین اولیا (رک خواج، نظام الدین اولیا) نظام(الملک: ۳۹، ۱۲۵، ۱۲۵ -

لللبری: ۱۳۸ -نعمت خان عالی: ۲۸۹ - ۳۹۳ -تیب خان طغرل احراری: ۱۵. -تواب ظفر جنگ: ۳۵۳ - ۳۵۳ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۰ -

رو جیان بیگم : ۲۵۱ - ۳۸۸ -لور جیان بیگم : ۲۵۱ - ۳۸۸ -لور نه خان ، حافظ : ۲۶۹ -لیاز قدم بوری : ۲۵۰ -

.

وارد : . و۳ -واله بروی : ۳۳۹ -وحید قریشی ، ڈاکٹر : ۲۳۵ ، ۱۱۹ -لرڈز فرتھ : ۲۳۵ -

ون الدین ، میر : ۱۹۳ ، ۱۹۳۰ ، ۱۹۳۰ ، ۲۰۱۰ - ۲۰۰۳ -ولی دکتی : ۱۳۱۹ ، ۱۹۱۹ تا ۱۳۲۹ -۱۳۹۵ - ۱۳۹۹ - ۲۹۳ - ۲۹۳۹ -

یاشم شائق آفندی : ۱۳۸ ، ۱۳۸ ، ۱۳۳ ، ۱۳۸۰ پاکنگ ، پروفیسر : ۲۰۰۰ پانوک ، پادهاد : ۲۰۰۰ پذرور غان عاقل : ۲۸۰۰ -

پتروز خان عاقل : ۲۸۹ -پنگل : ۹ : ۱۳۱۹ ۲۹۲۱ ۲۹۹۱ ، ۲۲۲ ک ۲۰۰۰ -

یاسمین : - -باز برای ، حضرت : ۲۰۰ - ۲۸۳ -بیمیل : ۲۰۰ -بوطف حسین غال ، ڈاکٹر : ۲۰۳ ، ۲۰۲ - ۲۰۱ -بوطف حسین غال ، ڈاکٹر : ۲۰۱ ، بوطف علیدالسلام : ۲۸۲ تا ۱۸۵ -

مقامات اور ادارے

T

- ++7 (+4 : 4) (127 (120 (15. (1.. : 05) - -- - - - - - - -

ادارة مصنفين باكستان : ٢٨٠٠ اركو قشلاق : ١٢٩ -100 100 1 pg 1 px : 4mil 1 100 1 100 1 1F. 100

F TTT + TTO + TAG + TAG - --- (---

- 19:,10

ازبكستان : ١٦ ، ١٥ -اسكندريه : ۲۱۱ ، ۱۹۵ ، ۲۲۱ -اسلام آباد : (متهرا) . . ، ، ، . ، ، - +01 1 +m4 1 +m.

اسلاميه كالج لاهور : ١٣٣ -افغانستان : ١٥ ١ ١٥ ١ ١٨ ١ ١٨ ١١ - 177 (177

ا كر آباد : - م تا ٥٥ ، ١٥٠ ، ١٠٠

111 1 A1 1 A0 1 4T 1 14

- mag - are al اندلس: ١٨٨٠ -اورنگ آباد : ۲۸۱ ، ۲۸۱ -اورينثل كالج لابور: ١٩ -1 100 1 1mm 1 11m - Alal - ray (18 (17 · land ابوان اودو پئنه : ١٠٠ -

- 117 : 67 : 60 : 41/4 بازار خانم دیلی : ۵۱ -باغ زهره: ٥-٠٠ -- - - + - - . · (+ + +) . W . W . W . W . عراغض ديروا - r. 9 + 1 rr : 1 ste بدخشان : ۱۳۰ ، ۱۳۰ -برثش صوزيم : ١١٩ -

یرطانیه : ۲۰۰۱ بریان بور : ۲۵۸ -بمبئی : ۲۲۹ -بندراین : ۲۸۸ - ۱۵۸ -بنگال : ۲۸۸ - ۲۵۸ - ۳۳۰ -بیادر بور : ۲۵۱ -

(a. (aq (az (ra (ra))) (z. (ar (ar (aa (ar (aa (aq))))) (z. (zr (ra. (rra (raa (aq

۳۳۱ -بهارت : ۲۱۱ - ۱۳۲ - ۱۳۱ -پیت ایر : ۲۰۱ -پیتان اکیڈیمی : ۲۰۳ -پیران : (رک : کوه بیراث) _

٠

پاکستان: ۱۹۱۹ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۱ و ۱۳۲۰ - ۱۳۱۱ و ۱۳۲۰ - ۱۳۱۱ و ۱۳۳۰ - ۱۳۱۱ و ۱۳۲۰ - ۱۳۱۱ و ۱۳۳۰ - ۱۳۱۱ و ۱۳۳۰ - ۱۳۱۱ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳ و ۱۳۳ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۳ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۲

- 17. 11.7 : 4144

پیجاب بولیورسٹی (۱ ۱۹۱۹ - ۱۳۱۱ -پیجاب بولیورسٹی لائیریری (۱۳۰ ۱۳۲۱ - ۱۳۳۱ - ۱۳۵۵ - ۱۳۳۵ بورید (۱۳۵۰ - ۱۵۵۵ - ۱۲۸۵ -

474

تاج محل : ۱۵۰ (۲۱ (۲۱) ۱۵۰ (۱۱) ۱۱۲۰ (۱۱) ۱۱۲۰ (۱۱) ۱۱۲۰ (۱۱) ۱۱۲۰ (۱۱) ۱۲۰ (۱۱) ۱۲۰ (۱۱) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲۰ (۱۲) ۱۲

تاشند : ۱۳۳ -ترکستان : ۱۳۳ -ترکی : ۱۳۳ -ترهك : ۵۵ -تهران : ۲۸۱ -

ح

جاجو (۱۳۵۰ - ۱۳۵۰) جابر المحمد فيلي (۱۳۵۱ - ۱۳۵۰) جابر المحمد فيلي (۱۳۵۱ - ۱۳۵۰) جابر (۱۳۵۱ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۰) جابر (۱۳۵۱ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۰) در ۱۳۵۰ - ۱۳۵۰)

حالد يور: ۵۵ -- 1 m 1 : 1 m 1 -

حسن ابدال : جه ، ٠٠٠ - TEL : IT.

حلقه ارباب ذوق : ١٣١ -حويل لطف على : وسح -حيدر آباد د کن : ۲۹۱

خراسان : ۲۳ -خواجوه : ۲۰ -

خواجم رواش : ١٣٨ -خواف : ۲۲ ، ۲۲ ، ۵۵ -

دائد. " لدة حكوال ١٠٠٠ - ١٠٠١ -دالش گاه پنجاب : ۲۵۹ ، ۱۳۳ ، ۲۵۹ -

دریائے حمنا : ۲۰۰۰ ، ۲۰۰۰ ، وجم ، ----

1, 1 177 (177 (179 (17, 1. 5)

1 701 1 700 1 170 1 17 U from from from from from FAT (TAL (TAL (TAL)TAT

10. (mr (rg (r, (rg . . ha 30 (35 (3. (AA U AF

U ... (AT (AA (A. (AT 1 11A (117 U 1.0 (1.7 f itt fire fire Unte (174 (177 (187 (188 1 TO . 1 TAN 1 139 1 1AT THE ! THE ! THE ! THE 1 74. 1 770 1 701 1 709 U FAT FAT FEAT FEET FEET

- 797 (797 (79. (7AF - 177 (1. ~ : 0) 617 - 177

واحبو ثائم ٠ ١٠٠ -

واتی ساگر : ۸۰۰ ۱۸۸ - TTA 1 TTL

- 12 6 17 1091 ------- ٣٨٦ : ١٩٠١

واويد عزيزيد (مدرسد) : ٥٠٠٠ -

زيره كستان : ١٦٦ ، ١٣٥٥ -زينت الساجد : ١٩٠٠ -

س

ساسو گڑھ: ۲۰۰ - ۵۱ -سرائےبنارس: ۲۰۰۸ -سرائف: ۲۰۱ - ۲۵۲ ، ۲۵۳ -

سری نگر : ۲۰۰۰ سلم گؤه : ۲۰۰۱ سمرقند : ۲۰۰۹

سهاگ پوره ; ۲۹۰ -سومنات : ۱۹،۱۸ - ۱۹ -مبالکوٹ : ۲۲۰ -

, 4

> - شايدره: ١٩٠ -شاك يند: ١٩٠ - ٢٥٠ -شوركوث: ١٩٥ -شعر سبز: ١٩٠ -شيراز: ٢٠٠ - ١٩٠٠ -

طور: ۱۵۲ -طوره: ۱۰۳ -

عظیم آباد (بشد بھی دیکھیے): ۲۰، ۲۱، ۱۲، ۱۲، ۱۱، ۱۲، ۱۲، ۱۲، ۲۸۵ ۲۸۵ ۲۱۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۵

غزنی : ۱۹ -

فرخ آباد : ۱۱۳ ، ۱۱۳ -فيض آباد : ۱۲۰ ، ۲۲۹ ، ۲۳ -

ق قامدکیند دېلی : ۲۸۳ -ک

۳۹۸٬۲۹۷ -کارات : ۱۸۱ -کارات جاز کابل : ۲۰۱۱ -کتاب خاند معارف کابل : ۸۸۵ کتاب خاند معارف کابل : ۸۸۵

كلك : ١٥٥ ١ م ١ وم ١ ٥٥ ١ م ١ و٥١ - TOO ' TOT ' TTY ' TTY کراچی: ۱۱۹ : ۱۲۸ : ۱۲۸ : ۲۸۱ ، - TTT (ITC

- TT7 (MA : 07) - TAT (100 (TT : 747) كوه بعراث : ١٠٠٠ ١٣٨٠ ، ١٠٠٠

1111 110A 1184 1188 1 T. T U T. 1 (130 1 134 - 777 (714 (740 (741 کهکریال ، علد : ۱۰۲ ، ۱۰۳ ،

- TAN : - TAN -

كار كماث : ١٠٠ ، ١٩٠٩ -کلاب باژی: ۲۷۹ -كواليار: ٢٨٦ -- 177 ' TT : Welle - 177 ' TT - 1 گورتمنٹ کالج جيلم : ٣٠ -

لال قلعہ دیل : ے، ، ۔ ، ، ، ،

fine fire fire fire from from from from 1 TAA 1 TAC 1 TA. 1 TCA

لكفتؤ : ١١٣ / ١١٣ : لندن سوزع . حمد دمه دمه - TTT (TOA (TOA

ماحكو: ١٣٣ -

(74 (74 (75 (60) being U 99 1 AT 1 AD 1 A. 1 4T

()76 ()77 ()r. ()-1 1 THE UTPL 1 TO. 1 TES مراد آباد ، وه - -

- T94 1 TAD 1 TAA 1 297 -معبر: ۱۱۰۰ -مطبع صفدری عینی: ۱۳۹ ، ۱۳۰ ،

TAR (TTS (TTA - Wale - 794

مقدره حسانگدر موتی مسجد آگرہ : ۲۹ ، ۲۹ -100 (100 (100 · 0)-

نالنده يونيورسي : ۲۸ -- rr. : 1205 نولکشور بریس: ۱۳۳۱ ، ۱۳۳۳ ،

وسط ايشيا : ١٣٠٠ ، ٢٠١١ -ولايت ٠ ججج ـ

پندوستان (نیز پند) : ۱۱ ، ۲۹ ،

(41 (0. CPT (TO (T)

- F . D . TAT پند و پاک : وو ، ۲۰۰۰ -

یکه ظریف (کابل) : ۱۲۵ -- 1 - 1 - 1 - 1 - 7 - 7 بونان - مدد ، در ،

كتب ، رسائل ، مقالات

آب حیات : ۱۱۲ / ۱۱۲ / ۱۱۲ / ۱۲۲ - ۱۲۲ / ۱۲۲ - ۱۲ - ۱۲۲ - ۱۲۲ - ۱۲۲ - ۱۲۲ - ۱۲۲ - ۱۲ -

الف

آئن آکبری : ۲۸۱ -

- 10. · dda - 10.

ادبیات : ۱۳۹۹ -اردو علم : ۱۳۱۸ - ۱۳۳۸ -اردو علم : ۱۳۳۸ - ۲۳۳۸ -استفلال علم : ۲۳۳۹ -امطالحات الفتون : ۲۵۹ -الکل ویزشان : ۲۰۰۰ -اقبال ویزشان : ۲۰۱۸ -الاسان (۱۵۸۵ : ۲۰۹۳ -

المامات متعمى: ٢٦٦ -

السائيكاو بيديا آف اسلام: ١٢٦ -

- 771 : 3 1825

> يبوٽي : (Beauty) : ٢٠٦٠ -پ پنجاب ميں اردو : ٢٦٠ -

تاریخ جمهان کشای : ۱۰۹ ، ۱۱۳ -تاریخ فرخ شایی : ۹۳ ، ۲۷۳ -تاریخ مشافخ جشت : ۹۸ ، ۵۰ -تاریخ بهند (کیمبرج) : ۲۳۳ -

لاليف الاحكام: ٣٠ -Έ تعربه روحانی کی مختلف صورتی و جار شریت : درج -- 111 چشم و دل : وسم -- 6. : 141 14 جمنستان مخلص : سرح -أعفة الأحباب : سرو -جيار عنصر ۽ برء ۽ ۽ ۽ سم تا رسء غليق فن : ٢٦٨ ، ٢٦٩ -1 01 104 1 00 10F10. - 112 1 A0 1 17 - 61 14 1 5 5 1 falafastariaria. 5 FF7 : 190 : TC. 1 17A I TALE TA. I THAT THE لذكة بالظير : ١٠٨ ؛ ٢٥٦ ، - 4-9

ح من و عشق ، رساله : ۸۹ ،

۳۶۵ - ۳۶۵ - ۳۶۵ مکت روسی : ۱۹۵ - ۲۳۶ - حمله میداری : ۲۳۹ - حمله میداری : ۲۶۳ - حبات ولی : ۲۵۳ - حبرت زار : ۲۵۰ - ۲۵۰ -

عالق بازی: ۳۹۰ -خواند عامره: ۲۵۰ ، ۲۰۱۰ : ۲۱۲ ۲۱۲ ت ۲۲۲ ۲۰۲۲ ۲۲۲

۳۵۳۰ میلات آواره ز. ۲۰ داد سخن ۱۳۰۰ د نذكره لويسى فارسى در بند و باكستان: ۲۸۱ -تشكيل جديد اللبيات اسلاميد : ۲۹۹ - ۲۰۰ -تورك جبالكيرى : ۲۸۹ -

1 91 1 47 1 57 1 jama 8,5 W

تذكرة شعراك اردو : ٢٠٦٥ معراك

لذكرة خوش كو : ٨٠ -

لذكرة سرخوش : ١٣٠٠ -

۵ـ۳ -تذكرة محبوب الزمن : ۲۰۳ -

تذكرة ريختم كويال : و و- -

ج جلوة خضر : ۲۶۸ -

درالمنتور : ۳۰۸ -دیوان آصف : ۳۵۸ -دیوان زاده : ۱۲۲ -دیوان شاکر : ۳۵۹ -دیوان غالب : ۱۳۵ : ۱۳۵ -دیوان غالبت بیدل : ۲۵۰ : ۲۵۱ (۲۵۰ -

دیوان تعبت خان عالی : ۲۹۰ -دیوان تعبت خان عالی : ۲۹۰ -

5

ڈیفنس آف ہوئیٹری : ۲۵۵ -

دېسن ال پوټري : ۲۵۵ د

رباعیات بیدل: ۲۵۰ -رقعات ایزد بخش رسا: ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ ر رقعات بیدل: ۲۰۰۱ تا ۲۰۰۸ - ۲۰۰۱ تا ۲۰۰۲ - ۲۰۰۲ - ۲۰۰۹ تا

" TOT " TOT " TOL " TOO " TTT " TOA " TOO " TOO " TA. " TYT " TTT " TTO

۳۸۳ -رفعات عالم کیری : ۳۰، ۳۰، ۵۰، ۱ ۳۵، ۳۵۱، ۳۵۱ -

> روح یدل : ۱ -روحی ، رسالہ : ۲۹۵ -رود کوئر : ۳۳۷ -روز روشن ، تذکرہ : ۳۹۱ ، ۳۹۱ ،

- 729 1 728

نبور: ۲۲۳-

ساقی ، مجلد : ۲۳۲ ، ۲۳۰ -ساقی قامد : ۲۳۶ ، ۲۳۰ -ساقی قامد : ۲۳۵ -سخن دان پارس : ۲۵۰ -

رسه اعتبار زوره ۱ مصر برا اعتبار زوره ۱ مصر برا اعتبار زوره اعتبار اعتبار اعتبار اعتبار اعتبار اعتبار اعتبار اعتبار زوره اعتبار اعتبا

عديد موسعو : ج. ٢ - ١٠.٩ - ١٠

۳۹۱ -سیرت امیر خسوق: ۲۷ -سیرت ایدان (الگروزی): ۱۲۰ و ۲۵ ا ۲۲ - ۲۸ - ۲۲ ا ۱۳۱ ۲۲ ۲۲ ا

ش

ها، تامه (ایداد) : ۳۰۳ ماه تامه (یداد) ۲۰۰۹ ماه تامه (یداد) ۲۰۰۱ ماه تامه (یداد) ۲۰۰۱ محر آنیان ۲۰۰۱ محر آنیان ۲۰۰۱ محر آنیان ۲۰۰۱ محس آنیان ۲۰۰۱ منع آنیان ۲۰۰۱ مناب ۲۰۰۱ -

صبح گشن: ۳۵۸ ۲۳۰۰ تا ۲۳۵۸ ۲۳۰۰ ۲۳۹۰ ۲۳۹۰ ۲۳۹۰ ۲۳۹۰ ۲۳۹۰ ۲۳۹۰

.

(TAP (TAT U TA. (T.) (TY. (TIA (TAA (TA) - TRY (TP) (TT)

عبدالقادر بیدل ، مقاله : ۱۵ -عبرت قاسم : ۱۹۳ -عرفان ، مشوی : ۲۰ ، ۲۱، ۲۲۰ ^۲۲۱، ۲۵۰ - ۲۵۰ - ۲۵۰ - ۲۵۰ ، ۲۵۰ - ۲۵۰ ، ۲۵۰ - ۲۵۰ ، ۲۵۰ - ۲۵۰ ، ۲۵۰ - ۲۵۰ ، ۲۵۰ -

عقد آریا : ۱۳۹۰ ، ۱۳۹۰ ، ۱۳۹۰ ، ۲۵۳ ، ۲۵۳ ، ۲۵۳ ، ۱۳۵۰ ،

.

غالب اور بيدل ، مقاله : . ٠ -غرابت نكار : ١٣٦ -غيات اللغات : ٢٦١ -

ن

فرينگ آندراج : ٢٩١ -فعوص العكم : ٢٨٠ تا ٢٨٤ ؛ ٢٢٦ -فلسفد النيبات كي تشكيل جديد :

فهرست تخطوطات لندن سيوزيم : ٣٥١ ، ٣٥٠ - ٣٦٠ -ليض قدس : ٣١ - ١٩١ -

.

قرآن اور تصوف : ۱۹۳۰ میمود ، د. ۲۰۱۲ ت.۳۰۳ -

قرآن مجيد : ۲۲۰ ۱۸۲ ، ۲۲۳ ، ۲۳۳ ، ۲۳۳ ، ۲۹۳ -قلم كار ، مجلد : ۲۸۳ -

ک

کابل میگزین : ۲۰۹ -کافیه : ۲۰۳ -کتاب یدل : ۲۰۰ -کشف المحجوب : ۲۰۸ -

۱۳۹ (۱۱۵ (۱۱۲ (۱۲۵) ۱۳۵۱ (۲۷ (۱۹۲ (۱۳۰) ۲۹۸ (۲۹۷) کلیات چیار مصرع : ۲۹۰

کلیات زائلی: ۲۹۰ کلیات صفدری: ۳۸ م تا ۲۸، ۵۰

13. 109 10c liga (Ar

۲۵۱ ۲۵۱ ۲۵۱ ۲۵۱ ۲۰ ۲۵۰ ۲۵۰ کیات کلیات غالب قارسی : ۱۰ کلیات ولی : ۲۱۵

کدڑی نامہ : ۲۳۹ ـ کل رعنا : ۱۱،۲ ، ۱۱۳۰ ـ کل زود : ۲۳۹ ـ

لاثف ابند وركس آف عبدالقادر بيدل: ١

יולי שלון לאנט: דר י ידר י

ماه لو: ١٨٤ -

مثنوی معنوی : ۲۲ / ۲۲ ا - *** عدد كا نظريه توحيد و د -علم" الصن عربي و فارسي : ١٠٠٠ ، مجمم النقائس: ٢٥، ١١١ ، ٢٥٥ ،

* 117 ' 47 ' 7A 1 14 ' AF 1 1 1 - - - - -عيط اعظم : سره ١٢٠ (١٣٠ عيد)

fran fina fire fire 1190 1190 1197 1199 f Ti. f T. F f 199 f 19A f T4. f T3. f T0. f TT0 fr. . fret frem fret

- TAA ! TWS ! TWS فزن ، على ، ب ، ب ، ب ، ب ، ب ، ب ، فال لكات : ١٦٥ ، ٢٦٥ -مرآة الاصطلاح: ٥٥٥ ، ١٩٣٠ -مرآة الخيال: ٣٠٠ ور، ٠٥٠ FRI FOR FOR FOR

- 740 1 775 مردم دید: ۲۸۰ ت ۲۸۱ -صرقع دیلی : ۱۰۸ ؛ ۱۲۵ ؛ ۲۵۵ ، ۲۳۵

- 799 1 747 سرقع متنوی : ۱۳۰ : ۳۳۱ -

مزارات اولياء ديل : ١٣٩ -معارف ، عبلہ : سے ، دے ، دے ، د 1 A + U A . 1 . A U . 3 1 . 3 1 FAR FALL AN FATEN U --- (-- (1 - (1 -Brar free free free Francisco Urba fran 5 TET (TE 15 TT 1 1 TT معارف النفس : ١١ ، ١٠ ١ معارف النفس مكاشفات منعمى : ٣٩٩ -مقالات الشعرا : ٢٦٠ ، ٢٠٦٠

- TA. مقاله د كترى (الذكره بيدل) : ١٨٠ منتخب اللباب : ١٥١ م ٢٠ ١٠٠٠

" TAK " TET " TET " TK. - 795 : 79 - 179 . 1 TAS ------مهایهارت : ۱۲، ۲۲۰ ۲۲۱ -

تسخر حمديد ، ديوان غالب ، رس تشتر عشق : صور مم و صور و fros tres free free - -- 1 -- 1 تصرت ، عبلہ : ۲۱۶۳۰ -آكات الشعرا: ٢٦٥ ، ٢٦١ ، ٣٢٠ -

نگار باکستان ، مجلہ : . ۱۹ -لگارستان فارس : ۲۸۲ ، ۲۸۲ مر نوائے وطن ، مجلہ : ۳۲ ، ۲۲۱ -تورالېدى : ۲۹۵ -لئى قىرىرىن : ١٣١٢ -

واقعات دارالعكومت ديلي : ١٢٦ -وقائع نعمت خال عالى : ٣٦٠ -ولنديزي ڏائري ويلنئين : ٠٩٠ -

ويد: ١٣٥ -بديه انيس کابل : ٨٦ ، ٨٨ -پمیشه بهار ، تذکره : ۲۵۸ تا ۲۶۰ ،

يادگار غالب : ١٣٤ -- 297 : 47 بوسف زلیخا ، مثنوی : ۳۸۰ -

مطلاحات و تلميحات

Ī

آب: ۱۹۳۰ اقال : ۱۳۰۰ - ۱۳۳۰ اقال : ۱۹۳۰ - ۱۳۳۰ آفند و دعنات آنند: ۱۳۰۰ - ۱۹۵۵ (۱۵۵۵ - ۱۵۵۵) ۱۳۲۰ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۵ (۱۳۸۰ - ۱۳۸۵)

الف

ابدال: . . . -ابدالآباد: ۲۹۳ -ابداد تلالد: ۲۳۳ - -ابلاغ: ۲۳۳ ، ۲۳۹ ، ۲۳۰ - ۳۳۰ ، آماد: ۲۰ ، ۲۳۹ ، ۲۳۹ ، ۲۹۹ ، ۲۹۹ ،

۳۳۸٬۳۰۵٬۳۰۳٬۳۰۲ اتحاد ادراک: ۲۵۲٬۰۹۸٬۰۱۵ اثبات قات: ۱۹۸٬۱۸۵٬۰۰۵

ارباب تصوف: ۲۰۹، ۲۸۹، ۲۰۹، ۲۰۰،

- mir frantra frantra f

اوتفاح ذات : ۱۸۱ : ۲۳۹ تا۲۲ ،

ارادة اللهي: ٢٢٨ -

- - e - dla - list

اردوے معلیان: ۱۱۶-

از خود تهی شدن : ۲۰۸ -- --- -- - 100: 054 TAA FEET FEET FEET : UI 6 1AY 6 114 6 1. captain اتاالحق : ٢٩ -1 197 1 19A 1 191 1 19.

- 191: " انا و لاغيرى: ١٥٠٥ -اقلے باطنی: ۱۸۵ -انامے حقیقی: ٥٨٥ -اناے ڈائی: ۱۹۱ مرا ۱۹۱۰ -

انامے کامل : ۱۸۵-انامے مطلق : ۲۰۹-Cray Uran Crea U vea 1 T. T 1 TAN 1 TAT 1 TA. free free free free free

- 100 انسان دبانی : ۲۸۹ ، ۲۹۲ ، ۲۲۸ ، - 6.6 السان كامل : ١٦ ، ٥٨٧ تا ١٨٠ ، FETA FELT FERE FERE

- - - - - - -الفس: ٦ -- - - 0 (. r. - dlaid) - 104: 551

بأطن : ١٨٠ ، ١٨٠ ، ٢٣٨ ،

اؤل : ۲۰۱ -- + 9 + : IV; VI - + 9 + -

FTTT FTAA FTAA FTTA - m. r : rr. استغراق برجره ، برج f Ti. f TTA f TTY ! listing

اسرار نی : ۲۰۵۰ -اسلامي تصوف : ١٨٥ ، ١٨٦ -اسلوب كا ترجها بن : ٢ . ٣ . ٣ -اشراق: ٢٤١ -

الدراقيات : ١٩٥ -اشعاء ازلى د دور -- ٣٠٣ : ٢١٠ : ١٩٣ : ٣٠٣ -اعيان ثابته : ٢١١ -اطلاق : ۳۰۳ -

اغراق : ۵۰۰ -- --- 102 109 : ---اقتضاے ذات : ٢٢٩ -الآن كاكان: ١١١ -النسات : ٦٢ -

ألويي زمان: ۲۲۱ ، ۲۹۲ ، ۲۲۵ ،

ألوايت: ٣٠٥٠ ٢٩١ -

اصطلاحات و تلميحات

- 147 : 40 آليند و متعقات آليند : ٢٠ ١٥٥٠ 1 144 1 140 1 13T 1 103 6 Te. 1 TTE 8 TT. 1 TTA fr. . Ur. - (re. (re. were Uria

الف

- n. ; Jisel ابدالآباد: ۲۹۰ -ايماد ثلاثه : ٢٣٢ -

آب: ۱۹۳ -

آفاق : ٦ -

آفتاب: د۱۹۵ -

irgafras fra fra for valet T TTA : T. 0 : T. T : T. T اتعاد ادراک ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ البات ذات : ١٩٨٠ ١٨٨ ؛ ٢٠٠٠

اردوے معلیٰ : ١١٦ -

اثبات بستى: ٠٠٠٠ -العليت و م م ۲ م م ۲ م م ۲ م م احساس: ۱۸۵ م ۲۹۸ م 1171 1 170 1 177 · Ila mual 1 TTA 1 14# 1 174 1 174 - 748 (743 (748 احساس ذات ٠ ١٨٨ ٠ ١ ١٨٠ احساس بستى : ١٨٥ -- 191 (7. : 191 -اختيار: ٢٣٠ : ١٣١ -ادب عاليہ : ١٩٠ -

1 F. F. 1 F. 1 1 TAA 1 TAI - V.A (T. 7 ارادة اللهي: ٢٢٨ -اویاب تصوف : ۱۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۸۹ ، ۳۰۹ ارباب حال : ۲۹ -- TIT STOL STO. STON ; WI ارتفاے ذات : ۱۸۱ : ۲۳۳ ، ۲۳۳ ، ------

- TAT : TT. : 1 TO : plul 1 TAA 1 TEG 1 TEG 1 TEE : BI

- + 9 ; اناالحق - 111: " | انا و لاغیری: ۵۱۵ -ا تاہے ہاطنی : ۱۸۵ -

انامے حقیقی: ۱۸۵ -اناے ڈائی: سر ، مرد ، دور -اللے كامل : ١٨٥-اناے مطلق : ۲۰۹ -انسان: ۱۹۱ ، ۲۱۵ تا ۱۱۲ ،

FRAL U TAN FETA U TTO fr.r frag frag frag.

السان وباني: ومع ع جوء ، حجم ، - ~ . ~ السان كامل : ١٦ : ٥٨٦ تا ١٨٠

1 TYA 1 T. T 1 TAN 1 TAN - - - - - - -- n : سنا الفعال: ٢٦٩ ، ١٣٨ : - 104: 551

اشراقیات : ۱۹۵ -اشعاع ازلى : ١٩٥ -

اشعاع نور : ۱۹۳، ۱۹۰۰ ، ۲۰۰۰ -اعيان ثابته : ٢١١ -اطلاق : ۳۰۳ -- 1m. : dibel

اؤ خود تني شدن د ٨٠٠ - ١٠٠

CTTT CTAB CTCC CTTA

اؤل : ۲۰۱ -

- r g r : JYjYI Jjl

استغنا : ۲۳۰ ، ۲۳۸

اسراز لیی : ۲۰۵ -

اشراق : ١٤١ -

استغراق: ۳۰۲، ۲۳۸ - ۳۰۲

اسلامي تصوف : ١٨٥ ، ١٨٦ -

اسلوب کا ترجها بن : ١ ، ٣٠٠٠ -

- ~ . ~ 1 102 109 : 10 اقتضاے ذات : ٢٢٩ -الآن كاكان: ١١١ -النسات وجواء

الورى زمان : ۲۲۱ ، ۲۹۲ ، ۲۲۱ ،

ألوبيت: ۲۰۵٬۲۹۱ - ۳۰۵

٠٣٠ - ٢٠٠٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٨٣٠ - ١٣٣٠ - ١٨٣٠ - ١٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣ - ١٣٣٠ - ١٣٠ - ١٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٣٠ - ١٣٠ -

باليدگي ذات : ۲۱۳ -پاليدگي نفس : ۲۳۳ -کس : ۲۱۳ / ۲۱۹ / ۲۱۲ / ۲۱۹ ما تا / ۲۱۹ / ۲۱۹ / ۲۱۵ - ۲۱۵ -

بداعت : ۱۹۸۹ -ادرخ : ۱۳ - و توابت : ۵۵ -ادرخ خریا : ۲۰ - ۵۰ - ۵۰ -ادرخ کردیا : ۲۰۰۰ - ۵۰ - ۳۰۰۰ اساط عالم : ۲۰۰۵ - ۲۰۰۵ - ۳۰

1 14A 1 14T (17T (17 : Tâg

ایرانکی : ۳۰۵ -ابنشه : ۱۸۹ - ۱۸۹ -یے کینی : ۳۰۵ -

پ پاس انفاس : ۲۰۹ -پردة مثال :۵۸ -پیکر مثانی : ۲۵۹ -پیراین : ۲۵۵ -

ټ

تازه کو شعرا : ۲۰۵۵ : ۲۰۵۸ : ۲۰۵۸ تازه کو تازه کوئی: ۲۳۳ : ۲۵۳ : ۲۰۱۹ تازه کوئی: ۲۰۰۱ : ۲۰۱۹ : ۲۰۱۹ :

الآو فق (۱۳۳) من ۱۳۳)

۱۳۰۳ م. ۱۳۰۰ م. ۱۳۰ م. ۱۳

- + - . : بايان

غلیق هسن : ۲۲۹ ، ۲۲۱ - ۲۰۱۱ غلیق هسن : ۲۲۹ ، ۲۲۹ ، ۲۳۳ ؛ ۲۳۳ ، ۲۳۳ ؛ ۲۳۹ ، ۲۳۹ ، ۲۳۹ ؛ ۲۳۹ ، ۲۳۹ ، ۲۳۹ ، ۲۳۸ ، ۲۳۸ - ۲۳۸ ، ۲۳۸ - ۲۳

نزکید باطن: ۲۳۸ -نزکید نفس: ۲۳۸ ، ۱۸۸ -تسلیم و رفا : ۲۳۳ -

* 111 * 100 * 112 * week

* 100 * 10

تصوف: ۱۱ ت ۱۱ ت ۱۱ ت ۱۳۵۱ ۱۳۵۱ ت ۱۳۳۱ ت ۱۳۵۱ ت ۱۳۵۱ ت

'TZ. 'TT| 'T.Z ' 199 'TIT 'T]. 'T.Z 'T90 -TTT

تضاد: ۱۸۳۰ تعقل: ۲۸۸۰ تعقل بسندی: ۲۹۳۰ تعبات وجودی: ۲۱، ۲۱، ۲۱۵۰

تمین حلیقت : ۲۰۰۹ -تفزل : ۲۰۱۸ - ۲۸۱ -تکمیل ذات : ۲۰۱۲ -

عنال : ۲۲۸ -تنولات : ۱۹۵ ، ۱۹۵ ، ۱۹۵ ، ۱۹۹ ، ۲۲۱ - ۲۰۰ - ۳۰ . تنولات شد : ۲۰۰ ، ۲۰۰ - ۳۰۰ - ۳۰۰

تقید: ۲۸۰۰ توطئل: ۲۲۱، ۲۲۱۰ - ۲۲۵، توجید: ۲۱۱، ۲۱۱۰ - ۲۲۵، ۲۲۱۰ تولید معنوی: ۲۰۸۰ تهی از خویش: ۲۱۱۰

ث ثوابت : ۵۰ -

- 02 , -.5

ج جبال نما : ٢٠١٠ -جات خيال : ٢٥١ -جات خيال : ٢٥١ -جات : ٢٠١٥ - -جات خيال : ٢٠١٥ - -جات و حال : ٢٠ -جات و حال : ٢٠ -جات و حال : ٢٠ -جات و حول : ٢٠ -

جلایا: ۲۲۸ ۲۳۸ ۲۲۵ ت ۲۵۵ جلایه آفلق : ۲۸۰ – جلایه جنسی : ۲۲۸ – حسم : ۲۰۸ –

٤

جشمہ کور: ۲۷۱-

حادث : ۲۲۱ : ۲۲۲ : ۲۲۸ : ۲۲۸ : ۲۲۸ : ۲۲۳ : ۲۲۸ - ۲۲۰ : ۲۲۰ - ۲۲۰ : ۲۲۰ - ۲۲۰ :

حال و مقام : ۲۰۰۸ -حال : ۲۰۰۸ : ۲۰۰

حجاب : ۲۰۰۰ تا ۱۳۱۸ د د محاب : ۲۰۰۰ حجاب : ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۲ -

حسن ایال : ۱۳۹۲ -حسن بروری : ۱۳۹۱ تا ۱۳۹۳ : ۱۳۹۵ (۱۳۹۵ -حسن تقابل : ۱۳۹۹ -حسن تقابل : ۱۳۹۳ -حسن تقابل : ۱۳۹۳ -حسن تقابل : ۱۳۹۳ -حسن تقابل : ۱۳۹۳ -

حقيقت الحقائق ٠ ١٩١٠ ١١٢ ١

حفقت ہے رنگ ، و یہ یہ یہ یہ ۔ حقيقت لنزيد : ٣٠٠ -حليلت ثابته : ٢٠ ، ٥٦ -- 440

حقیقت سرمدین ۲۰۰۰ ، ۲۰۳۰ -حقيقت قائمه: ٢٠٥٠ -

حقيقت غوده : ٢٢٦ -حققت عديد ٠٠٠٠ تا ٨٠٠٠ حقیقت مطلق ۰ ۲۰۱۵ ۲۰۱۵ ۲۰۰۵ - T. C CTAA CTAI حقیقت و محاز : ۲۰ ، ۸ ، ۳ -حقيقي الفراديت : ٢٨٨ -

> حقق شخصیت : ۲۰۰۸ - ۱۸۳ -حكمت بالغد ٠ ١٠٠٠ -- + 1 + · dela - 170 (170 the

- TIT (17 - : such pripe

حيات بعد الموت : ١٠٠٠ -174. 1771 1774 10A . CA

- TT. (TT9 (T. T 15 ...

خارجت : ۲۹۸ -خرايات ظمور : ٢١٩ -- 4 - 7 : 166

حقیقت حقد ؛ ۱۱۲۰ د ۲۱۲ د ۲۳۲ د FREE EYEY EYAS EYAL

- m.9 (17 ; 45 Tags خود شناسی : ۲۵۱ -خود گدازی ۱۵۳۰ -- ~ IT (1A, (17 . (5) 45 - 11.106 - 7/7 . July - 7/7 -- + 9 A + + A 1 : JLE خال آفاشي: ۲۰۰۰، ۲۰۰۰، ۲۰۰۰

خلل حواس : ٢ ١ -

داخلیت : ۲۶۸ -دانا ہے راز ۰ ۸ -درد و داغ : ١١١ -- ۲۸۱ : و سوؤ : ۲۸۱ -درد و شوق : ۱۳۰۰ -- ۱۸. : نون دوول درو + TT. + 194 + 197 + 1AT : Us

ETTL FRED FREE FRE - rra (r.. (raz (ran - rer . Shea دولت وصال ٠ ١١١ -T1. "TTA (10" 1484 ديدار النبي : ٢٠٠٥ ، ٢٣١ -

خيال برستي: ۲۹۸ : ۳۰۳ ، ۲۰۰۳ -

رگی رہے ہے۔ اور اور کی در اور اور کی اور اور کی اور اور کی کرد اور کرد اور کی کرد اور کرد اور کرد اور کرد اور کرد اور کرد اور کی کرد اور کرد

رافیات: ۱۳۲۰ / ۲۳۹ – وقت : ۲۳۸ / ۲۳۸ – زنان کرد: ۲۳۱ / ۲۳۱ – زنان کرد: ۲۳۱ / ۲۳۱ – زنان کرد: ۲۳۱ / ۲۳۵ – ۲۳۵ / ۲۳۵ / ۲۳۵ – ۲۳۵ / ۲۳۵

من ساعت وصال: ۲۰۰۳ -سالک : ۲۱ / ۲۲۸ ۲۲۲۹ ۲۲۹ ۲۲۹ ۲۰۱۳ - ۲۰۰۹ - سطرة الامتابان : ۲۰۱۱ - سطرة الامتابان : ۲۰۱۱ -سطرة الامتابات در د ذات : ۱۹۳ / ۱۹۳ -ذات الحد (۱۹۳ -ذات اللّي (۱۹۳ - ۱۹۳ - ۱۹۳ -ذات يت (۱۹۳ / ۱۹۹ - ۲۲۸ / ۲۲۸)

٩,٠٠٠ | ٩,٠٠٠ | ٩,٠٠٠ | ٩,٠٠٠ | ٩,٠٠٠ | ٩,٠٠٠ | ٩,٠٠٠ | ٩,٠٠ | ٩,٠٠ | ٩,٠٠ | ٩,٠٠ | ٩,٠٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠ | ٩,٠

قاق مشابده ٠٠٠٠ ــ

سير دل : ۳۱۱ -

ش

شایین: ۳ ، ۲۵۲ / ۲۵۳ -شراب معرفت: ۲۵۲ / ۲۵۳ -شعور ذات: ۲۹۱ -شفق: ۲۵۲ / ۲۵۳ -شهو د حق: ۲۵۳ -

صعرا: ١٩٥ -صدافت: ١٩٨٠ -صداف كن: ١٦٠ -صنائع و بدائع: ٢٩٥ -صنعت يخ نقط: ٢٥٥ -صنعت تضاد: ٢٥٥ -

شونات بری دری دری دری

ستح و العام ، ۱۳۶۵ - ۱۳۶۵ - سنحت کے قطا : ۱۹۵۵ - سنحت کثیل : ۱۱۰ / ۱۹۳۱ ، ۱۹۳۱ ، ۱۹۳۱ ، ۱۹۳۱ ، ۱۹۳۱ - ۱۹۳۱ ، ۱۹۳۳ - سنحت کبر عظوط : ۱۹۳۹ - ۱۳۳ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳ - ۱۳۳۹ - ۱۳۳ - ۱۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳۳ - ۱۳ - ۱۳ - ۱۳ - ۱۳

صنعت مراعاة النظير : ١٨٠ ، ٢٥٦ ،

صورت و مغنی : ۲۲۳ - ۲۲۳ مورد علمی : ۲۲۹ - ۲۲۹ - ۲۳۱ - ۳۱۰ مورق : ۲۰۱۰ - ۲۰۱۲ - ۲۰۱۲ - ۲۰۱۲ - ۲۲۳ - ۲۲۱ - ۲۲۱ - ۲۸۸ - ۲۳۲ - ۲۲۲ - ۲۲۲ - ۲۸۸

صوفيات اسلام : ٢٩٦ -

ض

(107 (10. (102) Will (100 (107 (127) 177) 102 (177 (19.) 102 - 77 (777 (749

طاؤس خیال : ۱۵۳ -طاؤس ما : ۱۸۱۰ - ۱۸۱ -طاؤس من : ۱۸۱ - ۱۸۱ -طیعات : ۲۰ ، ۲۰۸ - ۲۲۲ -طور : ۱۵۰ - ۱۵۲ -

ظنیات: ۲۰۰۰ -

ع

عارف: ۲۲۹ ، ۲۲۸ -عارف کامل : ۳۲۳ -عالم : ۲۲۸ : ۲۲۸ ، ۲۲۸ - ۲۲۸ -عالم حلب : ۳۳۸ -

عالم اصغر: ٣٠٠ ، ١٠٠ -97 1 707 1 700 : 000 عالم اعيان : ١٨٩ -- 414 عالم أكبر: ٣٠٠، ١٠٠٠ -عين الوجود : ٣٠١ -عين ذات : ٢٩٦ -عينيت : وه : و : د : د : د : عينيت تامد : ۲۰۰۰ -

- 144 (14+ · 1444 عنجر و کار - - ۱۸۰۰ - 7. : 40 غبراته: ٣٣٠ -غرمسوس در ـ غير مرني. ۲۰۰۰ -

ناني کيانته : ٢٣٩ -147 114. 117 ; TAL - 140 G 14T - 111 1 771 1 67 - 117 -فقر چدی : ۲۰۷ -فكر و ادراك : ۲۰۸ -فكر بندى: ١٠٥ -فكرى اجتباد : ٨ -فلسفه " تنزلات : وه ، ۱۹۳۰ - m1. (T.0 (TTA فلكيات : ٢٠٨٠

عالم اسكان: ١٨٩ -14 : TIT : 144 : PA

عدم دوستى : ٢٣٢ -عدم عض : ٢٢٩ -عدم مطلق : ۲۳۲ -علمي علم : ۲۱۹ -TEN ITE. IA : Ulia عرفان حق : ٣١٠ -

عرفان ذات : ه ، ۳۱۰ -عرق الفعال: ٢٣٨ : ٣٨٣ -عشق اللين: ١٢٣ -عشق تكويني : ٢١٣ -عشق حقيقي : ٢٨ -عتل اول : ١٠٠ -عقل تامع : ١٠٠٠ -عقل كل : ١١ -عقلیت : ۲۸۸ : ۲۲۱ -

علامت: ده، تا جه، علم بيان : ٢٣٨ -عمل تغليق : ٢٦٩ -عناصر ازبعد: ١٠٠٠ -

قتا بذير صفات : ٢٩٥ -בון נבעם : דור : דון فوق الشرب محدد محدد

قائم بالذات : ٢١٦ : ٢٢٨ : ٢٨٦ ؛ قديم و حادث : ۲۱۰ ،

THIS FREE FEE اطلب ٠ . - ـ

(TTO : TTT : TT : TT. : TT. - --- (- -- 5 - --للب صوفي ٠٠٠٠ و ٠٠٠ ا فلب مابیت : ۱۵ ، ۲۳۲ ، ور ، ۱

قوس و قزم : ١٣٤ / ٢٢١ / ٢٢٥

قيد اطلاق : ١٩٣ -قيد تنزيد : ١٩٣٠ -

1 TAT 1 TAT 1 191 : CHIS - *** (*3# (*3* كبرياني : ۲۳۲ ، ۲۳۲ -

كثرت: ١٥٥١ ، ٢٣٢ -- 1AT 1 1AT : DA كشف الصدور: ٥٦ : ١٠٠٠

كشف اللبور : ١١١ -كشف تكويني : ١١١ -کشف و وجدان : ۲۲۰ ، ۲۳۰ ،

- ۱۱۶ ۴ ۲۱۰ ۴ ۱۹۳ ع كلات بصورت كائنات و ١١٠١١ -کابت : ۲۷٦ -کناید: ۲۱۵ : ۲۱۱ -کن اکان : ۱۸۶ -كيفيات : ٠٦٠

- 100 f 175 : JE کل و لوگس ٠٠٠٠٠ -- 111 - 205 كونس لشيني : ١٥٠ -- TAT (19 T : 215

لا ادریت : ۱۱۰ ت ۱۱۰ - ۱۱۰ -- TIO: 648 - ror : WY - TER (TER (190 ; William) للهل: ١٥٦ ، ١٩٦ ، ٢٦٢ -

مابعدالطبيعيات : ۲۰ ، ۱۳۹ ، ۱۹۹ ، 1 The 1 THE 1 THE 1 TAT -----

مرتبد وهدت : ۲۰۰۱ مرتبد و ۲۰۰۱ مرتبد و ۲۰۰۱ م ۲۰۱۵ مرد کامل : ۲۰۱۰ م۱ ۲۰۱۵ مسئالله: ۲۰۱۰ مسئالله: ۲۰۱۰ مسئالله: ۲۰۱۰ مسئالله: ۲۰۱۰ مسئالله: ۲۰۱۰ مسئلودات : ۲۰۱۰ مسئلودات : ۲۰۱۰ مسئلودات : ۲۰۱۰ مسئلودات : ۲۰۱۸ مسئلودات : ۲

علم الله (۱۳۳۲ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۹)

محروفی (۱۳۳۳ - ۱۳۳۳)

محروفی (۱۳۳۳ - ۱۳۳۳)

محروفی (۱۳۳۳)

محروفی (۱۳۳۳)

. ۱۳۰۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰

۱۳۳ -منتی شخصیت : ۱۸۳ ، ۱۲۳ ، ۱۳۳۰ -اس و آنو : ۱۲۱ ، ۲۹۲ (۲۹۲)

- mir - mir U m.q : 19m (m. ; 534 مايدالطبيعياتي : ۱۹۳ ؛ ۲۵۱ ؛ ۲۲۱ ؛ ۲۲۱ ؛ ۲۲۱ ؛ ۲۲۱ ؛ ۲۲۱ ؛ ۲۲۱ ، ۲۲۸ ؛ ۲۲۱ – ۲۲۵ ؛ ۲۲ ؛ ۲۲۵ ؛ ۲۲ ؛

ماسوا (۲۹۸ - ۳۹۷) ماسوا ماورات (۲۹۸ - ۲۹۷) ۲۹۸ (۲۹۸) ماورات (۱۹۷۵) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰) ۲۹۰ (۲۹۰)

عباز صرف (۱۳۰۵ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰

عسوسات حرکی : ۲۰۹ -عوبت : ۲۰۰۸ : ۲۰۰۸ -عشل تصوف : ۲۰۱۸ -مدالح عقول : ۲۰۵ -مراتب عقول : ۲۰۵۵ -مراتب عقول : ۲۰۵۵ -مراتب فوجو : ۲۰۱۵ -مرتب فوجو : ۲۰۱۵ -مرتب طرح : ۲۰۱۵ -

- 117 : 4000 TAT : TAA : (Monad) \$100 - -15 معرزائيت : ١١، ٢١، ١٥٠ - ٩٠

نصب العيني انسان ٠ ٢٠٠٠ ، ٢٥١ ، - -----

نفس سوزال : ۱۵۸ ، ۲۱۱ -تغي ڏات: ١٨٨ -قلسات : ۲۲۸ -نفسيات أتماد : ١٩٦٠ -

تقطب حاديد : ١٦٦ : ١٦٦ -نقل انا : ١٨٥ -نقل شخصیت : ۱۸۸ ، ۱۸۵ ، ۱۸۸ -

نو افلاطوني : ۲۹، ۲۱۲، ۱۹۰۰ -· Tal (Ti. (198 (19# : 18 (F. F. (FSA (FSF (F. C

- TTA : TT3 - 190 1 Te : dil 196 - - 10 : 342 194 لور مصطفول د ه ۱۳۰۰ - ۲۰۰۰ نور مطلق : ۱۹۵ ، ۲۹۰ ، ۲۹۰

- min : min . " الد افلاك : ٢٢٦ -

وحدت احساس : ٢٧٩ -- TIA: , and

- win (Tra (Ti) are) واعديت : ٢٠٠٠ ، ١٠٠٠ -

واردات : ۱۳۲۸ ۱۳۲۸ ۱۳۲۸ ۱۳۲۸

CYAN CITY CITY CALL - 141

وجدان ذات : ۲۰۳-وجدانيات : ٢٩٩ -- - 10 1 71 : 499-9 Criminatoria Caramana · ++0 · ++1 · ++4 5 ++4

وجود مطلق : ٢٤٦ ، ٢٠٠٠ -وجود بعنوى : ۱۸۳ ، ۱۸۳ ، وحود بقيلد : ١٠٠٠ -(107 (TF (10 (11 ; TAT)

- min f tar f tal f 104 وجودي فلاسلم : ١١١١ ٣٠٠ -وجودي مفكرين : ۲۹۱ -وحدت جور تا وور ، ۱۲۸ ، 1 T. 3 1 T. . 1 TTT 1 TTS " F.4 " TTT " TID " T.4

وهفت افراک : ۳۲۳ : ۳۲۳ -وهفت هواس : ۲۸۰ -وهفت شهود : ۲۶ : ۳۰ : ۱۵۳ ، ۲۳ : ۲۵ - ۲۵ - ۳۱ - ۲۳ :

وهلت وجود : ۲۹ : ۱۵۳ : ۱۳۰۵ ۱۹۵۵ وهلت و کثرت : ۲۹ : ۲۰۰۵ وراء الورا : ۲۰۰۹ : ۲۰۰۵ - ۲۰۰۳ - ۲۰۰۳

وراء الورا : ۱۳۰۹ - ۲۰۰۳ -وراء الورا : ۲۰۰۹ - ۲۰۰۳ -وصال : ۲۰۲۸ - ۲۰۰۹ -وصال النبی : ۲۰۲۸ -ولیدالت : ۲۰۰۳ - ۲۰۱۸ - ۲۰۱۸ ۱۹۲۸ - ۲۰۱۸ ۲۰

ياسيت پسند مفكرين : ١٨٨ -

- 100 1 100 177 : 100 H

يقينيات و س. س ـ

صحت نامة اغلاط

معيح	hie	سطر	مقحد
قرچى <u>ان</u>	ترجنے فن	- 10	4
ہے ساختکی	ہے شاختگی	A	**
صوفی کا مسلک	حبوق مسلک	1.1	3.
خزوزى	ضروى	1	41
متعم خان	متعم	4	44
ابريمي	ازامی	**	91
سراج الدين على آر	سواج دین علی آرزو	17	94
معنى	معنوى	4	94
حسين على خان	على حسن خان	4	1.5
بخفت	لحبفت	**	1.5
حصرو احصاى	حصروا احصاى	~	115
صحربح	ميحع	Tò	113
يبدل	ييدل	¥ 4	114
آزاد	آذاد	+ 0	17.
رد	در	13	100
سال	ソ느	7.0	и
برگ کل	برک کل	٦.	100
:53	\$15G	15	100
عبوب	غيوب	1 -	144
حباب ، كائنات	حباب و كاثنات	~	110
اصلاح	اصطلاح	71	779

** مجيح غلط سطر جفح ير پيغام rr. خوشكو حوتنكو كليات صفدري کلیات : صفدری آثابث τœ ئابت ويلتثين TAR ويلثين ۲. T91 مولاتا مناذ 015